سلسلہ تصانیفِ حالی
نمبر ۳

مکتوباتِ حالی

حصّہ دوم

یعنی

شمس العلما مولوی خواجہ الطاف حسینؒ صاحب حالیؔ مرحوم و مغفور
کے
خطوط اُن کے اعزّہ و احباب کے نام
جنکو
خواجہ سجاد حسینؒ صاحب خلف مولانا حالی مرحوم نے جمع اور تالیف کر کے شائع کیا
اور ۱۹۲۵ء میں
خواجہ فرزند علیؒ مالک و مہتمم حالی پریس نے
بہ اجازتِ مؤلف

حالی پریس پانی پت میں چھ

حالی پریس پانی پت

ایک مدت سے پانی پت میں ایک مطبع جاری کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ مولانا حالی کی زندگی میں اُن کے دوست جناب مولانا وحید الدین صاحب سلیم نے ایک مطبع اسی نام کا جاری کیا تھا جو چند سال نہایت مفید کام کرنے کے بعد بند ہو گیا۔ اب میں نے اپنے نانا جان (مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی مرحوم و مغفور) کی یادگار میں ایک نیا مطبع بنام حالی پریس جاری کیا ہے۔ اس کا مقدم مقصد یہ ہے کہ مولانا حالی مرحوم کی تمام تصانیف ایک سلسلہ کی صورت میں اور ایک تقطیع پر چھپوائی جائیں۔ اور اُن کی تصحیح کا پورا پورا اہتمام کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے کہ اُجرت کا کام عمدہ اور جلدی کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو کفایت کے ساتھ کیا جائے۔ پریس کی کامیابی اور اسکی ترقی افسران محکمہ جات اور مدرسوں اور پبلک کی سرپرستی اور توجہ پر منحصر ہے۔ اگر یہ حاصل ہو گئی تو ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ پریس اس سرپرستی کا پورے طور پر مستحق ثابت ہو۔

تصانیف حالی

۱۔ **مولود شریف** ۔ یہ کتاب پہلے کبھی نہیں چھپی۔ اس کا مکمل اور مجلد مسودہ مولانا کا دستخطی صاف کیا ہوا حال ہی میں دستیاب ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت مولانا مرحوم کے دل میں تھی وہ اس کے ایک ایک لفظ سے مترشح ہوتی ہے۔ نئے خیالات کے لوگ اس کو دلچسپ پائیں گے۔ خاصکر پرانے خیالات کے مسلمان اسکو زیادہ پسند کرینگے۔ کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیے قیمت عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطوط بنام خواجہ تصدق حسین صاحب مرحوم

۱۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے واضح ہو۔ خط مسرت نمط
پہنچا۔ برخوردار .... کے باب میں جو کچھ لکھا ہے اگرچہ اسکے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہ تھی کیونکہ مجھ سے زیادہ اُس کا خیال کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن
چونکہ اِس سے تمہاری کمال درجہ کی لیاقت۔ دلسوزی اور برادرانہ ہمدردی
ظاہر ہوتی ہے۔ اِس لیے مجھ کو اُس کے پڑھنے سے نہایت مسرّت حاصل ہوئی
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کسی قسم کی بھلائی کرنی میرے اختیار میں ہو تو میں اسوقت
.... سے بڑھ کر کسیکی اعانت کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اِس بات کی بھی
مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنی قدیم عادتیں چھوڑیں یا نہ چھوڑیں۔ اور اپنی
بیوی بچوں کی خبر لیں یا نہ لیں۔ اور اپنے باپ دادا کا چلن اختیار کریں یا نہ کریں
میں بہرحال اُن کی اعانت کرنے کو موجود ہوں۔ مگر جہاں تک میں خیال کر سکتا ہوں

وئی بات اپنے اختیار کی نہیں دیکھتا - شاید تم اور اور لوگ یہ خیال کرتے ہونگے
ہ مجھے ہندوستان کے اطراف وجوانب میں ہزاروں آدمی جانتے ہیں - اکثر معزز
اور ذی اختیار لوگوں سے بھی مجھے تعارف ہے اور اکثر بزرگ میری عزت کرتے ہیں
پس میں جسکی جہاں کہیں سفارش کرونگا وہ ضرور کامیاب ہوگا - لیکن اے عزیز!
یہ خیال بالکل غلط ہے - دُنیا دارالمعاوضہ اور دارالمکافات ہے - جو شخص کسی کیساتھ
کچھ سلوک کرتا ہے کسی نہ کسی عوض اور بدلہ کی توقع پر کرتا ہے - میں تمہاری ایک
سفارش اس لیے منظور کرتا ہوں کہ مجھے تم سے دس فرمائشیں کرنے کا توقع ملے -
پس ایک ایسے شخص کی سفارش جس سے کسی طرح کا عوض متوقع نہ ہو کیونکر کارگر
ہو سکتی ہے - جب میں زمانہ کی نگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا اندازہ کرتا ہوں تو اس سے
زیادہ نہیں پاتا کہ ایک مشہور گویا جہاں کہیں جاتا ہے اُمرا اُس کی خاطر کرتے ہیں -
اور اگر وہ خود نوکری چاہتا ہے تو تھوڑی بہت نوکری بھی ہر جگہ اُس کو مل جاتی ہے
لیکن اگر وہ گھر بیٹھے اپنے دوستوں اور عزیزوں کی سفارشیں کرنی اختیار کرے تو
کوئی اُس کی طرف اَصلاً التفات نہیں کرتا - یہی حال میرا ہے اگر میں خاص اپنی ذات
کے لیے کہیں جا کر کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہوں تو شاید کسی قدر کامیابی ہو جائے لیکن
یہ ہرگز اُمید نہیں کہ میری سفارشوں کی بھی ایسی ہی قدر و پرسش ہو جیسی مجھ کو اپنی
قدر و پرسش کی اُمید ہے - اِس کے علاوہ تم انصاف کرو کہ زمانہ کس قدر ترقی کر رہا ہے
ادنیٰ ادنیٰ خدمات کے لیے اعلیٰ درجہ کے لائق اور کارگذار آدمی ایک آواز پر سینکڑوں
آن موجود ہوتے ہیں - انگریزی حکومت کے سِوا ہندوستانی ریاستوں میں بھی اب
لیاقت اور کارگذاری کی زیادہ پرسش ہونے لگی ہے .... کی لیاقت کا حال
میں اور تم سب جانتے ہیں - اب تمہیں بتاؤ میں کیا کروں؟ باوجود اِن تمام واقعی
اور سچی عذرات کے مجھے ہر وقت .... کا خیال ہے - اور جہاں تک مجھ سے

ہو سکے گا۔ اس باب میں کوشش کرونگا .... راقم الطاف حسین از پانی پت
محلہ انصاریان - ۱۵ر فروری ۱۸۸۹ء

۲ - برخوردار - میں انشاء اللہ تعالیٰ کل یہاں سے چل کر یا تو ایک روز رات کو
علی گڈھ میں ٹھیرا اور یا کل ہی رات کے آٹھ نو بجے دہلی پہنچوں گا - مجھے علیگڈھ سے
ایک اسباب کا صندوق اور لحاف لینا ہے - اگر محمد زاہد نے ریلوے سٹیشن پر
بھیجدیا تو علیگڈھ میں ٹھیرنے کی ضرورت نہ ہوگی - اور اگر وہاں گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ
پرسوں کسی وقت دہلی میں پہنچونگا - پچیس ۲۵ روپیہ کا منی آرڈر وصول ہوا - جزاکم اللہ خیر الجزا
امید ہے کہ احمد حسین طال عمرہ اور اُس کی والدہ پانی پت روانہ ہوگئی ہونگی - پانی پت کے
خط سے بھائی فضل احمد کا اُن کے لینے کے لیے دہلی میں آنا معلوم ہوا تھا - معلوم نہیں
ایسی جلدی اُن کے بھیجنے میں کیوں کی گئی ؟ انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات کے وقت سب
حال معلوم ہوجائیگا - زیادہ دعا سب بورڈروں اور فرزند طال عمرہ کو دعا -
الطاف حسین از بھپوند ضلع اٹاوہ - ۲ر دسمبر ۱۸۸۹ء

۳ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ کل ایک
کارڈ درباب کرایہ یکہ وخوراک ذگی فرزند علی کے روانہ کرچکا ہوں - مولوی سید عبد العلی صاحب
سے ایک روپیہ شمع کا اور کرایہ وغیرہ لے لینا - اُس کی روانگی کے وقت نہ مجھے یاد رہا
اور نہ اُس نے یاد دلایا - اس سبب سے اُس کو کچھ نہیں دیا گیا - اُس کے مع الخیر پہنچنے سے
جلدی مطلع کرنا .... کو جناب حکیم غلام رضا خاں صاحب کی گولیاں کھاتے آج
چوتھا روز ہے - اُس کو ضعف پہلے ہی سے بہت تھا - گولیوں کے استعمال سے بعد
اور بھی زیادہ سستی اور ضعف اور کسلمندی پیدا ہوگئی ہے - ظاہرا اس کا سبب
یہ معلوم ہوتا ہے کہ سادہ قلیہ یا قورمہ یا ارہر کی دال ہمیشہ رغبت سے نہیں کھائی جاتی
اس سبب سے غذا میں بہت تقلیل ہوتی ہے اور یہی وجہ ضعف کی معلوم ہوتی ہے

لیکن یہ میرا قیاس ہے شاید کوئی اور وجہ ضعف اور کسل کی ہو۔ پیشاب کی رنگت
سرخ یا زرد ہوتی ہے۔ پیٹ میں پہلے بھی پیچ اور مروڑ رہتا تھا۔ لیکن اب زیادہ ہے
اجابت بلین ہوتی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ جناب حکیم صاحب سے
چند باتیں استفسار کر کے مجھے جلدی جواب دینا۔ ایک یہ کہ غذا میں کسی اور شے کی
اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر غذا میں نہیں تو بازار کی ترکاری جیسے پھوٹ کھیرا
کیلا۔ امرود۔ انار۔ ناشپاتی وغیرہ جو یہاں مل سکتی ہیں یا کوئی لطیف مٹھاس یا مربی وغیرہ
دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ ان گولیوں کے استعمال سے طبیعت میں تسکین
پیدا ہوگی یا کچھ اور اثر محسوس ہوگا جسکا منتظر رہنا چاہیئے؟ اور کم از کم کتنی گولیاں اور
کب تک استعمال کی جائیں گی؟ اگر زیادہ گولیوں کا استعمال ہوگا تو ابھی سے اور لے لینی
چاہیئیں۔ کیونکہ اب صرف دس گولیاں باقی رہ گئی ہیں۔ کچھ دن ان کے یہاں تک
پہنچنے میں بھی لگیں گے۔ حکیم صاحب نے گھی معتاد سے زیادہ کھانے کے واسطے فرمایا ہے
لیکن زیادہ گھی گوشت یا دال میں نہیں کھایا جاتا۔ اور ہاں خوب یاد آیا جب سے گولیوں کا
استعمال شروع ہوا ہے بھوک یا رغبت کھانے کی بہت کم ہو گئی ہے۔ شاید یہ گھی کے
زیادہ کھانے سے ہوا ہو۔ یہ سب باتیں حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کر دینی چاہیئیں۔
اگر کوئی مربی یا مٹھائی ایسی بتائیں جو یہاں دستیاب نہیں ہو سکتی تو تم وہاں سے بھیج دینا
اور اس کی قیمت لکھ بھیجنا۔ اراروٹ کی قیمت بھی تمہارے پاس نہیں پہنچی۔ اس کے
ساتھ مربی وغیرہ کے دام بھی بھیج دیئے جائیں گے۔

ایک پمفلٹ مطبع قدوسی میں میری تحریک کے برخلاف چھپا ہے اس کا پتہ لگانا چاہیئے
کہ کس نے لکھا ہے؟ میں کسی قدر بھروسہ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہمارے ایک دوست
کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو مولوی .... صاحب کے رشتہ دار ہیں۔ اور اکثر دیوانخانے میں
بیٹھتے ہیں۔ شاید منشی .... صاحب ان کا نام بتا دیں گے۔ ایک لمبا آرٹیکل سرورگز

دو پرچوں میں چھپا ہے جسکا عنوان یہ مصرع ہے ع

این چہ شورے ست کہ در دَورِ قمرے بینم

مضمون نگار نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا مگر اتنا معلوم ہے کہ وہ مدرسۃ العلوم کے ایک پرانے طالب علم اور اب بھی مدرسہ میں موجود ہیں پڑھتے ہیں یا پڑھاتے ہیں۔ اس مضمون کی میں کچھ تعریف نہیں کرسکتا شُکر ہے کہ اُردو زبان میں نئے لائق رائٹر پیدا ہوتے جاتے ہیں اگر ممکن ہو تو ان دونوں پرچوں کو کہیں سے منگوا کر تم بھی دیکھنا یا سُننا۔ زیادہ دعا۔ برخوردار محب علی۔ فرزند علی طال عمرہا کو دُعا۔ عبد العلی کا مدت سے کوئی خط نہیں آیا۔ نہایت تشویش ہے

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ محلہ انصاریان۔ ۱۳ ستمبر۔ روز جمعہ ۱۸۸۹ء

یہ خط کل تیرھویں کو لکھا تھا مگر ڈاک کا وقت نہیں رہا تھا۔ اس واسطے کل روانہ نہیں کیا گیا۔ کل سے آجتک کا حال یہ ہے کہ ظاہرا .... کو خفیف خفیف حرارت بھی کبھی کبھی ہوجاتی ہے۔ اور کل پیچ اور مروڑا زیادہ رہا۔ اور ایک بار کے سوا پھر کھُل کر اجابت نہیں ہوئی۔ اس سے اور بھی تکلیف زیادہ رہی۔ آج بمجبوری گولی نہیں دی گئی۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ کل پھر گولی دُونگا۔ سب سے زیادہ دِقّت یہ ہے کہ غذا بالکل مرغوب نہیں ہے۔ اگر غذا میں کچھ تبدیلی ہوجائے تو شاید بہتر ہو۔ حرارت بظاہر نبض میں محسوس نہیں ہوتی لیکن [illegible]ت سُستی و کسلمندی سے یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید خفیف حرارت ہو۔ اس کا جواب بہت جلدی حاصل کرکے مجھے اطلاع دینا۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ محلہ انصاریان۔ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

۴۔ برخوردار۔ تمہارے خط سے اور نیز محب علی اور اخلاق حسین کے بیان سے بہت کچھ اطمینان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نتیجہ خاطر خواہ ظاہر فرمائے۔ اور تمہاری جانکاہ محنتوں کا ثمرہ توقع سے زیادہ عنایت فرمائے۔ بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔ آج میں نے حکیم غلام رضا خانصاحب کو .... کا مفصل حال لکھا ہے۔ اُن سے بفور پہنچنے اِس کارڈ کے مِل کر اور جواب لے کر مجھے

مطلع کرو۔ توقف نہ ہو۔ برخوردار محبوب علی کے واسطے کُل ممبران کمیٹی نے اتفاق کر لیا ہے
اب اُن کے مقرر ہونے میں کچھ شک نہیں رہا۔ محفوظ علی سے کہدینا کہ تمہارے حالات سے
میں نے محمد اشرف صاحب کو مطلع کر دیا تھا۔ انہوں نے تمہاری درخواست کمیٹی میں بھیجدی
تھی۔ مگر کمیٹی نے تمہاری درخواست پر کچھ التفات نہیں کیا۔ محبوب علی کل یا پرسوں اپنے
کپڑے اور اسباب لینے کے لیے دہلی کو روانہ ہوں گے اور والدہ احمد حسین ۱۴ر صفر کو روانہ
ہوں گی۔ زیادہ دعا۔ فرزند کو سب کی طرف سے دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۸۹ء

۵۔ برخوردار۔ سات بند کا ترجیع بند مرتب کرکے بھیجتا ہوں۔ اسکو ہیڈ ماسٹر صاحب
کی خدمت میں پہنچا دینا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جس غرض کے لیے یہ اشعار لکھوائے گئے ہیں
اُس کے لیے یہ ترجیع بند کافی ہوگا۔ خطوط کل اور پرسوں اور شاید آج بھی ایک خط جناب
بھائی صاحب و قبلہ کا روانہ ہو چکا ہے۔ زیادہ دُعا۔

خاکسار الطاف حسین از پانی پت۔ محلہ انصاریان۔ ۳ر دسمبر ۱۸۸۹ء

ترجیع بند

(جو ہز آنر سر جیمس براڈ وڈ لائل بہادر کی تشریف آوری اینگلو عربک سکول دہلی کے موقع پر لکھا گیا)

نہیں قلم اور زباں میں طاقت کہ ہو بیاں آج کی مسرت
کہاں یہ اِس مدرسہ کی قسمت کہ لائیں تشریف خود بدولت

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

کریں ادا شکر اس کا ہم کیا کہ قیمتی وقت کھو کے اپنا
ہماری حالت کو تم نے دیکھا تمہیں کو فرمانا ہی ہے زیبا

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

کرم ہو کیا اور اس سے بڑھ کر   کہ جو ہو پنجاب کا گورنر
وہ ایک ناچیز مدرسہ پر   ہو لطف سے آکے سایہ گستر

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

تھے آسرے جتنے اور سہارے   بھلا دیے ہم نے دل سے سارے
بس اب سہارے ہو تم ہمارے   پڑے ہیں سایہ میں ہم تمہارے

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

ہوئی ہے تعلیم جب سے جاری   پھری رہی اُس سے مت ہماری
اب آئی ہے یہاں ہماری باری   نظر بس اب چاہیئے تمہاری

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

ہے جب سے لائل نے سایہ ڈالا   ہوا ہے پنجاب میں اُجالا
وہ عدل والا - وہ رحم والا   رہے سدا اُس کا بول بالا

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

ہمیشہ جب تک کہ علم و حکمت   جہاں میں کرتے رہیں حکومت
حضور قیصر کا ظلِّ رافت   ہمارے سر پر رہے سلامت

کریں غریبوں پہ جو عنایت
ہمیشہ اُن پر خدا کی برکت

۶۔ برخوردار۔ والدہ فرزندعلی طالمرہ کی طبیعت حد سے زیادہ علیل ہوگئی تھی۔ اس سبب سے تم کو خط نہیں لکھا گیا۔ کل شام سے فی الجملہ افاقہ ہے۔ آج مسہل املتاس کا دیا گیا ہے۔ فرزندعلی کی طرف سے سب کی طبیعت پریشان ہے۔ اُس کی اور اپنی اور سب بور ڈروں کی خیر وعافیت سے بواپسی ڈاک مطلع کرو۔ اور تاریخِ امتحان اگر مقرر ہوگئی ہو تو اس سے بھی مطلع کرنا اور یہ لکھنا کہ مع الخیر کب لاہور جانے کا قصد ہے۔ یہاں بخار کی بے انتہا کثرت ہے۔ کم سے کم دس بارہ آدمی صرف ہمارے گھروں میں بیمار ہیں مگر اب تک ہر طرح سے امن ہے۔ مطمئن رہنا چاہیئے۔ ڈاکٹر کا علاج فرزندعلی کا نہ کرنا حکیم غلام رضا خانصاحب کا علاج کافی ہے۔ اگر باری نہ ٹلی ہو تو علاج میں جلدی کرنی ضرور نہیں۔ الطاف حسین از پانی پت ۔ ۵ ستمبر ۹۰ء

۷۔ برخوردار۔ تمہارا خط پہنچا۔ نتیجۂ امتحان پر کچھ افسوس کرنا نہیں چاہیئے۔ اگر تمہارے ہمہ تن استقلال اور عزم میں کچھ فتور نہیں آیا تو جاننا چاہیئے کہ کامیابی کی کنجی تمہارے ہاتھ میں ہے نیچے سے اُوپر چڑھنا کسی قدر دیر چاہتا ہے مگر جو طالبِ صادق ہوتے ہیں وہ ضرور اُوپر چڑھ کر رہتے ہیں ؎

تیمور نے ایک مورچہ زیرِ دیوار دیکھا کہ چڑھا دانہ کو لے کر سو بار
آخر سرِ بام لے کے پہنچا تو کہا مشکل نہیں کوئی پیشِ ہمتِ دشوار

میرا ارادہ آج سید صاحب کا خط پڑھ کر کانگرس میں جانے کے لیے پختہ ہوگیا ہے۔ غالباً ۲۳ یا ۲۴ تک یہاں سے چلوں۔ اگر اس سے پہلے ایک دو روز کے لیے تم یہاں آجاؤ تو فضل احمد اور بھائیصاحب اور نیز میں تمہارے باب میں باہم مشورہ کریں گے۔ کہ آئندہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور سب عزیزوں سے مل لوگے۔ میں تم کو ایک مفصل خط لکھنے والا تھا لیکن سب کی رائے یہی قرار پائی کہ دو روز کے لیے تم یہاں آجاؤ۔ زیادہ دعا۔
راقم الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال۔ ۴ دسمبر ۱۸۹۰ء

۸۔ برخوردار۔ سواریاں مع الخیر معمولی وقت پر پہنچ گئیں۔ ڈائرکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں میری عرضی کا ترجمہ انگریزی میں کر کے امید ہے کہ بھیجدیا ہوگا۔ اگر نہ بھیجا ہو تو اب بھیجدو۔ شمس العلما کی انگریزی کتابوں میں سے جسقدر انتخاب اور ترجمہ ہوگیا ہو۔ مجھے بھیجدو اور اُنکی کتابیں اُن کے ہاں بھیجدو۔ مجھے نئے مکان میں آئے ہوئے تیرہ روز ہوئے مگر اب تک مکان کی درستی اور خاص کر اپنے کمرہ کا نہایت ضروری فرنیچر مہیا کرنے سے آج تک فرصت نہیں۔ جو کام دِلّی میں ایک دن میں ہوسکتا ہے یہاں اُس کے لیے مہینوں دردسر کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۷ر مارچ ۱۸۹۰ء

۹۔ برخوردار۔ اپنے اور سب ساتھیوں کے مع الخیر پہنچنے سے جلدی مطلع کرو۔ اور نواب فضل احمد خانصاحب سے تخلیہ میں مل کر یہ دریافت کرو کہ آپ کا علاج اور تیمارداری اور دوا وغذا کا انتظام آپ کی مرضی کے موافق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر انکو ایسے آدمی کی ضرورت ہو جو دوا بنانے اور کھانا پکانے اور سب باتوں کی خبرگیری کا انتظام بہت اچھی طرح کر سکے اور ہروقت اُن کے پاس موجود رہے اور نہایت معتبر ہو تو تم مہربانی کر کے مخدومی ننھے خاں سے کہکر مرزا امیر بیگ صاحب کو بُلا کر نواب صاحب سے مِلادو۔ میرے نزدیک اگر مرزا صاحب اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ رات اور دن وہیں رہیں اور سب باتوں کی خبر رکھیں تو نواب صاحب کی خوش قسمتی ہے۔ کیونکہ مَیں اور مجھ جیسے دس آدمی بھی ایسی خوبی اور سلیقہ سے کام نہیں کر سکتے جیسے وہ اکیلے کریں گے۔ میں مرزاجی کو ایک خط علیحدہ لکھونگا۔ جب اُن کا کام نواب صاحب کو پسند آئیگا۔ اُسوقت وہ خود خوشی سے اُن کی تنخواہ وغیرہ مقرر کردیں گے۔ اِس کی تعمیل بہت جلد کر کے مجھے اطلاع دینا۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۲۶ر مئی ۱۸۹۰ء

۱۰۔ برخوردار۔ میں ۷ر جولائی کو مع الخیر شملہ سے واپس آگیا ہوں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس اب تک کمیٹی کی روئیداد نہیں پہنچی۔ مگر میں جو نقل ساتھ لے گیا تھا۔ اُس کو اُنھوں نے دیکھ لیا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ سالانہ رپورٹ ختم ہونے کے بعد اِس معاملہ کی طرف توجہ کیجائے گی۔ بظاہر چھ مہینے کی تنخواہ اور اگر بہت رعایت کی تو سال بھر کی تنخواہ مل جائیگی۔ این ہم غنیمت ست و آنہم غنیمت ست............ لکھوں گا کہ کیا کرنا چاہیئے............ فرزند طالعمرہ کو دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ـ ۱۰ر جولائی ۱۸۹۰ء

۱۱۔ برخوردار۔ مدت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ اپنے مزاج کی کیفیت اور دلی کی آب و ہوا کا حال بہت جلد لکھ بھیجو۔ اب تا وقتیکہ امتحان نہ ہولے لکھنے پڑھنے میں زیادہ محنت نہ کرنی چاہیئے۔ اور حفظِ صحت اور اصلاحِ مزاج اور تقویتِ طبع کو سب چیزوں سے مقدم سمجھنا چاہیئے۔ شاید مخدومی محمد کرم اللہ خاں صاحب یا شمس العلما مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب ایک دوا بھیجیں گے۔ اُس کو تم یا مولوی عبد العلی صاحب بہت احتیاط کے ساتھ کسی معتمد آدمی کے ہمراہ بھیجدینا۔ اور مولوی عبد العلی صاحب اگر مناسب ہو تو کسی طالب علم مڈل پاس کو فرزند علی کی تعلیم کی خبرگیری کیلئے مقرر کردیں جو تنخواہ مقرر کی جائیگی وہ دیجائے گی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۲ر ستمبر ۱۸۹۰ء

۱۲۔ برخوردار۔ مار اللحم کے واسطے دو چیزوں کی نہایت ضرورت ہے۔ پانچ عدد سیب ولایتی اور ۵ تولہ نیل کنٹھی۔ نیل کنٹھی ایک جنگل کی بوٹی ہے۔ بوٹی والے جو چاندنی چوک میں بیٹھتے ہیں اُن سے کہدینا وہ دوسرے روز شام کو لا دینگے یہ دونوں چیزیں جسقدر جلد ممکن ہو کسی معتبر آدمی کے ہاتھ یا ڈاک میں بھجوا دو۔ اور دوار المسک (دو تولہ) بھی جلدی بھیجدو۔ اور میر نیاز علی صاحب کو شرح حماسہ کی

قیمت ضرور یاد کر کے دے دینا۔ اور جو کچھ میرے حساب میں اُٹھے اُسکو لکھتے جانا
جب تنخواہ بھیجو تو اُس کی مقدار سے مطلع کر دینا تمہارے گھر پر دیدی جاوے گی
فرزند علی کو دعا۔ سب عزیز خیریت سے ہیں۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۔ ۵ مارچ ۱۸۹۱ء

۱۳ الف   برخوردار۔ میں نے ہرچند کوشش کی کہ تاریخ معین سے کچھ روز پیشتر
علیگڈھ میں پہنچوں اور جو مضمون میرے نامزد کر کے سیّد صاحب نے شائع
کر دیا ہے اُس میں کچھ فکر کروں مگر کوئی تدبیر بن نہ آئی۔ پھپھوند اور اٹاوہ کا جانا بھی
رہ گیا۔ اب اگر خدا کو منظور ہے تو میں ۲۶ ستمبر کو علی گڈھ میں پہنچوں گا۔ سجاد حسین
سخت علیل ہو گئے تھے مگر اب اچھے ہیں۔ غالباً وہ بھی ایک دو دن کے واسطے
آویں گے۔ تم اُن کا انتظار نہ کرنا۔ ۲۷ تک ضرور علی گڈھ میں پہنچ جانا چاہیئے
اگر فرزند علی کو بھی لیتے آؤ تو بہتر ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ جب تک تم بندوبست میں
رہو گے اُس کو علی گڈھ رکھونگا۔ اور اکثر اوقات میں بھی اُس کے پاس رہوں گا۔
امید ہے کہ ننھے خانصاحب سے تم نے بقدرِ ضرورت روپیہ وصول کر لیا ہوگا۔ اور
آ کا صاحب سے پچاس روپیہ لے کر پانی پت بھیج دیئے ہوں گے۔ اگر اسکا جواب
یہاں بھیجو تو بواپسی ڈاک بھیجنا۔ تاکہ ۲۵ کو مجھے ملجاوے۔ فرزند علی کو دُعا۔

الطاف حسین از شفاخانہ شہر جھانسی ۲۲ دسمبر ۱۸۹۱ء

۱۴۔   برخوردار۔ تمہارا کارڈ جس کا انتظار تھا لاہور سے پہنچا۔ مگر ۲۵ کا لکھا ہوا
۲۹ کو۔ اگرچہ امتحان کے متعلق کوئی اطمینان بخش کلمہ تم نے نہیں لکھا۔ لیکن اس
اصول کے موافق کہ کسی کی محنت ضائع نہیں ہوتی ہے امید ہے کہ کم از کم دونوں
امتحانوں میں سے ایک میں ضرور کامیابی ہو (انشاء اللہ) اس کارڈ کے
پہنچتے ہی بواپسی ڈاک یہ لکھ بھیجو کہ تم گنگوہ میں کب تک [illegible]۔ اور سب عزیزوں کو

وہاں کیسا چھوڑا۔ عبدالعلی اب کیسے ہیں۔ فرزند علی کو اپنے ساتھ دہلی میں لائی یا نہیں؟ اور اب اُس کی طبیعت کیسی ہے؟ ایک خط عبدالعلی کا سُنا ہے کہ بھائی صاحب کے پاس اِس مضمون کا آیا تھا کہ مجھے دو مہینے کیلئے سہارنپور لین میں جانے کا حکم آیا ہے۔ اِس واسطے گھر کے لوگوں کو واپس بھیجنا ہوگا۔ مگر محب علی کے کسی خط میں اِسکا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ میں عنقریب والدہ صاحبہ کو ساتھ لیکر آتا ہوں۔ تم لکھو کہ یہ کیا بات ہے۔ اور تمہاری بھاوج اور اُس کے بچّے وہاں ٹھہریں گے یا واپس آویں گے؟ میں اپنے آنے کے باب میں قطعی ارادہ اسکے بعد ظاہر کروں گا۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں۔ وزیرجاں کا کل انتقال ہوگیا۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء

۱۵۔ برخوردار سعادت آثار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ پرسوں ٹیلیگرام اور کل تمہارے دونوں کارڈ پہنچے۔ جن سے تمہاری تقرری عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹی پر معلوم ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کیا گیا کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے تمہاری مردانہ اور ذی استقلال کوششوں کا پھل تم کو عنایت فرمایا اور ہمارے غریب خاندان کو تمہارے سبب سے تقویت بخشی فللہ الحمد والشکر حمداً متوالیاً وشکراً متتالیاً علیٰ ما انعم علینا فوق ما کنا نرجوا وفوق ما کنا نستحقہٗ۔ جو باتیں تم نے میری نسبت لکھی ہیں یہ محض تمہاری سعادتمندی اور کسی قدر تمہاری نادانی کی دلیل ہیں۔ اگر بفرضِ محال میری کوشش کو تمہاری کامیابی میں کچھ دخل ہو بھی تو اُسکو تقریباً ایسا ہی سمجھنا چاہیئے جیسے [illegible] باپ کی کوشش کو بیٹے کی کامیابی میں ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ تعجب کی [illegible] باتیں ہیں جو آجکل دُنیا میں لوگ کر رہے ہیں غیروں کے بچوں کو تعلیم دِلواتے ہیں۔ اپنی بساط سے زیادہ اُن کی امداد کرتے ہیں

تمام قوم کے لیے ویسی ہی کوششیں کرتے ہیں جیسی کسی خاندان کا سرپرست اپنے خاندان کے لیے کرتا ہے - اپنی جان اور مال اور وقت اور دل و دماغ کو قوم کے لیے وقف کر رکھا ہے - قوم کی طرف سے اُن پر گالیاں پڑتی ہیں - مگر وہ قوم کا خیال نہیں چھوڑتے اور رات دن اِسی دُھن میں لگے ہوئے ہیں - یہ لوگ ہیں جن کا ہم کو اور تم کو اور تمام قوم کو دل و جان سے شکر ادا کرنا چاہیئے اور انہیں کا صدقہ ہے کہ ہماری قوم میں کسی قدر آپس کی ہمدردی کا خیال پیدا ہوا ہے - بہرحال اگر میں فی الواقع اُن باتوں کا مستحق ہوں جو تم میری طرف نسبت کرتے ہو تو مجھ کو بلاشبہ فخر کرنا چاہیئے - اللہ تعالیٰ تم کو ترقیاتِ روزافزوں نصیب کرے - اور عزت و آبرو کے ساتھ ہمیشہ اپنے مقاصد میں کامیاب کرتا رہے - اور خدا کرے کہ پانی پت کے شریف زادوں کو تمہاری ریس کرنیکا خیال پیدا ہو آمین ثم آمین - منشی سراج الدین بالفعل حیدرآباد میں ہیں اور معلوم نہیں کہاں ٹھیر رہے ہیں - اِس لیے اُن کو خط نہیں بھیجا جا سکتا - میرے نزدیک برخوردار محب علی طالعمرہ کو جلدی کرنی نہیں چاہیئے - خدا نے یہ دن دکھایا ہے تو اِنشاء اللہ تعالیٰ تمہاری ہی کوشش سے اُن کے لیے کوئی صورت نکل آئے گی اور کسی غیر شخص سے التجا نہ کرنی پڑے گی - تمہاری والدہ صاحبہ اور والد ماجد بہت بہت دعا اور مبارکباد کہتے ہیں اور والدہ صاحبہ کی یہ خواہش ہے کہ پہلی تنخواہ میں سے سو روپیہ اپنے خرچ کے واسطے رکھ کر باقی سو روپیہ یہاں بھیج دو تو دادیوں کو بھی جو مدت سے [illegible] دیا جائے اور مصلّی اور مجلس اور منتیں جو مان رکھی ہیں [illegible] جو کچھ بچے وہ تمہارے ماہواری خرچ میں آوے - تمہاری بچی [illegible] مبارکباد کہتی ہیں - کل برخوردار سجاد حسین کے خط سے [illegible] صاحب ڈائرکٹر نے اُنکو

ایک سو چالیس کے درجہ میں مقرر کر دیا ہے ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔ برخوردار محب علی
طالعمرہ کو بہت بہت دعا کہنا اور مبارکباد دینا ۔ زیادہ دعا ۔

راقم ۔ الطاف حسین از پانی پت ۲۹ جنوری ۱۸۹۳ء

۱۶ ۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ ۔ بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ اس سے
پہلے ایک خط متضمن مبارکباد تمہارے پاس بھیج چکا ہوں ۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا
اب ایک تکلیف دیتا ہوں نو قطعے حیات نامہ کے بھیجتا ہوں ۔ ان سب پر جو
تاریخیں میں لکھتا ہوں اُن کے موافق تاریخ اور اپنے دستخط بقید عہدہ ثبت کر کے
میرے پاس بھیجدو ۔ اس میں کوئی چوری کی بات نہیں ہے ۔ جو شخص شیطان سے
زیادہ مشہور ہو اُس کے مرنے کو کوئی چھپا نہیں سکتا ۔ پس تمہارا سرٹیفکٹ
جبھی تک کام آسکتا ہے جب تک میں زندہ ہوں ۔ اسکے بعد وہ خود بیکار ہوجائیگا
ایکساتھ دستخط کرا لینے میں اس قدر آرام ہے کہ ہر مہینے خود دقت اُٹھانی اور
تم کو تکلیف دینی نہ پڑے گی .... اگر یہ مناسب نہ ہو کہ سب پر
ابھی دستخط کر دیے جائیں تو نمبر اول کا حیات نامہ تاریخ ۴ فروری اور دستخط
کرکے بھیجدو اور باقی قطعات کو احتیاط سے اپنے پاس رہنے دو ۔ اور اس
پرچہ کو بھی اسی کے ساتھ رہنے دو ۔ میں ہمیشہ وقت پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے
یاد دلا دیا کروں گا ۔ اُس وقت ایک قطعہ بھیجدیا کرنا ۔ برخوردار خواجہ محب علی طالعمرہ کو
بہت بہت دعا کے بعد واضح ہو کہ اگرچہ دلی میں دونوں بھائیوں کی ملاقات سے
سیری نہیں ہوئی مگر ت [illegible] ں ہی ملنا نہیں ہوا ۔ اگر خدا کو منظور ہے تو پھر
انشاء اللہ عنقریب [illegible] دار ...... صاحب کو تمہارے باب میں مجھے
خود لکھنے میں یا کسی [illegible] ھوانے میں مطلق تامل نہیں ہے ۔ مگر نتیجہ
کچھ نہیں معلوم ہوتا ۔ میرے نزدیک تم صبر و تحمل کے ساتھ بھائی کے پاس

بیٹھے رہو۔ انہیں کی سعی سے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی کوئی معقول صورت نکل آئیگی۔ اگرچہ مجھ کو تمہاری نسبت ایسا گمان نہیں مگر اکثر لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنوں کی سعی و سفارش سے نوکر ہونے کو پسند نہیں کرتے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اپنوں کا بار احسان اُٹھانے سے غیروں کا احسان اُٹھانا بہتر ہے۔ اِس سے زیادہ کوئی حماقت کی بات نہیں ہوسکتی۔ بھائی کبھی بھائی کی مدد کر کے یہ خیال نہیں کرسکتا کہ میں نے بھائی پر احسان کیا ہے بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ بخلاف غیر شخص کے کہ اول تو اُس سے امداد ہی کی توقع نہیں ہوسکتی۔ اور اگر کسی نے کچھ کیا بھی تو پھر اُس کے احسان کا کیا ٹھکانا ہے۔ بہرحال جلدی نہ کرو اور خدا کا شکر کرو کہ جس درخت کے پھل کی تم کو تلاش ہے وہ اُس نے اپنی عنایت بے غایت سے تمہارے ہی گھر میں لگا دیا ہے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲ فروری ۱۸۹۳ء

۱۷۔ برخوردار سعادت آثار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اگرچہ .... تمہاری کوشش کے کرشمہ اور ماں اور دادی کی دعا سے پاس ہو گیا ہے مگر افسوس اُس میں لیاقت اتنی بھی نہیں جتنی کہ ایک پرائمری سکول کے طالب علم میں ہونی چاہیئے۔ باپ کا خط آتا ہے تو وہ اپنی ماں یا ممانی سے پڑھوانے آتا ہے اردو میں ایک سطر بغیر دو تین فاحش غلطیوں کے نہیں لکھ سکتا۔ فارسی کا ایک حرف نہیں جانتا۔ انگریزی کا حال تمہیں معلوم ہوگا۔ اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ آج تک پڑھنے لکھنے [illegible] نہیں۔ میں نے اُس کو کہنا سُننا اور تنبیہ کرنا بالکل [illegible] برتاؤ اُس کے ساتھ بالکل دوستانہ ہیں مگر اس کی [illegible] نہیں ہے۔ اِسکے علاوہ سجاد حسین اکثر دورہ میں [illegible] ہم عمر دوست بہت

اکھٹے ہو گئے ہیں پس تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ماموں کی غیبت میں کرنال میں اُسکا
کیا حال ہو گا۔ علی گڈھ کا خرچ اٹھانے کو میں بھی موجود ہوں اور تم بھی متکفل ہوتے ہو
مگر اُس کی حالت اِس قابل نہیں کہ وہاں اُس کو مطلق العنان اور مخلی بالطبع
چھوڑ دیا جائے۔ لہذا اُس کی ماں اور دادا دادی اور نیز میری بھی رائے ہے
کہ اُس کو تمہارے ہی پاس چھوڑ دیا جائے۔ وہ تم سے ڈرتا بھی ہے اور سیالکوٹ
میں اُس کے ہم جنس اشرار بھی کم ہیں۔ اور بعنایت الٰہی وہاں تمہارا انفلوئنس بھی
ایسا ہو گا کہ مدرس اور ماسٹر سب لوگ تمہارے لحاظ سے اُس کا زیادہ خیال رکھیں گے
پس اب مصمم ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ اُسکو تمہارے پاس بھیجدیا جائے۔ اُس کی
ماں کو یہ خیال تھا کہ تم کو چونکہ سیالکوٹ میں زیادہ رہنے کا یقین نہیں ہے
اِس لیے جب تمہارے قیام گاہ کیطرف سے اطمینان ہو جائے اُس وقت
اُس کو بھیجا جائے۔ لیکن اُس کی طبیعت روز بروز تعلیم سے دُور ہوتی جاتی ہے
ایسی حالت میں جہانتک جلد ممکن ہو اُسکی تعلیم کی فکر کرنی ضرور ہے۔ اب اُس کے
بھیجنے میں صرف یہ تامل ہے کہ تم اپنی بھتی صاحب سے میں نے سُنا ہے کہ وعدہ
کر گئے ہو شادی میں آنے کا۔ پس اگر شادی میں آنیکا مصمم ارادہ ہو تو جلدی
مطلع کر دو۔ تاکہ مہینہ ڈیڑھ مہینے کے لیے اُس کو کرنال بھیجدیا جائے۔ اور
جب تم مع الخیر آؤ تو تمہارے ساتھ کر دیا جائے۔ ورنہ ابھی اُس کے بھیجنے کا
انتظام کیا جائے۔

الطاف حسین از پانی پت ۱۷ مارچ ۱۸۹۳ء

۱۸۔ برخوردار ... العمرہ۔ بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ
شادی اور رخصت ... ہے ... ہ گیارھویں شوال مطابق ۲۹ اپریل کو
انشاء اللہ عمل میں آوے ... میں خیال کرتا ہوں کہ تم انشاءاللہ ۲۷ بلکہ ۲۶ اپریل تک

امتحان سے فارغ ہو جاؤ گے۔ پس اگر امتحان میں شریک ہونے سے پہلے کم سے کم
ایک ہفتہ کی اجازت حاصل کر لو گے تو بعد امتحان کے یقیناً ۲۷ر اپریل کو پانی پت میں
پہنچ سکتے ہو۔ لاہور سے سیدھے اسی طرف آجانا۔ برخوردار عبدالعلی نے بھی مصمم ارادہ
شادی میں شریک ہونیکا ظاہر کیا ہے۔ اور بھائی فیاض حسین بھی یقیناً یہاں آنے کیلئے
کوشش کریں گے اُن کے ہاں انتظامِ جدید درپیش ہے۔ اِس سبب سے کسی قدر
رخصت ملنے میں تامل ہے۔ مگر قوی امید ہے کہ وہ اِنشاءاللہ تعالیٰ آویں گے۔
جناب بھاوج صاحبہ تم کو اور برخوردار محب علی کو نہایت اصرار اور تاکید کے ساتھ
کہتی ہیں کہ بعد امتحان کے جہاں تک جلد ممکن ہو یہاں چلے آؤ۔ اور خاص کر تم سے
یہ کہتی ہیں کہ برخوردار محب علی کو اگر ساتھ لیکر نہ آؤ گے تو مجھے رنج ہوگا۔ بھائی خواجہ
فضل احمد صاحب بہن سے کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ دیکھیے شادی میں شریک
ہوتے ہیں یا نہیں۔ جناب بھائی صاحب وقبلہ آنکھوں سے بالکل معذور ہو گئے ہیں
وہ کسی کام میں کچھ مدد نہیں دے سکتے۔ پس اگر تم اور محب علی اور عبدالعلی بھی شریک
نہ ہوئے تو تمہاری پھپّی صاحبہ کو سخت ملال اور اُنکی نہایت دلشکنی ہوگی۔ بہرحال
جہانتک ممکن ہو چند روز کے لیے اِس تقریب میں تم کو مع برخوردار محبِ علی کے
شریک ہونا ضرور ہے۔ مولٰینا نذیر احمد صاحب کی نسبت سُنا گیا ہے کہ وہ فریقِ ہند پر
لائبل کی نالش کرنے کو حسبِ خواہش و اصرار اہلِ لاہور لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اور
غالباً منشی محمد ذکاءاللہ صاحب بھی اُن کے ہمراہ ہیں۔ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے
برخوردار محب علی طالعہ کو بہت بہت دعا۔

خاکسار

دہلی ۱۴ر اپریل سنہ ۱۸۹۳ء

۱۹۔ برخوردار سعادت و...

الحمدللہ مدعا یہ ہے کہ

میں تم سے بہت شرمندہ ہوں...

...تحریر تمہارے نام

نہیں بھیج سکا۔ تمہارا اخیر خط میرے پاس اُس وقت پہنچا جبکہ میں دِلّی اور دِلّی سے
علیگڈھ آنے کے لیے ریل پر جانیکو تیار بیٹھا تھا۔ میں ۲۱ مئی کو دِلّی پہنچا اور ۲۷ مئی کو
وہاں سے علی گڈھ آیا۔ یہاں چند روز ٹھیرنے کا ارادہ ہے۔ دیوان چھپنا شروع
ہوگیا ہے۔ مگر ابھی مسودہ بہت کچھ بھیجنا باقی ہے۔ شاید علی گڈھ سے مُسوّدہ
اطمینان کے ساتھ بھیج سکوں۔

بیمہ زندگی کی بابت جو تم نے مجھ سے استفسار کیا ہے۔ حال یہ ہے کہ
میں ایسے معاملات میں جنکا نہ کبھی مجھے تجربہ ہوا اور نہ کسی اپنے عزیز اور دوستکو
کوئی اطمینان کے قابل رائے نہیں دے سکتا۔ لیکن جو کچھ میری رائے ہے۔
اُس کو ظاہر کردیتا ہوں۔ ہم لوگ سینٹ کٹا کر بہ تکلّف بچھڑوں میں داخل ہوگئے ہیں
ورنہ پرانے خیالات کا اثر ہمارے دل سے بالکل نہیں گیا۔ میری جان! میں تو
ایسی بازی کو ہرگز پسند نہیں کرتا جسکی جیت (خدانخواستہ) اپنے جلد مرجانے میں ہو
اور ہار اپنے زیادہ جینے میں۔ تمہاری عمر ظاہراً اس وقت ۲۷ برس سے زیادہ نہ ہوگی
اگر ۵۵ برس کی عمر کے بعد تم کو پانچ ہزار مل بھی گئے تو کیا فائدہ ہوگا؟ سترہ روپیہ
ماہوار کے حساب سے کچھ کم چھ ہزار روپیہ تم کو دینا ہوگا۔ اِس کے علاوہ بہت سے
لوگوں کا روپیہ صرف اِس وجہ سے کہ وہ ماہواری روپیہ باقاعدہ ادا نہ کر سکے ضبط
ہوگیا ہے۔ اگرچہ تمہاری نسبت یہ ایک نہایت ضعیف اور بعید احتمال ہے
لیکن ایسا ہونا ناممکن نہیں ہے۔ سب سے بہتر اور محفوظ طریقہ یہ ہے کہ جب
پانچ - و - روپے جمع ہوجایا کریں ایک را ی نوٹ خرید لیا کرو اور جب ایک مناسب
اور معتد بہ رقم ہوجائے تو تو کوئی گاؤں اپنے ضلع میں خرید لینا
یا جیسی تمہاری رائے ہو ی رائے پر چنداں وثوق نہیں ہے
تم ماشاءاللہ خود سمجھدار اور سے بہت بہتر اور برتر مشیر اور صلاح کار

تم کو بہم پہنچ سکتے ہیں - برخوردار غلام الثقلین کا ارادہ ایم - اے کا امتحان دینے کا
تھا مگر میں نے اُن کو اس ارادہ سے روکا ہے - مقابلہ کے امتحان کیلئے شاید
اگر کوشش خاطر خواہ کی جائے تو اُن کا نام اُمیدواروں میں درج ہو جائے
لیکن اُن کی طبیعت کمپٹیشن کی گوں نہیں ہے - اُنکی جماعت میں جو اُن سے
بہت کم لیاقت طالب علم تھے وہ فرسٹ گریڈ میں پاس ہو گئے - اور یہ سیکنڈ
ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں - پچھلے امتحانوں میں بھی اُنھوں نے کوئی نمایاں
سبقت حاصل نہیں کی - وجہ یہ کہ وہ اگر ایک حصہ توجہ تیاری امتحان کیطرف
کرتے ہیں تو تین حصہ مصروفیت مضمون نگاری اور مطالعۂ کتب و اخبارات ولایت
و ہندوستان و مباحثاتِ پارلیمنٹ و ردّ و قدح مؤیدین و مخالفین ہوم رول
اور دیگر مشاغلِ بے سود و دُور از کار میں رکھتے ہیں اور اِس کا اُنکو اِس قدر لپکا
پڑ گیا ہے کہ وہ اپنی طبیعت کو کسی طرح روک نہیں سکتے - ایسی صورت میں
مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے - شمال مغربی اضلاع میں
قانون کے دو امتحان ہوتے ہیں - ایک ہائی کورٹ کی وکالت کا - جس کو اب
نہایت سخت مشکل کر دیا گیا ہے - ہر مضمون میں ۶۰ فیصدی نمبر حاصل کیے بغیر
پاس نہیں کرتے - دوسرا امتحان ایل - ایل - بی کا ہے - جسمیں شاید ۴۰ فیصدی
نمبر حاصل کرنے پڑتے ہیں - مگر بہ نسبت وکالت کے اُس میں کتابیں بہت زیادہ
دیکھنی پڑتی ہیں - اگرچہ یہ امتحان یونیورسٹی لیتی ہے لیکن پاس کرنے [illegible]
ہائی کورٹ کی وکالت کی اجازت مل جاتی ہے - [illegible] کے نزدیک یہ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ ایل - ایل - بی کی تیاری کر [illegible] میں صلاح
لیتا ہوں - تم مجھے بہت جلد لکھو کہ [illegible] کرنا چاہیے
اگر تیاری امتحان کے زمانہ میں پچاس [illegible] گئی تو

یہ بھی ارادہ ہے کہ رفع حوائج ضروریہ کے لیے اُس کو اختیار کر لیا جائے - ورنہ
بیکاری میں کم از کم برس ڈیڑھ برس کاٹنا اور صدہا روپیہ کی کتابیں خریدنا نہایت دشوار ہے
زیادہ دعا - برخوردار خواجہ محب علی طال عمرہ کے مع الخیر سیالکوٹ میں پہنچنے کی اب تک
مجھے اطلاع نہیں ہوئی اس سے ضرور مطلع کرنا اور انکو بہت بہت دعا کہنا -

الطاف حسین از علی گڈھ مدرسۃ العلوم - یکم جون ۱۸۹۳ء

۲۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہم - بعد دعا کے واضح ہو - تمہارا ایک خط
اور ایک کارڈ وصول ہوا - تمہاری اور برخوردار محب علی کی خیر و عافیت دریافت
ہونے سے اطمینان ہوا - بیمہ زندگی کے بارے میں اب میں اور کیا رائے ظاہر
کر سکتا ہوں - میں نے جو کچھ اِس باب میں لکھا تھا اُس کا ماحصل صرف اِسقدر تھا کہ
ہم کنسرویٹو گروہ کے لوگوں کو ایسے خیالات کبھی نہیں آ سکتے - نہ یہ کہ اِس
معاملہ میں بظاہر کوئی نقصان معلوم ہوتا ہے - پس اگر تم نے ایسا ارادہ کر لیا ہے تو
اللہ کا نام لے کر درخواست بھیج دینی چاہیئے لیکن جیسے خیالات تم اپنی زندگی
(طال بقاؤہ) کی نسبت رکھتے ہو ایسے خیالات آدمی کو نہایت کم ہمت اور
افسردہ دل کر دیتے ہیں اور کسی بڑے کام کے کرنے کی جرأت نہیں ہونے دیتے
میری اسی مضمون کی ایک رباعی ہے جسکو ذیل میں لکھتا ہوں ؎

دُنیائے دنی کو نقشِ فانی سمجھو — روداد جہاں کو اِک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا — ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

سر سید احمد خاں کی عمر کچھ کم ... کی ہو چکی ہے اور طرح طرح کے رُوحانی
آلام لاحق ہیں مگر مدرسہ ... مامات در پیش ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے
کہ اِس شخص کا ارا ... ہ کا ہے - ایسے ہی لوگ دُنیا میں
بڑے بڑے کام سرانجام کر

بواسیر کی شکایت جو تم نے لکھی ہے اُس کا علاج اور انسداد خود تمہارے
ہاتھ میں ہے - دو باتیں جو نہایت آسان ہیں اُنکی سخت پابندی کرو - اور کبھی
کچھ دوا نہ کرو - انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بواسیر کی شکایت نہ ہوگی - اول علی الصباح
یا شام کو دو ڈھائی میل واک کرنی - اور سب سے بہتر یہ ہوگا کہ سواری ساتھ رہے
جب پیدل چلتے چلتے تھک جاؤ - فوراً سوار ہو کر واپس گھر کو چلے آؤ - دوسری
نہایت ضروری بات یہ ہے کہ آبدست دو لوٹوں سے یا ایک بہت بڑے
لوٹے سے لیا کرو - اور بدن کو خوب زور سے رگڑ رگڑ کر صاف کیا کرو - تاکہ
فضلہ کا کوئی ذرہ کسی سلوٹ وغیرہ میں رہ نہ جائے - یہ نہایت تجربہ کاروں سے
معلوم ہوا ہے کہ فضلہ کے کچھ ذرات جو پاخانہ کی جگہ لگے رہجاتے ہیں اُن سے یہ
ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - میں بھی کئی مہینے سے اس کا تجربہ کر رہا ہوں
اب تک کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی - ورنہ بہت جلد جلد خراش پیدا
ہوجاتی تھی اور ایک آدھ بار خون بھی آیا تھا - اب عنایتِ الٰہی سے اچھا ہوں
اور بہت سے لوگوں کا اِس پر عملدرآمد ہے - اور کبھی گرم پانی سے طہارت
نہ کرنی چاہیئے - خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کو یہ عمل مفید ہوتا ہے -
اور نیز واک کرنی بھی دونوں کے لیے مفید ہے - غلام الثقلین کیلئے جہاں تک
غور کیگئی یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایل - ایل - بی کا امتحان دیں - چنانچہ
کل سے اُنہوں نے اِس طرف توجہ کی ہے - ایم - اے کے امتحان کا ارادہ
میں نے فسخ کرادیا ہے - اب اُنکو [illegible] سکتا [illegible]
سیّد محمود صاحب نے نہایت شفقت و عنایت [illegible] ر گئے ہیں اُن کو قانون
پڑھاؤں گا - مولوی سید کرامت [illegible] ڈگوارٹر الہ آباد کو
اقرار دیا ہے - یہاں کبھی کبھی [illegible] میں کسی نہ کسی [illegible]

پورے کر دیا کریں گے - یہاں بسبب اس کے کہ علی گڈھ اور بلند شہر کے تعلقہ دار کالج کے مخالف ہیں اُنکی معرفت اپنے مقدمات عدالت میں دائر نہیں کرتے تھے اس لیے اِن دونوں ضلعوں میں اُن کے پاس کوئی مقدمہ نہیں آتا تھا - صرف تین سو روپیہ جو کالج سے ملتا تھا اُسی پر گذارہ تھا - مجبور ہو کر وہ یہاں سے الہ آباد کو جاتے ہیں - دریں صورت قانون پڑھانے کے لیے سید محمود صاحب نے اُن کا بہت کچھ اطمینان کیا ہے - زیادہ دعا - برخوردار خواجہ محب علی طال عمرہ کو بہت بہت دُعا -

راقم الطاف حسین از علی گڈھ مدرستہ العلوم ۱۴ رجون سنہ ۱۸۹۳ء

۱۲۱ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ حیات نامہ والا خط دِلّی میں اور دوسرا کارڈ آج پانی پت میں مجھ کو ملا - میں اور غلام الثقلین ۱۴ راکتوبر کو پانی پت میں مع الخیر پہنچے - دسہرہ کی تعطیل میں فرزند علی اور سجاد حسین بھی یہاں آئے ہوئے ہیں - بفضلِ خدا تعالیٰ سب عشیرہ کے خرد و بزرگ بخیریت ہیں - کل اِنشاء اللہ تعالیٰ برخورداری .... کا عقد قرار پایا ہے - شیخ غلام وصی مرحوم برادر زادہ جناب عمو صاحب شیخ غلام عسکری مرحوم کے چھوٹے پوتے سے جسکا نام الطاف حسین اور اُن کے بڑے بھائی کا نام اخلاق حسین ہے عقد قرار پایا ہے - یہ لڑکا اِنٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے اور اخلاق حسین ایک مدت دراز کے بعد تحصیلِ علم کر کے کربلا سے آئے ہیں - دونوں بھائی بہت اچھے اور نیک چلن ہیں -

نوٹ کا نصف ثانی کھ ... گ ا ہے - اطمینان رکھو - کانفرنس کی نسبت تم نے لکھا ہے کہ انشا ... کانفرنس میں شریک ہوں - اِن لفظوں سے یہ معلوم ہوتا ہے ... ادہ کرونگا - اول تو انشاء اللہ کا لفظ ہی شبہ میں ڈالتا ہے ... نے کانفرنس میں شریک ہونے کو مشیتِ الٰہی پر

موقوف نہیں رکھا بلکہ ارادۂ شرکتِ کانفرنس کو اُس پر معلق کیا ہے۔ بات یہ ہے
کہ اگر کانفرنس میں تم علیگڈھ نہ آئے تو نہایت افسوس ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ
سید صاحب کا خط جو کہ اُنھوں نے سالِ گذشتہ کے تمام ممبروں کے نام جاری
کیا ہے۔ تمہارے نام بھی پہنچا ہوگا۔ یا عنقریب پہنچے گا۔ چاہیئے کہ آپ تو مع
برخوردار محبِ علی کے علی گڈھ میں آنے کا ارادہ مصمم کر لو۔ اور اپنے سوا جس قدر
اور ممبر بہم پہنچانے ممکن ہوں اُن کے بہم پہنچانے میں کوشش کرو۔ یہ تمام قومی
جلسے اور مجمعے جبھی تک ہیں جب تک سرسید کی زندگی کا چراغِ سحری ٹمٹما رہا ہے
اِس کے بعد امید نہیں کہ کوئی شخص اِس مجمع کو قائم رکھ سکے۔ اور مسلمانوں کی نیشنیلٹی کے
کمزور پودے کو پروان چڑھائے ؎

پھر یہ بنائے ہستی ہے تیرے بعد ویراں
ہے تو بھی اب غنیمت اے ضعف و ناتوانی

میں انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے اخیر یا نومبر کے اول میں پھر علی گڈھ جاؤں گا
سیّد صاحب کی لائف لکھنے کا ارادہ مصمم ہوگیا ہے۔ اور چونکہ علی گڈھ میں رہنا
اُن کی لائف لکھنے کے لیے ضروری ہے اِس واسطے بشرطِ زندگی و صحت جبتک
لائف ختم ہوگی علی گڈھ میں رہنا ہوگا ....

جناب بھائی صاحب کا ارادہ آنکھ بنوانے کا قطعی طور پر فسخ ہوگیا ہے۔ اسلیے
اب اُن کو لکھنا یا سمجھانا بے سود ہے۔ جو عذرات وہ کرتے ہیں وہ کسی قدر معقول
بھی ہیں۔ برخوردار خواجہ محبِ علی [illegible] دعا پہنچے

[illegible]

الراقم ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۳ء

۲۲۔ برخوردار سعادت آثار [illegible] [illegible] کہ تمہارا خط
[illegible] پہنچا۔ چونکہ تم نے [illegible] ہوگی اور سرسید

نہایت خوش ہونگے۔ جس طریقہ سے تم نے اِس کام کو چھیڑا ہے یہ نہایت پسندیدہ ہے
گورنمنٹ سرونٹس کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے اور خاص کر مسلمانوں کو
اور خاص کر پنجاب کے مسلمانوں کو۔ جس وقت سرسید کو ممبروں کے اسمار کی
اطلاع دو مجھے بھی مطلع کرنا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں
کبھی نہ کبھی علیگڈھ پہنچوں گا۔ چند ضرورتوں کے سبب ابھی نہیں جا سکتا۔
سیّد صاحب کو میں نے آج ہی خط لکھا ہے مگر تمہاری کوشش کے متعلق
کچھ نہیں لکھا۔ وہ نِری باتوں سے خوش ہونے والے نہیں ہیں وہ تو جب تک
قاضی الحاجات کا دیدار آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتے ہرگز ایمان نہیں لاتے حیدرآباد
کے انقلاب سے افسوس ہے کہ مدرسہ کو اور سرسید کے منصوبوں کو سخت صدمہ
پہنچا ہے۔ ادھر سید محمود بھی چھوڑ بیٹھے۔ دُنیا میں اور خاص کر ایشیا میں بغیر
انفلوئنس کے کوئی کام نہیں چل سکتا۔ تعمیر برابر جاری ہے۔ اپنے نام سے قرض
لے کر کام چلا رہے ہیں۔ جس ساہوکار سے قرض طلب کرتے ہیں وہ کہتا ہے
میں ٹرسٹیوں کو کچھ نہیں سمجھتا آپ کے اعتبار پر روپیہ دیتا ہوں۔ آپ اپنی
ذمہ داری سے دستاویز لکھ دیجیے۔ سرسید مجبور ایسا ہی کرتے ہیں۔ دس
پندرہ ہزار کے قریب قرض لے چکے ہیں۔ اور بہت سے کام اُدھورے پڑے
ہوئے ہیں۔ خدا ہی مدد کرنے والا ہے۔ تمہاری والدہ صاحبہ اور اُن خالہ کی
والدہ اور اُس کی خالہ وغیرہ ہمارے یہاں یہاں آئی ہوئی تھیں۔ کچھ پرسوں اور
کچھ کل واپس گئی ہیں ... بمشکل سے گھر تشریف لے گئے ہیں۔
کیونکہ جب تک یہا ... بات تھی۔ برخوردار خواجہ محب علی کو
بہت بہت دعا ... خیریت انکو بھی ضرور دلانا۔ علیگڈھ میں
آسائش کا قرار واقعی انتظام کردیا ... الراقم الطاف حسین از پانی پت (یکم نومبر ۱۸۹۳ء)

۲۳- برخورداران اقبال نشان طال عمرہما - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ دونوں صاحبوں کے کارڈ وصول ہوئے مگر بہت دیر کے بعد - میں بہت عدیم الفرصت رہا - اس سبب سے یہاں سے بھی کوئی تحریر نہیں جا سکی - میں اچھا ہوں مگر کھانسی کم و بیش چلی جاتی ہے - انشاء اللہ یہ بھی سردی کم ہونے کے بعد جاتی رہیگی کانپور سے ۵۵ جلدیں آئی تھیں جنمیں سے ۳۷ بکیں اور ۱۸ تمہارے جانیکے بعد یار لوگوں کی نذر کی گئیں - اس کے بعد اب تک کانپور سے کوئی جلد وصول نہیں ہوئی وہاں سے کتابیں آجائیں تو عمدہ کاغذ کی ایک جلد تم کو بھیجوں گا - برخوردار محب علی نے لکھا ہے کہ فروخت کے واسطے کچھ جلدیں یہاں بھیجدو - جتنی جلدیں جس قسم کی وہ لکھیں گے بروقت وصول ہونے کتابوں کے بھیجدی جائیں گی یا کانپور ہی سے روانہ کرادی جائیں گی سید صاحب ایک ڈیپوٹیشن کالج کی طرف سے لیکر مارچ تک پنجاب میں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور میرا نام بھی ڈیپوٹیشن کے اعضاء میں درج کیا ہے شاید میں بھی آؤں - پانی پت سے بہت کم خط آتے ہیں کیونکہ وہاں کوئی خط بھیجنے والا یعنی لکھنے والا نہیں ہے - سجاد حسین کانفرنس سے جاکر کرنال میں زیادہ علیل ہوگئے تھے مگر اب امید ہے کہ اچھے ہیں - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ مدرستہ العلوم - ۲۱ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

۲۴- برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے اور برخوردار خواجہ محب علی طال [illegible] ہوئے - خیر و عافیت دریافت ہونے سے مسرت حاصل [illegible] رخصت کی خواہش کی ہے شاید اس میں کچھ غلطی ہو [illegible] اور رمضان باقی ہیں

لـه بنام خواجہ تصدق حسین [illegible]

اگر شوال کے نصف آخر میں بھی شادی ہوئی تو تم مشکل سے شامل ہو سکو گے
غالباً تم نے تاریخ عقد والد سے دریافت کر لی ہوگی۔ کتابوں کو معرفت مہتمم
سیالکوٹ گزٹ کے فروخت کرانا ٹھیک نہیں ہے۔ اول تو ۲۵ فیصدی کمیشن
دینا مشکل ہے دوسرے ہمارے جلالی سید مولوی عبد العلی اپنے سوا کسی اور کی
معرفت کمیشن پر فروخت کرانے کو ناپسند کرتے ہیں۔ اُنکی رضاجوئی بھی مقدم ہے
.... افسوس ہے کہ کانپور سے نہ ابتک کوئی کتاب میرے پاس
آئی ہے اور نہ دلی میں پہنچی ہے۔ اس دیوان کی لاگت میرے تخمینہ سے بہت
بڑھ گئی ہے۔ گیارہ سو روپیہ مطبع انصاری میں صرف ہوا ہے اور کچھ اوپر دو سو
روپیہ کانپور میں لوح کے چھپوانے اور کتابوں کے بھیجنے وغیرہ میں لگا ہے۔ اور
چالیس روپیہ مہینہ جو علیگڈھ میں پانچ مہینہ تک میرا صرف ہوا ہے۔ اور ڈیڑھ سو
روپیہ جو ناہن کے سفر میں خرچ ہوا تھا۔ وہ بھی محض مقدمہ کے لکھنے کی غرض سے
صرف ہوا ہے۔ اور اس کے سوا اور متفرق اخراجات لگا کر کم سے کم سولہ سو روپے
اس دیوان کی نذر ہوئے ہیں اور تقریباً سو کتابیں اول اور دوم قسم کی لوگوں کو
مفت تقسیم ہوئی ہیں۔ اور ہونیوالی ہیں۔ اور آج تک صرف تیس درخواستیں
مولوی عبد العلی کے پاس آئی ہیں۔ دیکھیے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ
سید حامد کا انتقال ہو گیا۔ سید صاحب کو اُن سے اپنی تمام اولاد میں سب سے
زیادہ تعلق تھا۔ مگر فی الواقع ایسے ہی شخص ہوتے ہیں جنکو گریٹ مین
کہا جا سکتا ہے۔ ایک ... نکلا۔ آف نہیں کی۔ نہ ذکر ہے نہ مذکور ہے
تین وقت کھانا اور ... دن تک تمام رات نیند نہیں آئی۔
اور اب تک بہت ... بالکل کچھ نہیں ہو سکتا۔ گر تہذیب الاخلاق
کے اشتہار جاری ... ڈیپوٹیشن لے کر لاہور جانے کے لیے

تیار ہیں - برخوردار محب علی کو بہت بہت دعا -

راقم الطاف حسین از علی گڈھ مدرستہ العلوم - ۳ ر فروری ۱۸۹۴ء

۲۵- برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ بہت دن سے تمہارا یا برخوردار محب علی طال عمرہ کا کوئی خط نہیں آیا - چاہیئے کہ اپنی اور بھائی کی خیر و عافیت سے جلدی اطلاع دو - پانی پت سے میرے بلاوے کے خط آنے شروع ہو گئے ہیں لیکن میرا ارادہ ابکی دفعہ (اگر خدا کو منظور ہے) رمضان کے پورے روزے رکھنے کا ہے - اگر رمضان میں پانی پت جانا ہوا (اور ضرور ہے کہ اسباب شادی کے خریدنے کے لیے پانچ چار روز دلّی میں قیام کرنا پڑے) تو کچھ روزے ضرور قضا ہوں گے - اور پھر ہمت ٹوٹ جائے گی باقی روزے رکھنے دشوار ہو جائیں گے - رمضان سے پہلے بھی چند ضرور تونکے سبب نہیں جا سکتا - اسی لیے میرا قصد بعد نماز عید کے پانی پت جانیکا ہے

.... سید صاحب کو مولوی مہدی علی خاں اور سید محمود اور مولوی زین العابدین وغیرہ نے مجبور کیا تھا کہ اکتوبر تک سفر پنجاب ملتوی رکھو - وہ پہلے کچھ مان بھی گئے تھے مگر اب اُن کا مصمم ارادہ ہو گیا ہے کہ عید کی دوسری تیسری کو خواہ اُن کے ساتھ کوئی چلے یا نہ چلے وہ لاہور کو روانہ ہوں گے - افسوس ہے کہ میں اُن کے ساتھ نہیں جا سکتا - کیونکہ وہی زمانہ پانی پت میں رہنے کا ہے - مولوی مہدی علی خاں صاحب گرمی گرمی بمبئی میں رہیں گے کیونکہ گرمی میں یہاں آ[illegible] مرض [illegible] دورے کا اندیشہ ہے وہ پندرہ مارچ تک بمبئی کو روانہ [illegible] سید محمود بھی ڈھلمل یقین سے معلوم ہوتے ہیں - فقط - برخوردار [illegible] کو بہت بہت دعا -

راقم الطاف [illegible] [illegible]لعلوم - ۷ ر مارچ ۱۸۹۴ء

۲۶- برخوردار سعادت اطوار طالعہ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے
دو خط علی گڈھ میں اور ایک کارڈ پانی پت میں اور ایک کارڈ برخوردار محب علی طالعہ کا
بھی پانی پت ہی میں پہنچا - میں نہایت شرمندہ ہوں کہ جواب لکھنے میں بہت دیر
ہوگئی - میں علیگڈھ میں دو ڈیڑھ مہینے سے ناتندرست تھا اور یہاں آکر بھی
تقریباً ویسا ہی حال رہا - اِس کے سوا عزیزوں کی بیمار داری و مکروہاتِ خانگی میں
نہایت عدیم الفرصت رہا - جس خط میں تم نے میرے سوالات کے جواب لکھے ہیں
اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں .... خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ
پانی پت میں قدم رکھتے ہی تمہاری تبدیلی کا حال ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں معلوم ہوکر
بے انتہا مسرت حاصل ہوئی - اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ جز مکروہات سے محفوظ رکھے
معلوم نہیں تم بڑے دن کی تعطیل میں گھر پر آؤ گے یا نہیں؟ کانفرنس میں شریک ہونا
تو بلاشبہ تم کو دشوار ہے - لیکن اگر گھر پر آنے کا ارادہ ہو تو مجھے ضرور مطلع کرنا
تاکہ میں تم سے مل کر علی گڈھ جاؤں - اگرچہ اب تک ایسی حالت ہے کہ کانفرنس
میں شریک ہونے کا یقین نہیں ہے مگر ظنِ غالب یہ ہے کہ جس طرح ہوسکے گا
جانا پڑے گا - میں ایک رزولیوشن اس مضمون کا پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمان
طالبِ علموں کو جہاں تک ممکن ہو ترغیب دیجائے کہ وہ تعلیم کے بعد معاش کا مدار
صرف نوکری پر نہ رکھیں بلکہ اور ذریعوں سے بھی معاش پیدا کرنے کی فکر کریں -
اگر اس رزولیوشن کے لیے ایک مناسب سپیچ تیار ہوگئی تو غالباً مجھ کو جانا پڑیگا

۲۷- برخوردار خواجہ محب علی طالہ ... ت دعا کے بعد معلوم ہو کہ تمہارے
کارڈ کا جواب علیحدہ لکا ... ن زیادہ لکھنے کی مہلت نہیں ہے
فرزند علی تین چار مہینے ... ں ہے - اوّل اوّل اُس کو فصلی بخار
آیا تھا - اُس وقت سے ... بخار ہو جاتا ہے - مگر در بہت ہو گیا ہے

میں اُس کو کرنال سے لے آیا ہوں - یہاں آئے ہوئے پندرہ سولہ دن ہو چکے ہیں - اب تک اُس کی طبیعت اِصلاح پر نہیں آئی - مگر خدانخواستہ کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے - یہاں آجکل نہ کوئی عمدہ طبیب ہے نہ ڈاکٹر - اِسی وجہ سے اُس کا باقاعدہ علاج اب تک نہیں ہوا - وہ تم کو اور چھوٹے چچا کو آداب کہتا ہے - ہر طرف خیریت ہے - زیادہ دُعا - فرزندعلی اب کے سال انٹرنس کے امتحان میں کسی طرح نہیں بیٹھ سکتا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۲ ر دسمبر ۱۸۹۴ء

۲۷ - برخوردار سعادت آثار طالعمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے خط کے مفصل جواب لکھنے میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ سر سید اور نواب محسن الملک اور مولانا شبلی وحاجی اسمٰعیل خاں بتقریب جلسۂ سالانہ انجمن حمایتِ اسلام لاہور جانے والے تھے - کرنال میں بھی اُن کے ٹھیرانے کی ایک سبیل نکل آئی - اِس وجہ سے یہ خیال ہوا کہ جہاں تک ممکن ہو چندہ کی فراہمی میں کوشش کی جاوے - اور اُن کو ایک اڈریس دیا جائے اور اُنکی آسائش کا تا بمقدور عمدہ انتظام کیا جائے - خدا کا شکر ہے کہ وہ ۲۰ فروری کو کرنال میں پہنچے - اور ۲۲ ر کی صبح کو مع الخیر لاہور روانہ ہوئے - اور کل ۲۵ ر کی صبح کی گاڑی میں پانی پت ہوتے ہوئے واپس علیگڈھ کو روانہ ہو گئے - سوا نو سو ۹۲۵ روپیہ سجاد حسین اور محمد زاہد وغیرہم نے کرنال - کنجپورہ - پونڈری وغیرہ سے جمع کیا اور ۹۰۰ روپیہ کیتھل کے تحصیلدار [illegible] الدین صاحب نے اپنی تحصیل سے اور چودہ سو پندرہ ۱۴۱۵ روپیہ سید نذیر علی [illegible] تحصیل پانی پت سے جمع کر دیا کرنال کے تحصیلدار نے بھی [illegible] تک کچھ نہیں دیا سید صاحب اکتیس سو ۳۱۰۰ روپیہ [illegible] روپیہ جو باقی ہے آجکل میں اُن کے پاس بھیجا [illegible] روانہ کیا جائیگا

میں رمضان پانی پت رہنا چاہتا ہوں - اور تا وقتیکہ فرزند علی علیگڈھ میں
رہے - اِس قدر گنجائش نہیں کہ میں بھی علیگڈھ میں رہوں اور تیس پینتیس روپیہ
ماہوار اور خرچ کروں - خدا کرے اُس کی طبیعت وہاں کی سوسائٹی میں کچھ درست
ہو جائے - برخوردار محب علی طال عمرہ کا ایک خط ملتان سے آیا ہے - اُسمیں
لکھا ہے کہ میں میانمیر جانیوالا ہوں - پھر معلوم نہیں کہ وہ میانمیر پہنچ گئے یا نہیں
خدا تعالیٰ اُن کو کامیاب کرے - تم اپنی خیر و عافیت اور دیگر حالات سے جلدی
مطلع کرو - زیادہ دعا -

خاکسار الطاف حسین از پانی پت - ۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۵ء

۲۸ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا
پہلا خط جواب طلب خطوں میں ابتک رکھا ہوا ہے - رمضان بعد اطمینان کے
ساتھ جواب لکھنے کا ارادہ تھا - مگر کل تمہارا کارڈ تقاضے کا پہنچا - اِس لیے
آج ہی جواب لکھتا ہوں - میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں (جہاں تک کہ اچھا
رہ سکتا ہوں) اور سب عزیز اور خرد و بزرگ بخیریت ہیں - فرزند علی کو
علیگڈھ بھیجنے کے بعد تین چار روز کے لیے میں بھی علیگڈھ گیا تھا - اُس کے
رہنے سہنے اور آرام و آسائش کا بھی انتظام کرنا تھا - اور مولوی سید مہدی علیخاں
صاحب بمبئی جانے والے تھے - اُن سے بھی ملنا تھا - تم نے جو کچھ فرزند علی
کے اخراجات کے باب میں لکھا تھا سو حال یہ ہے کہ فرزند علی کو صرف ایک
سال کے لیے علیگڈھ بھیجا گیا - قسمتی سے وہ اگلے برس پاس
ہو گیا تو اسی کو نہایت مغتنم کے چلنے کی توقع اُس سے کسیطرح
نہیں کیجا سکتی - اور اگر خدا وا تو بھی اُس کو وہاں بے فائدہ
رکھنا منظور نہیں ہے - دوسر چھوڑ دے گا - پس ایک سال میں

ایسا کیا بہت خرچ ہو جائیگا۔ جو آدھا تم سے لیا جائے اور آدھا میں دوں۔ اُس کی ماں کو تم سے لینا ہرگز بالطبع ناگوار نہیں ہے مگر ہماری فیمل سوسائٹی کا بلکہ خاصکر پانی پت کی مردانہ سوسائٹی کا حال بھی تم خوب جانتے ہو۔ عورتوں اور مردوں کے طعنے مہنے کون سُنے۔ اور یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ جو کچھ تم خرچ کرو اُس کو ظاہر نہ کیا جائے یا وہ خود ظاہر نہ ہو جائے۔ ان خیالات سے بالفعل یونہیں کام چلنے دو۔ جسطرح چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور صحیح و سالم رکھے۔ شاید اَبّو اور اَمّن کی تعلیم کے زمانہ تک ہمارے خاندان کے خیالات کی کچھ اصلاح ہو جاوے۔ اور اُس وقت اُن کی تعلیم و تربیت تم اپنی مرضی اور منشار کے مطابق کر سکو۔ میں تمہاری اِس خواہش سے کہ فرزند علی کی تعلیم کے اخراجات میں تم بھی شریک ہو نہایت خوش ہوا ہوں۔ بیشک تم کو ایسا ہی خیال کرنا اور ایسا ہی لکھنا چاہیئے تھا۔ مگر بات یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت بات میں تم کو تکلیف دینا اور نصف خرچ تم سے لینا مجھے زیبا نہیں ہے۔

میں نے یہ ارادہ کیا ہے (اگر خدا راس لائے) کہ ایک سال فرزند علی کو جسطرح ہو سکے علیگڈھ میں رکھا جائے اور اُس کی تعلیم و تربیت کی کافی نگرانی کیجائے۔ کھیل کود کا تو وہ خود ہی شوقین ہے اور اُمید ہے کہ مطالعہ کی طرف بھی وہ وہاں کچھ توجہ کرے گا۔ سال کے اخیر میں جبکہ امتحان میں دو تین مہینے باقی رہ جائیں اُس کو رائڈنگ سکول میں بھی داخل کرا دیا جائے جو کہ ڈیڑھ برس سے وہاں قائم ہو گیا ہے۔ اُس میں پانچ روپیہ ماہوار [illegible] فیس پڑتی ہے۔ سو تین چار مہینے کے پندرہ بیس روپے [illegible] اگر بفضل الٰہی وہ امتحان پاس کر لے تو تو بہت ہی اچھا [illegible] تو پرنسپل صاحب کی سفارش سے اُس کو سررشتہ پولیس [illegible] داخل کرا دیا جائے

اور یا براہ راست الہ آباد کے پولیس سکول میں بھیج دیا جائے - یہ خیال
اس لیے پیدا ہوا ہے کہ فرزند علی کی یہی خواہش معلوم ہوتی ہے - شاید تم کو
یہ خیال ہو کہ باپ نے پولیس میں کونسی کامیابی حاصل کی ہے جو بیٹا کرے گا -
مگر میرے نزدیک شاید یہ خیال صحیح نہ ہو - اول تو فرزند علی میں کسی قدر تعلیم کے
سبب اور زیادہ چچا اور ماموں کی صحبت کے سبب آنسٹی اور سچائی کا خیال
پیدا ہو گیا ہے - بلکہ اگر میرا قیاس غلط نہ ہو تو اُسمیں سوا اس کے کہ پڑھنے لکھنے کا
شوق بہت کم ہے اور کوئی عیب نہیں ہے - بس میرے نزدیک وہ پولیس میں
انشاء اللہ کامیاب ہو گا - پولیس میں بہت چالاک اور فریبی اور چالباز ہونیکی
اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی کہ دیانتداری اور راستبازی کی ضرورت ہے
اور اس بات سے وہ خود بھی واقف معلوم ہوتا ہے مستعدی اور بھاگ دوڑ کے
کاموں میں بھی وہ باپ سے بمراتب بہتر ہے - بلکہ اُس کو انہیں باتوں کا زیادہ تر
شوق ہے - گھوڑے کی سواری سے بھی وہ ناآشنا نہیں ہے - اور انشاء اللہ
رائڈنگ سکول میں زیادہ مشق ہو جائے گی - پولیس کے قوانین وہ پولیس سکول میں
اچھی طرح سیکھ جائیگا - کیونکہ جس پیشہ کی انسان کو رغبت ہوتی ہو - اُس کے
لوازمات وہ بہت خوشی سے سیکھ لیتا ہے - پس جہاں تک کہ میں خیال کر سکتا ہوں
اُس کے لیے اس طریقہ سے بہتر کوئی طریقہ کسبِ معاش کا نہیں معلوم ہوتا -
زیادہ تر میں نے انہیں خیالات سے اُس کو علی گڈھ بھیجا ہے کہ وہاں سے
سررشتۂ پولیس میں آمر [illegible] بھی بہ آسانی ہو سکتی ہے اور کرکٹ
و فٹ بال و جمناسٹک [illegible] ل وغیرہ کا سامان وہاں سے بہتر
اور کہیں نہیں ہے [illegible] یں کا زیادہ تر شوقین ہے - آدمی کو
اُسی کام میں لگانا اچھا ہو [illegible] م کی قابلیت خدا تعالیٰ نے اُسمیں پیدا کی ہے

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ فرزند علی کی آسائش و آرام کا کافی بند و بست
کر دیا گیا ہے۔ علاوہ بورڈنگ ہوس کے ضروری اخراجات کے اور علاوہ کتابوں
اور کپڑے اور کرایہ ریل وغیرہ کے تین چار روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے اُس کے
لیے مقرر کر دیا ہے۔ اِس سے زیادہ خرچ دینا اُس کو بالکل خلافِ مصلحت ہے
پس آپ ہرگز ہرگز اُس کو ایک خرمہرہ خرچ کا اپنے پاس سے نہ دیں۔ لیکن اگر
مناسب ہو تو اُس کو یہ لکھ بھیجنا چاہیئے کہ امتحان پاس کیے بغیر ہم سے تم کسی قسم کی
مدد کی توقع نہ رکھو جو کچھ تمہارے خرچ کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے اُسی میں جس طرح
گذارہ کرو۔ البتہ اگر تم انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے تو اِسقدر روپیہ
فوراً تم کو بطور انعام کے دیا جائیگا۔ انعام دینے کا تم کو اختیار ہے جس قدر چاہو
دیدینا۔ یہی مضمون میں نے سجاد حسین کو سمجھا دیا ہے۔ اور یہی تم عبد العلی کو
لکھ بھیجنا۔ میں انشاء اللہ اُس کو تنگ نہیں رکھنے کا مگر قدرِ ضرورت سے زیادہ
دینے میں طرح طرح کی خرابیاں معلوم ہوتی ہیں۔ خصوصاً ایسے آدمیوں کے حق میں
جیسے کہ فرزند علی ہیں۔ اِس خط کا جواب مجھے بہت جلد لکھنا۔ اور اپنی رائے بھی لکھنا
کہ جو کچھ میں نے سوچا ہے تمہارے نزدیک بھی یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ زیادہ دعا
خاکسار الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۶ مارچ ۱۸۹۵ء

۲۹۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اِس سے
پہلے ایک خط بھیج چکا ہوں۔ کل جناب بھائی صاحب و قبلہ نے ایک کحال سے
جو کیرانہ کا رہنے والا ہے بائیں [illegible] سے لیے تو تھی بنوائی ہے۔
استخارہ واجب آیا تھا اس [illegible] تھی۔ اِس کحال نے
اکثر لوگوں کی آنکھیں بنائی ہیں [illegible] کہ بھائی صاحب کی
آنکھ بھی بالکل اچھی ہو جائے گی [illegible] بعد دس پندرہ

روز بخیریت نہ گذر جائیں تب تک اس کی نسبت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ برخوردار
محب علی کو اسی وجہ سے ہفتہ عشرہ کے لیے ٹھیرا لیا ہے۔ اگر جھنگ سے اُن کی
درخواست کا جواب وہاں پہنچے تو فوراً بھیج دینا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تہور خاں
مرحوم گوجر رسالدار ریاست جھجر جو ہمارے محلے کے گوجروں میں بہت ممتاز اور
لائق آدمی تھے۔ جن کی بیٹھک نواب کی مسجد کے شمال میں لب سڑک واقع ہے اور
جن کے بڑے بیٹے ولی احمد خاں کو تم جانتے ہوگے۔ اُن کا منجھلا بیٹا نیاز احمد خاں
بعہدہ سب اورسیر نہر پٹیالہ پر نوکر تھا۔ وہاں بہت سے ملازم تخفیف میں آ گئے ہیں
وہ بھی تخفیف میں آگیا ہے۔ اُس کی کارگزاری اور لیاقت اور دیانت داری کے
سرٹیفکٹ اُس کے پاس موجود ہیں۔ سب اورسیری سے پہلے فوج کی نوکری بھی
سواروں میں کر چکا ہے۔ نہایت نیک چلن۔ معقول اور تجربہ کار آدمی ہے۔ پچاس
برس کی عمر ہوگی مگر قوی اور صحت بہت عمدہ ہے۔ وہ نوکری کے خواستگار ہیں
اور زیادہ حرص بھی نہیں ہے۔ پندرہ بیس کی نوکری بھی مل جائے گی تو خوشی سے
کریں گے۔ اُن کی خواہش تو یہ ہے کہ جہاں تم رہو تمہارے ساتھ رہیں ورنہ جیسا
موقع ہوگا ویسا کریں گے۔ میرے نزدیک بھی بیشک وہ اس قابل ہیں کہ ایسے
دُور دراز ملک میں بطور ایک معتمد اور رفیق کے تمہارے ساتھ رہیں۔ ان گوجروں کا
انصاریوں پر بڑا حق ہے۔ اور خاص کر انکے والد تہور خاں مرحوم میرے والد مرحوم کے
نہایت دوست تھے۔ پس اگر پندرہ۔ بیس۔ پچیس روپے ماہوار کی اُن کے لیے
بہ آسانی کوئی سبیل تمہارے ... رہ اسمٰعیل خاں میں نکل آئے تو بہتر ہے
اگر تم کہو تو اول اُن ... اسناد کی نقلیں تمہارے پاس بھیج دی جائیں
اگر وہ کہتے ہیں کہ نیول ... یں اچھی طرح سرانجام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ
اُس کے لیے نگاہیں بہت ... ہونی چاہیئے۔ جو پچاس برس کی عمر میں

قائم نہیں رہ سکتی۔ اِس کے سوا وہ ہر قسم کا کام کرسکتے ہیں۔ یہ سفارش
اِس لیے نہیں ہے کہ تم خواہی نخواہی جہاں سے جانو اُن کے لیے کوئی صورت
نکالو ہی نکالو۔ نہیں بلکہ اگر بہ آسانی کوئی صورت ممکن ہو تو مضائقہ نہیں......
زیادہ دُعا۔ خاکسار الطاف حسین از پانی پت۔ ۶ را پریل ۱۸۹۵ء

۳۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دُعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا دوسرا
مسرت نامہ وصول ہوا۔ خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ میں بہت شرمندہ
ہوں کہ ایک عرصہ سے خط نہیں بھیجا۔ تمہارا پہلا خط بھی جواب طلب خطوں میں
اب تک رکھا ہوا ہے۔ برخوردار محب علی کا کارڈ بھی جو بہت مدت ہوئی آیا تھا
اُسی طرح تعمیلی [illegible] میں رکھا ہے۔ اُن کو بھی اب تک جواب نہیں لکھا۔ حال
یہ ہے کہ اب کچھ نہ کچھ شکایت ہمیشہ رہنے لگی ہے۔ نت نئی تکلیفیں پیدا
ہوتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ دائمی اور استمراری ہوجاتی ہیں۔ ڈاڑھ اور دانتوں کا درد
برس روز سے برابر رہتا ہے۔ ایک دانت اُکھڑوا چکا ہوں۔ ایک ڈاڑھ اور
اُکھڑوانی پڑیگی۔ ورنہ تکلیف رفع نہیں ہونے کی۔ سب سے زیادہ تکلیف تو
اِس ڈاڑھ کی ہے جو ہر وقت بےچین رکھتی ہے۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ سے کھانسی کی بھی
بہ شدت ہوگئی ہے۔ بواسیر بھی زور پکڑتی جاتی ہے۔ اب کبھی کبھی خون بھی
آنے لگا ہے۔ نتیجہ ان تمام شکایتوں کا یہ ہے کہ کام بالکل نہیں ہوسکتا۔ اکثر
عزیزوں اور دوستوں کے خطوط جواب طلب رکھے رہتے ہیں۔ اگر کوئی سخت
تقاضے کا خط ہوتا ہے جب کا [illegible] آتی اُس کا جواب تو چار ناچار
فوراً دینا پڑتا ہے۔ باقی [illegible] سب سے زیادہ
اِس بات کا خیال ہے کہ [illegible] ی تھی مگر طبیعت کا
رنگ دیکھتا ہوں تو [illegible] کی طرف متوجہ [illegible]

اور بڑے بھائی صاحب و قبلہ سے ملنے کے لیے بہت ہی کم جانا ہوتا ہے۔
اُن سے ہمیشہ شرمندہ رہتا ہوں۔ تم سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ معلوم
نہیں کب رخصت لینے کا ارادہ ہے۔ احمد حسین طال عمرہ کو اپنے ساتھ رکھنا
نہایت ضروری ہے۔ پانی پت کی گلیوں کی آب و ہوا بچوں کے حق میں سم قاتل ہے
میرے نزدیک تو عبد الولی بھی تمہارے پاس رہے تو بہت ہی بہتر ہے۔ لیکن
اول تو ابھی اُس کو تین سیپارے قرآن مجید ختم کرنے میں باقی ہیں۔ اِسکے بغیر
اُس کی ماں کہیں باہر بھیجنے کی روادار نہیں ہے۔ دوسرے ڈیرہ اسمٰعیل خاں
بھیجنے میں شاید اُس کو تامل ہو۔ مگر خدا کرے کہ تمہاری تبدیلی کسی پاس کے
ضلع میں یا کم سے کم لاہور کی قسمت میں ہو جائے تو اُس کا بھیجنا بھی ممکن ہے
فرزند علی تعطیل میں آیا تھا ایک مہینہ تیرہ روز یہاں رہ کر علیگڈھ واپس چلا گیا ہے
پڑھنے لکھنے کا مذاق اُس کی طبیعت میں رکھا ہی نہیں گیا۔ اگر اُس نے انٹرنس
پاس کر لیا (جسکی بہت ہی کم امید ہے) تو میں ایم۔ اے بلکہ ایل۔ ایل۔ ڈی سے
کم نہ سمجھوں گا۔ البتہ گھوڑے کی سواری۔ فٹ بال۔ کرکٹ وغیرہ میں اور کپڑے کی
تراش خراش میں شاید کچھ سلیقہ پیدا ہو جائے۔ اینہم غنیمت ست۔ اُس کا
میلانِ طبع پولیس کی نوکری کی طرف زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر انٹرنس
پاس نہ کر سکا تو کانسٹیبل شپ سے زیادہ ملنے کی توقع نہیں۔ سجّاد حسین کے
کے باب میں جو کچھ تم نے دونوں خطوں میں لکھا ہے حال یہ ہے کہ اُنکا ارادہ
ظاہرا اُس لائن سے جسبا   دوسری لائن میں جانے کا نہیں معلوم ہوتا
اگنیو صاحب نے چلتے   سے کہا تھا کہ میں رخصت سے واپس آکر
تمہاری سفارش کردو   نے تم سے قواعد پوچھے تھے۔ مگر جب
سجاد حسین سے ذکر آیا تو آر   و سول لائن میں آنے کا خیال بالکل نہیں معلوم ہوتا

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اُن کا خیال صحیح بھی ہے۔ اول درجہ میں امتحان
پاس کرنا کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے۔ پھر برس روز تک شاید سو روپیہ ماہوار
تنخواہ ملے گی اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ جوڈیشل کام سے طبیعت کو مناسبت ہے
یا نہیں۔ جس کام کا تجربہ نو دس برس میں حاصل ہوا ہے اُس کو چھوڑ کر نیا کام
اختیار کرنا ہر شخص کی حالت کے مناسب نہیں ہو سکتا۔ اِس لیے میں بھی
مناسب نہیں سمجھتا کہ اُن کو مجبور کر کے دوسرے کام پر لگایا جائے۔ برخوردار
محب علی کا پتہ ملتان میں معلوم نہیں ہوا۔ حیران ہوں کہ کہاں خط بھیجوں۔ اللہ تعالیٰ
تم کو جزائے خیر دے کہ محض تمہاری امداد سے اُن کے لیے روزگار کی ایسی
معقول صورت نکل آئی ہے۔ اب اِس میں کامیابی حاصل کرنی اُن کی لیاقت پر
موقوف ہے۔ زیادہ دعا۔ الطاف حسین از پانی پت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۵ء

۳۱۔ برخورداران سعادت نشان طال عمرہما[1]۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
مجھ پر ضعف و ناتوانی اب کی دفعہ ایسی غالب ہے کہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔
آج چار روز سے تم کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اب جب وقت بہت تنگ
رہ گیا ہے تو لاچار لکھنے بیٹھا ہوں۔ فرزند علی کی والدہ پوچھتی ہیں کہ اُسکا امتحان
کونسی تاریخ سے شروع ہوگا۔ اور کس مقام اور کس سنٹر میں امتحان دینے کا
ارادہ ہے؟ اِس کا جواب بواپسی ڈاک لکھ بھیجو۔ اور فرزند علی کو تا وقتیکہ امتحان کا
نتیجہ معلوم نہ ہو اپنے پاس رہنے دو۔ یہ [illegible] کے [illegible] کیا جائیگا کہ
اُس کو کہاں رکھنا چاہیے۔ اِس وقت تمام [illegible] شب و فراز جو
اُس کی تعلیم کے متعلق میرے ذہن میں ہیں [illegible] کی طاقت نہیں ہے

[1] بنام خواجہ تصدق حسین و خواجہ [illegible]

انشاء اللہ تعالیٰ پانچ سات روز میں جب کسی قدر توانائی آجاویگی تو مفصل خط لکھوں گا - موتی والے کی دوکان تک میں خود تو جا نہیں سکتا اور کوئی معقول آدمی ایسا نہیں ہے جو اُس سے جاکر موتی لے آوے - جب کسی کو بھیجتا ہوں تو سُنار یہ کہلا بھیجتا ہے کہ جِلا کرنی باقی ہے مَیں ایک آدھ روز میں خود لے کر آؤں گا - مگر اب شاید دو ایک روز میں سجاد حسین کے ساتھ نانو خاں آنیوالا ہے اُسی کی معرفت موتی بنوائے گئے تھے - جب وہ آوے گا تو شاید موتی وصول ہونگے اور اُسی وقت اُن کے پارسل کے بھیجنے کا انتظام کیا جائے گا - بھائیصاحب قبلہ کو کل کسی قدر سُوءِ ہضمی کا خلل ہو گیا تھا - مگر آج بعنایتِ الٰہی آرام ہو گیا ہے - عبد العلی سہارنپور ہیں - باقی سب خیریت ہے - فرزند علی کے امتحان کی تاریخ اور مقام سے جلدی اطلاع دو - زیادہ دُعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ فروری ۱۸۹۶ء

۳۴ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میرا حال بدستور ہے - بلغم نہایت افراط کے ساتھ پیدا ہوتا ہے - اور ناک اور منہ سو سیروں رطوبت اور بلغم نکلتا ہے - اِس وجہ سے ضعف بدرجہ غائت ہو گیا ہے مگر کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے - اُمید ہے کہ جس قدر موسم گرم ہوتا جائے گا حالت دُرست ہوتی جائے گی - تم کو ایک نہایت ضروری خط لکھنا تھا - دس بارہ روز سے روز ارادہ کرتا تھا کہ خط لکھوں مگر لکھنا نہایت شاق معلوم ہوتا ہے اِس سبب سے آج تک اُس کے لکھنے کی نوبت نہیں آئی تھی - آج سجاد حسین نے سخت تقاضہ کیا اِس مجبوری لکھنا پڑا -

تمہاری خواہش کے موافق سجاد حسین نے ایک شخص کو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے تجویز کیا ہے - حافظ عمر خان نامی ایک شخص پانی پت کے پٹھان ہیں

۶۵ برس کی عمر ہے مگر قویٰ بہت عمدہ اور مضبوط ہیں - پانی پت سے سات کوس ایک گاؤں ہے وہاں دو تین برس کے عرصہ سے مدرس ہیں اور تیس بتیس برس سے اِسی ضلع میں مدرسی کرتے ہیں - پرائمری سکول کی تمام جماعتوں کو سب مضمون بہت عمدگی سے پڑھاتے ہیں - میں خود بھی اُن سے ایک مدت سے واقف ہوں اور سجاد حسین اُن کو عمدہ مُعلّم سمجھتے ہیں - حافظِ قرآن بھی ہیں - اُن کا ارادہ سرکاری نوکری سے علیحدہ ہونے کا ہے - چنانچہ اُنہوں نے درخواست بھیجدی ہے کہ میں ضعیف ہوگیا ہوں - مجھے سرکار سے انعام حسب ضابطہ ملجاوے - اور میری جگہ کوئی اور شخص مقرر کیا جائے - شاید وہ ابھی برس دو برس اور نوکری کرتے مگر چونکہ اُن کو تمہاری طرف سے اُمید دلائی گئی ہے اِس واسطے اُنہوں نے ابھی درخواست بھیجدی ہے - لیکن ابھی تک اُن کی درخواست صاحب انسپکٹر کے ہاں نہیں بھیجی گئی تاکہ جب تمہارا مصمم ارادہ معلوم ہوجائے اُس وقت درخواست بھیجی جائے - سجاد حسین کو خیال ہے کہ غالباً وہ خشک دس روپے ماہوار یا آٹھ روپے نقد اور خوراک دو وقتہ پر راضی ہوجائیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہوگی تو رات دن جہاں کہیں اُن کو رکھنا تجویز ہوگا وہاں رہیں گے - ورنہ صبح سے شام تک وہاں رہیں گے اور رات کو اپنے گھر آجایا کریں گے - تم بہت جلد اُمور مندرجہ ذیل سے اِطلاع دو - (۱) تم خشک تنخواہ دینا پسند کرتے ہو یا خوراک بھی دینے کا ارادہ ہے؟ میری رائے میں خوراک کا جھگڑا اور بکھیڑا رکھنا اچھا نہیں ورنہ اِس میں طرح طرح کی دِقّتیں پیدا ہوں گی (۲) ....

(۳) احمد حسینؓ کے ساتھ اور کونسے لڑکے تمہارے نزدیک شریک کرنے چاہئیں غالباً تم عبدالولی اور منظور حسین کے سوا اور کسی کو شریک کرنا پسند نہ کرو - مگر سجاد حسین کہتے ہیں کہ کم ازکم پانچ سات ہم عمر و ہم قوم لڑکے ملکر پڑھینگے تو بہتر ہوگا

ورنہ دو تین لڑکے بہت تنگ دل اور منقبض رہیں گے اور تعداد زیادہ ہوگی تو ایک دوسرے کی ریس اور مقابلہ کا خیال بھی زیادہ ہوگا۔ اور چھٹی کے بعد گھڑی دو گھڑی شام کو باہر اُستاد کے ساتھ جائیں گے تو کھیل کود یا بھاگ دوڑ میں زیادہ لڑکوں کے ساتھ زیادہ لطف آئے گا۔ بہرحال جو کچھ اس باب میں تمہاری رائے ہو۔ اُس سے مطلع کرو۔ ایک بچّہ خود حافظ عمر خاں کا شاید آٹھ برس کا ہے۔ وہ ضرور اُن کے ساتھ رہے گا۔ اِسکے سوا اور جس قدر تعداد لڑکوں کی تم پسند کرو گے اُس قدر رکھے جائیں گے اطلاق حسین نے شوال میں آنے کا ارادہ لکھا ہے۔ اگر وہ مع الخیر آ گئے۔ اور متعلقین کو واپسی کے وقت ساتھ نہ لے گئے تو احتفاق حسین بھی اسی جماعت میں شریک ہو جائے گا۔ مگر اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے گا کہ کوئی لڑکا دس برس سے زیادہ عمر کا نہ لیا جائے۔

یہ خط یہاں تک لکھ کر پرسوں رکھدیا تھا۔ آج تمہارا کارڈ پہنچا۔ اب اسی خط کو پورا کرکے روانہ کرتا ہوں۔ موتی والے نے بہت حیران اور تنگ کیا ہے دو روپیہ اُس کو پیشگی دے دیے گئے تھے۔ اُس پر بھی آج تک برابر لیت ولعل کیے جاتا ہے۔ ہولی میں ایسا سرشار ہے کہ دوکان کی مطلق خبر نہیں۔ اکثر دوکان بند رہتی ہے۔ بہرحال جہاں تک جلد ممکن ہوگا موتی لیکر روانہ کیے جائینگے فارسی گریمر کی کوئی معقول کتاب اب تک دستیاب نہیں ہوئی۔ میں انشاءاللہ تعالےٰ ضرور کچھ ضروری قواعد لکھ کر بھیجوں گا۔ بھائیصاحب و قبلہ کی طبیعت کا حال بدستور ہے۔ ڈاکٹر کریم اللہ پٹیالہ سے آئے ہوئے ہیں۔ میں کل اُنکو لے گیا تھا انھوں نے چند تدبیریں بتائی ہیں اور دو نسخے انگریزی دواؤں کے لکھ دیے ہیں ایک کھانے کا ایک لگانے کا۔ یہ دونوں نسخے یہاں تیار ہونے ناممکن ہیں

یا تو دلی سے تیار کروا کر منگوائے جائیں گے یا برخوردار محب علی کے پاس بھیجنے کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے ہوسپٹل سے تیار کرا کر بھیج دیں۔ برخوردار فرزند علی طال عمرہٗ کو دعا۔ زیادہ خیریت۔

خاکسار الطاف حسین از پانی پت۔ ۵ مارچ ۱۸۹۶ء

۳۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ برخوردار احمد حسین طال عمرہٗ اب بالکل تندرست ہے۔ البتہ کسی قدر کمزور معلوم ہوتا ہے جو خط تم نے والد کے نام بھیجا ہے۔ اُسمیں تمہاری علالت اور کام کی کثرت کا حال دریافت ہونے سے بھائی صاحب اور بھاوج صاحبہ کو بہت خیال رہتا ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قائم مقامی کا زمانہ گذرنے کے بعد کام کی کثرت ایسی نہیں رہے گی۔ کُشتہ تمہارے پاس سے بھی پہنچا اور مولوی عبد العلی نے دلی سے بھی بھیجا ہے۔ اُنھوں نے تو کُشتہ مرجان لکھا ہے۔ خدا جانے تم نے کونسا کُشتہ بھیجا ہے۔ بہرحال حکیم غلام رضا خاں صاحب کا نسخہ عنقریب تیار کرایا جائے گا۔ اور کُشتہ مذکور کا استعمال کیا جائے گا۔ بھائی صاحب کو آرام بھی ہوجاتا ہے اور پھر تکلیف ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر کریم اللہ نے جو دوا آنکھوں میں ڈالنے کی بتائی ہے وہ برابر ڈالی جاتی ہے۔ اُس سے درد میں یقیناً تخفیف ہوگئی ہے۔ مگر پانی جانا موقوف نہیں ہوا۔ جس سے دماغ بہت کمزور ہوتا جاتا ہے مولوی اخلاق حسین نے اب تک رسید نہیں دی۔ غالباً بہت جلد کوئی اُن کا رشتہ دار اُن کے لینے کو عظیم آباد جائے گا۔ اُن کے آئے بغیر برخوردار محب علی کی شادی ہونی دشوار ہے۔ برخوردار فرزند علی کے امتحان کیطرف سے اگرچہ پورا پورا اطمینان تو نہیں ہے مگر تمہارے اور اُس کے لکھنے سے کچھ کچھ امید بندھ گئی ہے۔ اُس کی والدہ کو جب سے کہ وہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں گیا ہے

اُس کی صحت وعافیت کی طرف سے اطمینان رہتا ہے۔ اُن کو یہ خیال ہے اور
شاید صحیح خیال ہے کہ جب تک اُس کے سر پر کوئی سرپرست اور نگراں حال نہ ہو
اُس سے کھانے پینے میں اور ہر ایک کام میں احتیاط اور اعتدال نہیں ہو سکتا
کرنال میں سجاد حسین اکثر دَورہ پر رہتے تھے۔ اِسی لیے وہ وہاں اکثر بیمار رہتا تھا
علیگڈھ میں بھی کوئی اپنا عزیز نگرانِ حال نہ تھا اِس لیے وہاں بھی ہمیشہ بیمار رہا
لیکن اگر بفضلہ تعالیٰ وہ اِس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بہر حال اُس کو علی گڈھ یا
کسی اور کالج میں داخل کرنا پڑے گا۔ کل سے تمہاری والدہ اور بھاوج ....
کے ہاں آئی ہوئی ہیں۔ اور اُن پر تقاضہ کیا گیا ہے کہ محب علی کا عقد شوال میں
ہو جانا چاہیئے .... بھی راضی ہیں۔ آج مجھے میاں غلام عباس کے پاس بھیجا تھا
شاید وہ بھی راضی ہو جائیں۔ اِس صورت میں تم فوراً آٹھ دس روز کی اتفاقیہ
رخصت کی درخواست کر دو۔ مگر ایسے طور پر کہ جب اور جس تاریخ سے چاہو اُس سے
مستفید ہو سکو۔ اُمید ہے کہ دو ہی تین دن میں تم کو قطعی طور پر اطلاع دی جائیگی
برخوردار محب علی کو بھی فوراً لکھ بھیجو کہ وہ پانچ سات روز کی رخصت کا اِنتظام
پہلے سے کر لیں ورنہ تم کو اُنہیں اپنے ساتھ لانا پڑے گا۔ فرزند علی کے باب میں
تمہارے والدین اور نیز اُس کی والدہ بتاکید یہ کہتے ہیں کہ اُس کو مع الخیر اپنے ساتھ
لانا چاہیئے۔ تنہا ہرگز ریل میں نہ بھیجنا چاہیئے۔ اور چونکہ اُمید ہے کہ تم کو بہت جلد
انشاء اللہ آنا پڑے گا۔ اِس لیے اُس کو اپنے ساتھ ہی لانا میرے نزدیک بھی
مناسب ہے۔ زیادہ دُعا۔ برخوردار فرزند علی کو بہت بہت دعا کے بعد معلوم ہو کہ
تم گھبراؤ نہیں اپنے چچا صاحب کے ہمراہ تم کو آنا چاہیئے۔ فقط

الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۱ مارچ ۱۸۹۶ء

۳۴۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ میں ابھی ایک کارڈ لکھ چکا ہوں۔ اُس کے لکھنے کے بعد

ایک اور خیال دل میں گذرا - اس کو ظاہر کیے دیتا ہوں - تمہارا رجسٹرڈ لفافہ آج اسی وقت پہنچا مگر جیسا کہ میں کارڈ میں لکھ چکا ہوں لفافہ کھولا گیا تو اسمیں سے صرف خط نکلا - نوٹ برآمد نہیں ہوا - لفافہ کو خوب غور سے دیکھا گیا - وہ چاروں طرف سے بالکل درست اور جوڑوں پر سربمہر پایا گیا - ظن غالب ہے کہ تم لفافہ بند کرتے وقت نوٹ لفافہ میں رکھنا بھول گئے - اگر فی الواقع ایسا ہوا ہو تو جلدی اطلاع دو - اور نوٹ بیمہ کرا کر بھیجو یا منی آرڈر کے ذریعہ سے روپیہ روانہ کرو اگر ایسا نہیں ہوا تو پوسٹ آفس سے دریافت کرنا چاہیئے - مگر جبکہ لفافہ باہمہ جہت درست اور سربمہر پایا گیا تو پوسٹ آفس اس کا جوابدہ نہیں ہو سکتا - یہ بھی ممکن ہے کہ تم نے سہو سے نوٹ لفافہ میں نہ رکھا ہو اور لفافہ بند کر کے اور مہریں لگوا کر ڈاکخانہ بھیجدیا ہو اور نوٹ وہیں بھول کر اٹھ کھڑے ہوئے ہو اور کسی نے نوٹ اٹھا لیا ہو - پس اپنے آدمیوں سے بھی پوچھنا چاہیئے - مجھے نہایت تردد ہے دو چار روپے کی رقم ہو تو صبر کیا جائے - اکٹھے پچاس روپیہ کے نوٹ کا جاتا رہنا سخت افسوس کی بات ہے - بہرحال جلد جو کچھ حال ہو اس سے مطلع کرو - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت

میں نے ڈاکخانہ میں اس کی اطلاع کر دی ہے مگر رسید پر یہ الفاظ لکھے گئے ہیں کہ لفافہ سربمہر اور درست موصول ہوا - عبدالعلی بالفعل سہارنپور گئے ہیں - فرزند علی تعطیل میں آگیا ہے - ۶ اگست ۱۸۹۶ء

۳۵ - برخوردار رطال عمرہٗ - کل تمہارا خیریت نامہ پہنچا - جس کو پڑھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا - اور اس کے مضمون سے کل ہی خود جا کر جناب بھائی صاحب قبلہ و بھاوج صاحبہ اور سب خردوں اور بزرگوں کو مطلع کر دیا گیا - اب کی دفعہ میں نے چوبیس پچیس برس بعد تمام رمضان کے روزے

رکھنے کی ہمت باندھی ہے - آج چھبیسواں روزہ ہے - آج سمیت چار یا
پانچ روزے باقی ہیں - خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ سارا مہینہ پورا کیا جائیگا -
میں روزہ کی بدحواسی کے سبب اس وقت اسی کارڈ پر اکتفا کرتا ہوں - انشاءاللہ
تعالیٰ بعد عید کے مفصل خط لکھونگا - تم کو اور بھائی کو سب چھوٹے بڑے یاد کرتے ہیں
زیادہ دعا -   الطاف حسین از پانی پت - یکم مارچ ۱۸۹۷ء

۳۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ یہاں
بعنایتِ الٰہی خیریت ہے - صرف بھاوج صاحبہ یعنی تمہاری والدہٗ ماجدہ کو
آنکھوں اور سر کے درد وغیرہ کی بہت شکایت ہے اور بہت دن سے ہے
میں آج کل بہت عدیم الفرصت ہوں - اس لیے کہیں آنا جانا نہیں ہوتا - مگر
ہمیشہ اُن کی علالت کا حال سنتا ہوں - گرمی یہاں شدت سے پڑ رہی ہے
وہاں سنا ہے کہ یہاں سے بھی زیادہ گرمی ہے - خدا حافظ و نگہبان ہے -
دیکھیے ڈیرہ غازی خاں سے کب نجات ہوتی ہے - میں نے ایک فارسی مرثیہ
سرسید کی وفات پر لکھا ہے جو چھپ رہا ہے - وہ چھپ کر آجائے تو اُس کی
متعدد کاپیاں تمہارے پاس بھیجوں گا - ایک مضمون کالج میگزین کے لیے
سرسید کے مذہبی ورکس پر حسب فرمائش مسٹر ماریسن انگلش پروفیسر
محمڈن کالج علی گڈھ بقدر بیس اکیس صفحے کے لکھا ہے - جو جون کے پرچہ میں
شائع ہوگا - اگر میگزین تمہارے پاس یا وہاں اور کسی کے پاس جاتا ہوگا تو
تم اُسے دیکھ سکو گے - اب بڑی جلدی سرسید کی لائف چھپوانے کی ہے
مگر ہندوستان کے مطابع کی بدانتظامی اور سہل انگاری اور وعدہ خلافی
دیکھ دیکھ کر جی چھوٹا جاتا ہے کہ اتنی بڑی کتاب کیونکر حسب دلخواہ اِس
سال میں چھپ سکے گی - حسین علی اِس وقت میرے پاس بیٹھا ہے - وہ

کہتا ہے کہ میرے گھر میں اب کسقدر فاقہ ہے - اگر ایسا ہی حال رہا تو ۱۵ یا ۱۶ مئی تک یہاں سے چل پڑوں گا - مگر وہ کہتا ہے کہ خرچ کرایہ ریل کا میرے پاس نہیں ہے - آپ اگر مہربانی کرکے سات روپے مجھے بھیج دینگے تو اپنی تنخواہ میں سے ایک روپیہ ماہوار مجرا دیتا رہوں گا - لیکن اگر تم مجھے لکھو تو میں اپنے پاس سے اُس کو سات روپے دیدوں یا اُس کو ریل کا ٹکٹ تا ڈیرہ غازیخاں دِلوا دوں - جب تم گھر پر خرچ بھیجو گے اُس وقت خرچ کے ساتھ یہ سات روپے بھی بھیجدینا - احمد حسین کی والدہ کو پچھلے دِنوں ہولِ دلی کی بہت شکایت رہی - یہاں تک کہ دِلّی جانے کا ارادہ ہو گیا تھا - مگر اب سُنا ہے کہ بہت آرام ہے - اور اس لیے وہاں کا جانا ملتوی کردیا گیا - میرے نزدیک تاوقتیکہ وہ دوچار برس برابر پانی پت سے الگ یعنی تمہارے پاس نہ رہیں گی آرام کلی ہرگز نہ ہوگا - برخوردار احمد حسین طاہرہ کو بھی اب اپنے پاس رکھنا چاہیئے - کیونکہ یہی زمانہ اُس کی تعلیم و تربیت کا ہے لیکن اُس کو اُس کی ماں سے علیحدہ کرنا نہایت مشکل ہے - ورنہ ماں کی زندگی دشوار ہو جائے گی - اگر خدا کرے اور تمہاری بدلی ڈیرہ سے کسی اور ضلع میں ہو جائے تو تو سُبحان اللہ - ورنہ ڈیرہ ہی میں اُس کو بُلا لینا چاہیئے تنہائی بلاشبہ بڑے آرام کی چیز ہے مگر جو تعلقات خدا نے لگائے ہیں اُن کو بھی بُھگتنا ضرور ہے - قطع نظر اس کے تنہائی میں اور قسم کا آرام ہے اور بال بچوں میں رہنے سے جو ایک خاص قسم کی راحت اور مسرت حاصل ہوتی ہے وہ تنہائی میں ہرگز میسر نہیں ہوسکتی - ایک دفعہ بطور امتحان کے قبائل کو بُلا کر تو دیکھو - آگے اُن کو وہاں ٹھہرانا یا چند روز بعد واپس بھیجدینا تمہارے اختیار میں ہے - سب سے بڑی مصلحت اِس میں یہ ہے کہ بچّوں کی تربیت

بدون اس کے ناممکن ہے۔ زیادہ دعا۔

برخوردار خواجہ محب علی طال عمرہٗ کو بہت بہت دعا پہنچے۔ میں اُن کو بشرطِ فرصت انشاء اللہ خط لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۷؍ مئی ۱۸۹۹ء

۴۳ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں تم سے نہایت شرمندہ ہوں کہ اس قدر عرصہ دراز سے کوئی خط تم کو نہیں لکھا مگر آج کل یہ معاملہ تمہارے ساتھ نہیں ہے بلکہ تمام عزیزوں اور دوستوں سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ سبب یہ کہ لائف بہت تیزی سے چھپ رہی ہے اور اگر میں ہمہ تن اس کے مسودہ کی تیاری میں مصروف نہ ہوں تو کام بند ہو جائے اور اس سال کے اخیر تک جو اس کے شائع کر دینے کا ارادہ ہے۔ وہ پورا نہ ہو سکے پس میرے خطوط کے دیر میں پہنچنے کی تم اور برخوردار محب علی کچھ شکایت نہ کریں کل کسی کے خط کے حوالہ سے یہ معلوم ہوا کہ خدانخواستہ تمہاری طبیعت کچھ کسلمند ہے۔ اس خبر سے مجھے اور تمہارے والدین ماجدین اور بھائی خواجہ فضل احمد کو بہت تشویش ہوئی ہے۔ چاہیے کہ اس خط کے پہنچتے ہی اپنے مزاج کی کیفیت سے مطلع کرو۔ فرزند علی کی تعلیم کے لیے جو تم نے اپنی عالی حوصلگی سے دو سو روپیہ سالانہ دینے کا ارادہ کیا ہے خدا ایسا کرے کہ اُس کی درخواست منظور ہو جائے اور وہ اوورسیر کلاس میں لے لیا جائے .... ابھی تک عام طور پر تمہارا یہ ارادہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ مگر جس کسی نے سنا ہے تمہاری ہمت پر ہزار ہزار آفریں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو جملہ مکروہاتِ روزگار سے محفوظ رکھے کہ مراتبِ اعلیٰ تک پہنچائے اور دین و دنیا میں سرخرو رکھے۔ بھائی صاحب وقبلہ نے مجھے وہ خط دکھلایا جس میں تم نے

.... کی شکایت لکھی تھی۔ تمہاری شکایتیں بالکل بجا اور درست ہیں
اور فی الحقیقت (اگر سوسائٹی کی حالت پر لحاظ نہ کیا جائے) اس قابل ہیں کہ
اس سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ بیان کی جائیں۔ لیکن سوسائٹی کی حالت پر
لحاظ کیے بغیر ہم تم دنیا میں کسی طرح چین سے نہیں رہ سکتے۔ جب سے مجھے
گھر پر رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ مجھے کلّی یقین ہو گیا ہے کہ جب تک ایک تعلیم یافتہ
آدمی جو بسبب تعلیم کے اپنی سوسائٹی سے بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ خانگی
مکروہات کو نہایت صبر و تحمل کے ساتھ برداشت نہ کرے اور بعمداً گونگا اور بہرا
نہ بن جائے۔ اُس وقت تک اُس کا اپنی سوسائٹی میں گزارہ کرنا غیر ممکن ہے
ہم بھی صبح سے شام تک اسی قسم کی مخالف آوازیں سُنتے رہتے ہیں۔ اور
اول اول ہم کو بھی وہ نہایت تلخ اور ناگوار معلوم ہوتی تھیں۔ مگر آخر کار معلوم ہو گیا
کہ موجودہ حالت میں ہم کو ان مکروہات سے کسیطرح نجات نہیں اور اسلیے
اُن پر صبر کرنا ناگزیر ہے۔ ہماری عورتیں اور مرد اپنے حقوق اور فرائض سے
بالکل ناواقف ہیں اور اس لیے اپنے حقوق کی حد سے اکثر تجاوز ہو جاتے ہیں
اور اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ پس بہ نسبت اس کے کہ
اُن کی شکایت کی جائے وہ درگذر کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ جو لوگ
آنحضرت صلعم کی جان اور مال اور آبرو کے سخت دشمن تھے اور طرح طرح کے
آزار دیتے تھے۔ اُن کی نسبت آپ کی زبان پر ہمیشہ یہ دُعا جاری رہی کہ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ جب دشمنوں کو آپ بسبب اُن کی لاعلمی کے
معذور رکھتے تھے تو کیا ہم اپنے احمق دوستوں اور دُعاگویوں کی چند
حماقت آمیز باتوں سے درگذر نہیں کر سکتے؟ تمہارے خط کا مضمون تمہاری
شان اور تمہاری لیاقت کے بالکل برخلاف تھا۔ اور اس لیے اُس کو

سوا میرے اور کسی نے نہیں دیکھا - کیونکہ اُس کا مضمون قطع نظر اس کے کہ اُن کو سخت شاق گذرتا تمہاری فراخ حوصلگی پر بھی دھبا لگاتا تھا - بیشک اِس بات کا مجھے بھی اور تمہارے والدین ماجدین کو بھی نہایت افسوس ہے کہ تمہارے پاس ایسے رنج آمیز اور نفرت انگیز خط پہنچتے ہیں اور تم کو ناحق رنج پہنچایا جاتا ہے مگر مجھے امید ہے کہ آئندہ اِس قسم کے خط تمہارے پاس نہیں پہنچیں گے -) زیادہ دعا - برخوردار خواجہ محب علی طالعمرہٗ کو بہت بہت دُعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت (۱۴ اگست ۱۸۹۸ء)

۳۸ - برخوردار طالعمرہٗ - تمہارا مسترت نامہ آج ہی پہنچا - اُس کا جواب بعد میں بھیجوں گا - بالفعل ایک ضروری امر لکھتا ہوں (آج پانچ روز ہوتے حافظ محمد صدیق صدر قانونگو جو ایک نہایت لائق آدمی اور اس ضلع میں مسلمانوں کی پشت و پناہ تھا اُن کا انتقال ہوگیا ہے - اور اُن کی جگہ کوئی گرداور قانونگو مقرر ہونے والا ہے - جس کی جگہ یقیناً خالی ہوگی - اور ایک اور گرداور پنشن لینے والا ہے اُس کی آسامی بھی خالی ہونیوالی ہے - برخوردار مقبول حسین باعتبار استحقاق کے سب پٹواریوں میں سینیر ہے - بندوبست میں کام کرچکا ہے - اور مہتمم بندوبست جس نے اُس کو پٹواری مقرر کیا تھا اُس کا عمدہ سرٹیفکیٹ اُس کے پاس موجود ہے - اِس کے سوا اول درجہ کا پٹواری ہے اور گرداوری کا امتحان پاس کرچکا ہے - ڈائرکٹر محکمۂ زراعت کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا ہے - اکثر گرداوروں کا عوض خدمت رہ چکا ہے - نیز تحصیل پانی پت اور تحصیل کرنال میں واصل باقی نویس کا عوض خدمت رہ چکا ہے - میر سجاد حسین تحصیلدار اور بالفعل جو پانی پت میں تحصیلدار ہیں دونوں اُس سے خوش ہیں

اور امید ہے کہ تحصیلدار پانی پت اُس کے لیے آجکل میں رپورٹ کر دیں گے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم اُن کے باب میں ایک سفارشی چٹھی ڈپٹی کمشنر صاحب مسٹر کالونی کے نام لکھ بھیجو گے تو بہت مفید ہوگی۔ اور ظن غالب ہے کہ اس انتظام میں گرداوری کی آسامی اُن کو مل جاوے۔ پس اگر تم مناسب سمجھو اور کچھ ہرج نہ دیکھو تو ایک چٹھی یا تو براہِ راست صاحب ڈپٹی کمشنر کے نام اور یا بواسطہ مقبول حسین کے بہت جلد بھجوا دو۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ ستمبر ۱۸۹۸ء

۳۹- برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہاری اور برخوردار محب علی کی تحریر سے تمہاری طبیعت کی بدمزگی کا حال دریافت ہونے سے نہایت تردد رہتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ تم اپنا حال اور عام لوگوں کا سا سمجھتے ہو جو کسی قسم کی احتیاط نہیں کرتے اور باوجود اس کے تندرست رہتے ہیں مگر یہ غلطی ہے۔ جو لوگ طالبعلمی کے زمانہ میں محنتِ شاقہ کرتے ہیں اور باوجود سخت محنت کے غذا وغیرہ خاطر خواہ اُن کو نہیں ملتی۔ اُن کی طبیعت ہمیشہ کے لیے ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ اگر وہ کھانے پینے اور سونے جاگنے اور لباس اور عادات وغیرہ میں ذرا بھی بے قاعدگی کرتے ہیں تو فوراً بیمار ہو جاتے ہیں۔ تمہارے لیے نہایت ضرور ہے کہ غذا ہمیشہ ہلکی اور سریع الہضم کھایا کرو۔ اور تھوڑی تھوڑی تین چار دفعہ کر کے کھاؤ۔ اور بالالتزام دو تین میل ٹھنڈے وقت پھرا کرو اور جگر کی اصلاح کے واسطے کسی تجربہ کار اور حاذق ڈاکٹر کی رائے سے کم از کم دو ڈھائی مہینے کسی دوا کا علی الدوام استعمال کرو۔ اور پانی فلٹر کیا ہوا پیو۔ تمہاری جان اور صحت بہت قیمتی ہے۔ اگر اُسکی حفاظت میں

ساری ساری تنخواہ بھی صرف ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ انگریز حفظ صحت کو
ایمان دین و ایمان سمجھتے ہیں اور اس کے لیے اپنی ساری کمائی صرف کرنے میں
کبھی دریغ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اچھی اور بُری ہر طرح کی آب و ہوا میں
صحیح و سالم رہتے ہیں.......... زیادہ دُعا..........

الطاف حسین از پانی پت۔ ۷ مارچ ۱۸۹۶ء

۴۰۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ حیدر آباد سے کل اس مضمون کا تار آیا ہے کہ اس وقت تمہارے یہاں آنیکا موقع نہیں ہے۔ اس لیے میں نے سردست یہ ارادہ فسخ کر دیا ہے اور .... پانی پت میں حاضر ہے۔ اگر اس کو اسیوقت بُلانا منظور ہے تو فوراً لکھو تاکہ اس کو روانہ کیا جائے۔ اس کا سفر خرچ اور جس روز سے اُسنے زاہد سے علیحدگی اختیار کی ہے اس کی تنخواہ تمہیں دینی ہوگی۔ اگرچہ وہ کچھ نہیں کہتا مگر قاعدہ کے موافق ایسا ہونا چاہیے۔ تنخواہ کی مقدار اس نے اب تک کچھ معین نہیں کی۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ محمد زاہد اس کو کیا دیتے تھے سجاد حسین تو اس کو علاوہ خوراک کے پانچ روپیہ ماہوار دیتے تھے۔ اگر تم بالفعل کچھ کم بھی دوگے تو وہ انکار نہیں کرے گا۔ وہ باورچی بھی ہے اور خدمتگار بھی اور بہیر بھی اور منشی بھی اور چابک سوار بھی۔ تمام حساب کتاب اخراجاتِ روزمرہ کا وہ برابر لکھے گا اور آپ کو سمجھا دیا کریگا۔ اس کی دیانتداری کا میں ذمہ دار نہیں ہوں مگر اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ بدمعاش نہیں ہے اور اخراجاتِ روزمرہ میں کسی قدر کتر بیونت کرنے کے سوا اور کسی قسم کی چوری میرے نزدیک وہ نہیں کرتا۔ سو اس سے کوئی بھی خدمتگار پاک نہیں ملنے کا۔ پچاس روپے اور والدۂ احمد حسین کو دیدیے جائیں گے۔

نوٹ کا روپیہ ملنے میں یہاں ذرا دقت ہوتی ہے۔ عبدالعلی کو آج یہاں سے
گئے ہوئے سترہ دن ہو چکے ہیں۔ آج تک اُن کی کچھ خیر خبر معلوم نہیں ہوئی
خدا جانے سہارن پور میں تشریف فرما ہیں یا مظفر نگر ہیں یا رام پور روانہ ہو گئے
یہاں سے خط پر خط چلے جاتے ہیں۔ صدائے بر نمی خیزد۔ عورتوں کو سخت
تشویش اور پریشانی ہے۔ برخوردار خواجہ محب علی طالعمرہ کو تم میری طرف سے
بعد دعا کے لکھ بھیجنا کہ اب آپ سے خط کتابت ہونی دشوار معلوم ہوتی ہے
تم ڈیرہ غازیخاں میں ایک بجلی کی سی چمک دکھا کر پھر دورہ پر چلے جاتے ہو۔
خط لکھا جائے تو کہاں لکھا جائے۔ اگر رخصت ملنے کا یقین ہو اور یہاں
آنے کا جلد ارادہ ہو تو چاہو ابھی ...... کو یہیں رہنے دو۔ اور چاہو بلا لو۔
اتنی بات کا خیال رہے کہ جب کبھی تم مع الخیر گھر پر آنے کا ارادہ کیا کرو گے
وہ ضرور تھان کا رُخ کرے گا اور اگر اُس کو ساتھ نہ لاؤ گے تو نہایت
دل شکستہ ہو گا۔ گھر پر سب طرح خیریت ہے۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲ر مئی ۱۸۹۷ء

۱۴۱۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
تمہارا خط بجنسہٖ بھائی خواجہ فضل احمد صاحب کو دکھا دیا گیا۔ وہ آج کل بہت
پریشان ہیں کچھ تو .... کے جھگڑے میں اُلجھے ہوئے ہیں اور کچھ
داماد کی علالت اور اُس کے علاج معالجہ میں غلطان پیچاں رہتے ہیں۔
مقدمہ پنچایت کے سپرد ہو گیا تھا۔ سو پنچوں نے فیصلہ لکھ لیا ہے سنا ہے کہ
پرسوں ۲۴ر اپریل کو پنچ اور سرپنچ کرنال جا کر فیصلہ داخل کر دیں گے۔ ابھی
معلوم نہیں ہوا کہ کیا فیصلہ کیا ہے .... میں اور تمہاری چچی
اور بھائی فیاض حسین سب انفلوئنزا میں مبتلا تھے۔ اگرچہ بخار اب نہیں ہا

مگر ضعف اور کھانسی اور زکام بدستور چلا جاتا ہے۔ امید ہے کہ عنقریب بالکل آرام ہو جائے گا۔ مدت سے پرلی طرف جانا نہیں ہوا۔ کل عید تھی نہ نہایا۔ نہ کپڑے بدلے۔ نہ نماز کو گیا۔ برخوردار خواجہ محب علی طالعمرہ شاید کچھ ناراض ہیں۔ بہت دن سے اُن کا کوئی خط نہیں آیا۔ میری طرف سے اُن کو بہت بہت دعا کہدینا۔ اور تبدیلی کے متعلق اگر کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہو تو اس سے ضرور مطلع کرنا اور یہ بھی لکھنا کہ لاہور میں جیسی کہ اُمید تھی تبدیلی کے باب میں کچھ تحریک ہوئی یا نہیں؟ اب تو بے اختیار یہ جی چاہتا ہے کہ تم کسی پاس کے ضلع میں آجاؤ۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء

۴۲- برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ - بعد دعا کے واضح ہو آج برخوردار محب علی طالعمرہ کا کارڈ پہنچا۔ جس سے تمہاری اور اُن کی خیر و عافیت اور تمہارے مُستقل ہونے کا مژدہ معلوم کر کے شکرِ الٰہی ادا کیا گیا۔ اِس سے پہلے ایک خط برخوردار مذکور کا اور دوسرا تمہارا پہنچا تھا (مجھے معاف کرنا اُن کے جواب بھیجنے میں بہت تاخیر ہو گئی۔ چار پانچ مہینے کے بعد سرسید کی باقی لائف پھر بیس پچیس روز سے لکھنی شروع کی ہے۔ اِس لیے فرصت نہایت قلیل ہے کئی مہینے سے پرلی طرف بھی جانا نہیں ہوا۔ میاں بندو کے باب میں جو کچھ تم نے لکھا تھا وہ بھائی فضل احمد کو دکھا دیا تھا۔ اُن کا فکر ضرور رکھنا چاہیے میں تو فرائض کے بعد کوئی عبادت اور کوئی بھلائی اسکے برابر نہیں سمجھتا کہ اولاً اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ اور پھر تمام ابنائے جنس کیساتھ جہانتک ممکن ہو سلوک اور بھلائی کیجائے

.........کی حالت نہایت قابلِ رحم ہے اور تمہارے سوا کوئی عزیز میں
ایسا نظر نہیں آتا جسکی کوشش سے اُس کی حالت درست ہو۔ میاں فرزو کا
ڈرائنگ بکس چوری گیا۔ جسطرح ہو سکا نوّے روپے میں سے نے اپنے
پاس سے اور دس روپے جو تمہاری والدہ صاحبہ نے دیے تھے وہ لاکر
سوُ روپے فوراً اُس کے پاس بھیجدیے گئے تھے۔ تاکہ اُس کے کام میں
ہرج نہ واقع ہو۔ تم زیادہ تکلیف نہ کرنا۔ البتہ ششماہی کے سوُ روپے
جسوقت ممکن ہو میرے پاس بھیجدینا۔ اب بعنایتِ الٰہی میں اچھی طرح ہوں
مگر نہایت عدیم الفرصت ہوں۔ اگر میرے خطوط دیر میں پہنچا کریں تو تم
دونوں بھائی کچھ خیال نہ کرنا اور اپنی خیر و عافیت بھیجنے سے ہاتھ نہ روکنا........

خاکسار الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۔ ۲۹ ؍ جون ۱۸۹۹ء

۴۳ ۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ ۔ بعد دعا کے معلوم ہو۔ تمہارا
کارڈ پہنچا۔ خیر و عافیت دریافت کرکے شکرِ الٰہی بجالایا۔ میں بعنایتِ الٰہی
اچھا ہوں۔ مگر چونکہ امساکِ باران کے سبب گرمی سخت پڑ رہی ہے کچھ
کام نہیں ہوسکتا۔ سرسید کی لائف ناتمام پڑی ہے۔ ایک ہزار روپیہ
مطبع کی نذر کر چکا ہوں۔ چھ سو صفحے چھپ چکے ہیں۔ مگر پانچ مہینے سے
مسودہ نہیں بھیجا۔ دیکھیے خدا کو کیا منظور ہے۔ طبیعت روز بروز
آرام طلب ہوتی جاتی ہے۔ اور تصنیف کے لیے جیسی فارغ البالی اور
اطمینان کی ضرورت ہے۔ وہ مفقود ہے۔ ظاہراً اِس سال میں اُس کا
شائع ہونا غیر ممکن ہے۔ سجاد حسین کی ترقی پر خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے
مگر اُن کے اِس قدر دُور جانے سے البتہ طبیعت پر ایک قِسم کا خیال ہے
وہ اِنشاءاللہ ستمبر کی پہلی دوسری تک دِلّی جائیں گے اور وہاں سے

بارھویں تیرھویں تک روانہ راولپنڈی ہوں گے۔ جاتے ہوئے شاید ایک آدھ روز پانی پت ٹھیریں۔

اب فرزندو کا حال سُنیے۔ وہ سالانہ امتحان میں فیل ہوگئے یعنی مکینکس کے سبجکٹ میں ایک نمبر کم پایا تھا اِس لیے پاس نہیں ہوئے۔ وہاں قاعدہ ہے کہ جو شخص سالانہ امتحان میں پاس نہیں ہوتا اُس کو کالج سے خارج کردیتے ہیں ہم اُن کی طرف سے بالکل مایوس ہوگئے تھے مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پرنسپل صاحب نے چند فیل شدہ طالبعلموں کے لیے گورنمنٹ سے منظوری منگالی ہے کہ وہ بعد تعطیل کے نومبر ۹۹ء میں جس مضمون میں فیل ہوئے ہیں اگر صرف اُس کا امتحان پاس کرلیں تو اُن کو دوسرے سال کی جماعت میں داخل کرلیا جائے۔ اب وہ دس بارہ روز سے یہاں آئے ہوئے ہیں مکینکس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ شاید اسی سبب سے تم کو خط نہیں لکھا مگر روز خط لکھنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اُن کا ارادہ شروع ستمبر میں پھر رڑکی جانے کا ہے۔ مرزا احمد بیگ آجکل اپنے گھر پر گئے ہوئے ہیں ستمبر میں وہ بھی آجائیں گے۔ اُن کی مدد سے امتحان کی تیاری کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ برخوردار محب علی طالعمرہ کو بہت بہت دعا پہنچے سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔ سجاد حسین عنقریب تمہارے خط کا جواب لکھیں گے۔ بہت بہت سلام کہتے ہیں .... اور اُس کا بچہ بفضلہ تعالیٰ اچھی طرح ہیں۔ تم کو آداب کہتے ہیں۔ تمہاری بھاوج مبارکباد کا شکریہ ادا کرتی ہیں اور تم کو بھی مبارکباد کہتی ہیں۔ زیادہ دعا۔

خاکسار الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۲ر اگست ۱۸۹۹ء

۴۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ

تمہاری خیریت کا کارڈ غالباً لاہور سے میرے پاس پہنچا تھا۔ اب امید ہے
کہ تم مع الخیر اپنے مقام پر پہنچ گئے ہو گے۔ سب کو انتظار ہے کہ تمہاری
تبدیلی حسبِ دلخواہ وطن کے قریب کسی ضلع میں جلدی ہو جائے۔ دیکھیے
خدا وہ دن کب لائے گا۔ میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں۔ اور سب بزرگ
اور خرد بخیریت ہیں۔ آجکل سجاد حسین کیطرف سے ایک تشویش ہو گئی ہے۔ وہ
امتحان سالانہ کے لیے ایبٹ آباد گئے تھے۔ وہاں ایک پہاڑی سے
اُترتے ہوئے اُنکی حالت متغیر ہو گئی۔ اور ڈاکٹر کی رائے ہے کہ وہ
پہاڑی اضلاع میں سفر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ سول سرجن کے سرٹفکیٹ
کے ذریعہ سے اُنھوں نے درخواست بھیجدی ہے کہ یا تو کسی دوسرے
حلقہ میں تبدیلی کیجاوے یا حلقہ راولپنڈی ہی میں صرف میدانی اضلاع میں
دورہ کرنے کی اجازت ملجاوے۔ معلوم نہیں کہ اس درخواست پر کیا
حکم ہوا۔ آج پانچ چار روز سے اُن کے دوسرے خط کا انتظار ہے۔ کیونکہ
اِس تغیر کے سبب اب تک اُن کی طبیعت درست نہیں ہوئی تھی۔ فرزندی
کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ اُس نے دہلی سے تم کو خط بھیجا ہے۔ اُس سے
تمام حال اُس کا معلوم ہوا ہو گا۔ اُس کی طرف سے بھی بہت تردد ہے کہ
نومبر کے امتحان کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بھائی صاحب قبلہ بعنایتِ الٰہی سے
آجکل بالکل تندرست ہیں اور نیز کھاڈج صاحبہ بھی بخیریت ہیں۔ کل
تمہارے ہاں بھی گیا تھا۔ بچے اور اُنکی والدہ بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء

۴۵۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
کل بفضلہٖ تعالیٰ داخل خارج ہو گیا۔ اور تمہاری کوشش بارور ہوئی

اگر حسن اتفاق سے تم اِن دنوں میں یہاں نہ آجاتے تو معلوم نہیں اِس اختلاف و نزاع کا کیا نتیجہ ہوتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب تمام قلجان رفع ہوگئے میں عید کے روز تمہارے ہاں اور بھائیصاحب وقبلہ سے ملنے کو گیا تھا۔ تمہارے پاس سے جو خط اُن کے نام آیا تھا وہ مجھے دکھایا تھا۔ برخوردار احمد حسین کی تعلیم کے باب میں جو کچھ تم نے لکھا تھا وہ میں نے پڑھا اور وہاں سے آکر نذر عباس اور غلام حسنین سے اِس کا ذکر کیا۔ معلوم ہوا کہ نذر عباس کا ارادہ ایک سال میں انٹرنس کا امتحان دینے کا ہے۔ اور غلام حسنین نے اُن کو ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ محض پرائیویٹ طور پر اس کی تیاری کریں گے۔ اِس لیے وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ میں سال بھر پانی پت ہی میں رہوں گا مگر مجھے سخت محنت کرنی پڑے گی۔ اور دوسرا کام مجھ سے سرانجام نہ ہوسکیگا۔ احمد حسین چند روز سے غلام حسنین کے پاس جاتا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے والد کی نگرانی میں نہ رہے گا ہرگز امید نہیں کہ وہ کام کرے۔ اگر اُس پر ذرا بھی تشدد کیا جاتا ہے تو وہ گھر بیٹھ رہتا ہے۔ اور گھر میں جا کے شکایت کرتا ہے۔ حمید نے ایک دن یہ کہدیا تھا کہ اگر کل تم نے یاد کرکے نہ سُنایا تو میں تم کو سزا دوں گا۔ وہ پھر نہیں گیا فی الواقع اُس کی اُفتاد ایسی پڑی ہے کہ وہ تمہارے سوا اور کسی سے دبنے والا نہیں ہے۔ ذہن اور سمجھ بہت اچھی ہے مگر کسی کا دباؤ نہیں مانتا مدرسے میں بھی اُس کا بٹھانا محض فضول ہے۔ پس اسکے سوا چارہ نہیں کہ خواہ تم دیہات میں رہو خواہ شہر میں رہو اور خواہ دَورہ میں رہو اُس کو ہر حالت میں اپنے ساتھ رکھو۔ اور ایک شخص مڈل پاس مولوی عبدالعلی کی معرفت دس بارہ روپیہ ماہوار پر نوکر رکھ کر اپنے ہمراہ رکھو۔ اِس کے سوا

اور کوئی صورت اُس کی تعلیم و تربیت کی سردست نہیں معلوم ہوتی ....
.... بھائی صاحب و قبلہ نے چوبیس روزے رمضان میں رکھے
اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ظاہراً اُن کے دِماغ میں حد سے زیادہ خشکی پیدا ہوگئی ہے
سُنا ہے کہ پہلے کی نسبت اب یہ کیفیت کم ہے۔ عید کے بعد میرا جانا اُسطرف
نہیں ہوا۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۶ر فروری ۱۹۰۰ء

۴۹ نمبر۔ برخوردار سعادت آثار طالعمرہُ۔ بعد دعا کے معلوم ہو کہ بھائی صاحب و قبلہ کی
وفات کا حال تم کو پرسوں کے تار سے معلوم ہوگیا ہوگا۔ اگرچہ اِس لحاظ سے کہ
ماں باپ کا اولاد کے سامنے اِنتقال کرنا زمانہ کی عادتِ مستمرّہ ہے اور نیز
اِس لحاظ سے کہ وہ مرحوم اپنی عمرِ طبیعی پوری کر چکے تھے۔ یہ واقعہ ایک معمولی
واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ اس قحط الرجال کے زمانہ میں جبکہ
نیک آدمی دنیا سے مفقود ہوتے جاتے ہیں ہمارے خاندان سے ایسے
شخص کا اُٹھ جانا جو نہ صرف ہمارے گھر میں بلکہ تمام قصبہ میں اپنا نظیر نہ رکھتا تھا
اُن کی وفات ایک سخت افسوسناک واقعہ ہے۔ یہ بات آج ایک ایک
شخص کی زبان پر ہے کہ ایسا ایک شخص بھی پانی پت میں موجود نہیں۔ لیکن
موت سے کسیکو مفرّ نہیں۔ امید ہے کہ تم صبر و رضا پر کاربند ہوگے۔
بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ اخیر وقت تک کلامِ الٰہی کے وِرد اور خدا کی
یاد میں برابر مصروف رہے۔ اور جب اُن سے پُوچھا گیا کہ آپکو جو کچھ کہنا ہو کہدیجئے
تو یہی جواب دیا کہ اِس کے سِوا کچھ کہنا نہیں کہ خدا خاتمہ بخیر کرے۔ اور تم سبکو
خدا کے سپرد کیا۔ اگرچہ تم کو اِس وقت رخصت ملنی مشکل ہے مگر والدہ صاحبہ کی
تسلّی کے لیے اگر دو تین روز کے لیے چلے آؤ تو مناسب ہے۔ تمہاری والدہ صاحبہ

اور برخوردار محبوب علی نے اور دو عورتیں جو گھر میں نوکر ہیں اور ایک لڑکا جو ملازم ہے اور برخورداری .... نے اور سب متعلقین نے اس اخیر وقت میں اُن کی ایسی خدمت کی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ اور مرنے سے تین روز پہلے سب لوگ گھر میں جمع ہو گئے تھے۔ فرزند علی بھی اتفاق سے ایک روز پہلے لڈکی سے واپس آ گئے تھے۔ مگر تم اور عبدالعلی البتہ آ نہ سکے۔ سو یہ ایک نہایت مجبوری کی بات تھی۔ فرزند علی جس مضمون میں پانچ نمبر کی کمی سے فیل ہوئے تھے اُن کو اجازت مل گئی ہے کہ بعد تعطیل کے ماہ نومبر میں اسی ایک مضمون میں پھر امتحان دیدیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایسا حکم اُن کو ہو گیا۔ ورنہ سخت مشکل پیش آئی تھی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۴ اگست ۱۹۰۰ء

۴۷۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ پچاس روپے تمہاری تحریر کے موافق بھائی خواجہ فضل احمد صاحب کو دیدیے جائینگے خاطر جمع رکھو۔ امید ہے کہ آج کل میں برخوردار سجاد حسین راولپنڈی سے لاہور پہنچیں گے۔ اُن سے کہدینا کہ دس گز چوڑیا سبز زمین اور سرخ سلائی کا اور پانچ گز اُودی زمین اور سفید سلائی کا چاہیئے اور .... پانچ گز چوڑیا عباسی زمین اور سفید سلائی کا منگواتی ہے مگر سب کی سلائی ذرا چوڑی ہو بہت باریک نہ ہو۔ اور دو کمربند سیاہ اور دو سفید ریشمی اپنے گھر میں کیلئے لیتے آویں .... کی فرمائش میں اگر عباسی رنگ کا چوڑیا نہ ملے تو سرخ زمین اور سفید سلائی کا لیتے آویں۔

بھائی فضل احمد صاحب کی زبانی یہ سُنکر بہت اطمینان ہوا کہ میر منشی کے عہدہ پر کام کی زیادہ کثرت نہیں ہے اور تم اِس خدمت کو بلحاظ آرام و آسائش کے

پسند کرتے ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ تین چار روز سے گرمی کی وہ شدت نہیں ہے موسم کسیقدر بدلا ہے۔ پُروا چلنے لگی ہے۔ کبھی کبھی ترشح بھی ہو جاتا ہے ابر اکثر رہتا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی بارش نہیں ہوئی۔ م جناب خان بہادر محمد برکت علیخاں صاحب کی خدمت میں بہت بہت تسلیم و نیاز اور مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کیخدمت میں بھی سلام و نیاز کہدینا۔ زیادہ دعا۔ احمد طال عمرہٗ کو بہت بہت دُعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

۴۸۔ برخوردار سعادت و اقبال نشان سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دُعا کے واضح ہو کل سہ پہر کو تمہارا خط مع چٹھی جی۔ ا۔ ی۔ وارڈ صاحب اور اُس کے ترجمہ کے پہنچا۔ معلوم نہیں وارڈ صاحب کی اصل چٹھی تم نے میرے پاس کیوں بھیجی ہے جبکہ اُس کا ترجمہ موجود تھا۔ اس چٹھی کو میں اپنے پاس رکھوں یا تمہارے پاس واپس بھیجدوں؟ ان صاحب سے میں پہلے سے واقف ہوں علی گڈھ کالج کے ایک طالب علم سید علی اوسط لکھنؤ میں بیرسٹر ہیں اُن کی معرفت وارڈ صاحب نے مرأۃ العروس کا ترجمہ ہدیتہً مجھے بھیجا تھا۔ جس کا افسوس ہے کہ میں نے اب تک کچھ شکریہ نہیں ادا کیا۔ سید علی اوسط نے مجھ سے یہ بھی پُوچھا تھا کہ وارڈ صاحب تمہارے دیوان کا ترجمہ انگریزی میں کرنا چاہتے ہیں اور تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ اس کا جواب میں نے سید علی اوسط ہی کو لکھ بھیجا تھا کہ اُن کا ایسا ارادہ کرنا میرے لیے باعث فخر ہے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے دیوان کے اُنھوں نے صرف رُباعیات پر اکتفا کیا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲ر اگست سنہ ۱۹۰۲ء

۴۹۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ

کل .... کا حال لکھ کر تمہارے پاس بھیج چکا ہوں ۔ دو ایک باتیں اسکے متعلق اور پوچھنی ہیں ۔ چونکہ یہاں ڈاکٹر اور دیگر تجربہ کار آدمیوں کی یہ رائے تھی کہ .... کو مدرسہ سے اُٹھا لینا چاہیئے ۔ اِس لیے تقریباً ڈیڑھ مہینے سے اُس کو مدرسہ نہیں بھیجا گیا مگر اُس کا نام رجسٹر میں بدستور داخل ہے ۔ اگر ڈاکٹر اللہ جوایا صاحب کی بھی یہی رائے ہو تو خیر اُس کو مدرسہ نہ بھیجا جائے ۔ ورنہ اُس کے گھر پر رہنے سے سب کو خلجان رہتا ہے ۔ اور ذراسی بات پر ماں بہنوں سے لڑتا ہے ۔ دو دو وقت کھانا نہیں کھاتا ۔ کسی بات کی برداشت نہیں ۔ اب جو گوشت کھانا چھٹ گیا ہے جس کا وہ بہت ہی حریص ہے اب اور بھی زود رنج ہو گیا ہے ۔ اگرچہ ہسٹری جیوگرفی میں وہ بالکل صفر ہے اور امید نہیں کہ اس قلیل عرصہ میں وہ اس سبجکٹ کی پوری تیاری کر سکے ۔ لیکن حساب اور انگریزی میں اُس کی حالت بالکل قابلِ اطمینان ہے ۔ پس اگر مدرسہ کی پڑھائی سے اُس کے مرض میں کچھ زیادتی کا خوف نہ ہو تو اُس کو مدرسہ میں بھیجدیا جائے ۔ ورنہ خیر ۔ برخوردار محب علی کا خط ابھی چائل سے آیا ہے اُن کے فارسی دفتر کو حکم ہو گیا ہے کہ پٹیالہ چلا جائے ۔ چنانچہ برخوردار موصوف نے ۵ ستمبر تک اپنا پانی پت میں آنا لکھا ہے ۔ باقی یہاں سب طرح سے خیریت ہے ۔ دونوں برخورداروں کو دعا ۔ زیادہ دُعا

راقم الطاف حسین ۔ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

۵۰ ۔ برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط عرصہ ہوا پہنچا تھا ۔ مگر طبیعت کی نادرستی کے سبب خط پتر لکھنے کو بالکل جی نہیں چاہتا ۔ مجھے زکام اور کھانسی کی معمولی شکایت کے سوا جو ہمیشہ جاڑوں میں ہوا کرتی ہے ۔ اب کی دفعہ تقریباً ڈیڑھ مہینے سے ایک

نئی شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی ذرا سی حرکت یا مشقت سے فوراً سانس چڑھ جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ سینہ میں ایک سوزش پیدا ہوجاتی ہے بعض اوقات کھانا کھانے کے بعد یا اجابت کے بعد یہ سوزش ایسی سخت ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے سینہ پھٹ جائے گا۔ بعض کا خیال تھا کہ چا ر کے پینے سے یہ مرض پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ مجھے اس کا یقین نہیں ہے مگر میں نے احتیاطاً چند روز سے چا ر پینا چھوڑ دیا ہے۔ اور صبح کو قاضی کے باغ میں جاکر قریب ایک گھنٹہ کے آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوں۔ پھر گھر چلا آتا ہوں۔ اس سے قدرے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ علاج میں نے اب تک کسی حکیم یا ڈاکٹر کا نہیں کیا۔ اول تو یہاں نہ کوئی حکیم ہے نہ کوئی ڈاکٹر ہے۔ جبکی رائے اور تشخیص پر اعتماد ہو۔ دوسرے روز بروز علاج اور دوا سے اعتقاد اٹھتا جاتا ہے۔ .... بچوں کو دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء

۱۵۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنا اور برخوردار اخلاق حسین کا جوتا اور موزے مطلوب ہیں۔ مہربانی کرکے موافق نمونہ کاغذ کے جس کے ایک طرف میرے پاؤں کا اور دوسری طرف حقن کے پاؤں کا پیمانہ پنسل کے خطوط سے بنا یا گیا ہے۔ ایک جوڑا میرے پاؤں کا اور ایک اُس کے پاؤں کا اس شرط پر خرید کر جلدی بھجوا دو کہ اگر پاؤں میں ٹھیک نہ آئے تو واپس بھیجدیے جائیں گے۔ یہ دونوں جوتے کورٹ شو بادامی چمڑے کے ہوں گے۔ جیسے کہ تم پہنے ہوئے تھے۔ اور موزے نہایت سنگین اور دبیز ہونے چاہئیں۔ دو جوڑیاں گرم اور دو ٹھنڈی میرے پاؤں کی اور ایک گرم اور ایک ٹھنڈی حقن کے پاؤں کی

مگر کوئی نہ کوئی رنگ ضرور ہونا چاہیئے۔ بچوں کے پاؤں کے موزے اکثر سنگین نہیں ملتے۔ سو حقن کے موزے تلاش کروا کے سنگین منگوانے چاہیئیں ورنہ وہ دو دو چار چار دن میں پھاڑ چیر برابر کریگا۔ اور سب کی قیمت اور محصولڈاک وغیرہ سے مطلع کرنا۔ تاکہ گھر پر دیدی جائے۔ معلوم نہیں کہ دلی میں احمد اور منظور حسین کو ساتھ لاؤ گے یا پانی پت بھیجو گے یا لاہور چھوڑ آؤ گے مگر ان کو اگر یہ موقع نہ دکھایا گیا تو ان کو تمام عمر حسرت رہے گی۔ میرا تو ارادہ ہے کہ جسطرح ہوسکیگا حقن اور اتو کو ساتھ لیجاؤں گا۔ زیادہ دعا۔ برخورداران احمد حسین و منظور حسین طال عمرہما کو دعا پہنچے۔

راقم الطاف حسین از پانی پت (۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

۵۴- برخوردار طالعمرہ۔ جوتے اور موزے مولابخش کے ہاتھ پہنچے۔ حقن کے پاؤں میں سیاہ جوتا ٹھیک آیا۔ وہ رکھ لیا گیا۔ اور بادامی جوتا جو اس کے لیے بھیجا تھا وہ ایک زنانہ پاؤں میں ٹھیک آگیا۔ وہ بھی رکھ لیا گیا میرا جوتا پاؤں میں کسیقدر بڑا بھی ہے اور اس وضع کا جوتا جسکے پنجہ میں بکلس لگاتے ہیں مجھے پسند بھی نہیں ہے۔ موزے حقن کے لیے دونوں رکھ لیے ہیں۔ اور میرے پاؤں کے جو چار موزے بھیجے تھے اُنمیں سے دو رکھ لیے ہیں۔ کیونکہ چاروں سُوتی ہیں۔ اور مجھے دو اُونی اور دو سُوتی درکار تھے۔ اس لیے اپنے پاؤں کا جوتا اور دو جوڑیاں سیاہ موزوں کی آج بذریعہ ریل کے روانہ کی گئی ہیں۔ اگر وہاں ایسا جوتا ملجائے جس کا پنجہ دراز ہو۔ چمڑا ولایتی بادامی رنگ کا ہو اور پنجہ میں لاسٹک نہ ہو۔ جیسے کہ عمدہ سلیپر ہوتے ہیں۔ ایسا ہو۔ اور اس جوتے سے جو تم نے بھیجا ہے بقدر پون اُنگل کے چھوٹا ہو تو دلی میں اپنے ساتھ لیتے آنا۔ ورنہ دلی سے

لے لیا جائے گا۔ اور دونوں چھوٹے جوتوں کی اور چاروں چھوٹے اور بڑے موزوں کی قیمت سے جلد ہی مطلع کرو۔ میں غالباً پندرھویں سولھویں دسمبر تک دلّی روانہ ہو جاؤں گا۔ اور ظاہرا شروع جنوری تک دلّی میں نواب احمد سعید خانصاحب کے مکان پر رہوں گا۔ اگر پندرھویں کے بعد خط لکھو تو دلّی بھیجنا

پارسل کی بلٹی اس پرچہ کے ساتھ ملفوف ہے اور احتیاطاً لفافہ بیرنگ روانہ کیا گیا ہے۔ بلٹی کی رسید سے فوراً بذریعہ کارڈ کے مطلع کرنا۔ فرزند علی کا خط ایک مہینے سے زیادہ عرصے سے نہیں آیا۔ اُس کی والدہ سخت پریشان ہے اگر تمہارے پاس کوئی خط آیا ہو تو کارڈ میں اُس کی خیر و عافیت بھی لکھ بھیجنا زیادہ دعا۔ بچوں کو دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء

۵۳۔ برخوردار طالعمرہٗ۔ ابکی دفعہ بلغم کی اس قدر تولید ہوئی ہے کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ غذا کا بڑا حصہ بلغم بنجاتا ہے۔ میں کرنال میں ڈاکٹر امراؤ راجہ لال صاحب کے پاس گیا تھا۔ اُنہوں نے سینہ کا امتحان کرکے کہا کہ پھیپھڑوں کوئی خرابی نہیں ہے مگر دماغ نہایت کمزور ہو گیا ہے اور ہضم میں بھی فتور ہے۔ دماغی محنت کرنے کی سخت ممانعت کی ہے اور فی الواقع دماغ ایسا معطل ہو گیا ہے کہ غور و فکر کرنے کی قابلیت ہی نہیں رہی انجمن حمایتِ اسلام کے سکرٹری صاحب سے کہدیجیئے گا کہ افسوس ہے میں انجمن کے سالانہ جلسہ کے لیے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ اور خالی ہاتھ لاہور کا لمبا سفر کرنا محض فضول ہو گا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے .... زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۹ر جنوری ۱۹۰۳ء

۵۴۔ برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ

اِس سے پہلے بذریعہ ایک کارڈ کے آپ کو اطلاع دے چکا ہوں کہ بسبب
ناسازیٔ طبیعت کے جو جہادوث کی غیر معمولی سردی کے سبب اب تک
بدستور چلی جاتی ہے - انجمن حمایتِ اسلام کے سالانہ جلسہ میں میں شریک
ہو سکتا ہوں اور نہ اُس جلسہ میں پڑھنے کے لیے کوئی نظم تیار کر سکتا ہوں
امید ہے کہ آپ نے صاحب سکرٹری انجمن موصوف کو مطلع کر دیا ہو گا - اب
ایک ضروری امر کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ .... کا
نواسہ .... جسکے باب میں متعدد دفعہ میں نے اور بھائی فیاض حسین صاحب نے
آپ سے کہا ہے - اب تک وہ بدستور بیکار چلا جاتا ہے - اُسکے والد ..... پر
اپنے کنبے کے علاوہ .... کی اولاد کا اور اُس کی والدہ کا بھاری بوجھ ہے
اور آمدنی کسیطرح اخراجات کو مکتفی نہیں ہو سکتی - جسطرح ہو سکے ....
کے واسطے کوئی صورت نکالنی چاہیئے - یہ تو ظاہر ہے کہ تمہارے اپنے
اختیار میں کسی قسم کی نوکری یا ملازمت نہیں ہے - لیکن شاید یہ ممکن ہو کہ
کسی دوست یا اہلکار سے سفارش کر کے اُس کی ناخن بندی کرا دو جبتک
.... کی کوئی وجہ معاش نہ نکلے گی - میری عقبے گذاری کسیطرح نہیں ہو سکتی
اور اِس لیے تمہاری عقبے گذاری بھی ممکن نہیں پس کوئی نہ کوئی سبیل
اُن کی ناخن بندی کی بہت جلد نکالنی چاہیئے - میں نے سُنا ہے کہ مکان کی تعمیر
شروع کرنے کا بہت جلد ارادہ ہے مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ تم خود رخصت
کب تک لو گے - غالباً دو ماہ کی رعایتی رخصت کا اِستحقاق آپ کو ہو گیا ہو گا
تعمیر کے شروع ہوتے وقت اگر تم بھی یہاں موجود ہو تو بہت مناسب ہو گا -
برخورداران احمد حسین و منظور حسین طالعمرہما کو بہت بہت دعا اور سید غلام یزدانی صاحب کو
سلام پہنچے - زیادہ دعا - راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۴ فروری ۱۹۰۳ء

بات ہے۔ اگرچہ تشویش سب عزیزوں کو ہے مگر اُس کی والدہ اور دادی صاحبہ نہایت بیقرار ہیں۔ آج اُمید تھی کہ تار میں جس خط کا وعدہ تھا وہ پہنچے گا۔ مگر جب ڈاک آئی اور خط نہ ملا تو تشویش اور زیادہ ہو گئی۔ عورتوں کے دلوں کو اپنے دل پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے اور سب کے ساتھ اُن کے خیالات کے موافق برتاؤ کرنا چاہیئے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

۵۷۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہم۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ مدت دراز کے بعد کل تمہارا خیریت نامہ پہنچا۔ خدا کا شکر ادا کیا گیا۔ میں بفضلہ تعالیٰ جس قدر کہ جاڑہ میں اچھا رہ سکتا ہوں اچھا ہوں۔ مگر اب میری حالت ایسی نہیں ہے کہ اِس موسم میں راتوں کو سفر کروں یا جلسوں اور مجمعوں میں شریک ہو سکوں۔ دو تین روز کے لیے سونی پت گیا تھا حامد علی کے بھانجے کا ختنہ تھا۔ باوجودیکہ وہاں گھر کی برابر آرام تھا اور سفر بھی رات کا نہ تھا مگر پھر بھی بہت تکلیف ہوئی۔ انجمن حمایتِ اسلام کے جلسہ میں شریک ہونے کو تو بہت جی چاہتا ہے مگر کچھ خبر نہیں کہ اس موقع پر مزاج کی کیا کیفیت ہو۔ بمبئی کی لوکل کمیٹی نے کانفرنس کے جلسہ میں شریک ہونے کے لیے اِس قدر تقاضے کر رکھے ہیں کہ کچھ انتہا نہیں ....مگر نہ تو ہمت پڑتی ہے کہ اِس موسم میں اب سفرِ دُور دراز کیا جائے اور نہ وہاں پڑھنے کے واسطے نظم تیار کرنے کی طاقت ہے۔ گو اب تک میں نے صاف اِنکار نہیں کیا۔ لیکن بظاہر وہاں جانے کی امید نہیں معلوم ہوتی .... زیادہ دُعا۔

خاکسار الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

۵۸ - برخوردار سعادت اطوار سلّمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
علی گڈھ سے آتے ہوئے دو رات اور ایک دن دلّی میں ٹھیرنا ہوا تھا - علیگڈھ سے
بالکل اچھا آیا - مگر دلّی میں اس شدّت سے نزلہ کا انصباب چھاتی پر ہوا کہ
پچھلے پانچ مہینوں میں جو برابر کھانسی وغیرہ کی شکایت رہی تھی وہ سب فراموش
ہوگئی - ۲۹ فروری کو پانی پت پہنچا - یہاں آکر مرض کو اور بھی ترقی ہوگئی - چنانچہ
آج تین روز سے بخار اور تمام بدن میں درد اور کھانسی بشدت تمام لاحق ہے
اگرچہ اس وقت یہ خط لکھنا نہایت دشوار ہے مگر نہایت ضرورت کے سبب
مجبور لکھتا ہوں ....

برخوردار احمد حسین کی ناکامیابی کا سخت افسوس ہے مگر مجھے نتیجہ نکلنے سے
پہلے ہی اُس کی کامیابی کی کچھ زیادہ امید نہ تھی - میں نے ابکی دفعہ جہاں تک اُسکا حال
پانی پت میں دیکھا پڑھنے لکھنے کا اصلی شوق اُس کے دل میں نہیں پایا - اور
اس سے بھی بہت زیادہ تعلیم سے نفرت کرنے والا حقّن کو پاتا ہوں - یہ خط
اُس کو مت دکھانا - طالبعلم کیسا ہی بدشوق ہو مگر فیل ہونے کا رنج اور ملال
سب کو یکساں ہوتا ہے - جہاں تک ہوسکے اُس کی دلجوئی کرنی چاہیئے -
اور ملامت و نفریں سے احتراز کرنا چاہیئے - منظور حسین اور احمد حسین کو
بہت بہت دعا - اور منظور حسین کو کامیابی کی مبارکباد - احمد حسین سے کہدینا کہ
رنج کرنے کی کوئی بات نہیں ہے نہایت استقلال سے پھر کوشش کرو
انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب ہوگے - اُن کو چاہیئے کہ اپنے بھائی ....
کے حال کو دیکھیں کہ اس غریب کو کوئی امید ہی باقی نہیں رہی - اُس سے تو
بہرحال تم ہزار درجہ بہتر ہو - زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

ابھی تک افاقہ تامہ نہیں ہوا - ظاہر ہے کہ وہ بھائی کو اس حالت میں چھوڑ کر کسیطرح نہیں آسکتے - اور میرے سینے پر کل رات سے پانچویں دفعہ پھر نزلہ کا انصباب شروع ہوا ہے - کل تو چنداں بشدت نہ تھی مگر آج رات کو نہایت تکلیف رہی اور اب بظاہر پندرہ بیس روز تک اس بلا سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا - مجھے منشی شمس الدین صاحب کی خدمت میں عذر لکھتے ہوئے شرم آتی ہے - اس لیے آپ میرا یہ خط اُن کے ملاحظہ کے لیے بھیجدیجئیگا - اور یہ کہلا بھیجئیگا کہ اگرچہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں مگر مجھے امید ہے کہ جب تک انجمن کے فرض سے کم از کم ایک بار سبکدوش نہ ہولوں گا - اُس وقت تک میری رُوح جسم سے مفارقت نہ کرے گی - فرزند علی کا خط بہت دن سے نہیں آیا - اُس کی والدہ نہایت پریشان ہے - اگر تمہارے پاس کوئی خط آیا ہو تو اُس کی خیریت سے جلدی مطلع کرو - زیادہ دعا - بچوں کو بہت بہت دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۸ مارچ ۱۹۰۴ء

۶۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ آجکل لاہور میں (جیسا کہ روزانہ پیسہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے) وبا کا زور شور سنا جاتا ہے - حکیموں کی گلی میں بھی ایک آدھ کیس ہوا ہے - اس خبر کو سنکر سبکو نہایت تشویش ہوئی ہے - بہتر تو یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو تم بھی جسقدر رخصت ملے حاصل کرکے مع بچوں کے یہاں چلے آؤ - ورنہ کم سے کم بچوں کو تو ضرور چند روز کے لیے یہاں بھیجدو - اور تم کو اگر شہر سے باہر کوئی مکان ملے تو وہاں چلے جاؤ - شہر کی حالت بہت بری ہے - آئندہ جو رائے ہو - یہاں بھی دو تین آدمی باہر سے آکر (جیسا کہ سنا جاتا ہے) مرض طاعون میں مر چکے ہیں مگر اب تک قصبہ پاک معلوم ہوتا ہے - پانچ چھ روز سے یہاں سرد ہوا اور کسی قدر ابر کے سبب

خاصی سردی ہوگئی ہے۔ لوگ لحاف اوڑھ کر سونے لگے ہیں۔ غالباً یہ سردی دُور دُور معلوم ہوتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے خلافِ موسم طاعون زور پکڑ گیا ہے خدا رحم کرے۔ اگر بچوں کو نہ بھیجو تو مدرسہ میں اُن کا جانا قطعاً بند کردو۔ اور اُوپر کے مکان میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے اُن کو رکھنا چاہیئے۔ اور تعلیم کا انتظام وہیں کر دینا چاہیئے۔ **جو لوگ محض تقدیر کے قائل ہیں اور تدبیر کو بیکار سمجھتے ہیں اُن کے لیے حضرت عمرؓ کا قصّہ نہایت تسکین بخش ہے**۔ اِسلام کا لشکر کسی مہم پر جا رہا تھا۔ خلیفہ بھی لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ سپہ سالار نے راہ میں لشکر کو وہاں ٹھہرا دیا جہاں طاعون کا زور ہو رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ سُنا تو فوراً وہاں سے کُوچ کرنے کا حکم دیدیا۔ ایک صحابی نے کہا کہ اَفِرَارًا مِنَ الْقَدَرِ یعنی کیا خدا کے حکم سے بھاگتے ہو؟ حضرت نے کہا نَعَمْ۔ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰہِ یعنی ہاں خدا کے حکم سے اُسی کے دوسرے حکم کیطرف بھاگتے ہیں؛ یعنی وبا اور امن دونوں اُسی کے حکم سے ہیں۔ اِس لیے وبا سے بھاگتے ہیں اور امن کیطرف جاتے ہیں۔

ایک اور تکلیف حسبِ عادت دیتا ہوں۔ منشی گنگا سہائے اپنی پنشن کے معاملہ میں کچھ تم سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ صاحب محکمہ ڈسٹرکٹ جج فیروزپور میں سر رشتہ دار ہیں۔ اُن کی سروس پوری ہوچکی ہے۔ شاید اُن کو پنشن لینے پر مجبور کیا گیا ہے اور وہ ایک سال کی اور مہلت چاہتے ہیں۔ اپنا مفصل حال وہ خود لاہور میں آکر تم سے بیان کریں گے۔ اگر کوئی جائز طور کی اِمداد تم سے اُن کے معاملہ میں ہوسکے تو ضرور کرنا۔ لالہ گوبندلال کائتھ جو ہمارے دوست اور ہموطن ہیں۔ منشی گنگا سہائے اُن کے رشتہ دار ہیں اور وہی

اِس تحریر کے بھیجنے کے باعث ہوئے ہیں۔ زیادہ دعا۔ بچوں کو بہت بہت دعا
(نظم درست کرکے میں نے کل منشی شمس الدین صاحب کے نام بھیجدی ہے)
راقم۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۷ اپریل ۱۹۰۴ء

۶۱۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ ....
دو تین مہینے .... کو بیکار ہوئے گذر گئے ہیں۔ اُس کا جہاں تک ممکن ہو خیال رکھنا۔ مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ میں یہ مضمون اُن کی درخواست سے نہیں لکھتا ہوں۔ بلکہ صرف اِس وجہ سے لکھتا ہوں کہ ہمسایہ کی تکلیف دوسرے ہمسایہ کے لیے سوہانِ رُوح ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ لاہور میں جیسا کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے ابتک پلیگ کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ زیادہ دُعا۔ یہاں بہر نوع خیریت ہے۔
راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء

۶۲۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ مبارکباد کے تار اور خط کا اور اُس بڑی کوشش کا جو اِس باب میں کی گئی ہے۔ شکریہ قبول ہو۔ اِس خطاب کے ملنے پر جو خوشی اور دلچسپی پبلک کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ وہ بالکل توقع اور اُمید سے بالاتر ہے۔ مبارکباد کے تاروں اور خطوں کا اِس قدر روزانہ ہجوم رہتا ہے کہ اول اول دس بیس کا جواب دینے کے بعد اب اِس کے سوا کچھ چارہ نہیں معلوم ہوتا کہ بذریعہ اخبارات کے عام طور پر سب کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ بل صاحب کا شکریہ خواہ وہ ولایت میں ہوں اور خواہ ہندوستان میں اپنی طرف سے اور نیز میری طرف سے تمہیں لکھو گے۔ اور نیز ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں جو شکریہ گورنمنٹ کا بھیجنا چاہیئے۔ اُس کا مسودہ بھی تمہیں لکھ کر میرے پاس بھیجدو۔ میں

کیا تھا۔ موقوف رکھا گیا۔ یہاں کی حالت ایسی نہیں ہے کہ اِس قسم کے جلسے منعقد کیے جائیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سے میں کرنال میں مل آیا تھا۔ پھر وہ پانی پت آئے اور کل تک اور یہیں رہیں گے۔ یہاں بھی ایک دفعہ ملا۔ بہت مہربانی اور عنایت سے ملے۔ آبزرور میں میری نسبت جو کچھ لکھا تھا وہ پڑھ چکے تھے۔ میری کتابیں دیکھنے کی خواہش کرنال میں کی تھی۔ چنانچہ پانی پت میں اپنی سب کتابیں ایک دو کے سوا اُن کی نذر کر آیا ہوں۔

۲۸ جولائی کو لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ علی گڈھ آنے والے ہیں اور سب ٹرسٹیوں کو بُلایا گیا ہے۔ وہاں جانے کا مصمم ارادہ ہے مگر فرزند علی کے انتظار میں اب تک نہیں گیا۔ علی گڈھ سے آٹھ دس روز کے واسطے میرٹھ جانا ہوگا۔ کیونکہ .... کی صحت مخدوش ہے۔ اور جب تک میں وہاں نہ جاؤں اُس کا علاج کرنے کا کسی کو خیال نہیں۔ وہ حد سے زیادہ کمزور ہو گئی ہے اور ڈاکٹر نے اُس کی حالت نازک بتائی ہے۔ دیکھیے خدا کو کیا منظور ہے یہاں عبدالولی کا حال بدستور ہے۔ اُس کی بیماری نے خاص کر اُس کی ماں کی زندگی تلخ کر دی ہے۔ خدا اُس کے حال پر رحم کرے۔ زیادہ دُعا

برخوردار احمد حسین اور منظور حسین کو بہت بہت دُعا کہدینا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء

۶۴۔ برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ کل تمہارا استر نامہ پہنچا۔ تمہاری اور بچوں کی خیریت اور ڈائرکٹر صاحب کی چٹھی کا مضمون سُنکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ جب صاحب موصوف ولایت سے واپس آئیں تو مجھے ضرور مطلع کرنا .... بدقسمتی سے مسٹر ماریسن کالج سے علیحدہ ہونے والے ہیں اور اُن کے بعد کالج کے ٹرسٹیوں کو

ایک ایسا مسئلہ حل کرنا ہے کہ اگر سرسید مرحوم بھی زندہ ہوتے تو انکو بھی اسکا حل کرنا سخت دشوار ہوتا کیونکہ مسٹر بک اور مسٹر ماریسن کے بعد انکا ایک ایسا جانشین جو انہیں کی صفات کے ساتھ موصوف ہو تلاش کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ درحقیقت یہ ایک نہایت نازک وقت ہے۔ جس سے زیادہ نازک وقت سرسید کی وفات کے بعد کبھی ٹرسٹیوں کو اور خاص کر سکرٹری و جائنٹ سکرٹری کو پیش نہیں آیا۔ اگر مسٹر ماریسن کی جگہ کوئی ایسا پرنسپل مقرر نہ کیا گیا جو محمدن کالج اور مسلمانوں کے ساتھ ویسی ہی ہمدردی نہ رکھتا ہو جیسی مسٹر بک، مسٹر آرنلڈ اور مسٹر ماریسن رکھتے تھے تو نہایت اندیشہ بلکہ قریب یقین کے ہے کہ کالج نے جو گذشتہ پانچ سال میں غیر معمولی ترقی کی ہے وہ کان لم یکن ہو جائے گی .... (زیادہ دعا)

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۹ر اگست ۱۹۰۴ء

۶۵۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہم - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ برخوردار سجاد حسین نے اول تو مدت سے خط ہی نہیں بھیجا - اور رخصت کی منظوری یا نامنظوری کے متعلق آجتک کوئی اطلاع نہیں دی - اگر تمھیں اس باب میں کچھ اطلاع ملی ہو یا مل سکتی ہو تو ضرور دریافت کر کے مجھے لکھنا کئی دن سے یہاں یہ افواہ ہے اور بعض تحریروں سے بھی معلوم ہوا ہے کہ تم کیتھل میں سب ڈویژنل آفیسر ہو کر آنے والے ہو - اس خبر کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟

پرسوں تحصیل سے حسب الحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال اس مضمون کا خط آیا ہے کہ ۳ر اکتوبر کو شمس العلمائی کی سند جو گورنمنٹ سے آگئی ہے ڈسٹرکٹ بورڈ کرنال کے جلسہ میں تم کو دی جائے گی - اس روز جلسہ مذکورہ میں آکر سند

حاصل کریں۔ اس تاریخ ضلع کے بعض نمبرداروں وغیرہ کو بھی انعام دیا جائے گا
بابت کسی حسن خدمت کے۔ مگر تمہارے ہی ایک تحریر سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ
سال تمام پر جو کانوڈکیشن کا جلسہ بمقام لاہور ہوگا وہاں یہ رسم ادا کیجائے گی۔
شاید بُعدِ مسافت کے سبب یہ تجویز موقوف رہی ہو۔ امجد حسین کی ولادت
مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس کو عمرِ طبیعی تک اپنے والدین کے سایہ میں پہنچائے
برخوردار احمد حسین کو بھی بھائی کے پیدا ہونے کی مبارکباد پہنچا دینا۔ یہاں
بفضلہ تعالیٰ نہایت مایوسی کی حالت میں جبکہ چودہ پندرہ روز سے برابر پچھوا
چل رہی تھی اور جنگل میں سبزہ اور گھاس ناپید ہوگیا تھا۔ پانچ چھ روز تک
نہایت اعتدال کے ساتھ برابر بارش ہوتی رہی۔ دلّی میں بھی ایسا ہی حال ہے
اگرچہ وہاں مکانات بہت گر گئے۔ سنا ہے کہ لاہور میں بالکل بارش نہیں ہوئی
خدا رحم کرے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۴ء

۶۶۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
کل یا پرسوں روزانہ پیسہ اخبار میں یہ خبر دیکھی ہے کہ سر چارلس ریواز صاحب
چھ مہینے کی رخصت پر ولایت جانے والے ہیں۔ غالباً یہ خبر صحیح ہوگی مگر
معلوم نہیں کہ اِس رخصت کے گذرنے پر پھر واپس ہندوستان میں آویں گے
یا نہیں؟ اور اگر نہ آویں گے تو اُن کی جگہ کس کے آنے کی خبر ہے؟ میں نے
اُڑتی سی یہ بھی خبر سنی ہے کہ ایٹیسن صاحب جو بالفعل ولایت میں ہیں وہ
ریواز صاحب کی جگہ آنے والے ہیں۔ اِس کے متعلق جو اطلاع تم کو ملی ہو
اُس سے ضرور مطلع کرنا .... یہ بھی سنا گیا ہے کہ ریواز صاحب بہادر
کی روانگی سے پہلے تمہارا ارادہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر واپس چلے جانیکا ہے

اِن تمام باتوں کی اصلیت سے اگر نامناسب نہ ہو ضرور اطلاع دینا۔ برخوردار سجاد حسین کے خط سے اور نیز تمہاری تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ اُنہوں نے چھ مہینے کی فرلو کے لیے درخواست کی ہے۔ اور امید تھی کہ اوائل ستمبر میں وہ رخصت سے مستفید ہو جائیں گے۔ مگر آج تک اُنہوں نے پھر اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ معلوم نہیں کہ رخصت منظور ہوئی یا نامنظور ہوئی۔ یا ابتک کچھ جواب نہیں ملا۔ اِس حال سے بھی اگر کوئی اطلاع ملی ہو تو ضرور مطلع کرنا چونکہ وہ دَورہ میں ہیں اِس لیے اُن سے دریافت کرنیکا بہت کم موقع ملتا ہے جو خط اُن کے نام بھیجا جاتا ہے اُس کا جواب مدت دراز میں وصول ہوتا ہے کیونکہ خط اُن کے پاس بہت دیر میں پہنچتا ہے۔ فرزند علی نے متعدد درخواستیں اِشتہارات کی بنیاد پر اطراف وجوانب میں بھیجیں۔ مگر کہیں سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ عبدالولی کا حال بدستور ہے۔ اُس کو مع اُس کی والدہ کے میرٹھ لے گیا تھا۔ ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب کا عِلاج ہوتا رہا۔ پھر وہاں سے دس بارہ دن کی دوا لے کر یہاں چلے آئے۔ یہاں آتے ہی مرض میں پھر شِدّت ہوگئی۔ یہاں تک کہ وہ دوا چھوڑ دی گئی۔ پھر موضع ... تحصیل کرنال میں ایک مسلمان رانگھڑ کے پاس جو ایک بوٹی سے مرض صرع کا علاج کرتا ہے میں خود اُس کو لے کر گیا۔ تین دن اُس نے ایک بوٹی کا عرق ناک میں ڈالا۔ پھر رخصت کر دیا۔ یہاں آکر پھر وہی حالت ہوگئی۔ اخلاق حسین کی بیوی مدت سے بیمار چلی جاتی ہے۔ وہ اِسی وجہ سے [illegible] مہینہ کی رخصت پر آئے ہوئے ہیں۔ مگر مرض کا حال بدستور ہے۔ اس لیے بیوی کو عنقریب کیمپوند لیجانے والے ہیں۔ دونوں لڑکے یہاں رہیں گے۔ ادھر عبدالعلی رام پور میں بیمار ہیں۔ اللہ خیر ہے کہ رخصت مل جائے تو یہاں آنیوالے ہیں

ان مکروہات نے مجھے بالکل معطل اور بیکار کر دیا ہے۔ بہر حال خدا کا شکر ہے
کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں ہمجنسوں سے بہتر حالت میں ہوں ....
.... زیادہ دعا۔ احمد حسین اور منظور حسین کو بہت بہت دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء

۶۷۔ (برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے واضح ہو کہ میں
عبد الولی کو ساتھ لے کر ڈاکٹر صاحب کے ملاحظہ کے لیے دہلی گیا تھا۔ وہاں
سجاد حسین کا خط پہنچا کہ یہاں عبد العلی زیادہ بیمار ہیں میں فوراً وہاں سے چلا آیا
یہاں آکر دفعتاً سنا کہ سات کو ان کا انتقال ہوگیا۔ چونکہ مجھے ابتدا سے ان کی
زندگی کی طرف سے مایوسی تھی اس لیے میرے دل پر کچھ زیادہ اثر نہیں ہوا
میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں بھی ان کے بچنے کی امید نہ ہوگی مگر تمہارا تعلق میری
ذات کی نسبت زیادہ قوی اور قریب تر تھا اس لیے یقیناً تمہارے دل پر
سخت صدمہ گذرا ہوگا۔ لیکن تم سمجھدار اور دانشمند ہو۔ اس لیے امید ہے کہ
اس امر ناگزیر کو جو ہر شخص پر پیش آنے والا ہے نہایت صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کروگے
اور خدا کا شکر کروگے کہ مرحوم اپنے گھر پہنچ گئے اور اپنے
بزرگوں ... اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اسی
... آمین ثم آمین۔ اللّٰهم اغفر لنا وارحمنا واحشرنا مع
عبادك الصالحين

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء

آجکل مختلف قسم کے کاموں کا اس قدر ہجوم ہوگیا ہے کہ عزیزوں اور
دوستوں کے ضروری خطوں کا بھی جواب لکھنا مشکل ہوگیا ہے۔ تم
... بالکل مطمئن رہو۔ اور مہربانی کر کے

بہت جلد ایک کاپی پبلک لائبریری لاہور کے قواعد کی جو غالباً لائبریری سے مل سکے گی منگوا کر بھیجدو - جو روپیہ وکٹوریہ میموریل فنڈ میں جمع تھا - اب اُس روپیہ کا مصرف یہ قرار پایا ہے کہ ایک پبلک لائبریری بیادگار ملکۂ مرحومہ قائم کی جائے اور ڈپٹی کمشنر بہادر نے اُس کا پیٹرن ہونا منظور فرمایا ہے مگر اس بد نصیب قصبہ کی بھلائی کا جو کام کیا جاتا ہے وہ اس کو راس نہیں آتا کمیٹی لائبریری میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے جسکا مفصل حال فرصت کیوقت لکھونگا

الطاف حسین ازپانی پت - ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء

۶۸ - برخوردار سعادت اطوار طولعمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ مرزا احسان علی کو دیوان اور دو تین چھوٹے چھوٹے رسالے جلد باندھنے کو آج دے کر روانہ کر دیا ہے - اور چند رسالے جو علی گڈھ سے آنیوالے ہیں وہ بھی کل تمہارے پاس بھیجدیے جائیں گے یا علی گڈھ سے براہ راست تمہارے پاس پہنچینگے - وہ بھی مرزاجی کو دے دینا - اور جب وہ سب جلدیں باندھ لیں جنکا نمونہ اُن کو دے دیا گیا ہے تو اُنہیں سے ایک چھوٹے سے بکس میں باحتیاط تمام سب کتابیں رکھواکر ۱۶ - ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء تک پیسنجر ٹرین میں جنکی معرفت اُن کا پیش کرنا مناسب معلوم ہو - اُنکے پاس بمقام لاہور روانہ کر دینا - حاجی شمس الدین صاحب نے آپ ہی کے مکان پر وعدہ کیا تھا کہ میں ان کو پیش کر دوں گا - اور فقیر افتخار الدین صاحب سے امید ہے کہ وہ بھی بوجہ احسن تمہاری تحریر پہنچنے پر پیش کر دیں گے - یا ایک اور شخص جو پہلے انجمن حمایت اسلام میں پروفیسر تھے اب امیر کیساتھ ہیں اور غالباً اوروں کی نسبت فارسی میں زیادہ صفائی سے گفتگو کر سکتے ہونگے غرض ان تینوں صاحبوں میں سے جنکی معرفت آپ مناسب سمجھیں پیش کرا دیں

انہیں کتابوں میں ایک منظوم پشتو ترجمہ مسدس حالی کا جو مولوی غلام محمد خان صاحب رئیس چارسدہ نے کیا ہے شامل ہے۔ اور نواب محسن الملک سے دریافت کیا ہے کہ اگر ان کی رائے ہو تو سر سید کی لائف کی ایک جلد بھی انہیں کتابوں کے ساتھ بھیجدی جائے۔ اگر انکی رائے ہوئی تو اس کی ایک جلد بھی علیگڈھ سے براہِ راست آپ کے پاس پہنچے گی۔ میرا مطلب اِن کتابوں کے بھیجنے سے اِس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اول تو امیر صاحب نے میری تصنیفات کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اِس لیے اُن کا بھیجنا ضرور ہے۔ دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اصحاب میں سے امیر صاحب پر یہ بات ظاہر کر دے کہ ان کتابوں سے مسلمانانِ ہندوستان میں تعلیم اور ترقی کی بہت بڑی تحریک پیدا ہوئی ہے تو شاید امیر صاحب کو فارسی یا پشتو میں اِن کتابوں کے ترجمہ کرانے کا خیال پیدا ہو جائے۔ امید ہے کہ جن صاحب کے توسط سے آپ یہ کتابیں وہاں پیش کرائیں گے۔ اپنی تحریر کے ذریعہ سے یہ تمام مراتب اُن کے ذہن نشین کر دیں گے)۔..................

.... گھر میں اور سب بچوں کو دعا۔

خاکسار الطاف حسین حالی۔ پانی پت۔ ۹ رفروری ۱۹۰۷ء

۶۹۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ امید ہے کہ مرزا احسان علی نے سب کتابوں کی جلدیں باندھ لی ہونگی یا آجکل میں باندھ لیں گے۔ میرا ارادہ خود آکر کتابوں کا پارسل اپنے سامنے روانہ کرنے کا تھا۔ مگر سردی کی شدت اور طبیعت کی نادرستی مانع ہوئی۔ لیکن امید ہے کہ میرے وہاں موجود ہونیکی ضرورت نہ ہوگی۔ مرزا احسان علی جیسا کہ اُن کو سمجھا دیا گیا ہے۔ ایک چھوٹے سے بکس میں قرینے کے ساتھ سب کتابیں لگا کر اُسمیں کو کے جڑ دینگے

آپ کا بڑا کام اِس بات کا تجویز کرنا ہے کہ یہ کتابیں کن صاحب کی معرفت امیر صاحب کی خدمت میں پیش کرائی جائیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کتابیں صرف اِس لیے بھیجی جاتی ہیں کہ امیر صاحب نے محض سرسری طور پر جبکہ محسن الملک نے میرا تعارف کرایا تھا۔ میری تصنیفات دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ اگرچہ مجھے اُمید نہیں ہے کہ امیر صاحب کو وہ بات یاد بھی رہی ہوگی لیکن بہرحال اُن کے حکم کی تعمیل کرنی ضرور ہے۔ اب آپ اِن کتابوں کو کسی اپنے ایسے دوست کے توسط سے بھیجیں جن کی نسبت بالیقین واثق ہو کہ وہ بوجہ شائستہ مناسب اور موزوں وقت پر امیر صاحب کی خدمت میں پیش کردیں گے۔ عزیزی غلام الحسنین نے جو ہربرٹ سپنسر کی کتاب کا ترجمہ فقیر صاحب کو دیا تھا۔ اُس کی اب تک کچھ خیر خبر نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کتابیں بھی بمقام لاہور پیش نہ ہوں۔

یہاں تک خط لکھا تھا کہ تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ میں ایک عرضداشت امیر صاحب کے نام کی آج ہی فارسی میں لکھ کر آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اِس کو آپ اپنے خط کے ساتھ فلک صاحب یا فقیر صاحب کے پاس بھیج دیں اور اِسی کے ساتھ پارسل کتابوں کا محصول ادا کر کے مسافر گاڑی میں روانہ کردیں۔ کتابوں کے نام جسطرح اور جس خط میں آپ مناسب سمجھیں لکھوا دیں مجھ سے پُوچھنے کی ضرورت نہیں ....

(اگرچہ میں عرضداشت میں مختصر طور پر ہر ایک کتاب کا حال لکھوں گا۔ مگر جن صاحب کے توسط سے یہ کتابیں پیش ہوں گی اُن کو بھی زبانی اِن کتابوں کا حال اور جو اثر اُن کا ہندوستان کے مسلمانوں پر ہوا ہے بیان کرنا امیر صاحب کے سامنے ضرور ہوگا۔ مصنف خود اپنی تصنیفات کی نسبت

جو کچھ کہے وہ قابلِ قبول نہیں ہوتا۔ محسن الملک کو چونکہ بہت سے ٹرسٹیوں کو انٹروڈیوس کراتا تھا۔ اس لیے وہ میری نسبت اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکے کہ یہ فارسی اور اُردو دونوں زبانوں کے شاعر ہیں اور ہندوستان میں ان کا کوئی مثل نہیں ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ ایشیائی شاعری جو محض ایک بیکار چیز تھی اسکو مفید بنایا گیا ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے خیالات میں ایک انقلابِ عظیم پیدا کیا گیا ہے)۔ زیادہ دُعا۔

راقم۔ الطاف حسین عفی عنہ

ہاں خوب یاد آیا۔ میں عرضداشت کا صرف مسودہ آپکے پاس بھیجوں گا کیونکہ یہاں نہ عرضداشت کے قابل کاغذ ملیگا۔ اور نہ خوشنویس میسر ہوگا آپ مخدومی محمد کرم اللہ خاں صاحب یا لالہ بہاری لال مشتاق کی معرفت اس عرضداشت کو عمدہ کاغذ پر کسی خوشنویس سے لکھوا کر اور عمدہ لفافہ میں ملفوف کرکے خواہ کتابوں کے بکس کے اندر رکھوا دیجئیگا۔ یا علیحدہ رجسٹری کرا کے بھیجدیجئیگا۔ مگر جہانتک ممکن ہو ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ بیسویں فروری سے پہلے پہلے عرضداشت اور کتابوں کا پارسل ملک صاحب یا فقیر صاحبکے پاس پہنچ جائے۔ لالہ بہاری لال امید ہے کہ بہ نسبت خانصاحب کے زیادہ آسانی سے عرضداشت صاف کرادیں گے۔ عرضداشت کے کاغذ پر کسی قسم کا کام بنوانے کی ضرورت نہیں۔ محض سادہ مگر عمدہ کاغذ ہونا چاہیئے زیادہ دعا۔ مسودہ عرضداشت بھی اسی خط میں ملفوف کرتا ہوں۔

پانی پت۔ ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء

۷۰۔ برخوردار اقبال نشان سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں مع حبیب کے کل پونے دس بجے رات کے ڈاک میں مع الخیر پانی پت پہنچا

اگرچہ ارادہ تھا کہ جب کلکتہ سے عینک آ لے تب وہاں سے روانہ ہوں مگر ممبران کونسل آف ریجنسی پٹیالہ کو ایجنٹ صاحب نے چائل میں بلایا تھا۔ چنانچہ آج تینوں ممبر چائل روانہ ہو گئے ہوں گے۔ خلیفہ صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد مجھے وہاں تنہائی میں وحشت ہوتی۔ اس لیے کل ساڑھے دس بجے دن کے میں وہاں سے چل پڑا۔ تمہارا کارڈ کل صبح کو میرے پاس وہیں پہنچ گیا تھا۔ نواب محمد خانصاحب نے مجھے بھی پچاس روپے بھیجنے کی اطلاع دی تھی۔ اور میں وہیں اُن کا شکریہ لکھ آیا تھا۔ خانصاحب کہدینا بھائی سید فیاض حسین سے آج ملکر بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔ بہت دیر تک تمہاری تعریف کرتے رہے۔ یہانتک کہ تعریف کرتے کرتے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ عزت اور نیکنامی کے ساتھ زندہ اور صحیح وسالم رکھے۔ اور دین و دنیا کے حسنات عطا فرمائے۔ حبیب یہ خط لیکر کل اپنی بہن کو لیکر گوڑ گانوے جاویگا۔ اور غالباً پرسوں تک واپس تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ مجھے اُس کے ساتھ لیجانے سے بہت آرام ملا جو اور کسیکے ساتھ لیجانے سے نہ ملتا۔ اُس کو یہ خیال ہے کہ خواجہ صاحب مجھ سے ناراض ہیں اور اب شاید مجھے نہ رکھیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس کا یہ خیال کہاں تک صحیح ہے؟ لیکن اگر یہ خیال صحیح ہو۔ اور فی الواقع تم کو اب اُس کی ضرورت نہ رہی ہو۔ یا اُس کی کسی بات سے ناراض ہو۔ یا تخفیفِ خرچ کی نظر سے اُس کو علیحدہ کرنا منظور ہو۔ تو میں یہ نہیں کہتا کہ خواہ مخواہ اُس کو ملازم رکھو۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ مدت تک اُس نے تمہاری خدمت کی ہے اور اِس وقت کے سوا اُس نے تم کو ہمیشہ خوش رکھا ہے۔ اور آرام دیا ہے۔ اِس واسطے اُس کے حقوق سابقہ خدمت کا

لحاظ رکھنا ضرور ہے۔ جہانتک ممکن ہو اُس کو سرکاری ملازمت میں لیلو اگر تمہارے حلقۂ اختیار میں اُس کی کھپت نہ ہو تو اُس کی سفارش کرکے کہیں نوکر رکھوا دو۔ اور جب تک اُس کے لیے کوئی صورت نکلے۔ اُس کو اپنی خدمت سے جدا نہ کرو۔

امید ہے کہ پیشانی کے ورم کی اب کوئی شکایت نہ رہی ہوگی۔ اور تم اور بچے سب بخیریت ہوں گے۔ خانصاحب اگر ابھی قطب نہ گئے ہوں تو میری طرف سے بعد تسلیم و نیاز کے عرض کردینا کہ میرا جی بھی بے اختیار یہ چاہتا ہے کہ کچھ عرصہ تک آپ کے ساتھ قطب صاحب میں رہوں۔ مجھے ایسی فارغ البالی کی زندگی اور کہاں مل سکتی ہے۔ اور آپ جیسا رفیق و دمساز و غمخوار کہاں میسر ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو شاید یہی منظور ہے کہ اخیر زندگی تلخی سے گذرے میرا نفس ہرگز گوارا نہیں کرتا کہ عبدالولی کی ماں کو جسے بظاہر دنیا میں خدا کے بعد میرے سوا کسی کا سہارا نہیں ہے۔ سخت مصائب میں مبتلا چھوڑ کر آپ آرام و آسائش سے زندگی بسر کروں۔ اِس لیے جو چند انفاس باقی ہیں چاہتا ہوں کہ اُس کی غمخواری و اعانت میں گذریں "بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد" برخوردار احمد حسین اور منظور حسین کو بہت بہت دعا کہدینا۔ زیادہ خیریت

راقم الطاف حسین حالی پانی پت - ۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء

۱۷ - برخوردار خواجہ تصدق حسین سلمہم اللہ تعالیٰ۔ دہلی اور لاہور کی پبلک لائبریری کے قواعد اور مسودہ قواعد لائبریری پانی پت جو لالہ رامچندر نے مرتب کیا ہے آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اُمید ہے کہ مسہل کی تکان اور کمزوری اب نہ رہی ہوگی۔ ایسا موقع پھر ملنا مشکل ہے۔ آپ مولوی عبدالسلام صاحب اور لالہ رام چندر کو بلاکر کوئی وقت آج ہی اُن کے مشورہ سے کل یکشنبہ کو

مقرر کر دیں اور ان قواعد پر نظرِ ثانی کر کے ان کو اس قابل بنا دیں کہ صاف کرا کے صاحب ڈپٹی کمشنر کے ملاحظہ کے لیے بھیج دیے جائیں۔ میں سکرٹری شپ سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ مگر تا وقتیکہ قواعد طیار ہو کر منظور نہ ہو جائیں اور کمیٹی لائبریری کی رجسٹری نہ ہو جائے سبکدوشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مجھے امید نہیں کہ میرے بعد کسی کو رجسٹری کرانیکا خیال ہو ....

میرا پاؤں دُکھتا ہے چلنا پھرنا دشوار ہے۔ اس سبب سے دو چار روز میں نہیں آسکتا۔ اس کے سوا مکان کی مرمت بھی ہو رہی ہے۔ اگر آپ ان قواعد کو درست کرا دیں گے تو میں نہایت ممنون ہونگا۔ زیادہ دُعا

الطاف حسین۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۰۸ء

۷۴۔ برخوردار خواجہ تصدق حسین سلمہم اللہ تعالیٰ .... کا ایک لمبا چوڑا خط آیا ہے جسکو اُس کی خواہش کے موافق تمہارے دیکھنے کو بھیجتا ہوں۔ اس خط کو کم سے کم ایک دفعہ بغور اول سے آخر تک پڑھ لینا ضرور ہے۔ اور اگر تمہاری توجہ سے کوئی صورت اُس کی بھلائی کی نکل سکے تو اپنی طرف سے ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ آگے جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا۔ اُس کی زندگی اب تک بہت ہی بے لطفی کے ساتھ گذری ہے۔ نہ اُس کے کام اور محنت کی کوئی قدر کرتا ہے۔ نہ اپنے سررشتہ میں اُس کو کوئی دوست یا غمخوار نظر آتا ہے جنگل اور ویرانہ میں رہتے رہتے وحشیوں کی سی حالت ہو گئی ہے۔ جو شکایت مرض کی اکثر لاحق رہتی ہے۔ اسکے لیے دوا دارو اور علاج کا کوئی معقول انتظام نہیں ہو سکتا۔ متعلقین کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ چاروں طرف جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھتا ہے۔ کوئی مربّی یا حمایتی تمہارے سوا نظر نہیں آتا۔ مگر تم کو اس خیال سے کہ تم کو ناگوار نہ گذرے خود کبھی نہیں لکھتا۔ لیکن یہ اُسکی

حماقت ہے - تم سے کیسی شرم اور کیسا حجاب - یہ ویسی ہی شرم وحیا ہے جس کی نسبت کہا گیا ہے اَلْحَیَاءُ یَمْنَعُ الرِّزْقِ بہرحال جہاں تک ممکن ہو اُس کی بہتری کی کچھ فکر کرنی ضرور ہے - آگے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْد زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء

۴۳ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے واضح ہو کہ میں اب تک رمضان المبارک کے سبب کہیں باہر نہیں جا سکا - مگر اب رمضان ختم ہو گیا ہے - میں آج ہی کل میں کہیں باہر جاؤں گا - اگر آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی موجود ہو - جو کھانا پکانا جانتا ہو - اور گھر کے کاروبار بھی کر سکتا ہو تو یا تو اسکو میرے پاس بھیجدو - یا جب میں دہلی آجاؤں اُس وقت اُس کو میرے ساتھ کر دینا - میں کہیں دور نہیں جاؤں گا - زیادہ سے زیادہ بیس تیس کوس جا کر چند روز قیام کرونگا - دوسری بات یہ ہے کہ ...... صاحب جنکو آپ جانتے ہیں چند روز سے یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں - اُن کی امداد کیلئے کچھ رقمیں لکھی گئی ہیں - آپ بھی اسمیں شریک ہوں - فہرست اسمائے امداد کنندگان آپ کے دیکھنے کو بھیجتا ہوں -

غالباً میرٹھ سے آج زنانی سواری مع حقّن کے بخیر وعافیت دہلی پہنچ گئی ہوگی - اگر ایک آدھ روز اُن کا ارادہ وہاں ٹھیرنے کا ہو تو اُن کے آنے کی اطلاع فوراً کر دیجیئگا - اور جب وہ مع الخیر اس طرف روانہ ہوں تو مہربانی کر کے دو تین روپے کے باریک چاول (شاید سیلا چاول بہتر ہوگا) کسی واقفکار آدمی سے منگوا کر اُن کے ساتھ کر دینا - مجھے اب روٹی ہضم نہیں ہوتی - غذا کا مدار گویا صرف چاول پر رہ گیا ہے - پرسوں تک دستوں کی زیادہ شکایت تھی - کل سے کسی قدر بہتر حالت ہے - سیّد کو آٹھ روپے

پہنچ گئے - آج ہی اُس کا کارڈ آیا ہے - سب عزیزوں کو دعا پہنچے - یہاں سب عزیز بخیریت ہیں - زیادہ دُعا

الطاف حسین از پانی پت - ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء

۷۴ - برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ - تمہارا خط ظہری رقعہ مولوی عبدالرحیم خانصاحب پہنچا - رقعہ کا مضمون معلوم ہوا - سجاد حسین کو آج تمہارا خط دِکھایا گیا - وہ کہتے ہیں کہ میں ۹ اگست سے پہلے نہیں جاؤں گا ۱۱ اگست کی شب کو بھائی کے ہمراہ چلا جاؤں گا - مولانا مظفر علی خانصاحب کو خدا جانے تم نے کیا لکھدیا ہوگا - اُن کا پانی پت تشریف لانا خاصکر مجھ سے مِلنے کے لیے مناسب نہیں معلوم ہوتا - میں تو خود اُن کی خدمت میں حصار جانیکا اِرادہ رکھتا ہوں - بہتر یہ ہے کہ جب اُن کے تشریف لانے کی اطلاع مِلے مجھے فوراً لکھ بھیجو - میں اُسی وقت دِلّی چلا آؤں گا - ....

الطاف حسین عفی عنہ - ۴ اگست ۱۹۰۴ء

۷۵ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے واضح ہو کہ منشی انوار احمد صاحب سفیر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی زبانی یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ آنریری سکرٹری کمیٹی عربی سکول یعنی عزیزی خانبہادر محمد حسین خانصاحب کانفرنس مذکور کے آئندہ اجلاس کے لیے عربی سکول کا مکان شاید اِس خیال سے دینا نہیں چاہتے کہ دربار تاجپوشی کے موقع پر اسکا کرایہ کثیر ملنے کی توقع ہے - میں نے دیگر ذرائع سے یہ بھی سنا ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب کے سوا دیگر ممبران کو مکانِ مدرسہ کے دینے میں کچھ عذر نہیں ہے - افسوس ہے کہ محمڈن کالج اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس جن کا بانی خود دہلی کا باشندہ تھا - اُن کے ساتھ ہندوستان کے ہر حصہ کے

مسلمانوں میں پوری پوری ہمدردی پائی جاتی ہے۔ لیکن اہلِ دہلی کو جو سرد مہری ابتدا سے علی گڈھ کی تحریک کے ساتھ رہی ہے وہ آج تک برابر چلی جاتی ہے سرسید کے مرنے پر اطرافِ ہندوستان سے صدہا تار تعزیت کے آئے تھے مگر دلی سے جیسا کہ محسن الملک نے مدرسہ طبیہ کے ایک جلسہ میں کہا تھا تار تو تار ایک خط بھی پڑسے کا کسی نے نہیں بھیجا۔ دلی میں دوبار کانفرنس کا اجلاس ہوا مگر ہر دفعہ ایک مہمانِ ناخواندہ کی طرح لوگ وہاں جا دھمکے۔ جہانتک مجھے علم ہے۔ اہلِ دہلی میں سے کبھی کسی نے کانفرنس کو وہاں نہیں بلایا۔ اور اب جو تیسری بار لوگوں کا ارادہ وہاں اجلاس کرنے کا ہے (اور اِسوقت چونکہ محمدن یونیورسٹی کی تحریک بہت بڑے پیمانہ پر تمام ملک میں ہو رہی ہے، اِس لیے کورونیشن کے موقع پر کانفرنس کا اجلاس وہاں کرنا نہایت ضروری) اسمیں یہ کہکر روڑا اٹکایا جاتا ہے کہ ہمیں عربی سکول کے متعلق بہت روپیہ درکار ہے۔ اِس لیے کانفرنس کے لیے مکان نہیں دیا جاسکتا۔ مجھے قوی امید ہے کہ اگر ڈپٹی کمشنر صاحب کو کانفرنس کی ضرورت پر بوجوہات مطلع کیا جاتا تو وہ بہت خوشی سے مکان کے دیے جانے کی اجازت دیدیتے کیونکہ یہ لوگ تعلیم میں مدد دینے کو برخلاف ہماری قوم کے ایک بہت بڑا فرض سمجھتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ عربی سکول کی مدد چھ کروڑ مسلمانوں کی تعلیم میں مدد دینے کے برابر نہیں ہوسکتی۔ عربی سکول کی ضروریات بہت آسانی سے پوری ہوسکتی ہیں اگر چند اصحاب صرف دلی ہی سے چندہ جمع کرنے کے لیے کھڑے ہوجائیں۔

الغرض اس خط کے لکھنے سے بڑا مقصد یہ ہے کہ آپ اسمیں کو عزیزی خان بہادر و جناب حاذق الملک اور مولوی عبدالاحد صاحب کو دکھا کر

جہاں تک ممکن ہو مکان کے دلوانے میں کوشش بلیغ کریں اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی کانفرنس کے اجلاس کی ضرورت سے مطلع کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپیہ کرایہ پر فیصلہ کرادیں۔ کیونکہ کانفرنس کے پاس جو روپیہ بچتا ہے وہ غریب مسلمان طلبا کے وظائف میں خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ وہ خرچ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کے لحاظ سے اسکو لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ کافی نہیں ہوسکتا۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ پانی پت - ۳۰ رجنوری سنہ ۱۹۱۱ء

۷۶- برخوردار طالعمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ حافظ محمد یعقوب صاحب مجددی دہلی آتے ہیں اور کیمپ کے دیکھنے کے حد سے زیادہ مشتاق ہیں۔ اگر ممکن ہو تو اُن کی اس خواہش کے پورا کرنے میں ضرور مدد دینا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے دوران سر کی شکایت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ سوچنے اور فکر کرنے سے اور زیادہ ہوتی ہے۔ مجھ سے لوگ اصرار کرتے ہیں کہ ملک معظم کی شان میں ضرور کچھ لکھنا چاہیئے۔ مگر میں جو دیکھتا ہوں تو اپنے دماغ میں شعر لکھنے کی بالکل قابلیت نہیں پاتا۔ بلکہ موجودہ حالت میں مجھے یہ بھی امید نہیں کہ دربار کے دنوں میں یا کانفرنس کی تاریخوں میں دہلی آسکوں میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس موقع پر کوئی مبارکباد یا مدحیہ قصیدہ نہ لکھنے میں مجھ پر کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ٹائٹل ہولڈر کا دربار میں حاضر ہونا یا ایک پوئٹ کا قصیدہ لکھنا بہت ضرور ہے۔ لیکن میں دونوں کاموں سے سردست معذور ہوں۔ احتیاطاً یہ بات آپ کے کان میں ڈال دی ہے۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین حالی پانی پت - ۶ رنومبر سنہ ۱۹۱۱ء

۔۷۷ برخوردار سلمہ اللہ تعالےٰ - بعد دعا کے معلوم ہو کہ کل وہ نظم جو
مولوی محمد سعید صاحب نے مدرسہ غازی الدین خاں کی طرف سے آپ کی اور
لاالطیفی صاحب کی رائے کے موافق لکھی ہے - میرے پاس پہنچی - اُس کو دو ایک
روز میں دیکھ کر بھیجدوں گا - مگر میرے اور نیز برخوردار سجاد حسین کے نزدیک
بجائے اِس نظم کے بھیجنے کے اِس موقع پر وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو
سر سید احمد خاں مرحوم نے نواب سر سالار جنگ مرحوم کو علی گڈھ محمدن کالج کیطرف
متوجہ کرنے کے لیے اختیار کیا تھا - یعنی اُنہوں نے ایک مصوّر سے تصویر
بنوائی تھی جسمیں مسلمانوں کی حالت اور اُن کے تنزل کی کیفیت محض تصویر کے
ذریعہ سے ظاہر کیگئی تھی - اُس کی صورت یہ تھی کہ سر سید سمندر کے کنارے
ایک درخت سے کمر لگائے حیران اور فکر مند کھڑے ہیں اور اس سے کسیقدر
فاصلہ پر سر سالار جنگ مع مصاحبوں کے استادہ ہیں - سمندر میں طوفان
آرہا ہے - جہاز جس میں بہت سے مسافر سوار ہیں اُس کا مستول ٹوٹ گیا ہے
اور وہ ڈوبا چاہتا ہے - کچھ آدمی پانی میں گر گئے ہیں اور ڈبکیاں لے رہے ہیں
کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار اُن ڈوبتوں کے بچانے کو جہاز کی طرف جا رہے ہیں
کشتی کی جھنڈی کے پھریرے پر انگریزی میں یہ الفاظ لکھے ہیں "دَن لک روپیز"
سر سید اِس تشویش کی حالت میں کہہ رہے ہیں کہ یہ روپیہ کافی نہیں ہے
ایک فرشتہ آسمان کی طرف سے اُترا ہے جو ہوا میں مُعلق ہے - ایک ہاتھ سے
سر سید کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ کی اُنگلی سے نواب سر سالار جنگ کیطرف
اِشارہ کر رہا ہے - اور سر سید سے کہتا ہے کہ " اس شریف آدمی کیطرف دیکھو"
اِس تصویر کا مفصل حال سر سید کی لائف یعنی حیاتِ جاوید کے حصہ اول صفحہ ۱۶۵
پر لکھا ہوا موجود ہے - آپ اِس کو غور سے دیکھ لیں -

تجویز یہ ہے کہ آپ اسی طرح کی ایک تصویر مدرسہ غازی الدینخاں کے متعلق میاں محمد عنایت اللہ صاحب کی رائے سے بنوائیے جسمیں دہلی کے مسلمانوں کی پست حالت اور غازی الدین خاں فیروز جنگ کے مقبرے کی کیفیت اور خان موصوف جو خاندان نظام کے جد اعلیٰ ہیں اُن کا تعلق حضور میر عثمان علیخان کے ساتھ ظاہر کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عزیزی محمد عنایت اللہ صاحب اس کام کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دے سکینگے۔ اور تصویر مذکور اپنی نگرانی میں مصوّر سے تیار کروا سکیں گے۔ اگر ایسی تصویر حسب دلخواہ تیار ہوجاے اور اُس کے اندر ایک ایک دو دو شعر مناسب موقع کے درج کردیے جاویں تو اس کا اثر بہ نسبت اُس نظم کے جو کہ مولوی محمد سعید صاحب نے لکھی ہے زیادہ ہوگا۔ چنانچہ جو تصویر سر سید احمد خاں نے بھیجی تھی۔ اُس کو دیکھکر سر سالار جنگ نے کہا تھا کہ اس تدبیر کے سوا کوئی دوسری تدبیر روپیہ مانگنے کی میرے دل پر مؤثر نہیں ہوسکتی تھی۔ انہوں نے سوّ روپیہ ماہوار اپنی خاص جاگیر سے اور اول بن تین سو پھر پانچ سو ماہوار سرکار عالی نظام سے مقرر کیے تھے جو رفتہ رفتہ بڑھکر اب چوبیس ہزار سالانہ ہوگیا ہے۔

میرے نزدیک عزیزی عنایت اللہ کے سوا احمد مرزا صاحب مصوّر سے بھی جن کی دوکان کوتوالی سے ورے گورودوارہ کے سامنے کی لین میں بسکٹ فروش کی دوکان کے قریب ہے۔ اس باب میں مشورہ کرنا چاہیئے۔ اور نیز مولوی عبد الاحد صاحب اور خان بہادر محمد حسین خانصاحب اور جناب حاذق الملک صاحب سے بھی رائے لینی چاہیئے۔ سجاد حسین کو اگر بلانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی آنے کو تیار ہیں۔ اگرچہ آپ کو اسمیں خلجان معلوم ہوگا مگر ایسے بڑے کام اسیطرح سرانجام ہوتے ہیں۔ سجاد حسین بھی غالباً آجکل میں آپ کو یا میاں

عنایت اللہ یا میاں رضاء اللہ کو لکھیں گے - زیادہ دعا - برخوردار احمد حسین طالعمرہ کے امتحان کیطرف ہم سب کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں - اللہ تعالیٰ اُسکی مدد فرمائے -

دعاگو - الطاف حسین حالی - پانی پت - ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء

۷۸ - برخوردار طالعمرہٗ - میں یہاں بہت آرام سے ہوں - عزیزی لیاقت حسین اور یہاں کے سادات میرے یہاں آنے کو بہت غنیمت سمجھتے ہیں - اور جیسا تخلیہ اور تنہائی میں چاہتا تھا وہ پانی پت دِلّی میں نہیں مِل سکتا - امید ہے کہ میں اپنا تمام کلام یہاں جمعیتِ خاطر کے ساتھ مرتب کرلوں گا - میں نے اپنا اسباب پانی پت سے حافظ محمد یعقوب صاحب اور عطاء اللہ کے ساتھ منگوایا ہے جب وہ وہاں سے آجائیں تو اُن کے ساتھ میرا وہ ٹرنک بھی جو وہاں چھوڑ آیا ہوں بھجوا دینا .... زیادہ دُعا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ - فرید آباد - ضلع گوڑگانوہ - ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء

۷۹ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے واضح ہو کہ عمر کے دن ختم ہوتے چلے جاتے ہیں اور کوئی کام ضروری و غیر ضروری سرانجام نہیں ہو سکتا - سب سے زیادہ ضروری کام اِس وقت یہ تھا کہ دنیا کے تمام تعلقات قطع کرکے جو چند انفاس زندگی کے باقی ہیں اُن میں کچھ دنوں خدا کی یاد کیجائے مگر اپنے کلام کا چھپوانا میرے حق میں ایک شیطانی وسوسہ ہو گیا ہے - ہرگز طبیعت یہ گوارا نہیں کرتی کہ جو کلام ابتک بالکل شائع نہیں ہوا - اور جس کے چھپوانے اور شائع کرنے کی میرے بعد کسی سے امید نہیں ہے اُس کو یونہیں چھوڑ کر چلدوں - برخوردار سجاد حسین کا اِرادہ دو تین مہینے کے لیے ڈیرہ دون جانے کا تھا اور مجھے بھی ساتھ لیجانے کا قصد تھا - مگر منشی محمد دین کے

انتظار میں میں نے وہاں جانا ملتوی کر دیا۔ مگر وہ کسی طرح نہیں آ سکتے۔ بارہ کاپیاں اُن کی بھیجی ہوئی ڈیڑھ مہینے سے رکھی ہیں۔ اور اُن کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ دوسرے کاتب سے اِس لیے نہیں لکھوایا جاتا کہ دو مختلف خط ہو جائیں گے۔ اِس کے سوا ابتک یہ بھی مجھے معلوم نہیں کہ محمد دین صاحب کے پاس کِس قدر مسودہ باقی ہے۔ اِس وجہ سے بھی آگے نہیں لکھوایا جاسکتا۔ کیونکہ جب تک منشی محمد دین کا مسودہ ختم نہ ہو لے۔ آگے نہیں لکھوایا جاسکتا۔ میرے پاس فارسی اور عربی نظم و نثر کا بہت سا مسودہ موجود ہے۔ تاوقتیکہ منشی محمد دین صاحب چند روز کے لیے یہاں تشریف نہ لے آئیں کتابت کا کام جاری نہیں ہو سکتا۔ اُن کے یہاں آنے سے یہ آرام ہو جائے گا کہ میں اُن کے پاس رہوں گا اور کاپیاں برابر صحیح کرتا جاؤنگا اور ساتھ کے ساتھ غلطیاں بھی بنتی جاویں گی۔ ڈاک میں کاپیوں کے آنے جانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ چھپائی کے لیے اب تک میں نے کوئی مطبع معین نہیں کیا۔ اِس امر کو بھی اُنہیں کے آنے پر منحصر رکھا ہے۔ بہر کیف جسطرح ممکن ہو منشی صاحب کو بہت جلد یہاں بھجوا دیجئے۔ اور اُن کا اطمینان کر دیجئے کہ روپیہ کا اِنتظام وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا یہاں سے ہوتا رہیگا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین حالی۔ پانی پت۔ ۷ ارمئی ۱۹۱۳ء

۸۰۔ برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ مولوی محمد سعید صاحب کی دونوں تاریخیں میں نے دیکھ لی ہیں۔ تاریخوں کے مادے نہایت عمدہ ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ البتہ مصرعوں میں کچھ کچھ تصرف کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب اِس قدر تصرف کو ناپسند نہ کریں گے۔ مگر پتھر پر کندہ ہونیسے پہلے دونوں قطعۂ تاریخ اُن کو دکھا دینے چاہئیں۔ اُن کے مصرعے اور

اپنے مصرعے اِس لفافہ میں بھیجتا ہوں۔ جب یہ تاریخیں تم نے سجاد حسین کے پاس بھیجی تھیں میں نے اُسی وقت اُن کو دیکھ کر اور تغیر و تبدل کر کے لفافہ میں بند کر دیا تھا۔ اور پھر بالکل بھول گیا۔ آج کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لفافہ ردّی میں پڑا ہوا ہے۔ میں نے فوراً اُن کو لفافہ میں بند کر کے لیٹر بکس میں ڈالنے کو رکھ چھوڑا تھا۔ کہ اتنے میں عزیزی .... صاحب نواسہ حافظ...... صاحب مرحوم آ گئے۔ اُن کے باب میں مجھے کچھ لکھنا بھی تھا۔ اِس لیے وہ لفافہ انہیں کے ہاتھ بھیجتا ہوں۔ ان کو میں اپنے نہایت عزیز دوستوں اور عزیزوں میں سمجھتا ہوں۔ وہ اپنے باب میں آپ سے کچھ صلاح لینی چاہتے ہیں .... جو کچھ آپ کے نزدیک اُن کے حق میں بہتر ہو۔ بہت توجہ کے ساتھ اُن کا حال سنکر اُن کو صلاح دیجیے۔ اور جو کچھ جائز امداد آپ اُن کو دے سکیں اُسمیں مضائقہ نہ کیجیے۔ لیکن اُن کی رائے آپ کے نزدیک غلط ہو تو اُن کو از راہِ خیر خواہی خوب سمجھا بُجھا کر اُس رائے پر عمل کرنے سے باز رکھیے۔ مجھے اخیر ہفتہ اور اتوار کی تعطیل میں تمہارے آنے کی قوی اُمید تھی۔ مگر کسی مصلحت سے شاید نہ آ سکے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین حالی

تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ محمد علی صاحب طاب ثراہ

حکیم خواجہ محمد علی چو کرد رحیل — بر آمد از لبِ ہر کس کہ او بخلد برفت

گرت ز سالِ وفاتش کسے سوال کند — تو دل ز دو سر پرداز و گو بخلد برفت

۱۳۱۱ھ

تاریخ رحلت اہلیہ محترمہ جناب حکیم خواجہ محمد علی صاحب مرحوم و مغفور

بست چوں رختِ سفر مرحومہ — ہر یک زخرد و کلاں آہ کشید

گر بود سالِ وفاتش مطلوب — خوش بگو داخلِ جنت گردید

۱۳۲۶ھ

تاریخ کے دونوں مادے نہایت عمدہ ہیں۔ انمیں کچھ تصرف نہیں کیا گیا۔ صرف مصرعوں میں تھوڑا تغیر ہو گیا ہے۔

الطاف حسین حالی۔ یکم جولائی ۱۹۱۳ء

۸۱۔ برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ میں اپنا فارسی اور عربی کلام جو ابتک کہیں نہیں چھپا تھا چھپوا رہا ہوں۔ اور چونکہ تمام قویٰ نے جواب دیدیا ہے۔ مسودوں کا ترتیب دینا اور صاف کرنا اور کہیں کہیں کمی بیشی کرنا میرے لیے ایک سخت مرحلہ ہے۔ مگر مسودہ قریب اختتام کے پہنچا یا ہی چونکہ مطبع کیطرف سے مسودہ بھیجنے کا سخت تقاضہ تھا۔ اس لیے سب کام بند کر رکھے تھے افسوس ہے کہ اسی وجہ سے آپ کے رقعہ کا جواب ابتک نہیں لکھ سکا۔ اب لکھتا ہوں .... مجھے فرصت بالکل نہیں ہے۔ جس قدر قویٰ مضمحل ہوتے جاتے ہیں اُسی قدر کام بڑھتے جاتے ہیں۔ میں اسی فکر میں ہوں کہ سوسائٹی کو چھوڑ کر کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر رہوں۔ اور مرزا غالب مرحوم کے ان اشعار پر عمل کروں ؎

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو — ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار — اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

دعاگو۔ الطاف حسین حالی۔ پانی پت۔ ۱۴ ؍اکتوبر ۱۹۱۳ء

خطوط بنام خواجہ سجّاد حسین صاحب

۸۲ - برخوردار - آج تمہارا خط مدت کے بعد پہنچا - اس سے پہلے کوئی خط یا کارڈ یہاں نہیں پہنچا - اگر تعطیل میں آسکتے ہو تو آجاؤ - ورنہ ایک درخواست ڈائرکٹر صاحب کو ضرور بھیجدو اور یہی عذر لکھو کہ مقابلہ کے لیے کچھ تیاری ڈسٹرکٹ انسپکٹری میں نہیں ہوسکتی - ناتو خاں کو اسی لیے ٹھیرالیا گیا ہے کہ شاید تم یہاں آجاؤ۔ اب جس وقت تم لکھوگے اُس وقت اُس کو روانہ کیا جائے گا - زیادہ دُعا

۶ / مارچ ۱۸۸۷ء الطاف حسینؒ از لاہور ایچیسن کالج

۸۳ - برخوردار اقبال نشان طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہی کہ بالفعل میرے نزدیک یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے - اگر ڈائرکٹر صاحب سے کچھ درخواست کرنی ہے تو وہیں سے درخواست لکھ کر بھیجدو - مگر میری رائے میں درخواست بھی نہ بھیجی جائے تو اچھا ہے میں نے اُن سے اچھی طرح کہدیا ہے اگر اُن کو کرنا ہوگا تو بغیر درخواست کے یہاں مقرر کردینگے درخواست بھیجنے سے اُن کو تمہاری نسبت شاید یہ خیال پیدا ہو کہ محنت کی نوکری نہیں چاہتے -

بھائی صاحب اگر نوکری فی الحقیقت کرنی منظور ہے تو چند روز آسائش وآرام کو بالکل بھول جاؤ - تحمل بُردباری اور اطاعت اور محنت اختیار کرو - اور ہمیشہ ترقی یا تبدیلی کی درخواستیں کرنے سے بھی پرہیز کرو - اور

ہر قسم کے افسروں کی فرمانبرداری کی عادت اختیار کرو۔ بغیر اس کے انگریزی نوکری کرنے کا کچھ لطف نہیں ہے۔

جو دقتیں کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹری میں تم کو اس وقت نظر آتی ہیں یہ ہمیشہ نہ رہیں گی۔ بشرطیکہ اس وقت مستعدی اور ہمت سے پچھلا پڑا ہوا کام سرانجام کر لو گے۔ اگر اس وقت تم نے جفاکشی اور محنت برداشت کر لی تو آئندہ اس کا نتیجہ انشاء اللہ تعالیٰ اچھا ہو گا۔ چلنے پھرنے کی نوکری تمہاری صحت کے واسطے بھی بہت مفید ہو گی۔ اور اگر یہ باتیں منظور نہیں ہیں تو نوکری کا خیال چھوڑ دو .... صاحب کو جیسا تم سمجھتے ہو شاید وہ ایسے تند و ترش خو نہیں ہیں وہ صرف کسی قدر ادب اور تعظیم زیادہ چاہتے ہیں اور جس کی نسبت اُن کا خیال اچھا ہو جاتا ہے پھر اُس کے حال پر ہمیشہ مہربان رہتے ہیں۔ جو لوگ تم کو اُن سے ڈراتے ہیں اُن کے کہنے پر نہ جاؤ۔ اور جلدی یہ لکھو کہ نانو خاں کو تمہارے پاس بھیجا جاوے یا نہیں۔ نہ تم نے خط میں اپنا مقام لکھا ہے نہ تاریخ تحریر لکھی ہے۔ پندرہ روز کے بعد جو خط بھیجا ہے اُس کا یہ حال ہے۔

اپنا حال کبھی بھولکر گھر کو بھی لکھ بھیجا کرو وہاں سب پریشان ہیں جو حال اُن کو یا اخلاق حسین کو یا فیاض حسین کو معلوم ہوتا ہے وہ صرف میری تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج۔ ۷ مارچ ۱۸۸۷ء

۸۴۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے معلوم ہو کہ ایک درخواست فوراً بہت صاف اور سنجیدہ انگریزی عبارت میں اس مضمون کی لکھ کر میرے پاس بھیجدو کہ میں نے سُنا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی

اسسٹنٹ رجسٹراری کی آسامی بالفعل دو برس کے لیے خالی ہونیوالی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس اسامی پر میری تقرری کیجائے۔ میرا حال سرٹیفکٹوں سے جو اِس درخواست کے ساتھ ملفوف ہیں ظاہر ہوگا اور میں اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں اس کام کو سرانجام کرسکونگا۔ اِس مطلب کو جسطرح مناسب جانو مناسب پیرایہ میں ادا کر دینا۔ اِس درخواست کو ایک بڑے لفافہ میں جس میں سرٹیفکٹوں کی بھی گنجائش ہو ملفوف کر کے اور اُس پر فریڈرک لارینٹ صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا نام لکھ کر ایک دوسرے لفافہ میں جو میرے نام کا ہو میرے پاس بھیجدو۔ رجسٹرار کا پورا نام اور لقب صحیح طور پر سرکلروں سے جو بابت امتحان کے ہر سال جاری ہوتے ہیں معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اگر نہ معلوم ہو تو کچھ لفافہ پر نہ لکھنا یہاں سے لکھوا کر درخواست بھیجدی جائیگی۔ یہ میری طرف سے تحریک نہیں ہے بلکہ لاہور کے بعض رئیس یہ چاہتے ہیں کہ اس اسامی پر تم مقرر ہو جاؤ۔ اس کی تنخواہ دو سو روپیہ ماہوار ہے۔ اور اکثر پہلو اس کے بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ غرضکہ تم درخواست مذکور بہت جلد یہاں بھیجدو۔ بہت غور اور مشورہ کے بعد یہ درخواست بھیجی جائے گی۔ اور اگر ممکن ہو تو اپنے ضروری سرٹیفکٹوں کی اور کرنل ہالرائڈ صاحب کے سرٹیفکٹ کی صاف اور خوشخط نقل کر کے بھی اسی کے ساتھ بھیجدو اور اپنے نام کے ساتھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس فیروزپور ضرور لکھ دینا۔ زیادہ دعا۔ اور جب دورہ میں جاؤ تو اپنے مقامات سے وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا۔ فقط

الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج ۱۵ مارچ ۱۸۸۷ء

۸۵۔ برخوردار۔ تمہارے سب خطوط پہنچے طبیعت مطمئن ہوئی۔ کریم بخش باورچی نوکر ہو گیا ہے فی الواقع کاریگر ہے اور نیک چلن بھی معلوم

ہوتا ہے۔ ہمارا پرائیوٹ بورڈنگ ہوس جو دلی میں سالہا سال میں آباد ہوا تھا اب تصدق حسین کی علیحدگی کے سبب روز بروز بے رونق اور خالی ہوتا جاتا ہے۔ گھر کی ضرورتیں اکثر میرے وہاں نہ ہونے کے سبب رکی رہتی ہیں یہاں کی شب و روز کی پابندی نہنہی بہت مشکل معلوم ہوتی ہے اور اب نوکری کرنے سے جی بھی سیر ہوگیا ہے۔ اس لیے شاید مجھکو جلد یہاں سے رخصت حاصل کرنی پڑے۔ تم اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا

۱۸ اپریل ۸۷ء الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج

۸۶۔ برخوردار۔ میں اسیوقت ڈائرکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں گیا تھا فرمایا کہ کچھ دنوں کی رخصت علی گڈھ سے اور لینی چاہیئے۔ پس مناسب ہے کہ مہینے دو مہینے کی رخصت کی درخواست فوراً وہاں بھیجدو میں اچھی طرح ہوں اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ نانو کو ماوجب کہدینا۔ مکرمی مولوی عبد اللہ صاحب سلام علیک کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج۔ ۲۱ اپریل ۱۸۸۷ء

۸۷۔ برخوردار۔ الحمد للہ کہ تصدق حسین سیکنڈ ڈویژن میں چوتھے نمبر پہ پاس ہوگئے ہیں تم کو اور ہم سب کو مبارک ہو۔ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ مجھے آٹھ سات روز پیچش رہی اب کئی دن سے ڈاڑھ میں درد ہے مگر روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ میرا یہاں رہنے کا ارادہ نہیں اگر جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر اور جناب جنرل صاحب بہادر نے بخوشی اجازت دیدی تو میں جلد واپس چلا جاؤنگا۔ مفصل حالات سے پھر اطلاع دونگا محمود خاں کو یعنی نانو خاں کو دعا کہنا اور اس کو آرام سے رکھنا

یہ لکھو کہ تمہارا تمام ضلع کا دورہ کب تک ختم ہو جائیگا - زیادہ دعا

الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج - ۵ مئی ۱۸۸۷ء

۸۸ - برخوردار - محمود خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ تم دورہ ختم کر کے واپس آ گئے ہو - تعجب ہے کہ ابتک تمام ضلع کا دورہ ختم نہیں ہوا - گرمی بہت سخت پڑنے لگی ہے امید ہے کہ رات کو چلنا ہوتا ہوگا - مفصل لکھو کہ کب تک دونوں تحصیلیں جو باقی رہی ہیں دیکھ لوگے - یہاں کے حالات پھر کسی وقت مفصل لکھوں گا تم یہ لکھو کہ اب کب تک فیروزپور میں ٹھیرو گے اور گرمی کا اُس طرف کیا حال ہے پانی پت پھپوند شاہجہان پور تناوی وغیرہ میں خیریت ہے - نانو خاں سے کہدو کہ ابھی چند روز اور صبر کرے پھر رخصت ملجائیگی - زیادہ دعا

الطاف حسین از لاہور ایچیسن کالج

تمہارا کارڈ بھی پہنچ گیا ہے جواب مفصل آجکل میں لکھونگا - ۱۱ مئی ۱۸۸۷ء

۸۹ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ - بعد دعا کے معلوم ہو کل ایک خط آمدہ فیروزپور سے معلوم ہوا کہ وہاں گرمی کی بہت شدت ہے اور ابتک تم برابر دن میں سفر کرتے رہتے ہو یہ اچھی بات نہیں بیماری کا اندیشہ ہے محنت اور جفاکشی اچھی چیز ہے مگر وہیں تک جہانتک کہ صحت میں مخل نہ ہو میرے نزدیک اگر ممکن ہو تو رات کے تین یا چار بجے سے اُٹھکر کوچ کرنا چاہیئے تاکہ آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک منزل پر پہنچ جاؤ اور جو حصہ ضلع کا باقی رہ گیا ہے اسکو تا مقدور بہت جلد دیکھکر ایک مہینہ آرام کرنا چاہیئے غالبا .... سے پھر ملاقات نہیں ہوئی ہوگی - جب کبھی اُن سے ملو ہندوستانی طور کی تعظیم اور ادب سے ملنا چاہیئے بوٹ پہن کر اُن کے سامنے اندر مت جاؤ کیونکہ

نہ جانا چاہیئے اور صافہ باندھ کر جانا چاہیئے - اُن کا دل بہت اچھا ہے - جس قدر
بظاہر تند مزاج ہیں اُسی قدر دل نرم ہے اور جس کے ساتھ اُن کو اچھا خیال
پیدا ہو جاتا ہے پھر ہر حال میں اُس کے حامی و مددگار رہتے ہیں اور سب سے بڑا
حامی خدا ہے - میں یہاں بہت گھبرا رہا ہوں جرنیل صاحب سے اور نیز ڈائرکٹر صاحب سے
یہ ذکر آچکا ہے کہ میں واپس دہلی کو جانا چاہتا ہوں مگر ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا -
ماسٹر پیارے لال صاحب کی معرفت ڈائرکٹر صاحب سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ میری جگہ
اخلاق حسین کو مقرر کرایا جائے اور اُن کے سرٹیفکیٹ بھی دکھائے تھے اُنہوں نے کہا تھا کہ
میں جرنیل صاحب سے ذکر کروں گا لیکن اب روز بروز میری یہ رائے ہوتی جاتی ہے
کہ ان کو یعنی اخلاق حسین کو یہاں نہ بلاؤں - یہاں کے حالات قابلِ اطمینان نہیں ہیں
ارادہ یہ ہے کہ جس قدر ڈائرکٹر صاحب سے ماسٹر صاحب نے تحریک کر دی ہے
اس سے زیادہ میں اس باب میں کچھ پیروی نہ کروں گا اگر انہوں نے اخلاق حسین کو
خود ہی مقرر کر دیا تو خیر ورنہ میں دوبارہ اس کا ذکر نہ کروں گا - خدا سے دعا کرو کہ
میں آبرو کے ساتھ اور جرنیل صاحب کی رضامندی اور خوشی کے ساتھ یہاں سے
جلد رخصت ہو جاؤں - سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک مضمون چھپا تھا کہ
ایچیسن کالج کے سٹاف میں مسلمان بہت کم ہیں اور ہندو بہت ہی زیادہ ہیں -
حالانکہ سردار زادے جو یہاں تعلیم پاتے ہیں اُنمیں ہندو مسلمان برابر ہیں -
اس لیے اب جرنیل صاحب کی یہ رائے ہو گئی ہے کہ آئندہ جو ٹیچر مقرر کیا جائے
وہ مسلمان ہو جب تک کہ تعداد ہندو اور مسلمان ٹیچروں کی برابر نہ ہو جائے -
بالفعل ایک فارسی مدرس اور ایک انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے بہت سی درخواستیں
آرہی ہیں شاید اس اسامی کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ پچاس روپیہ ماہوار ہو -
فارسی اسامی کے واسطے ماسٹر صاحب نے تصدق حسین کا ذکر بھی کیا تھا -

ڈائرکٹر صاحب نے اُس کے مقرر کرنے پر خوشی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ تصدق حسین کو درخواست بھیجنے کے لیے لکھا گیا تھا مگر چہ سات روز گذر چکے ہیں ابتک جواب نہیں آیا خدا جانے خط تلف ہوگیا یا اُن کو یہاں آنا منظور نہیں۔ پانی پت اور پھپوند وغیرہ میں بعنایتِ الٰہی خیریت ہے۔ اپنے حالات سے جلد جلد مطلع کرتے رہو زیادہ دعا نانو خاں کو دُعا۔

راقم الطاف حسین از لاہور گورنمنٹ کالج ۱۶ مئی ۱۸۸۷ء

۹۰۔ برخوردار۔ تیری اسامی کا انتظام ہوگیا ہے۔ غالباً ۵ یا ۶ جون تک میں انشاء اللہ تعالیٰ دہلی کو روانہ ہوجاؤں گا۔ اس وقت فیروزپور میں آنا اور وہاں تمہارے انتظار میں ٹھیرنا دِقّت سے خالی نہ ہوگا اس لیے انشاء اللہ العزیز تم سے ملنے کو عنقریب وطن سے پھر آؤں گا میرا ارادہ ہے کہ اگر نصف تنخواہ پر چھ مہینے کی رخصت ملنے کی امید ہوئی تو میں اب دہلی میں پہنچتے ہی درخواست دیدونگا اور چھ مہینے تک ذرا دم لونگا اِدھر اُدھر پھرونگا انشاء اللہ تم سے پھر ملونگا .... نانو خاں کا کارڈ کل میرے پاس پہنچا میری طرف سے اُسکو دعا کہنا اور اُس کو چاہیئے کہ پانی پت میں برابر خط بھیجتا رہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از لاہور یکم جون ۱۸۸۷ء

۹۱۔ برخوردار۔ اپنی خیر و عافیت سے اور ضلع فیروزپور کی آب و ہوا سے جلدی مطلع کرو پانی پت میں اور نیز کسی قدر پھپوند میں بھی وبا کا زور ہے۔ خدا رحم کرے دہلی میں اب تک بالکل امن ہے۔ کتابوں کا پارسل آجکل میں مولوی ولی اللہ صاحب کے نام روانہ کیا جائیگا۔ اُن کے پاس سے تمہارے پاس پہنچ جائیں گی۔ ترکیب بند بھی چھپ گیا ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از دہلی۔ کوچہ پنڈت ۔ ۲۵ اگست ۱۸۸۷ء

۹۲۔ برخوردار۔ تمہارے دونوں پوسٹ کارڈ پانی پت میں میرے پاس پہنچے۔ محرم کی تعطیل میں یہاں آیا تھا۔ پرسوں انشاء اللہ واپس جاؤں گا۔ یہاں وبا اب بالکل نہیں ہے مگر موسمی بخار کی ایسی شدت ہے کہ کبھی دیکھی نہ سُنی۔ خصوصاً ہمارے محلہ میں ہر ایک گھر ہسپتال بن رہا ہے۔ لیکن اب تک بخار میں کوئی تلف نہیں ہوا تمہاری والدہ اور دیگر عزیز ہمیشہ تمہاری خیریت کے طالب رہتے ہیں مگر تم بہت ہی کم یہاں خط بھیجتے ہو خیر تم کو اختیار ہے۔ مجھے بھی یہاں آکر تین دن تک شدید تپ رہی مگر اب اچھا ہوں تمہاری بہن اور اُسکے تینوں بچے بیمار تھے اب صرف چھوٹا لڑکا علیل ہے۔ دلّی میں بخار اور ہیضہ دونوں ہیں مگر ہیضہ بہت کم ہے بخار زیادہ ہے تصدق حسین اور اخلاق حسین شاید اکتوبر کی بارھویں تک یہاں ٹھیریں تمہاری دونوں لڑکیاں اور اُنکی ماں اور دادی سب بخیریت ہیں .... کو کل سے بخار ہوگیا ہے۔ محب علی اور فرزند علی بھی شاید لاہور جائیں تم اپنے حالات سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از قصبہ پانی پت۔ محلہ انصار۔ ۲۹ ستمبر ۱۸۸۷ء

۹۳۔ برخوردار۔ اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ پانی پت میں اور دہلی میں بخار کی بہت شدت ہے۔ مولوی عبدالرب صاحب اور حافظ غلام رسول ویران تخلص اور باقر علیخاں صاحب اور عبدالکریم پانی پتی کا چھوٹا بیٹا سب مرزدہ سانحہ قضا کر گئے۔ میں اور قاضی محمد زاہد دلی میں ہیں باقی سب لڑکے پانی پت میں ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت۔ ۵ اکتوبر ۸۷ء

۹۴۔ برخوردار۔ یہ عرضی بھگت رام مدرس پور تحصیل موگہ ضلع فیروزپور نے

جناب ماسٹر پیارے لال صاحب انسپکٹر کے پاس بھیجی تھی انہوں نے بجنسہ میرے پاس اس غرض سے بھیجی ہے کہ تمہارے پاس اس غرض سے بھیجدوں کہ اگر تم اُس کے کام سے راضی ہو تو اُس کی ترقی کے لیے سفارش کردو چونکہ ماسٹر صاحب کا کہنا واجب التعمیل ہے اسواسطے تم کو چاہیئے کہ اوّل بھگت رام کی عرضی اور پھر ماسٹر صاحب کی تحریر کو اچھی طرح پڑھ لو اور اسکے بعد جہاں تک ممکن ہو اُس کی ترقی کی تدبیر کرو اور مجھے جلدی اِس باب میں اپنی رائے سے مطلع کرو - زیادہ دعا   میں نے ایک مفصل خط ابھی تمہارے پاس بھیجا ہے اُس کے جواب سے بھی مطلع کرنا - یہاں اور پانی پت میں خیریت ہے -

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت   ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵ء

۹۵ -   برخوردار سعادت آثار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ کل تمہارا خط پہنچا - سب کو مسرت اور اطمینان ہوا .... اور اُس کے بچے کل صبح انکو پانی پت مع الخیر روانہ ہو گئے اب یہاں صرف تمہاری والدہ اور فرزند علی ہیں اور امید ہے کہ دسمبر کے آخر تک یہیں رہنا ہو گا - مجھے اب نزلہ نے بالکل دبا لیا ہے پندرہ روز کی بیماری کی رخصت لے رکھی ہے جو دو ایک روز میں ختم ہو جائے گی اسکے بعد ضرور اور رخصت لینی پڑے گی کیونکہ اگر مرض رفع بھی ہو جائے تو بھی میں کسیطرح ایک مہینے تک کچھ کام نہیں کر سکتا - کرنا ہالرائڈ صاحب کی چٹھی کا جواب فوراً لکھ بھیجو کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہوں - مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا اس کام کے لیے مدد دوں گا لیکن ابھی فرصت ہرگز لکھنے پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا - تم دسمبر میں ضرور ضرور اپنی والدہ سے ملجانا - زیادہ دعا -   الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت - یکم دسمبر ۱۸۸۵ء

تمہاری والدہ بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں فقط۔

۹۶۔ برخوردار۔ تمہارے انتظار میں تمہاری والدہ ایک ایک دن شمار کرتی رہتی ہیں جہاں تک ممکن ہو بڑے دن کی تعطیل میں ضرور آنے کیلئے کوشش کرنا۔ میری حالت پہلے کی نسبت کسی قدر اچھی ہے مگر کام کسی قسم کا نہیں ہو سکتا تین ہفتہ کی رخصت لے چکا ہوں اور شاید کچھ اور رخصت لینی پڑے۔ کتابوں کا جس قدر روپیہ وصول ہوگیا ہو اپنے ہمراہ لیتے آنا۔ ڈپٹی کمشنر بہادر سے اگر ملے ہو تو اس سے بھی مطلع کرو۔ ظاہرا بڑے دن کی تعطیل تک تم فیروزپور سے کہیں باہر نہ جاؤ گے۔ نانو خاں کو بعد دعا کے واضح ہو تمہارے کپڑے لاہور میں مولوی رحیم بخش صاحب کے سپرد کر آیا تھا اگر ضرورت ہو تو وہاں سے منگوالو یا تو اُن کے پاس ہونگے یا برخوردار تصدق حسین کے پاس ہوں گے زیادہ دعا فرزند علی اداب عرض کرتا ہے وہ بھی اکثر علیل رہتا ہے اور اس سبب سے اُس کا پڑھنا اس سال کچھ نہیں ہوا۔

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۱۱ دسمبر ۸۷ء

۹۷۔ برخوردار۔ بہت دن سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا طبیعت متعلق ہے اپنی خیر و عافیت سے بواپسی ڈاک اطلاع دو اور اپنے آنیکا حال لکھو کہ بشرط خیریت کونسی تاریخ وہاں سے روانہ ہوگے۔ برخوردار تصدق حسین کو تاکیداً لکھا گیا ہے کہ تم بھی ضرور تعطیل میں فیروزپور کی راہ سے بھائی کے ساتھ آنا اُن کی طبیعت وہاں اکثر علیل رہتی ہے تم بھی اُن کو بتاکید لکھو کہ یا تو مہینے دو مہینے کی رخصت لے کر آویں ورنہ بڑے دن کی تعطیل میں ضرور فیروزپور ہوتے ہوئے آویں۔

سید صاحب متقاضی ہیں کہ لکھنؤ میں محمدن کانگریس کے جلسہ میں ضرور شریک ہو اگرچہ میری حالت وہاں جانے کے قابل نہیں ہے۔ آدم کہ

درخدمتِ شما است اورا باخود آوردن ضرورت ندارد وقتیکہ رخصت یکماہ گرفتہ خواہید آمد آنوقت اورا ہمراہ آوردن مضائقہ ندارد والدۂ شما دعا میگویند وہروقت تاریخ آغاز تعطیل مے پرسند کہ کے خواہد شد انشاءاللہ تعالےٰ اخلاق حسین ہم درزمانۂ تعطیل دریںجا خواہند آمد زیادہ دعا

الطاف حسین از دہلی ۱۸ر دسمبر ۱۸۸۶ء روز یک شنبہ

۹۸- برخوردار- برخوردار تصدق حسین کا کارڈ کل لاہور سے آیا ہے اُن کی طبیعت اب اچھی ہوتی جاتی ہے اس لیے اُن کا ارادہ تعطیل میں یہاں آنے کا معلوم نہیں ہوتا تم اُن کا انتظار مت کرنا ۲۴ر کو ضرور بالضرور مع الخیر فیروزپور سے دلی کو روانہ ہوجانا اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے بہت پہلے اجازت لے لینی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ تم عین وقت پر جاؤ اور ملنے کا موقع نہ ملے مفت ایک آدھ روز کا ہرج ہوجائے زیادہ دعا نانو کو ماوجب

راقم الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۲۲ر دسمبر ۱۸۸۶ء

۹۹- برخوردار- تمہارا کارڈ پہنچا- میں ایک مفصل خط تم کو لکھ چکا ہوں اُس کا جواب جلدی لکھو- روپیہ وصول ہونیکا حال میں لکھ چکا ہوں- تذکرۂ گلشن بیخار پر علامت صہ جابجا کر کے کل روانہ کردیا ہے یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ جن شعروں پر نشان کیا گیا ہے اُن سب کا ترجمہ ہو بلکہ جو شعر تم مناسب سمجھو اُس کا ترجمہ کردو باقی کو چھوڑ دو اور ترجمہ ضرور کرو ایسا نہ ہو کہ اس کام میں سستی اور بے پروائی کو کام فرماؤ اور ایک چٹھی ڈائرکٹر صاحب بہادر کو بھیجنی جس میں اِس مضمون کی بھیجدو کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہوں- اور میں خیال کرتا ہوں کہ جن لوگوں کو ڈائرکٹر صاحب بہادر نے اِس باب میں لکھا ہے ابھی تک کسی نے بھی تعمیل نہ کی ہوگی اگر تم کہو گے تو میں ان اشعار کے سوا

اور بھی کسی قدر انتخاب کرکے بھیجدوں گا مگر جسطرح ہوسکے ترجمہ ضرور کرو اور بہت کوشش اور توجہ سے کرو فرزند اداب عرض کرتا ہے اور گھر میں خیریت ہے تمہاری والدہ دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۱۹ر جنوری ۱۸۸۹ء

۱۰۰۔ برخوردار۔ میں نے ایک یونانی طبیب کی رائے سے مسہل لیا ہے دو مسہل ہوچکے ہیں۔ کل تیسرا مسہل ہے چھ سات روز کے بعد پانی پت جانیکا قصد ہے۔ رمضان سے پانچ چار روز پہلے یہاں آنا ہوگا اور رمضان میں پھر پانی پت چلا جاؤں گا اگر تم رجب کے آخر تک رخصت لے کر آسکو تو بہتر ہے تمہاری والدہ بھی یہی چاہتی ہیں آئندہ جیسا مناسب ہو۔ ماسٹر پیارے لال صاحب پادری صاحب کیجگہ جالندھر جاتے ہیں اور یہاں لوئس صاحب پرنسپل لاہور کالج پچھواں تک آجائیں گے۔ کرنل ہالرائڈ دو تین مہینے میں ولایتی رخصت پر ولایت جائیں گے اُن کی جگہ لوئس صاحب کام کریں گے۔ بالفعل ہالرائڈ صاحب شملہ جائیں گے اگر تم رخصت لے کر آؤ تو لاہور ہو کر اُنسے مل کر آنا بہتر ہوگا۔ اپنی مزاج کی کیفیت سے جلد مطلع کرو۔ مجھے کسی قدر ضعف اور کھانسی کے سوا بالفعل کوئی شکایت نہیں ہے۔ نانو خاں کو دعا کہنا اور اسکو اپنے ساتھ لانا۔ تمہاری والدہ بہت بہت دعا کہتی ہیں۔

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۳۰ر مارچ ۱۸۸۹ء

۱۰۱۔ برخوردار۔ میں نے اس سے پہلے ایک لفافہ جس میں ماسٹر پیارے لال صاحب کی چٹھی ملفوف تھی تمہارے پاس بھیجا ہے اس کی رسید سے جلدی مطلع کرو اور یہ لکھو کہ نانو خاں کو تم نے بُلا لیا یا نہیں۔ اگر نہ بلایا ہو اور اس کا واپس چلا آنا بہ آسانی ممکن ہو تو بلا لینا چاہیے۔ یہ بھی لکھو کہ وہاں

پہلا روزہ اتوار کا ہوا یا پیر کا؟ یہاں گرمی کی شدت ایسی ہے کہ پہلے کبھی
ایسی سخت گرمی یاد نہیں پڑتی کہ پڑی ہو۔ جب یہاں یہ حال ہے تو ضلع فیروزپور میں
کیا حال ہوگا وہاں کی کیفیت سے مطلع کرو .... کی والدہ یکم رمضان سے اپنے
باپ کے گھر ہے .... اب تک اچھی نہیں ہوئی فرزند بہت بیمار ہوگیا تھا۔
اب اچھا ہے۔ عبدالولی اب بھی بیمار ہے اُس کی بہن بھی اچھی نہیں ہے۔
تمہاری بھتیجی بھی کسیقدر علیل ہے غرضکہ بیماری کا یہاں عموماً زور شور ہے
تم کو اپنی مستقلی کی کب تک اُمید ہے اس کا جواب جلدی بھیجنا۔ زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان ۲۸ مئی ۸۸ء

۱۰۲۔ برخوردار۔ تمہارے دونو خیریت نامے پہنچے جواب لکھنے میں
گرمی کی شدت اور عدیم الفرصتی کے سبب دیر ہوئی۔ برخوردار تصدق حسین کے
جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ بہت بیمار ہوگیا تھا مگر اب بعنایت الٰہی اچھا ہے۔
بھائی محمد علی صاحب کی آنکھ میں بیس روز سے بشدت درد اور سرخی ہے
فرزند علی اور اُس کا بھائی بھی علیل ہیں انشاءاللہ صحت ہوجائے گی تم نے
دونو خطوں میں اپنے آنے کی نسبت کچھ نہیں لکھا اب بہت جلد آنے کی فکر
کرنی چاہیئے اور مجھے بواپسی ڈاک لکھو کہ کب وہاں سے مع الخیر روانہ ہوگے
آتے ہوئے دلی سے روپیہ دو روپیہ کے سرولی کے آم ضرور لیتے آنا تمہاری
والدہ دعا کہتی ہیں اور .... و...... اداب کہتی ہیں۔ دونوں بعنایت الٰہی
اچھی ہیں زیادہ دعا۔
الطاف حسین از پانی پت ۱۸ شوال ۱۳۰۵ھ

۱۰۳۔ برخوردار۔ آج ہی تم مع الخیر روانہ ہوئے ہو اور آج ہی یہ کارڈ
روانہ کیا جاتا ہے۔ صرف اس غرض سے کہ تم فوراً وہاں پہنچکر اپنی خیر و عافیت

لکھو اور جن امور کی نسبت خلجان تھا اُن کی بابت جو کچھ حال معلوم ہو اُس سے جلد تر اطلاع دو۔ اور نیز خاص فیروزپور اور ضلع فیروزپور کی آب و ہوا کا حال صحیح بے کم و کاست لکھو۔ یہاں سب خیریت سے ہیں اور تمہاری روانگی سے سب عزیز افسردہ خاطر ہیں اللّٰہ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۱ اگست ۸۸ء

۱۰۴۔ برخوردار۔ تمہارے دونو کارڈ پہنچے ہیں اور گھر میں سب بخیریت ہیں مگر...... طال عمرہا کو پھر بخار آنے لگا ہے اور بھی بعضے عزیزوں کو بخار آتا ہے قصبہ میں بخار کی کسی قدر کثرت ہے۔ وہاں کی آب و ہوا کا حال تم نے کچھ نہیں لکھا سب عزیزوں کو تشویش رہتی ہے۔ تنخواہ جس وقت ملے فوراً خرچ بھیج دینا۔ علیگڈھ اخبار کے صرف تین پرچے اور ایک نمبر گورنمنٹ گزٹ کا یہاں دستیاب ہوا تھا سو چاروں ڈاک میں بھیج دیے گئے ہیں۔ گوردھن پور میں خیر و عافیت ہے۔ سنا گیا ہے کہ عبدالعلی چند روز میں مع الخیر یہاں آنیوالے ہیں بھیونڈی سے کوئی خط نہیں آیا اور نہ جونپور سے۔ مکان کا حال مفصل دوسرے خط میں لکھونگا مختصر یہ کہ مرمت جاری ہے اور کم سے کم تین مہینے اور مرمت جاری رہے گی حیدرآباد سے اب تک کچھ جواب نہیں آیا اپنی خیر و عافیت اور ضلع فیروزپور کی آب و ہوا کا حال جلد جلد لکھتے رہو الو تم کو بہت یاد کرتا ہے ...... بخیریت ہیں زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان یکم ستمبر ۸۸ء

۱۰۵۔ برخوردار۔ کل برخوردار محب علی اور برخوردار عبدالعلی طالعمر بھی آگئے ہیں۔ عبدالعلی شاید پرسوں تک پنجاب کی طرف ایک مقدمہ کی تلاش میں جائیں گے الو طال عمرہ اب کچھ کچھ اچھا ہوتا چلا ہے ...... کو دست آتے ہیں

مگر اچھی ہے - پندرہ سیر سفید عمدہ اور ملائم اُون فیروزپور سے یا ضلع فیروزپور سے خرید کر ریل کے ذریعہ سے دہلی بھجوا دو تو اسکی نہایت ضرورت ہے کئی دوستوں نے سفید کمبل کی فرمائش کی ہے مگر کچھ انتظام بغیر اُون کے نہیں ہوسکتا ۔ بھائی خواجہ فضل احمد صاحب بہت بہت دعا کے بعد کہتے ہیں کہ اگر تم کو منظور ہو تو ایک یا دو پلنگ پوش لٹھے یا چوتار کے تمہارے لیے چھپوائے جاویں بواپسی ڈاک اس کا جواب دو پھر اس کا موسم نکل جائے گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان ۱۶ ستمبر ۱۸۸۹ء

۱۰۶ - برخوردار - تمہارے سب خطوط اور منی آرڈر پہنچا - مجھے یہاں آتے ہی کھانسی کی شدت ہوگئی - رخصت لینے کا ارادہ ہے اگر میڈیکل سرٹیفکیٹ مل گیا تو سِک لیو لوں گا ورنہ بلا تنخواہ رخصت لینی پڑیگی - مکان میں کام بڑھتا چلا جاتا ہے اور اندازہ سے ڈھائی گنی لاگت لگنے کا احتمال ہے - میری عدم موجودگی کے سبب اور بھی کام ابتر ہو رہا ہے - حمید اللہ خاں شملہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں مولوی سمیع اللہ خاں صاحب اور سید صاحب نینی تال سے آنیوالے ہیں - اخلاق حسین تعطیل میں غالباً نہیں آنے کے یہاں اور پانی پت میں بخار کی کسی قدر زیادتی ہے مگر خیریت ہے تم اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو بڑی خوشی کی بات ہے کہ ماسٹر پیارے دیال صاحب کے ساتھ اب کے سال کا دورہ تم کو کرنا ہوگا - جناب انسپکٹر صاحب اور اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام و نیاز کہدینا زیادہ دعا۔

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۱۸ اکتوبر ۱۸۸۹ء

۱۰۷ - برخوردار - مدت کے بعد تمہارا کارڈ آیا - میری رخصت ایک مہینے کی اور منظور ہوگئی ہے - ۲۰ نومبر کو علی گڈھ پہنچ جاؤنگا لیکن آورمی

نواب وائسرائے کے جاؤں گا اور آسی تاریخ رات کے گیارہ بجے پھپوند جانے کا قصد ہے وہاں دو تین دن رہ کر واپس آؤں گا اور انشاء اللہ ۲۵ نومبر تک پانی پت کو روانہ ہو جاؤں گا۔ پانی پت کرنال کی ریل کے بننے کے سامان بہت سرگرمی سے ہو رہے ہیں۔ پانی پت میں اور یہاں خیریت ہے۔ جناب ماسٹر پیارے لال صاحب کے ہاں اُن کی اور صاحبزادہ کی خیر و عافیت کہلا بھیجونگا یا خود کل کو جا کر منشی صاحب سے کہدونگا۔ مولوی سمیع اللہ خاں صاحب دو مہینے کی رعایتی رخصت لے کر کل رات کو یہاں آئے ہیں پانی پت خرچ جلدی بھیجنا چاہیئے امید ہے کہ تم نے بھیجدیا ہوگا زیادہ دعا حیدرآباد سے ابھی تک کوئی وظیفہ موصول نہیں ہوا۔

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۱۶ ار نومبر ۱۸۸۸ء

۱۰۸۔ برخوردار۔ میں دہلی سے اول علی گڈھ لارڈ ڈفرن کے قدوم کی تقریب میں اور وہاں سے پھپوند گیا تھا پھر دہلی واپس آکر کچھ علیل ہو گیا تھا اب پرسوں مع الخیر پانی پت پہنچا ہوں اور اچھا ہوں۔ بک صاحب پرنسپل محمڈن کالج تم کو بہت شوق کے ساتھ پوچھتے تھے اور ایجوکیشنل کانگرس کے جلسہ میں بمقام لاہور تم سے ملنے کے مشتاق تھے میں نے کہدیا ہے کہ وہ ضرور آویں گے۔ اخلاق حسین اور اُن کے گھر میں مع الخیر ہیں۔ عبدالولی بہت دن سے بیمار ہے اُس کے باپ کو ابھی تک نوکری کی طرف سے اطمینان نہیں ہوا اور کچھ امراض کی بھی شکایت ہے۔ فرزند علی دہلی میں چچا کے پاس ہے۔ ماسٹر پیارے لال صاحب سے بعد بندگی دنیاز کے کہدینا کہ جناب منشی دین دیال صاحب اس طرف آنے سے دو دن پہلے ملے تھے بخیریت ہیں اور گھر میں بھی خیریت ہے۔ اس کارڈ کا جواب بہت جلد

بھیجو میری رخصت ایک ماہ کی تھی جس میں سے سولہ دن گذر چکے ہیں۔
اس کے بعد اور رخصت جیسی مل سکیگی لینے کا ارادہ ہے .... زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء

۱۰۹۔ برخوردار۔ منی آرڈر اور خط پہنچا فکر تی اور پریشانی رفع ہوگی۔
یہاں سب عزیز بخیریت ہیں۔ برخوردار عبدالغنی طاہرہ کا کوئی خط مدت سے
نہیں آیا ابو طالب عمرہ بالکل اچھا نہیں ہے اور مدت سے زیادہ کمزور ہوگیا ہے
.... کا بھی ایسا ہی حال ہے باقی سب خورد و بزرگ بعنایت الہی اچھی طرح ہیں
میرا ارادہ بھی لاہور میں آنے کا مصمم ہوگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو ۲۳ یا ۲۴ دسمبر کو
انبالہ سے ریل میں سوار ہوں گا۔ مکرمی منشی ذکاء اللہ صاحب سے دریافت کیا ہے
کہ آپ کون سی تاریخ دہلی سے سوار ہوں گے اُن کا خط آنے پر ٹھیک وقت
اور تاریخ سے تم کو مطلع کروں گا۔ اخلاق حسین طاہرہ شاید بڑے دن کی
تعطیل میں اپنے قبائل کو لے کر یہاں آدیں مگر میں شاید اُن سے نہ مل سکوں
جناب بھائی حکیم محمد علی صاحب بدستور پانی پت میں ہیں آنکھوں کی شکایت
کسی قدر اب بھی ہے باقی حالات بخیریت ہیں ...... طالب عمر ہم اداب
کہتی ہیں زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت محلہ انصار ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء

۱۱۰۔ برخوردار۔ خط مع خط پہنچا مفصل جواب پھر لکھوں گا۔ گھر پر
سب خیریت ہے ہیں میں بھی اب کسی قدر اچھا ہوں وراثت کے مقدمہ کے
تصفیہ کے لیے برادری کے چار پنچ اور ایک سرپنچ مقرر ہوئے ہیں پندرہ
روز سے برابر اُن کے اجلاس ہوتے ہیں ابتک روز اول ہے۔ اس
خلجان میں نہ دن کو چین ہے نہ رات کو نیند ہے خدا انجام بخیر کرے ....

.... مکان پر بدستور مدد جاری ہے کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اب دو ہزار میں بھی پورا پڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اخلاق حسین مع قبائل کے انشاءاللہ ۱۶ر فروری تک یہاں آجائیں گے۔ میری رخصت ۲ر مارچ تک ہے۔ اب زیادہ رخصت لینی ممکن نہیں حیران ہوں کہ تعمیر کو کس پر چھوڑوں۔ مدرسہ میں مجھے دو مہینے کے بعد بتقریب تعطیل رمضان ایک مہینے کے لیے یہاں آنیکی پھر مہلت ملیگی۔ حیدرآباد کا حال کچھ معلوم نہیں شاید جب مولوی عبدالرحیم خانصاحب دہلی سے رخصت پوری کر کے واپس آجائیں تو کچھ معلوم ہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ یکم فروری ۱۸۸۹ء

۱۱۱- برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ کل ایک کارڈ روانہ کر چکا ہوں۔ یہاں کے حالات بدستور ہیں ایک امر ضروری یہ ہے کہ .... خلف .... مرحوم جو کسی زمانہ میں تمہارے ساتھ مدرسۃ العلوم میں پڑھتے تھے وہ اب .... میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس ہیں اور اُنکی بہن مولوی .... صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے سے منسوب ہے اور پانی پت ہی میں رہتے ہیں۔ اِن دِنوں میں وہ اپنی بہن سے ملنے کو یہاں آئے تھے اُن کے ہاں سے خواجہ .... صاحب کی دختر کا پیغام گیا تھا خواجہ صاحب کا ارادہ قبول کرنیکا ہی مگر .... کے حالات زیادہ تفصیل کے ساتھ دریافت کرنے چاہتے ہیں کہ اُن کی طبیعت اور مزاج کیسا ہے اور خصلتیں کیسی ہیں اگر تم اُن کی بابت کوئی امر قابل اطمینان لکھ سکو تو فوراً اُن کا جواب لکھ بھیجو بُرائی بھلائی جو کچھ تمہاری سمجھ میں آوے صاف صاف لکھ بھیجو کیونکہ یہ ایک ذمہ داری کی بات ہے اور اگر اسکی تعریف لکھو تو یہ ضرور لکھنا کہ اُس وقت تک اُس کا ایسا حال تھا اب میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس کا کیا حال ہے۔ طالب علمی کی ایک ایسی حالت

کہ اس میں ہر شخص کو طوعاً و کرہاً ایک چلن رہنا پڑتا ہے اس لیے اس زمانہ کی ایک چلنی کا کچھ اعتبار نہیں ہے مجھے تمہارا خط بجنسہٖ اُن کو دکھلانا پڑے گا۔

خرچ معمولی اور اور جس قدر ممکن ہو جلدی بھیجدو آجکل ہاتھ بالکل تنگ ہے تمبر نے پھر کس نکال دیا ہے زیادہ دعا اخلاق حسین انشاءاللہ تعالیٰ آجکل میں یہاں پہنچ جائیں گے۔

راقم الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان ۹ فروری ۱۸۸۹ء

۱۱۲- برخوردار۔ تمہارا خط بہت دن سے نہیں آیا۔ طبیعت متردد ہے میں اس عرصہ میں دو خط بھیج چکا ہوں کسی کا جواب نہیں آیا اپنے حالات سے جلدی مطلع کرو برخوردار اخلاق حسین مع قبائل کے آج علی الصباح ڈاک گاڑی میں یہاں پہنچ گئے اُن کی طرف سے نہایت تردد تھا۔ بارے الحمدللہ کہ سب مع الخیر آپہنچے۔ اُن کی رخصت پندرہ دن کی تھی جس میں سے پانچ دن گذر چکے ہیں یہاں زیادہ سے زیادہ آٹھ دن ٹھیر سکیں گے دلی میں سواری نہ ملنے کے سبب اور بارش کی وجہ سے چار روز ٹھیرنا پڑا۔ باقی سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں جواب بہت جلد بھیجنا زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان ۱۳ فروری ۱۸۸۹ء

میں انشاءاللہ تعالیٰ یکم مارچ کو دہلی روانہ ہوں گا۔ فرزند علی نے اپر پرائمری سکول کا امتحان دے دیا ہے شاید رعایتاً پاس ہو جائے۔

۱۱۳- برخوردار۔ میں اور سب عزیز بخیریت ہیں فرزند علی کو مڈل کی پہلی جماعت میں چڑھا دیا ہے پرائمری سکول کی پنجویں میں اسکو پاس نہیں کیا صرف املا سے فارسی میں دو نمبر کم تھے۔ عبدالعلی سہارنپور بدل گئے ہیں اور لین میں خفیف سی چند نسی ... جو جیلخانہ میں تعینات رہتا ہے وہاں اُن کو

شاید رات بھر رہنا پڑتا ہے۔ بہت گھبرا رہے ہیں۔ دہلی سے کرنال تک بہت سرگرمی کے ساتھ ریلوے لائن تیار ہو رہی ہے ایک برس میں امید ہے کہ جاری ہو جائے کرنال سے کالکا تک زیادہ دیر میں تیار ہو گی۔ ڈاکٹر صاحب بہاں یہاں آئے ہوئے ہیں دو دفعہ میں بھی مل چکا ہوں مفصل حال اُن کی روانگی کے بعد لکھوں گا۔ اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو زیادہ دعا

الطاف حسین از دہلی ۲۵ مارچ سنہ ۸۹ء

۱۱۴- برخوردار مستنار عین انتظار میں پہنچا۔ میں بعنایت الٰہی خیریت سے ہوں۔ تم اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ محمود حسین طاہرہ کی ولادت تم کو اور سب عزیزوں کو مبارک ہو۔ میں نے اُس کا نام محمد حسین یا محمود حسین یعنی جو گھر والے پسند کریں رکھا ہے مگر پچھلا میرے نزدیک مناسب ہے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے عبدالحسن رکھا ہے اور برخوردار محب علی نے منظور علی تاریخی نام رکھا ہے۔ میں انشاء اللہ شروع رمضان میں پانی پت پہنچ جاؤں گا۔ مستقل ہونے کے باب میں معلوم نہیں کہ کچھ تحریک ہوئی یا نہیں۔ میں شاید رمضان کے بعد چند روز مدرسہ میں کام کر کے علیحدہ ہو جاؤں اپنے آنے کے ارادہ سے مطلع کرو کہ مع الخیر کب تک آنے کا قصد ہے۔ میرے نزدیک آخر رمضان میں آنا بہتر ہوگا۔ مکان کی تعمیر بسبب اس کے کہ ریل نے براج مزدوروں کا کال کر دیا ہے بند ہو گئی ضروری تعمیر کے تقریباً سب کام بن گئے ہیں صرف استرکاری۔ فرش اور چوڑیاں چڑھنی باقی ہیں زیادہ دعا فرزند اداب کہتا ہے۔

راقم الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت - ۱۴ اپریل سنہ ۸۹ء

۱۱۵- برخوردار سعادت اطوار طاہرہ - بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ

خط فرحت نمط پہنچا۔ مستقل تقرری اور اضافہ تنخواہ کا مژدہ سن کر شکر الہیٰ
بجالایا گیا بہتر ہوا کہ رمضان میں تم یہاں نہ آئے اب انشاء اللہ تعالےٰ بعد
رمضان کے میں پھر دلی جاؤں گا اور وہاں جا کر دو چار روز بعد استعفا دیدونگا
اور امید ہی کہ پھر بہت جلد مجھکو گھر پر واپس آنے کی اجازت مل جائیگی۔ اسیوقت
تم بھی مع الخیر یہاں آنے کا قصد کرنا۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ حیدر آباد سے
سات مہینے اور تیس دن کی تنخواہ وصول ہوگئی ہے اور آئندہ ماہ بماہ برابر
ملتی رہے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) مکان اب تک تیار نہیں ہوا اور غالباً برسات کے
اخیر تک کام برابر جاری رہیگا ریل کے آنے کے سبب راج مزدور بہت
مہنگے ہو گئے ہیں پہلے عام معماروں کو ۵ر فی نفر اور مستری کو ۶ر اور مزدور کو
۲؍ر دیئے جاتے تھے اب بجائے اس کے عام معماروں کو ۶ر مستری کو ۷ر
اور مزدور کو ۳ر دینے پڑتے ہیں۔ بڑھیوں نے ابھی کچھ تکرار نہیں کی لیکن
عنقریب وہ بھی کچھ نہ کچھ بولیں گے خدا کرے کہ تمہارے آنے تک مکان رہنے کے
قابل ہو جائے۔ میں نے ایک میز اور چند کرسیاں پلنگ اور کچھ کتابیں وغیرہ
یہاں نئے مکان پر منگوالی ہیں دس بجے سے شام تک میں یہیں رہتا ہوں۔
جس وقت تم مع الخیر جالندھر سے واپس فیروز پور کو روانہ ہو تو ضرور مجھے مطلع کرنا
اور رخصت کی درخواست بھیجدینی چاہیئے تاکہ شوال کی دسویں پندرھویں تک
وطن میں آسکو امید ہی کہ میں اور تم دہلی سے ہمراہ پانی پت میں آسکیں گے۔
زیادہ دعا۔ سب بچے اور عزیز اور بزرگ بخیریت ہیں۔

راقم الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان - ۱۱؍ مئی ۱۸۸۹ء

نہایت خوشی کی بات ہے کہ غلام ثقلین دہلی ڈویزن میں اول رہنے کے سبب
گبن سکالرشپ کا اور نیز ایک اور سکالرشپ کا جسکی تعداد بارہ روپیہ ماہوار ہے

مستحق قرار پایا ہے۔ ان دونوں وظیفوں کی تعداد ۳۱ روپیہ ماہوار ہوگی بالفعل دہلی مشن کالج سے علیحدہ نہیں ہو سکتے کیونکہ پنجاب کے وظیفے علیگڈھ میں نہیں مل سکتے فقط

۱۱۶۔ برخوردار سعادت آثار طالعمرہ۔ بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ میں پانی پت سے مصمم ارادہ کر کے آیا تھا کہ دلی پہنچتے ہی استعفا بھیجدونگا مگر وہ مسودہ عرضی کا جو ماسٹر پیارے لال صاحب کے پاس درستی کے لیے بھیجا تھا اُنہوں نے اب تک نہیں بھیجا۔ میرا حال یہ ہے کہ جس روز سے یہاں آیا ہوں کھانسی کی اس قدر کثرت اور شدت ہے کہ کبھی موسم گرما میں بھی ایسی شدت نہیں ہوئی اور اس کے سوا اور طرح طرح کی شکایتیں بھی رہتی ہیں گھر پر تمہاری والدہ اور تمہاری بیوی کو بیمار چھوڑ کر آیا تھا شاید اب تمہاری والدہ کو تو کچھ افاقہ ہے مگر ...... کو ابھی کچھ کچھ شکایت چلی جاتی ہے لیکن کچھ جائے تردد نہیں ہے ...... کی طبیعت بھی اب رو بہ اصلاح ہے مکان میں استرکاری ہو رہی ہے اور غالباً آغاز موسم سرما تک کام جاری رہیگا تم سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے مگر موسم اچھا نہیں ہے اس واسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بھادوں کا مہینہ گذر لے تو دو ڈیڑھ مہینے کی رخصت لیکر آؤ اُس وقت تک برخوردار اخلاق حسین کے ہاں بھی تعطیل ہو جائیگی اور کیا عجب ہے کہ بھائی سید فیاض حسین بھی اُن دنوں میں چلے آئیں۔ میں نے ماسٹر پیارے لال صاحب کو آج بہت تقاضے کا خط لکھا ہے کہ وہ مسودہ جس طرح ممکن ہو جلد بھیجدیں ارادہ ہے کہ اُس کے آتے ہی استعفا بھیجدیا جائے اب مدرسہ کا کام بلکہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ پس امید ہے کہ انشاءاللہ جو وقت تم بخیر رخصت لے کر آؤ گے میں بھی پانی پت میں ہونگا حیدرآباد کا وظیفہ جاری ہو گیا ہے گیارہ مہینے کی تنخواہ وصول ہو چکی ہے اور اب ظاہرا

اس میں کسی طرح کا تردد باقی نہیں رہا - اگر تم ڈسٹرکٹ انسپکٹری کے کام سے خوش ہو اور سررشتہ تعلیم ہی میں رہنا پسند کرتے ہو تو کہیں تحریک کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے ورنہ اب تحریک کرنے کا موقع ہے تمہارا تقرر بالاستقلال ہوگیا ہے اور تنخواہ کا بھی کسی قدر اضافہ ہوگیا ہے - سر آکلنڈ کالون صاحب لفٹنٹ گورنر شمال مغرب ۔ مسلمانوں کے حال پر زیادہ ملتفت ہیں اور سر سید احمد خاں بہادر اور اُن کے متوسلین پر حد سے زیادہ مہربان ہیں مسٹر تھیوڈور بک کو بھی اُن کے ساتھ بہت خصوصیت ہے اور چونکہ مولوی سمیع اللہ خاں صاحب انہیں کی سفارش سے مصر بھیجے گئے تھے اس لیے وہ تمہارے سرٹیفکیٹ دیکھکر غالباً خوش ہوں گے .... کو آج تک پڑھنے لکھنے کی طرف مطلق توجہ نہیں طرح طرح کی تدبیریں کیجاتی ہیں کہ کسیطرح اسکو اس طرف لگاؤ پیدا ہو مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اُس کی ماں ان افکار اور رنجوں میں گھلی جاتی ہے ۔ بہرحال خدا کا شکر ہے اور وہی سب مشکلات کا حل کرنیوالا ہے

زیادہ دعا اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو -

الطاف حسین از دہلی کوچہ پنڈت ۲۰ جون سنہ ۸۹ء

۱۱۷ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعائے خیر و صلاح واضح ہو کہ کل ایک خط برخوردار اخلاق حسین کا پہپوند سے اور دوسرا ماسٹر پیارے لال صاحب کا سلطانپور کلو سے وصول ہوا دونو کا مضمون دیکھکر نہایت افسوس اور رنج ہوا اِدھر اخلاق حسین لکھتے ہیں کہ ایک نیا منصف چند روز کے لیے وہاں مقرر ہوا تھا اُس نے اُن کی نسبت شکایت لکھی ہے اور پہپوند سے تبدیلی کا اندیشہ ہے اُدھر ماسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ فیروز ... ڈپٹی کمشنر سجاد حسین سے خوش نہیں اور وہ اُن سے ... بدلی چاہتا ہے

فی الحقیقت نوکری غلامی سے کم نہیں مگر افسوس ہے کہ ہم لوگوں سے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہر پھر کر نوکری ہی سوجھتی ہے اگر کسی اور ذریعہ سے قلیل معاش بھی میسر آئے تو نوکری سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ ماسٹر صاحب مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اگر سجاد حسین کو فیروزپور سے کرنال میں بدل دیا جائے تو کیسا؟ .... میں نے ابھی تک اُن کو کچھ جواب نہیں لکھا۔ اول تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کرنال کی تبدیلی پسند کرتے ہو یا نہیں .... تم اپنی رائے سے جلد تر مطلع کرو اور یہ لکھو کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کی ناخوشی کی کیا وجہ ہے کبھی اُنھوں نے ناخوشی ظاہر بھی کی ہے یا دل ہی میں ناخوش ہیں۔ میں نے سال بھر کی رخصت بلا تنخواہ طلب کی ہے امید ہے کہ منظور ہو جائے گی میرا ارادہ ہے کہ بشرط حیات اور بشرط صحت رخصت کے زمانہ میں کوئی نیا کام شروع کروں۔ اب تک جو منصوبہ ذہن میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ دلی میں ایک بڑا مطبع قائم کیا جائے جس میں ہندوستان کے عمدہ مصنفوں کی کتابیں چھپوائی جائیں اور قدما کی عربی و فارسی تصانیف بھی جو اب تک نہیں چھپیں یا بُری طرح چھپی ہیں نہایت حسن اہتمام کے ساتھ چھپوائی جائیں اور ایک رسالہ ماہواری بطور میگزین کے شائع کیا جائے جس میں ہندوستانیوں کو یورپ کی ترقیات کی طرف مائل کیا جائے اور ہندوستان کے روز افزوں تنزل سے اُن کو آگاہ کیا جائے۔ اور تجارت و صنعت و حرفت کی جہاں تک ہو سکے ترغیب دی جائے میرا ارادہ یہ بھی ہے کہ اخلاق حسین کو بھی چند روز کی رخصت بلا تنخواہ دلوا کر اپنے پاس بلا لوں اور در صورتیکہ اس میں کوئی عمدہ کامیابی کی شکل نظر آئے تو تم کو بھی اسی میں شریک کر لیا جائے۔ اور سب باتیں تو آسان ہیں لیکن میگزین کا نکالنا بہت مشکل کام ہے تاوقتیکہ کوئی گریجویٹ مددگار نہ ہو یہ کام چلنا دشوار ہے مگر امید ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی مل جائیگا۔ ڈپٹی کمشنر کی ناخوشی کے خیال سے تم کسی طرح کا

پیچ و فکر نہ کرنا نوکری کے لیے یہ ایک لازمی امر ہے لائق و نالائق کارگذار و ناکارگذار سب کو یہ مشکلات پیش آتی ہیں۔

خدا نے چاہا تو میں بہت جلد نوکری کے پھندے سے تم کو اور اخلاق حسین کو نکالوں گا (.......... نے اب کے سال کلکتہ اور پنجاب دونو یونیورسٹیوں کے امتحانوں میں کامیابی حاصل کی تھی اب وہ علیگڈھ کالج میں داخل ہو گئے ہیں سیکنڈ گریڈ میں پاس ہونیوالوں کے لیے وہاں آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہے مگر وہ تیرہ چودہ روپیہ کی امید پر وہاں داخل ہوئے ہیں کیونکہ صرف ۸ ماہوار سے کسی طرح کم خرچ نہ ہوگا۔ منشی ذکاء اللہ صاحب نے مسٹر تھیوڈور بک کو اس باب میں لکھا تھا انہوں نے جواب دیا ہے کہ اب کے سال طالب علم کالج میں کثرت سے داخل ہوئے ہیں یعنی کچھ اوپر نوّے طالب علم ہیں جنمیں سات ہندو اور باقی کل مسلمان ہیں اس لیے وظیفے بہت سے دیے گئے ہیں لیکن انہوں نے اس پر بھی وعدہ کیا ہے کہ میں جہاں تک ممکن ہوگا کوشش کرونگا کہ ...... کو زیادہ وظیفہ دیا جائے لیکن چونکہ اب تک اس کا کچھ ظہور نہیں ہوا اس لیے ...... پریشان ہیں اگر تم ایک چٹھی صاحب موصوف کو لکھ سکو تو بہت ہی مناسب ہے اور اس میں اس بات کا نہایت شکریہ لکھنا چاہیے کہ کالج میں مسلمان طلبہ کی تعداد اس قدر بڑھ گئی۔ یہ فی الواقع اُن کی سعی کا نتیجہ ہے زیادہ دعا جواب بہت جلد بھیجو

راقم الطاف حسین از دہلی کوچہ بیخ بست ۱۳ر جولائی ۱۸۸۹ء

۱۱۸۔ برخوردار۔ میں اگست کی ۱۳ر کو دہلی سے روانہ ہوا اور ۱۴ر کی شام کو پانی پت پہنچا۔ ابھی میری رخصت منظور نہیں ہوئی صرف درخواست بھیجکر چلا آیا ہوں تمہارے دو خط یہاں پہنچکر مجھے ملے۔ تمہاری بہن بعنایت الہی اچھی ہے۔ دہلی سے یہاں آکر معلوم ہوا کہ حکیم نے ذرا بہت دیا تھا اس سے زیادہ تشویش

ہو گئی تھی ورنہ کوئی خطرناک مرض نہ تھا البتہ خون میں کسی قدر جوش اور خرابی
پیدا ہو گئی ہے انشاءاللہ مسہل وغیرہ کے ذریعہ سے صحت کامل ہو جائے گی
تم ہر طرح سے مطمئن رہو اور لکھو کہ رخصت لینے کا مع الخیر کب تک ارادہ ہے
اخلاق حسین کے پاس سے تقریباً ڈیڑھ مہینا ہوا کوئی خط نہ یہاں آیا اور نہ دلی میں
آج تار دینے کا ارادہ ہے سبکو نہایت فکر ہے باقی ہر طرح سے خیریت ہے
سب چھوٹے بڑے سلام اور دعا کہتے ہیں

الطاف حسین از پانی پت ۱۷ اگست ۱۸۸۹ء

۱۱۹- برخوردار - آج نانو خاں کے خط سے دور از حال تمہاری علالت اور
اسکے بعد صحتیابی کا حال معلوم ہوا مگر چونکہ تمہارے ہاتھ کا خط نہ تھا اس سبب سے
تمہاری والدہ اور سب گھر کے لوگوں اور عزیزوں کو نہایت تشویش ہے چاہیئے کہ
فوراً بواپسی ڈاک اپنی خیریت مزاج اور مفصل حال سے اطلاع دو اور اگر ممکن ہو تو
رخصت لے کر مہینے ڈیڑھ مہینے کے واسطے گھر چلے آؤ - سنا ہے کہ انسپکٹر صاحب
اور اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب آجکل فیروزپور کے ضلع کا دورہ کر رہے ہیں اس حال سے مطلع کرنا - نانو خاں کو
بعد بہت دنوں کے معلوم ہو کہ تمہارے خط کے آنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی -
ہمیشہ ایسی ضروری باتیں لکھتے رہا کرو زیادہ دعا سب کی طرف سے ما وجب
گھر پر بہمہ نوع خیریت ہے -

راقم الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان - ۲۱ ستمبر ۱۸۸۹ء

۱۲۰- برخوردار - آج نانو خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ نصیب اعداء ۱۳ ستمبر کو
تمہاری طبیعت کچھ علیل ہو گئی تھی اور ۳۰ ستمبر تک یہی حال رہا یہ بھی لکھا ہے کہ
اب آرام ہے چونکہ تمہارے ہاتھ کا لکھا ہوا خط نہیں آیا اس سبب سے
سبکو تشویش ہے چاہیئے کہ اس کارڈ کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت اور

کیفیتِ مزاج سے مطلع کرو یہاں کے حالات بدستور ہیں اگر تم کو رخصت مل سکے تو ضرور درخواست بھیجو خواہ سِک لیو خواہ پریوِج لیو - کیونکہ اس ضعف و کمزوری کی حالت میں دورہ پر پھرنا خطرہ سے خالی نہیں آئندہ تمکو اختیار ہے اس کارڈ کا جواب بہت جلدی بھیجنا - اور اگر رخصت لینے کا ارادہ نہ ہو تو یہ بھی لکھنا کہ بالفعل کب تک فیروزپور میں مقام رہے گا نانو خاں کو بہت بہت دعا کہنا - زیادہ دعا تمہاری بہن کا علاج ہو رہا ہے کوئی تشویش کی بات نہیں ہے -

خاکسار الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان - ۵ اکتوبر ۱۸۸۹ء

۱۲۱- برخوردار - تمہارا خیریت نامہ اور منی آرڈر وصول ہوا ۔ اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو - اخلاق حسین طالعہ شاید ۲۴ اکتوبر تک پہپوند کو روانہ ہونگے اُن کے ساتھ میں بھی ان شاءاللہ تعالیٰ جاؤنگا علیگڈھ میں بالفعل کچھ دنوں ٹھیرونگا اور شاید کانگرس کے اجلاس تک وہاں رہنا ہو پھر پہپوند اور شاہجہانپور بھی دو دو چار چار دن کے لیے جانیکا قصد ہے امید ہی کہ مع الخیر تمہاری رخصت منظور ہونے تک واپس آجاؤں - اخلاق حسین بہت لاغر ہو گئے ہیں ضرور کوئی نہ کوئی اندرونی شکایت ہے جسکو وہ ظاہر نہیں کرتے تمہاری بہن کا علاج بدستور جاری ہے بعنایتِ الٰہی علاج سے بہت فائدہ ہوا ہے ان شاءاللہ تعالیٰ عنقریب تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی - جناب انسپکٹر صاحب اور اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب کی خدمت میں میری طرف سے بہت بہت سلام و نیاز کہدینا - زیادہ دعا - سب چھوٹے بڑے تم کو دعا اور سلام کہتے ہیں اور تم سے ملنے کے آرزومند ہیں

الطاف حسین از پانی پت محلہ انصاریان ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۹ء

۱۲۲- برخوردار - عرصہ سے تم نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کیا اور یہ لکھو کہ تمہارا اس سال کا امتحان کب ختم ہوگا؟ تم رخصت کی درخواست کب کرو گے؟

اور ایجوکیشنل کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوگے یا نہیں؟ میں یکم نومبر سے علی گڈھ میں ہوں اور آخر دسمبر تک اسی اطراف میں رہنے کا ارادہ ہے ۲۰ نومبر تک علی گڈھ سے شاید کہیں نہ جاؤں۔ زیادہ دعا۔

(الطاف حسین از علی گڈھ کوٹھی سید صاحب ۴ نومبر ۸۹ء)

۱۲۳۔ (برخوردار۔ مجھے پانی پت چھوڑے ہوئے آج ستائیس روز ہوچکے ہیں اس عرصہ میں کوئی خط تمہارا میرے پاس نہیں پہنچا اگرچہ پانی پت اور دہلی کے خطوط سے تمہاری خیر و عافیت معلوم ہوتی رہتی ہے۔ میں یکم نومبر سے علی گڈھ میں سید صاحب کی کوٹھی پر مقیم ہوں اور پرسوں انشاء اللہ تعالیٰ پہپوند جانے کا قصد ہے وہاں بھی غالباً آٹھ دس روز قیام ہوگا۔ تم اپنی خیر و عافیت کا خط بہت جلدی پہپوند میں بھیجنا۔ میرا ارادہ کانگرس کے اجلاس تک اسی اطراف میں ٹھیرنے کا تھا مگر تمہاری بہن کی طبیعت پھر علیل ہوگئی ہے اور دہلی آنیکا ارادہ ہے اس لیے جب وہ دہلی میں اپنی والدہ کے ہمراہ آجائیگی تو مجھے دہلی جانا ہوگا اور دیکھیے وہاں کب تک ٹھیرنا ہو زیادہ دعا۔

الطاف حسین از علی گڈھ کوٹھی سر سید احمد خان بہادر۔ ۲۰ نومبر ۸۹ء

۱۲۴۔ برخوردار۔ میں گیارہ روز تک پہپوند میں ٹھیرا مگر تمہارا خط خیریت نمط یہاں کوئی نہیں پہنچا۔ حالانکہ علی گڈھ سے چلتے وقت میں تمکو تاکیدی کارڈ لکھ آیا تھا کہ پہپوند میں مجھ کو اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرنا۔ کل انشاء اللہ تعالےٰ یہاں سے روانہ ہوکر کل ہی یا پرسوں کسی وقت دہلی میں پہنچوں گا اور وہاں ایک دو روز ٹھیر کر پانی پت روانہ ہوں گا تم اپنی خیر و عافیت کا خط بلفور پہنچنے اس کارڈ کے پانی پت میں بھیجنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میرے وہاں پہنچنے تک پہنچ جائیگا۔ ارادہ یہ ہے کہ پانی پت میں دس بارہ روز ٹھیر کر پھر بتقریب کانگرس

علی گڈھ میں آؤں۔ تم اپنے مفصل حالات خط میں لکھنا۔ اخلاق حسین طالعمرہ
دعا کہتے ہیں اور اچھی طرح ہیں۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پہپوند ضلع اٹاوہ ۲ر دسمبر ۱۸۸۹ء

۱۲۵۔ برخوردار۔ میں اور اخلاق حسین ۴ر دسمبر کو شاہجہانپور چلے گئے تھے
کل وہاں سے واپس آکر تمہارا خط دیکھا جس کے دیکھنے سے بہت تشویش ہوئی
تھوڑے سے عرصہ میں تین حملے بخار وغیرہ کے تم پر ہو چکے ہیں ظاہر اصحت کامل
نہیں ہونے پاتی کہ پھر کام شروع ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے بار بار مرض
عود کرتا ہے۔ اگر رعایتی رخصت نہیں مل سکتی تو بیماری کی رخصت لے کر
آنا چاہیئے اور علاج اچھی طرح کرنا چاہیئے۔ میرا جانا دہلی اور پانی پت اب
غالباً بعد اجلاس کانگرس کے ہوگا کیونکہ وہاں پہنچکر پھر علیگڈھ آنا دشوار ہوگا۔
تم ضرور ضرور اگر ممکن ہو کانگرس کے اجلاس میں شریک ہونا اور اپنے حالات سے
جلد جلد مطلع کرتے رہو تاکہ تشویش رفع ہو۔ زیادہ دُعا

الطاف حسین از پہپوند ضلع اٹاوہ ۱۰ر دسمبر ۸۹ء

۱۲۶۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں
جنوری کی ۲۶ کو پانی پت میں پہنچا تھا۔ طبیعت دلّی ہی میں علیل ہوگئی تھی پھر
راہ میں دو روز سردی کی شدت اور ہوا کی تیزی سے زیادہ طبیعت بگڑ گئی تھی۔
مگر الحمد للہ کہ اب پہلے کی نسبت بہت اچھا ہوں۔ امید ہے کہ جُوں جُوں موسم
بدلیگا طبیعت درست ہوتی جائیگی۔ باقی سب عزیز اور خورد و بزرگ اچھے طرح ہیں
...... کو بظاہر اب کوئی شکایت نہیں ہے۔ مگر احتیاطاً دوا کا استعمال برابر
چلا جاتا ہے اُس کے بچے بھی اچھی طرح ہیں ...... طال عمرہا بھی اچھی طرح ہیں
اور سب بخیریت ہیں۔ تمہاری والدہ اور اماں جان اور بہن اور بھتیجی تم سے

ملنے کی از حد مشتاق ہیں۔ رخصت حاصل کرنے میں اپنی طرف سے توقف
نہ کرنا چاہیئے۔ تبدیلی کی درخواست اگر ضرورت ہوئی تو رخصت مع الخیر منقضی ہونے
کے بعد کرنی چاہیئے۔ تم مع الخیر یہاں آجاؤ اور برخوردار اخلاق حسین بھی جیسا کہ
ان کا ارادہ ہے مع الخیر آجائیں تو بعد مشورہ کے اپنی آئندہ زندگی بسر کرنے کیلئے
کوئی معقول حیلۂ معاش تجویز کرنا چاہیئے۔ مجھے تم دونو کی وجہ معاش پر اطمینان
نہیں ہے جسطرح میری طبیعت نوکری کے قابل نہ تھی اسیطرح میں دیکھتا ہوں
کہ تمہاری اور اخلاق حسین کی طبیعتیں بھی نوکری کے ناقابل ہیں۔ میں اور
تمہاری والدہ اور تمہاری بیوی انشاءاللہ تعالیٰ رجب کے آغاز میں یعنی تقریباً
دس بارہ روز بعد نئے مکان میں جائیں گے ...... بھی انشاءاللہ ہمارے
ساتھ ہی نئے مکان میں جائیگی۔ اپنی خیریت مزاج سے جلد جلد مطلع کرتے رہو
زیادہ دعا)

خاکسار الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت محلہ انصاریان - ۱۱ فروری سنہ ۱۸۹۰ء

۱۲۷ - برخوردار - اپنی خیر و عافیت اور رخصت کی منظوری اور وہاں کی
آب و ہوا کے متعلق مفصل حالات بفور مطالعہ اس کارڈ کے لکھو..... یہاں آگیا ہے
وہ ایک دفعہ یہاں آیا تھا میری طرف سے بے التفاتی دیکھ کر پھر نہیں آیا۔
معلوم نہیں کہ کس وجہ سے اُس کو علیحدہ کیا گیا اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ
اُس کے علیحدہ کرنے کی ضرور کوئی معقول وجہ ہوگی۔ بھائی سید فیاض حسین صاحب
ستمبر کی پہلی دوسری کو شاہجہان پور سے روانہ پانی پت ہوں گے۔ اُن کی
تین مہینے کی رخصت منظور ہوگئی ہے۔ باقی حالات بدستور اور بخیریت ہیں۔
یہاں [illegible] انفلوئنزا کی بہت کثرت ہے اور سوا اس کے
[illegible] امراض بھی بکثرت ہیں۔ پانی پت میں اوسط اموات آجکل بہت

بڑھا ہوا ہے اللہ حافظ و نگہبان ہے زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال - ۲۵ر اپریل ۱۸۹۰ء

۱۲۸- برخوردار - آجکل تمام اطراف و جوانب سے بیماری اور وبا کی خبریں آتی ہیں جنکو سن سنکر مستورات کو اور نیز ہم سب کو نہایت تشویش ہوتی ہے اور تمہارے خطوط خاص کر ان دنوں میں بہت ہی کم آتے ہیں تقریباً ۲۲ یا ۲۳ روز ہوئے کہ تمہارا خط آیا تھا اُسکے بعد کوئی خط نہیں آیا - اس کارڈ کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت اور ضلع فیروزپور اور اطراف فیروزپور کی آب و ہوا کا اور رخصت کے باب میں جو کچھ ظہور میں آیا ہو اُس کا حال مفصل لکھو اور تیسرے چوتھے روز ضرور بالضرور ایک کارڈ دو حرفی لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا کرو تاکہ تشویش نہ ہو - یہاں بعنایتِ الٰہی خیریت ہے - شہر میں بیماری کی کثرت سے اموات کا اوسط بھی بڑھا ہوا ہے اللہ رحم کرے - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۲۹ر اپریل ۱۸۹۰ء

۱۲۹- برخوردار - مدت سے کوئی خط نہیں آیا - تم اس انتظار میں ہو گے کہ ابھی تقاضے کے پانچ چار خط اور ایک آدھ تار نہیں آیا ابھی خیر و عافیت کیا لکھوں جس قدر تمہاری بے پروائی زیادہ ہوتی جاتی ہے اُسی قدر اپنی طبیعت بھی زیادہ الٹی بے پروا ہوتی جاتی ہے - عورتوں کے تنگ کرنے سے کبھی کبھی یہ تقاضا لکھنا پڑتا ہے سو آخر تابکے - تم نے اور اخلاق حسین نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ جب تک تین چار خط متواتر نہیں بھیجے جاتے تم اپنی خیر و عافیت نہیں لکھتے خیر تم کو اختیار ہے زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال ۲۵ر مئی ۱۸۹۰ء

۱۳۰- برخوردار - تمہاری رخصت کی منظوری کے انتظار میں آنکھیں

پتھر کی ہوگئیں۔ دیکھیے کب خدا مشکل آسان کریگا۔ یہاں گرمی بہت سخت پڑ رہی ہے دیکھیے وہاں گرمی کا کیا حال ہوگا۔ خدا جانے ڈائرکٹر صاحب کو تار دیا یا وہاں خود گئے یا کچھ بھی نہیں کیا۔ اس حال سے اور اپنی خیریت سے جلدی مطلع کرو اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو اور گرمی اور لُو سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہو۔ سفر رات کو کرنا چاہیے اور حفظ صحت کا بہت خیال رکھو اللہ تعالیٰ تمہارا اور سب پردیسیوں کا حافظ و نگہبان ہے بھائی فیاض حسین تین مہینے کی رخصت لائے تھے ایک مہینا اور کچھ دن گذر چکے ہیں بڑے مکان کی مرمت اور نیا نشست کا مکان تعمیر کرا رہے ہیں ایک خط اُن کے نام بھی بھیجنا چاہیئے اور جہاں تک ہوسکے رخصت حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے زیادہ دُعا

الطاف حسین از پانی پت ۵ رجون ۱۸۹۰ء

۱۳۱۔ برخوردار۔ میں پرسوں سے دہلی میں آیا ہوا ہوں شملہ پر ڈائرکٹر صاحب کیندرست میں جانے کا قصد ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک روز بعد اونٹ گاڑی میں یہاں سے روانہ ہوں گا اور دہلی میں چلکر جہاں آپ لیجائیں گے یا مجھے بھیجیں گے چلا جاؤں گا۔ آج گھر کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ نہیں آئیگا۔ دوسرا آدمی تمہارے لیے تلاش کیا جائے گا مگر ذرا تلاش سے ملیگا۔ رخصت کے باب میں بھی ڈائرکٹر صاحب سے عرض کرنے کا ارادہ ہے۔ تم اپنی خیر و عافیت سے مجھے یہیں اطلاع دینا جس وقت شملہ جاؤں گا تم کو اپنا پتہ وغیرہ سب لکھ بھیجوں گا۔ شملہ میں زیادہ ٹھیرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ صرف ڈائرکٹر صاحب سے ملکر چلے آنیکا قصد ہے۔ زیادہ دعا۔ الطاف حسین از دہلی حویلی میر افضل مرحوم کوچہ پنڈت ۷ ارجون ۱۸۹۰ء

۱۳۲۔ برخوردار۔ سنا ہے کہ لالہ خیالی رام اب تک یہاں سے روانہ نہیں ہوئے دیکھیے تم کو کب تک اُن کا انتظار کرنا پڑے۔ اُنکے پہنچنے سے پہلے تم گھوڑوں وغیرہ کی فروخت سے فارغ ہوجانا تاکہ اُن کے پہنچنے پر وہاں ٹھیرنے کی ضرورت نہ رہے سب عزیزوں کو اس بات کی خوشی تھی کہ تم مع الخیر عید یہاں کروگے مگر ظاہرا عید تک یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ اگر لاہور اور ملتان کی ریل فیروزپور ہوکر جاتی ہے تو جو اسباب تم کو اپنے ساتھ منظفر گڈھ لیجانا ہوگا اسکو فیروزپور ہی میں کسی دوست کے مکان پر چھوڑتے آنا اور جو کچھ یہاں لانا ہو اور پھر ساتھ لیجانا نہ ہو وہ یہاں اپنے ساتھ لیتے آنا۔ نانو خاں اب تک کہیں نوکر نہیں ہوا اگر تم اس کو ساتھ لیجانا چاہو گے تو وہ بخوشی جائیگا میرے پاس اکثر آتا رہتا ہے۔ اسکا جواب جلدی لکھو۔ زیادہ دُعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۶ جولائی ۱۸۹۰ء

۱۳۳۔ برخوردار۔ بواپسی ڈاک اطلاع دو کہ لالہ خیالی رام وہاں پہنچ گئے یا نہیں۔ اور تم کب تک وہاں سے روانہ ہوگے۔ یہاں بارش کی اس قدر کثرت ہے کہ کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی۔ مکانات اور کھیتوں کا اور کسی قدر جانوروں کا بھی نقصان ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ تم مع الخیر اس طرف [illegible] کرہ گلشن بے خار. ضرور ضرور اپنے ساتھ لیتے آنا۔ زیادہ [illegible] بخیریت ہیں

الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال۔ ۴ اگست ۱۸۹۰ء

۱۳۴۔ [illegible]۔ یہاں بعنایت الٰہی سب طرح سے خیریت ہے عزیزوں میں [illegible] انہیں سے کچھ کچھ اچھے ہوتے جاتے ہیں۔ دونوں بچے بعنایت [illegible] بت ہیں جن کو تم علیل چھوڑ گئے تھے۔ کوئی نیا بیمار

نہیں پڑا ۔ اخلاق حسین ابھی نہیں آئے اُن کا انتظار ہے ۔ تم بواپسی ڈاک
اپنی خیریت لکھو اور نیز یہ کہ ڈارکٹر صاحب اور سردار صاحب سے ملے یا نہیں ۔
مظفر گڈھ کی آبادی اور وہاں کے لوگوں کا حال اور دیگر حالات قابل اطلاع
ضرور لکھنا ۔ زیادہ دعا ۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ضلع کرنال ۱۵ر اکتوبر ۱۸۹۰ء

۱۳۵ ۔ برخوردار ۔ تمہارا کارڈ پڑھ کر طبیعت کسی قدر مطمئن ہوئی ۔ گھر کے
لوگوں کا ارادہ مصمم آنیکا ہے ۔ برخوردار محب علی گنگوہ سے آجکل میں آنیوالے ہیں
اگر اُنہوں نے چلنے کی ہامی بھری تو اُن کے ساتھ روانہ ہوں گے مگر تاوقتیکہ
تم نہ لکھو گے یہاں سے نہیں چل سکتے ۔ گنگوہ میں خیریت ہے اور یہاں
سب عزیز بخیریت ہیں ۔ البتہ تمہاری بھاوج کو بخار آتا ہے ۔ اور تمہاری بھتیجی
کے پاؤں میں ایک پھنسی نکلی ہے جس سے سخت تکلیف ہے ۔ آج شگاف
دلوانے کا ارادہ ہے ۔ (پانچ روز ہوئے کہ وزیر خاں کا انتقال ہوگیا) ۔ باقی
خیریت ہے ۔ تمہاری والدہ کی طرف سے دعا اور بچوں کی طرف سے آداب اپنی
خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو ۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۲ر نومبر ۱۸۹۰ء

۱۳۶ ۔ برخوردار سعادت آثار طالعمرہ ۔ بعد دعا کے معلوم ہو کہ
تمہارا کارڈ ایک میرے نام اور دوسرا اخلاق حسین کے نام پہنچا صاحب
خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا ۔ اخلاق حسین پہیں اطلاع دیکر
مع اپنی اہلیہ کے پھپوند کو روانہ ہوگئے ہیں ۔ آج سید ... بھیجو نگا ...
.... بعنایت الٰہی بالکل اچھی ہے اور تمہیں بہت عجب سے ملکر اچھی ہے
عبد العلی کی طبیعت علیل چلی جاتی ہے .... اُس کی ... تردد ہی

رخصت لے کر گھر پر چلے آنے کو بتاکید لکھا گیا ہے - مگر وہ رخصت لینی نہیں چاہتا
دیکھیے وہاں سے کیا جواب آتا ہے - تمہارے گھر کے لوگ بالکل تیار ہیں
صرف تمہارے بلانے کی دیر ہے - محب علی گنگوہ سے آگئے ہیں اور وہ
مظفر گڈھ تک ساتھ چلنے کی ہامی بھرتے ہیں مگر میرے نزدیک اگر ایسا ہو تو
بہت بہتر ہے کہ بڑے دن کی تعطیل میں تم خود دہلی یا انبالہ تک چلے آؤ
اور یہاں سے میں یا محب علی سواریوں کو ہمراہ لے کر وہاں تک پہنچا دیں
چونکہ محب علی کو سفر اور خاص کر ریل کے سفر کا بہت کم تجربہ ہے - اس
سبب سے اُن کے ساتھ پر پورا پورا اطمینان نہیں ہوتا - آئندہ جیسی
تمہاری رائے - بڑے دن کی تعطیل میں کچھ بہت زمانہ باقی نہیں ہے
بھائی فضل احمد بیمار چلے جاتے ہیں .... مجھے نزلہ کی شکایت شروع
ہوگئی ہے - تین چار روز سے قدرے افیون کھاتا ہوں مگر اس سے اور
طرح کی تکلیفیں ہوتی ہیں - گھوڑے کا حال ضرور لکھنا کہ شائستہ ہے یا نہیں
اور چال ڈھال میں کیسا ہے (تم زین انگریزی رکھتے ہو یا ہندوستانی -
آدمی اور اسباب کے واسطے کوئی ٹٹو رکھنے کا ارادہ ہے یا اونٹ جہانتک
ممکن ہو ... الف سختی نہ کرنا اور اُس کی تقصیرات سے حتی المقدور چشم پوشی کرنا
وہاں [illegible] وقت غنیمت ہے اچھا ہو یا بُرا - اور اس سے اچھا ملنا بھی
[illegible] انتظام کر [illegible] ہیں - [illegible] حبت کا پردہ تیار ہو گیا ہے اب اُس پر استر کاری
باقی [illegible] ہے - [illegible] خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہا کرو - لڑکیاں
بنہایت [illegible] ... آداب عرض کرتی ہیں ...... ماں کے ساتھ چلنے سے
ظاہرا [illegible] ...... - اگر وہ یہاں رہے تو ہماری عین خوشی ہے مگر اُس کی
تربیت [illegible] یہاں اللہ ہی حافظ ہے اور اس کا خیال نہایت ضروری ہے

تم جو ایکی بار خط لکھو تو خاص کر اس کو ایسی باتیں لکھنا کہ جن سے اُس کو وہاں آنیکی ترغیب ہو۔ وہ ماں کی مار سے بہت ڈرتی ہے۔ یہ خوف اُسکے دل سے نکالنا چاہیئے۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ضلع کرنال (۱۵ نومبر ۱۸۹۰ء)

۱۳۷- برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہاری طرف سے ہر وقت تشویش رہتی ہے۔ اول تو بُعدِ مسافت دوسرے نیا ضلع اور کام دورہ کا۔ پھر پچھلے دنوں میں جو تم نے اپنی علالت کا حال لکھا تھا اُس کی طرف سے بھی پورا پورا اطمینان نہیں ہوا۔ سواری کے گھوڑے کی شکایت لکھی تھی یہ بھی ایک تردد کی بات ہے۔ غرضکہ کسی وقت اطمینان سے نہیں گذرتی۔ تم نے خطوں کے بھیجنے میں اوربھی زیادہ تاخیر کی عادت کرلی ہے۔ اِس خط کے پہنچتے ہی اول تو اپنی خیر و عافیت مزاج کی لکھو اور یہ لکھو کہ سواری کا کیا بندوبست کیا۔ گھوڑا ابھی تک ہی یا دے ڈالا۔ اور اگر دے ڈالا تو اور گھوڑا خریدا یا نہیں۔ گھوڑا خریدنے میں بہت احتیاط چاہیئے۔ تا وقتیکہ دس پانچ روز تک برابر اُس پر خود سوار ہوکر یا کسی کو سوار کرکے نہ دیکھ لو ہرگز قیمت دینی اور معاملہ یکسو کرنا نہیں چاہیئے۔ اور میرے نزدیک اگر کوئی عمدہ غریب مل جائے۔ گھوڑی رکھو تو سب سے بہتر ہے کہ گھوڑی اکثر شرارت اور عیب سے صاف ہوتی ہے اِس کے سوا اور جو کچھ حالات قابلِ اطلاع ہوں اُن سے مجھے بہت اطلاع دو

میرا ارادہ ایجوکیشنل کانگرس کی تقریب سے علیگڈھ جانے کا مصمم ہوگیا ہے انشاء اللہ تعالٰی دسمبر کی بیسویں اور چوبیسویں کے بیچ سے ملک بھیج دہلی کو روانہ ہوں گا۔ تم نے اب تک کچھ جواب مراتب مستفسرہ کا نہیں دیا۔ ... روانگی

مردانہ نخانہ نحود نہیں لکھا - اگر تمہارا ارادہ تعطیل میں آنیکا ہو تو میں تمہارے
متعلقین کو اپنے ہمراہ دہلی لیتا جاؤں .... دہلی تک میں اور
محب علی ساتھ جائیں گے - وہاں وہ متعلقین کے ہمراہ مع الخیر
فیروزپور کو اور میں الہ آباد کو روانہ ہوجاؤں گا مگر اس صورت میں بھی تم کو
کم از کم فیروزپور تک ضرور آنا چاہیئے - کیونکہ محب علی برابر مظفر گڈھ تک
جانے سے ہچکچاتے ہیں .... بہت جلد یہ لکھو کہ
تم مع الخیر کونسی تاریخ تک دہلی یا دوسری صورت میں فیروزپور پہنچ جاؤ گے
تاکہ اُس کے موافق یہاں سے سواریاں ایک مناسب وقت پر روانہ کیجائیں
آج دسویں تاریخ ہوگئی ہے - سولھویں سترھویں تک اس کا مفصل جواب
یہاں پہنچ جانا چاہیئے - تین چار روز تہیہ سفر میں لگیں گے - بائیسویں تیئسویں تک
یہاں سے روانہ ہوجائیں گے - تمہاری والدہ غسلخانہ میں گر پڑی تھیں اُنکے
زیادہ چوٹ آئی تھی مگر الحمد للہ اب بہت آرام ہے - بڑھاپے کی چوٹ کا
کچھ نہ کچھ اثر تو ضرور باقی رہجاتا ہے لیکن بعنایتِ الٰہی اب چلنے پھرنے
لگی ہیں - گنگوہ - پھپھوند - دہلی - پانی پت میں خیریت ہے - تصدق حسین کے
اکسٹرا اسسٹنٹی کے امتحان کا نتیجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا مگر جیسا کہ وہ
ظا[illegible]ت واہات اس میں کامیابی کی بہت کم امید ہے غالباً تم کو انہوں نے
[illegible]انتظام کر[illegible] میں [illegible] رہا زیادہ دعا ...... طہ لعمرہما بخیریت ہیں - تمہاری والدہ
[illegible]تشویش ہے [illegible] بیماری ہیں -

[illegible] الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۰ / دسمبر ۱۸۹۰ء
[illegible] را طیبہ [illegible]

۱۳۸ [illegible] ...... [illegible] دار - تمہارے نام اسی وقت ایک طولانی خط لکھ کر
ڈاک [illegible] چکا ہوں - اُس کے بعد تمہارا خط پہنچا - جس کو پڑھ کر

بے انتہا تشویش ہوئی - اپنی خیر و عافیت سے جلدی جلدی مطلع کرو اور اگر بخار کی شکایت رفع نہیں ہوئی تو دورہ کو ملتوی کر کے چند روز خاص مظفر گڈھ میں رہو اور اسسٹنٹ سرجن کا علاج کرو اور اپنی جان کو دیدہ و دانستہ خطرہ میں نہ ڈالو - جس گھوڑے پر پورا پورا اطمینان نہ ہو اُس پر ہرگز سوار نہ ہونا چاہیے جن باتوں کی طرف سے تشویش تھی وہی باتیں ظہور میں آئیں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال ۱۰ر دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء

۱۳۹ - برخوردار سعادت آثار طالعہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ جب سے تم نے اپنی علالت اور گھوڑے سے گرنے کا حال اور ضلع مظفر گڈھ کی آب و ہوا کی شکایت لکھی ہے ہر وقت تردد و تشویش میں گذرتی ہے - تم اپنی خیر و عافیت کا ایک کارڈ ہر روز لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا کرو - اور اپنا حال صحیح صحیح لکھا کرو - ہماری تسلی کے لیے ہرگز ہرگز اخفا نہ کرنا چاہیے - میں انشاء اللہ تعالیٰ بیسویں اور پچیسویں کے درمیان کسی تاریخ دلی کو اور وہاں سے الہ آباد کو روانہ ہونگا - میرا ارادہ ہے کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو بشرط موقع پانے کے سید محمود صاحب سے ایک بار بہت زور دے [illegible] کر کہوں کہ وہ تم کو کسی طرح ہائی کورٹ کی مترجمی پر بلا لیں - الہ آباد میں نیا جا[illegible] - ابھی اچھی ہے اور سنا ہے کہ اب نلوں کے لگ جانے [illegible] صاحب [illegible] اور صحت بخش بہم پہنچتا ہے - دوسرے اضلاع شمال و مغربی [illegible] اطلاع دینے [illegible] ہم لوگوں کو بہ نسبت پنجاب کے زیادہ مناسبت ہے [illegible] [illegible] کر رہا ہوں کہ اگر خدا راس لائے اور یہ تدبیر کارگر ہو جائے تو تمہارا سب سے ملکی [illegible] آباد کا رہنا بہرحال بہتر ہوگا - گھر میں سب کو تمہاری طرف سے نہایت [illegible] ہے

اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ ڈائرکٹر صاحب سے کہنے کا
ظاہرا کوئی نتیجہ نہیں معلوم ہوتا۔ اگر مظفر گڈھ میں کم سے کم ایک برس بھی گذر جاتا
تو شاید تبدیلی کی درخواست پر لحاظ کیا جاتا۔ دیکھو باوجود میری تاکید کے
تم نے اب تک کونین کا استعمال شروع نہیں کیا۔ ضعف و کمزوری کے
دفعیہ کے واسطے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہوسکتی۔ مظفر گڈھ میں اسسٹنٹ سرجن
تمہارے دوست ہیں اُن کی معرفت ایک شیشیا عمدہ کونین کی منگوالو اور جس طرح
وہ ہدایت کریں فوراً اس کا استعمال شروع کردو۔ باقی تمام حالات بدستور ہیں
تمہاری والدہ کی کمر میں جو چوٹ آئی تھی ابھی بالکل اچھی نہیں ہوئی مگر وہ
اپنی جرأت سے چلنے پھرنے اور کام دھندے میں کوتاہی نہیں کرتیں۔ بھائی
سید فیاض حسین کی تبدیلی ضلع للت پور کمشنری جھانسی میں بعہدہ انسپکٹری
ہوگئی ہے۔ ابھی قائم مقام ہی چلے جاتے ہیں۔ دو ہفتہ کے لیے یہاں آئی ہیں
شاید میں اور وہ ساتھ ہی ساتھ ٹونڈلہ تک جائیں۔ اس خط کے پہنچنے کے بعد
جو خط تم بیسویں دسمبر یا اس کے بعد میرے نام لکھو وہ اس طرح لکھنا کہ
۲۴ تک دلی میں تصدق حسین کے پاس پہنچے اور پھر آخر دسمبر تک
سر [illegible] الہ [illegible] سکرٹری کمیٹی کانگرس کے پتے سے الہ آباد میں پہنچے۔
اور گھر [illegible] ت واقعات لکھتے رہنا۔ زیادہ دعا .... آداب کہتی ہیں تمہاری والدہ
انتظام کر [illegible] [illegible] رہیں۔ زیادہ دعا۔
[illegible] تشویش ہے [illegible] سجاد حسین از پانی پت ضلع کرنال۔ ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۰ء
۱۴۰۔ [illegible] وار۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ر دسمبر کو [illegible] بجے [illegible]
یہاں سے [illegible] روانہ ہوں گا۔ دلی میں ایک شب سے زیادہ نہ ٹھہر سکوں گا
واپسی کے [illegible] ایک دن کھپوند میں اور دو تین روز اٹاوہ میں اور پانچ چھ

دلی میں ٹھیرنے کا ارادہ ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ پانی پت میں آجاؤں گا۔
تم اپنی خیر و عافیت سے جہاں مناسب سمجھو مجھے مطلع کرو۔ میں غالباً یکم جنوری تک
الہ آباد میں ٹھیروں گا۔ زیادہ دعا۔ تمہاری بہن علیل ہوکر گنگوہ سے آگئی ہیں مگر
اب کسی قدر آرام ہے۔ تمہاری والدہ بھی اچھی ہیں۔

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ دسمبر ۱۸۹۰ء

۱۴۱۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا
ایک خط الہ آباد میں اور دوسرا دلی میں مجھ کو ملا۔ تمہاری طبیعت کی بدمزگی
دونوں خطوں سے مفہوم ہوتی ہے اس سبب سے اطمینان نہیں ہوا جبتک
طبیعت بالکل اعتدال پر نہ آئے اپنے حالات سے جلد جلد مطلع کرتے رہو
میں اس سفر میں اب تک اچھا رہا۔ البتہ بواسیر کی کسی قدر زیادہ شکایت
ہوگئی ہے۔ سو انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہوجائے گی۔ تمہاری والدہ کو جسوقت
میں پانی پت سے چلا تھا اختلاج قلب کی بہت شدت تھی۔ دل ہر وقت
دھڑکتا رہتا تھا اور اُس کی نہایت تکلیف تھی۔ دلی سے گلقند گوڑھل کے
پھولوں کا بھیجا گیا تھا۔ کل جو پانی پت سے خط آیا ہے اُس سے معلوم ہوا
کہ گلقند سے خدا نے بالکل وہ شکایت رفع کردی ہے۔ [illegible] کو بھی
بیمار چھوڑ کر آیا تھا۔ وہ بھی بعنایت الٰہی اب اچھی ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] تعالیٰ
بارھویں یا تیرھویں جنوری کو پانی پت روانہ ہوں گا۔ مجھے وہیں اطلاع د[illegible]
سید محمود صاحب سے تمہارا ذکر آیا تھا [illegible] گا [illegible] سے
وعدہ کیا ہے کہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی مترجمی کی آسامی سے [illegible] کی آسامی
ہائی کورٹ میں مل سکتی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مترجمت [illegible] کا اختیار
چیف جسٹس کو ہے۔ وہ ہمیشہ مجھ سے کہتے ہیں کہ کسی [illegible] ہو تو اسکو

مقرر کیا جائے لیکن میں نے کبھی کسی کے واسطے نہیں کہا۔ امید ہے کہ میں سجاد حسین کے واسطے کہوں گا تو وہ بہت خوشی سے اُن کو مقرر کردیں گے میں نے اُن سے کہا تھا کہ شاید آپ بھول جائیں اِس واسطے جسکو آپ فرمائیں آپ کے یاد دلانے کے لیے کہہ جاؤں۔ سو انہوں نے کہا کہ اول تو اسکی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے پہلے ہی سے سجاد حسین کا خیال ہے لیکن آپ نواب وجیہ الدین خاں کو کہہ جائیے وہ مجھے یاد دلاتے رہیں گے۔ میں نے نواب وجیہ الدین خاں صاحب سے بتاکید تمام کہدیا ہے اور اُنہوں نے بھی بہت خوشی سے اقرار کیا ہے کہ میں ہمیشہ یاد دلاتا رہوں گا ....

تم بالفعل ایک خط نواب وجیہ الدین خاں صاحب کو اس مضمون کا لکھ بھیجو کہ والد نے مجھ سے پوچھا ہے کہ تم کو شمال مغربی اضلاع میں ہائی کورٹ کی مترجمی پر آنا پسند ہو تو اپنے ارادہ سے نواب وجیہ الدین خاں صاحب کو مطلع کردو۔ اِس کے بعد اپنی مرضی سے اُن کو اطلاع دیدو ....

نواب وجیہ الدین خانصاحب کو انگریزی میں چٹھی لکھنا اور جہاں تک ممکن ہو بہت درستی اور خوش اسلوبی سے لکھنا کیونکہ وہ چٹھی سید محمود صاحب کی نظر سے گذریگی۔ آج تک اُن کو یہ بھی نہیں معلوم کہ تم نے بی۔ اے پاس [illegible] یا نہیں ... مجھ سے پوچھتے تھے کہ سجاد نے بی۔ اے پاس کرا [illegible] ہے ... ایسی چٹھی لکھنی چاہیئے جس سے اُن کے دل پر اچھا [illegible] لیاقت اُن کے خاطرنشین ہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از دہلی۔ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء

۱۴۲۔ [illegible] دار سعادت آثار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ یہاں سب [illegible] بخیریت ہیں۔ تمہاری والدہ اب بعنایت الٰہی اچھی ہیں۔

ضعف و کمزوری کے سوا اور کوئی بڑی شکایت نہیں ہے - تمہاری ہمشیر اور اُس کے بچے اور تمہاری لڑکیاں اور ...... بخیریت ہیں - بھاوج صاحبہ کو البتہ زکام بہت سخت ہو رہا ہے - اُن کی مزاج پرسی کا ایک خط ضرور بھیج دینا -

(میں نے طہران کے اخبار کے واسطے حیدرآباد سے استفسار کیا تھا وہاں سے کل جواب آیا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ ایران سے جو اخبار یا کتاب منگوانی ہو بمبئی میں ایک ایرانی آغا محمد شیرازی ملک الکتاب کتاب فروش ہیں اُن کی معرفت منگائی جاسکتی ہے یا تم سردار صاحب کی خدمت میں عرض کر دینا اگر وہ اجازت دیں تو تم خود ایک خط خواہ فارسی یا اردو میں اور خواہ انگریزی میں اُن کے نام لکھ بھیجنا - میں نے بھی اُن سے بعض کتابیں منگوائی ہیں - اُن کا پتہ یہ ہے - بمبئی - محلہ امیر کاری مکان نمبر ۱۲۸ کتبخانہ حاجی آقای شیرازی -

اپنی خیر و عافیت اور مزاج کی مفصل کیفیت اور یہ کہ دورہ اور سالانہ امتحان سے کب تک فارغ ہو جاؤ گے اور اس کے بعد رخصت لینے کا ارادہ ہے یا نہیں اور گھر کے لوگوں کے بُلانے کے باب میں کیا رائے ہے یہ سب باتیں لکھو - لڑکیوں کی تربیت اور تعلیم و تادیب جس کی موجودہ زمانہ میں اشد ضرورت ہے جب تک کہ تمہاری نگاہ کے سامنے نہ کیا جا[ئے] گی ناممکن ہے جس طرح ممکن ہو گھر کے لوگوں کو اپنے پاس بُلا لو اور اگر صاحب ... بلانا مناسب نہیں سمجھتے تو جہاں تک ممکن ہو کوشش کرو کہ ... بھیں [اطلاع] د[ی] ... تبدیلی ہو جائے - زیادہ دعا

[ماحصل] ... نگاہ ...

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ضلع کرنال ... سے ملک ... کی ... اتمال ...

۱۴۳ - برخوردار - یہاں سب عزیز اور چھوٹے بڑے ... اچھا ... کا اختلاج ...

تمہاری والدہ کو البتہ کبھی کبھی اختلاج قلب اور گھبراہٹ ... ہو تو اسکو ...

ہو جاتی ہے۔ تم نے اپنی خیر و عافیت بہت دن سے نہیں لکھی بواپسی ڈاک اپنی خیریت سے مطلع کرو۔ بچے آداب کہتے ہیں اور باقی سب بزرگ اور عزیز دعا اور سلام کہتے ہیں۔ زیادہ دعا۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲ر مارچ ۱۸۹۱ء

بکم مارچ سے ریل کھلنگی ہے ہر روز تین ٹرینیں کالکا سے اور تین دلی سے آتی ہیں جناب مولوی محمد یوسف خان صاحب کیخدمت میں تسلیم و نیاز

۱۴۴۔ برخوردار۔ تمہارا خط اور کارڈ اور تمام اخبار کے پیکٹ اور للعہ کا منی آرڈر سب چیزیں پہنچ گئیں۔ ٹڈیوں کا حال سنکر حیرت ہوئی اس موسم میں اپنے آرام و آسائش و حفظ صحت کے لیے اگر معمول سے زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو ہرگز مضائقہ نہ کرنا۔ تمہاری والدہ بعنایت الٰہی بالکل اچھی ہوگئی ہیں۔ مجھے درد کی شکایت بدستور چلی جاتی ہے۔ حکیم برکت کی رائے سے چار مسہل لے چکا ہوں مگر کچھ فائدہ نہیں۔ اب کچھ علاج کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ صرف تقویت کے لیے کوئی انگریزی ٹانک استعمال کرنے کا قصد ہے جس سے خون کی تولید زیادہ ہو۔ ساری خرابی خون کی کمی کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا

الف [illegible] راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۵ر مئی ۱۸۹۱ء

[illegible] ذات سب کے نام جدا خط ضرور ضرور لکھنا انھوں نے چار ماہ کی انتظام [illegible] رہی ہے۔

[illegible] تشویش ہے۔ [illegible] روانہ مسہل لے چکا ہوں [illegible] مطلق فائدہ نہیں ہے اور [illegible] شنبہ کو دہلی جانے کا قصد ہے محمد حسن خاں کی شادی ہے اور [illegible] بھی خیال ہے۔ انشاء اللہ دہلی میں پانسات روز ٹھہر کر علی گڑھ [illegible] گا سید صاحب کا سخت تقاضا ہے۔ شاید آخر جون تک

گھر واپس آنا ہو۔ تم اپنی خیر و عافیت مئی کی ۲۹ر سے جون کی ۵۔ ۶ر تک دہلی میں اور پھر آخر جون تک علی گڈھ میں بھیجنا۔ یہاں سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔ اپنی خیر و عافیت گھر پر بھی لکھتے رہنا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۲۴ر مئی ۱۸۹۱ء

ابکی دفعہ قاسم جان کی گلی میں نواب احمد سعید خاں صاحب کے مکان پر ٹھیرنے کا ارادہ ہے دلی میں خط بھیجو تو اسی پتے سے بھیجنا۔

۱۴۶۔ برخوردار۔ میں ۳۱ر مئی سے دہلی میں ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ پرسوں علی الصباح علی گڈھ روانہ ہوں گا۔ درد بازو وغیرہ کی شکایت بدستور ہے مگر کچھ زیادہ تکلیف نہیں ہے صرف آئندہ بڑھ جانے کا خوف ہے۔ علاج کیے جاتا ہوں۔ غالباً آخر جون تک علی گڈھ میں قیام ہوگا۔ قرآن شریف کی دو حمائلیں ہیں۔ ایک میں دو ترجمے ہیں شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی اور شاہ عبدالقادر صاحب کا اُردو۔ اور قیمت ۱۲ؔ۔ دوسری میں صرف اردو ترجمہ شاہ صاحب موصوف کا ہے۔ یہ الہ آباد کی چھپی ہوئی ہے۔ بہ نسبت پہلی کے واضح ہے اور کاغذ عمدہ سفید ہے اور پہلی کا کاغذ زرد ہے وہ بھی اچھی چھپی ہوئی ہے۔ اس کی قیمت ۱۲ؔ ہے۔ جونسی مطلوب ہو مولوی عبدل [illegible] جا۔ [illegible] لکھ کر منگوا لینا۔ دو ترجموں میں یہ فائدہ ہے کہ جو بات ایک [illegible] صاحب [illegible] نہ ہوگی وہ دوسرے ترجمہ سے حل ہو جائے گی۔ زیادہ دعا [illegible] اطلاع [illegible]

الطاف حسین از دہلی۔ ۵ر [illegible]

اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ [illegible]

۱۴۷۔ برخوردار۔ تمہاری خیر و عافیت دریافت ہونے [illegible] ۱۷ر [illegible] مطمئن ہوئی۔ موسم کی سختی کے سبب تمہاری طرف سے طبیعت [illegible]

رہتی ہے - اپنی خیریت جلد جلد لکھتے رہو - میں شاید دس بارہ روز علیگڈھ میں اور ٹھیروں - اب تک میں نے حیدرآباد کے جانے سے انکار کیا ہے آئندہ دیکھیے کیا ظہور میں آئے - بازو میں وہ خلش چلی جاتی ہے - کل راتکو ڈاکٹر نے پلسٹر لگایا تھا اُس سے آبلہ پڑا زخم آبلہ خشک ہونے کے بعد معلوم ہوگا کہ کچھ فائدہ ہوا یا نہیں - میں اور ہر طرح سے بعنایتِ الٰہی اچھی طرح ہوں - پانی پت سے آج تک کوئی خط نہیں آیا - بہپوند سے دو کارڈ آچکے ہیں وہاں خیریت ہے مگر گرمی کی نہایت شکایت ہے - علی گڈھ میں سخت گرمی پڑ رہی ہے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - کوٹھی سر سید احمد خان بہادر - ۱۷ جون سنہ ۹۱

۱۴۸ - برخوردار - میں مع الخیر ۶ ذی الحجہ روز دوشنبہ کو علی گڈھ سے دہلی اور ۹ ذی الحجہ روز پنجشنبہ کو دہلی سے پانی پت پہنچا - اور سب عزیزوں کو بخیریت پایا - گرمی کی شدت بالکل غیر معمولی ہے - بارش مطلق نہیں ہوتی چلنا پھرنا - لکھنا پڑھنا بالکل بند ہے - تم اپنے مزاج کی خیریت اور وہاں کا موسم اور بارش اور گرمی وغیرہ کا حال جلدی لکھو - میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں ہاتھ [illegible] الحمد للہ کم شکایت باقی ہے - منی آرڈر پہنچ گیا - زیادہ دعا

[illegible] الطاف حسین از پانی پت ضلع کرنال طرف افغانان - ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء

انتظام [illegible] رہا [illegible] برخوردار طالعہ - یہاں سب عزیز بخیریت ہیں - اور میں [illegible] تشویش ہے [illegible] یہاں [illegible] بعنایت [illegible] بخیریت ہوں - تم اپنی خیر و عافیت جلد جلد بھیجتے رہو - [illegible] سید [illegible] حیدرآباد نہیں گئے - جب سے میں علی گڈھ سے آیا ہوں کوئی خط [illegible] صاحب کا نہیں آیا - لیکن اگر وہ حیدرآباد جانے والے ہوتے تو مجھے [illegible] بھیجتے - کچھ عجب نہیں کہ ارادہ فسخ ہوگیا ہو - میں علیحدہ خط

انشاءاللہ تعالیٰ ایک دو روز میں بسبیل ڈاک بھیجوں گا اس وقت حامل خط اُس طرف جانیوالا تھا یہ چند سطریں خیریت کی لکھ دی گئیں۔ زیادہ دعا۔ تمہاری والدہ بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بچے آداب کہتے ہیں۔

راقم الطاف حسین از پانی پت ۔ ۴ر اگست سنہ ۱۸۹۱ء

۱۵۰۔ (برخوردار۔ کل سید صاحب کا خط آیا ہے جسمیں مجھ کو حیدرآباد ساتھ لے چلنے کے لئے کسی قدر تاکید کے ساتھ بلایا ہے اور ۲۰ر اگست کو وہاں جانے کا قصد لکھا ہے۔ مجھ کو بھی جانا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۱۵ر اگست روز شنبہ صبح کی گاڑی میں انشاءاللہ تعالیٰ دہلی جاؤں گا اور دو تین روز وہاں ٹھیر کر اٹھارویں تک علی گڈھ پہنچوں گا۔ تم اس کا جواب اور اپنی خیر و عافیت ایسے طور پر لکھ کے بھیجو کہ اٹھارویں یا اُنیسویں تک علی گڈھ پہنچ جائے۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں۔ تمکو اپنے حالات سے انشاء اللہ تعالیٰ برابر خبر کرتا رہوں گا۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت (۱۲ر اگست سنہ ۱۸۹۱ء)

۱۵۱۔ برخوردار سعادت آثار طاہرہ ۔ بعد دعائے صحت و بہبودی دارین کے مدعا یہ ہے کہ میں نے آج ۲۳ر اگست کو علی گڈھ پہنچ کر تمہارا خیریت نامہ پایا ۔ تمہارے پاؤں کا حال دریافت ہو کر تشویش ہوئی۔ اس کو سہل نہ سمجھنا چاہیئے اور جب تک یہیں اطلاع دورہ پر جانے سے بچنا چاہیئے ۔ سفر میں پوری پوری [illegible] اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ میں آج رات کو [illegible] سے ملکر رات کے بارہ بجے ڈاک گاڑی میں سوار ہوں گا۔ اور کل [illegible] ۱۲ بجے الہ آباد پہنچیں گے ۔ ۲۴ر اگست سے ۲۸ تک وہاں قیام

اپنی خیر و عافیت لکھ کر خط سید محمود صاحب کی کوٹھی کے پتے سے بھیجنا
(اب تک جتنے آدمی ہمراہ سید صاحب کے چلنے پر تیار ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:-
حالی - مولوی ذکاء اللہ صاحب - مولوی زین العابدین خاں صاحب - حاجی
اسماعیل خاں صاحب (مگر وہ شاید الہ آباد میں جاکر ملیں گے) مولوی شبلی صاحب
(وہ بھی الہ آباد میں ملیں گے) قاضی رضا حسین خاں صاحب عظیم آبادی -
احمد علی برادر سید محمد علی صاحب - زین الدین خلف مولوی زین العابدین صاحب)

بھوپال میں شاید یکم ستمبر کو پہنچنا ہوگا - اور دو تین روز قیام کے بعد
حیدر آباد روانہ ہوں گے - ۷ ستمبر کو حیدر آباد میں پہنچنے کا ارادہ ہے
۳۰ اور ۳۱ اگست کو جبل پور میں قیام ہوگا - میں اپنے حالات سے برابر
ان شاء اللہ تعالیٰ اطلاع دیتا رہوں گا - زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از علی گڈھ کوٹھی سر سید احمد خاں بہادر - ۲۳ اگست ۹۱ء

۱۵۲- (برخوردار - ہم سب ہمراہیان سید صاحب ۲۴ اگست کو دس بجے
دن کے الہ آباد میں مع الخیر پہنچے - اور سید محمود صاحب کے مکان پر فروکش ہیں
کل ۲۹ کو یہاں سے روانہ ہوں گے اور ۳۱ تک جبل پور میں مقیم رہیں گے
وہاں کے [illegible] اہلکاروں نے وہاں ایک جلسہ تجویز کیا ہے - یکم ستمبر کو
وہاں سے ان شاء اللہ بھوپال کو روانہ ہوں گے اور ۴ کو وہاں سے چلیں گے
انتظام کر دیں [illegible] مولوی چراغ علی صاحب کے یہاں ٹھہریں گے اور [illegible] کو
[illegible] ہے - یہاں [illegible] ہے) تم اپنی خیر و عافیت کا خط لفافہ دار بمقام حیدر آباد
بشیر [illegible] سے روانہ کرنا - میں چاہتا ہوں کہ ۷ یا ۸ تک وہاں
تمہارا خط [illegible] - باقی حالات ان شاء اللہ تعالیٰ حیدر آباد میں پہنچ کر
لکھوں [illegible] اور پھپھوند سے خیر و عافیت کے خط آ گئے ہیں -

زیادہ دعا۔

الطاف حسین از الہ آباد۔ کوٹھی جسٹس سید محمود صاحب (۲۸ راگست ۱۸۹۱ء)

۱۵۳۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے ہر خط میں پاؤں کی خارش کی شکایت درج ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ فقرہ بھی ہوتا ہے کہ دو ایک روز سے تخفیف ہے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ تم مفصل حال ظاہر نہیں کرتے۔ اگر خدانخواستہ زیادہ شکایت ہو تو رخصت لے کر گھر پر آنا چاہیئے۔ اس کا زیادہ دیر تک رہنا اچھا نہیں میں اور ہمارے اکثر ساتھی یہاں بخار اور لرزہ میں مبتلا ہوگئے مگر شکر ہے کہ سب اچھے بھی ہوگئے۔ صرف مولوی ذکاء اللہ صاحب بیمار تھے سو آج وہ بھی سید صاحب کے ہمراہ واپس روانہ ہوگئے۔ اب یہاں صرف میں اور مولوی شبلی صاحب ٹھیرے ہوئے ہیں۔ وہ مولوی مہدی علی خاں صاحب کے مکان پر ٹھیرے ہیں اور میں مولوی عبدالرحیم خاں صاحب کے مکان پر مقیم ہوں لیکن یہاں کی آب و ہوا اچھی نہیں ہے اور میری طبیعت شگفتہ نہیں رہتی اسلیئے میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہاں سے روانہ ہوں گا۔ اگر تم اس خط کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت کا ایک تار ڈفرڈ روانہ کردو تو شاید میری موجودگی میں تمہاری خیریت یہاں پہنچ جائے ورنہ خط بہت دن میں آجائے گا شاید میں اُس وقت تک چلا جاؤں۔ ڈیپوٹیشن کو [illegible] صاحب کی توقع سے بہت زیادہ کامیابی ہوئی۔ ایک سو اوپر بارہ ہزار [illegible] اطلاع دینے [illegible] نقد ملے اور حضور نظام نے ایک ہزار روپیہ ماہوار [illegible] کے کہ وہ بھی اسی قدر تھا مقرر فرما دیا اور صرف ایک صوبے سے ملکی [illegible] روپیہ نقد وصول ہوا ہے۔ اور باقی صوبوں میں چندہ ہو رہا ہے اور ۱۷ ہزار [illegible] چندہ

خاص حیدرآباد میں ہو رہا ہے - اندازہ کیا جاتا ہے کہ نقد روپیہ جو اس ریاست سے وصول ہونیکی امید ہے تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہو جائیگا - یہ چندہ سید صاحب نے نظام میوزم کے نام سے جو علی گڈھ میں بنے گا کھولا ہے مگر اس عمارت کا تخمینہ پچاس ہزار روپیہ کا ہے - باقی روپیہ اور عمارتوں میں کام آئے گا - مفصل حالات عنقریب علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع ہونگے اُس وقت تمہاری نظر سے گذر جائیں گے - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از حیدرآباد دکن - ترپ بازار - باغ راگھورام

مکان مولوی عبدالرحیم خاں صاحب مددگار صدر محاسب سرکار عالی

۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء

۱۵۴ - برخوردار - مدت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا - طبیعت مشوش ہے میری کل نواب مدار المہام بہادر کی خدمت میں نذر گذر گئی ہے اسی کا انتظار تھا - اب انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۸ ربیع الاول روز پنجشنبہ یا زیادہ سے زیادہ ۲۰ ربیع الاول روز شنبہ یہاں سے بمبئی روانہ ہوں گا - اور وہاں دو ایک روز ٹھیر کر براہ اٹارسی بھوپال - جھانسی وکانپور - پھپوند اور اٹاوہ اور علیگڈھ اور دہلی ٹھیرتا ہوا پانی پت جاؤں گا (الغرض) تم اپنی خیر و عافیت کا خط ایک ہفتہ کے اندر [illegible] بند بھیج دینا - باقی مفصل حالات انشاء اللہ العزیز پانی پت پہنچکر [illegible] انتظام کر [illegible] ملنے والے اس قدر آتے ہیں کہ فرصت بالکل نہیں ملتی - تشویش ہے - یہاں کو دو مہینے کے بعد منظفر گڈھ جانا ہوگا یا نہیں - زیادہ دعا [illegible] طبیعت [illegible] حالی از حیدرآباد دکن - مکان مولوی عبدالرحیم خانصاحب

۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء

۱۵۵ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعائے بہبودی دارین کے

مدعا یہ ہے کہ مدت مدید کے بعد پرسوں تمہارا خط اور اس کے بعد منی آرڈر تعدادی پچھتر روپیہ کا پہنچا۔ تمہاری خیر و عافیت دریافت ہونے سے مسرت اور اطمینان حاصل ہوا۔ پاؤں کی خارش کی شکایت افسوس ہے کہ ابتک چلی جاتی ہے۔ ظاہرا اس قدر امتداد کا سبب تمہاری بے پروائی اور سہل انگاری کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ خفیف سے خفیف اور حقیر سے حقیر مرض طول اور امتداد سے لاعلاج ہو جاتا ہے اور اس سے بہت برے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے اورنگ زیبی کا شبہ ہوتا ہے۔ خدا جانے ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔ بڑے دن کی تعطیل میں حضور آنا چاہیے۔ شاید رعایتی رخصت تو اس وقت تک جب تک کہ جانے قیام متعین نہ ہو جائے نہ مل سکے بھائی فیاض حسین صاحب عنقریب فیروزپور جانیوالے ہیں اور غالباً میں اُن کے ساتھ جاؤں گا۔ سید محمود علی صاحب کو آج ایک خط لکھا ہے اُن کے پاس سے خط کا جواب آنے پر روانگی عمل میں آئے گی۔ معلوم نہیں کہ لدھیانہ سے براہ راست کوئی لین فیروزپور کو لاہور لین کے علاوہ بھی گئی ہے یا نہیں؟ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں دہلی کے رستے سے جانے میں آسانی اور تخفیف ہوگی۔

سفر حیدرآباد کے حالات مفصل انشاءاللہ تعالیٰ [illegible] بیان کیے جائیں گے۔ یہ تو شاید تم کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] بعد اس کے کہ میری طرف سے کوئی درخواست یا تحریک [illegible] وظیفہ مقررہ پر کرا دیا ہے۔ اب بجائے ۵۰ کے سو [illegible] کمپنی بیاسی تراسی کے قریب ہوتے ہیں ملا کریں گے۔ [illegible] جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ باقی سب عزیز چھوٹے بڑے اور [illegible]

اچھی طرح ہیں۔ زیادہ دعا۔ سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے دعا و سلام پہنچے

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ضلع کرنال ۱۶ نومبر ۱۸۹۱ء

۱۵۶۔ برخوردار۔ بھائی فیاض حسین اور جناب بھائی حکیم محمد علی صاحب آنکھ بنوانے کی غرض سے ۲۲ نومبر بروز یک شنبہ کو یہاں سے دہلی روانہ ہوئے تھے اور فیروزپور کا ارادہ تھا۔ وہاں پہنچکر سول سرجن فیروزپور کو تار دیا گیا۔ جوابی تار تھا مگر تین دن تک کچھ جواب نہ آیا۔ بھائی محمد علی صاحب کو تپ لرزہ آنے لگا۔ اُن کو میں اپنے ساتھ لے کر کل پانی پت چلا آیا اور بھائی فیاض حسین کی رخصت منقضی ہونیوالی تھی وہ کل ہی للت پور کو روانہ ہوگئے۔ غالباً وہ اور رخصت لیکر آگرہ میں آنکھ بنوانے کی غرض سے ٹھیریں گے۔ اُس وقت مجھے بھی وہاں جانا پڑے گا باقی سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں۔ تم اپنی خیر و عافیت جلدی لکھو۔ زیادہ دعا

(۳۰ نومبر ۱۸۹۱ء) راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ضلع کرنال

۱۵۷۔ برخوردار۔ آج نانوخاں کے خط سے تمہاری سخت علالت کا حال معلوم ہوا۔ اُسیوقت تار دیا گیا ہے۔ تم اپنا مفصل حال بذریعہ خط کے بھی لکھو اور یہ لکھو کہ بڑے دن کی تعطیل میں آنیکا قصد ہے یا نہیں؟ اور علیگڈھ جانے کی طاقت ہے یا نہیں؟ تصدق حسین امتحانِ مقابلہ میں کامیاب ہوگئے۔ خدا کا شکر۔ انشاءاللہ اُن کا ارادہ تمہارے ساتھ علی گڈھ جانے کا تھا۔ اگر تمہارا وہاں کا ارادہ ہو تو آپ کسی دوست کو پہلے سے لکھ بھیجو کہ دو تین آدمیوں کے ٹھیرنیکا انتظام کر رکھیں۔ ارشاد فرزند علی بھی چچا کے ہمراہ آوے۔ تمہاری طرف سے سخت تشویش ہے۔ یہاں اور سب ماموں صاحب کی آنکھ بعنایت الٰہی عمدہ بن گئی ہے۔ ڈاکٹر کی رائے ...... کہ بعد روانہ وطن ہوں گے۔ زیادہ دعا۔ الطاف حسین از شفاخانہ جھانسی

تم ...... جواب جھانسی میں بھیجنا۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء

۱۵۸- برخوردار- میں تار کے جواب کا تین دن سے منتظر تھا- کل
تمہارا کارڈ پہنچا- جس سے فی الجملہ تسکین ہوئی- میرا ارادہ آج پھپوند اور وہاں سے
علی گڈھ جانیکا مصمم تھا مگر برادرم سید فیاض حسین کی تنہائی کی وجہ سے ملتوی رہا
اب شاید ۲۵ر یا ۲۶ر کو براہ گوالیار و آگرہ جانا ہوگا- میں تم کو کانفرنس میں
آنے سے منع نہیں کرسکتا- اگر موقع ملے تو آجانا ورنہ میں خود ۳۱ر دسمبر تک
وہاں پہنچنے کے لیے کوشش کرونگا- اخلاق حسین بھی تم کو ایک دن کیواسطے
پھپوند بلاتے ہیں مگر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے- بھائی فیاض حسین کی آنکھ بن گئی ہی
ابھی دھندلا نظر آتا ہی لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ آنکھ کی سرخی جاتی رہے گی تو بینائی
بتدریج بڑھے گی اور بہت سا اطمینان کیا ہی- تم ان کو براہ راست مبارکباد کا خط
لکھنا- اگر تمہارا بخار جاتا رہا ہو تو التزام کے ساتھ آٹھ دس روز تک پانچ پانچ
گرین کونین کھاتے رہو کہ اس سے طاقت جلد آئے گی اور اپنے حال سے جلد جلد
مطلع کرتے رہو- نانو خاں کو دعا- بھائی فیاض حسین کیطرف سے تم کو دعا- فقط

راقم الطاف حسین از شفاخانہ شہر جھانسی- ۲۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء روز یکشنبہ

۱۵۹- برخوردار- میں ۷ر جنوری کو علیگڈھ سے چلا اور ۱۲ر کو پانی پت پہنچا
چھ دن دلی میں رہا- فرزند علی میرے ساتھ یہاں آیا ہی اور ابھی عارضی طور پر یہاں کے
مدرسہ میں پڑھتا ہے- تصدق حسین گذشتہ ہفتہ کو سیالکوٹ رہ[illegible]- میرا
ارادہ علیگڈھ بہت جلد جانے کا تھا اور اسی لیے میں ریزر[illegible]ت لیا تھا لیکن
یہاں کے مکروہات سے نجات ہونی دشوار ہے- علاوہ اور[illegible] [illegible]نع کے سولھویں کو
عبد العلی ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ زندگی کی بالکل امید نہ رہی [illegible]ر جاتا رہی تو
افاقہ ہے مگر بخار بدستور ہے- اور اکثر شب و روز غافل [illegible] [illegible]- کہیں
داخل خارج کا جھگڑا ہے- کہیں نسبت کا تصفیہ کرنا ہے- [illegible]ہاں کار کے

بلانے کی تجویز ہے اس صورت میں دیکھیے کب جانا ہو - علی گڈھ میں ایک نوکر مقرر کرکے دلی پہنچ آیا ہوں - وہ وہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے - باقی بہرصورت خیریت ہے - بھائی فیاض حسین مع الخیر آگئے ہیں اور اچھے ہیں اُن کو مبارکباد کا ایک اور خط بھیجنا - وہ خط نہیں لکھ سکتے اُن کے جواب نہ بھیجنے کا کچھ خیال نہ کرو اور اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - زیادہ دُعا - نانو خاں کو دعا کہہ دینا اُس سے نہ ملنے کا افسوس ہے -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۹ر جنوری ۹۲ء

۱۶۰ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ یہاں پانچ چھ روز سے یہ افواہ مشہور ہے کہ تمہاری بدلی ضلع کرنال میں ہو گئی ہے اور یہ خبر بعضے معتبر ذریعوں سے بھی معلوم ہوئی ہے - لیکن چونکہ آج تک تم نے کچھ حال نہیں لکھا اس لیے کوئی امر قابل اطمینان نہیں ہے - اس خط کا جواب بواپسی ڈاک بھیجو اور اس باب میں جو کچھ تم کو معلوم ہوا ہو اُس سے مطلع کرو - اور اگر یہ خبر صحیح ہو تو لکھو تم کب تک مع الخیر یہاں پہنچ جاؤ گے - اخلاق حسین کی روانگی میں چھ سات دن باقی رہ گئے ہیں - میں بھی انشاء اللہ تعالی اُن کے ساتھ دلی تک جاؤں گا اور دو چار روز وہاں ٹھیر کر پھر علیگڈھ اور آگرہ کا قصد ہے - انفلوئنزا کے حملے سے میں بھی نہ بچا اور تو سب چھوٹے بڑے پانچ پانچ سات سات روز میں کسی قدر سنبھل گئے مگر میں سب سے زیادہ بیمار رہا - اب بخار تو نہیں رہا لیکن کھانسی کی شدت بدستور ہے اور ضعف بدرجۂ غایت ہے اس وقت یہاں سے کہیں باہر جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ بغیر تبدیل آب و ہوا کچھ ظاہرا طبیعت کا اصلاح پر آنا مشکل معلوم ہوتا ہے .... کی نسبت کی رسم .... کے عمل میں آگئی ہے - بہت سے اسباب ایسے پیش آئے کہ

یہیں کرنا پڑا۔ اب دعا کرو کہ خدا تعالےٰ اس کا انجام بخیر کرے اور اس کے نتائج
اس کے حق میں عمدہ سے عمدہ ظہور میں آویں۔ آمین ثم آمین بحق طٰہٰ و یٰسین۔ زیادہ دعا
خاکسار الطاف حسین از پانی پت ۲۳ مارچ ۱۸۹۲ء

۱۶۱۔ برخوردار۔ تم نے اپنے مع الخیر پہنچنے کی اب تک اطلاع نہیں دی۔
اخلاق حسین نے ایک ہفتہ کی رخصت اور مانگی ہے شاید ۷ اپریل تک اُنکا یہاں
ٹھیرنا ہو۔ میری طبیعت یہاں بہت گھبرا رہی ہے اور کھانسی اور ضعف بدستور ہے
تم جس وقت مع الخیر انبالہ میں پہنچو تو بہت جلدی یہ لکھنا کہ جس مکان میں تم وہاں رہوگے
وہ کیسا ہے۔ گرمی کا وہاں کیا حال ہے۔ جب تم درہ پر جاؤگے تو کوئی آدمی
مکان پر رہے گا یا نہیں؟ میرا ارادہ ہے کہ دس بیس روز وہاں آ کر ٹھیروں۔ یہاں
سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا .... نے کل پہلا روزہ رکھا تھا۔
شام کو حالت بہت غیر ہو گئی تھی مگر اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ یکم اپریل ۹۲ء

۱۶۲۔ برخوردار۔ برخوردار عبدالعلی کی گھوڑی عبدالرحمٰن سائیس کے ہاتھ
آج روانہ کر دی گئی ہے۔ میرے نزدیک تاوقتیکہ نئی گھوڑی کی خو بو اور مزاج سے
بخوبی واقفیت نہ ہو جائے اسی پر سواری کرنی چاہیئے۔ میں انشاء اللہ العزیز پرسوں
ہفتہ کے روز صبح کی گاڑی میں مع نانو خاں کے سوار ہوں گا۔ اسٹیشن پر کسی کے
بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے نانو خاں مکان سے واقف ہے۔ مکان تک
پہنچنے میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ اگر بالفرض ہفتہ کے روز یہاں سے نکلنا نہ ہو سکا
تو اتوار کے دن انشاء اللہ ضرور وہاں پہنچوں گا۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۱ اپریل ۱۸۹۲ء

۱۶۳۔ برخوردار۔ میں ایک روز جگادھری میں رہا .... وہاں سے آ کر

ساڈھورہ میں ٹھیرا۔ منشی سراج الدین صاحب بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ کل دس بجے دن کے میں اور وہ اور دولت اور سب ہمراہی مع الخیر ناہن میں پہنچے۔ یہاں گرمی تو کسی قدر کم ہے مگر آندھی برابر چلتی رہتی ہے۔ ابھی میں منشی صاحب کے مکان پر مقیم ہوں لیکن شاید کل دوسرے مکان میں چلا جاؤں۔ جب تک مینہ نہیں برستا یہاں کچھ لطف نہیں ہے۔ لیکن مینہ برسنے پر شاید کچھ دلچسپی کی صورت ہو جائے۔ تم اپنی خیر و عافیت سے اور پانی پت کے خطوں سے جو حالات دریافت ہوں اُن سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ میں کسی مستقل جگہ پہنچکر مفصل خط لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔ دولت کیطرف سے آداب۔ چاندخاں پانی پت پہنچگیا۔

الطاف حسین از ناہن۔ ۱۷ مئی سنہ ۹۲ء

۱۶۴۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہم۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اپنی خیر و عافیت بہت جلد جلد لکھتے رہو۔ آٹھ روز میں صرف ایک کارڈ تمہارا نہیں پہنچا ہے۔ دونوں پرگنوں کی آب و ہوا کا حال بھی لکھتے رہو اور جن دیہات میں خطرہ ہو وہاں کا معائنہ دوسرے وقت پر منحصر رکھو۔ تمہاری طرف ہر وقت طبیعت متعلق رہتی ہے۔ یہاں پرسوں سے ہوا بہت خوش آئند ہو گئی ہے۔ دو دن سے تھوڑی تھوڑی بارش ہونے لگی ہے۔ مجھے رہنے کے لیے ایک علیحدہ مکان مل گیا ہے۔ کل سے میں اور دولت اس مکان میں آگئے ہیں۔ اگر منظورِ الٰہی ہے تو مہینہ دو مہینہ یہاں رہنا ہو گا۔ مگر پانی پت میں کسی کو اس کی اطلاع نہ کرنی چاہیے کیونکہ وہاں سے ابھی سے تقاضے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ پانی پت میں بعنایت الٰہی خیریت ہے۔ عبدالعلی۔ فرزند علی اور محب علی طال عمرہم سیال کوٹ کو روانہ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از کوہ ناہن مطبع سرمور گزٹ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۲ء

مانوخان کو دعا - دولت آذ ب کہتا ہے -

۱۶۵ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ مورخہ ۳۱ مئی آج ۳ جون کو میرے پاس پہنچا - تمہارا حال ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے اور تعلق خاطر رہتا ہے جلدی جلدی حال لکھتے رہو - ناہن میں ایک بار کسی قدر ترشح ہوگئی تھی دو تین روز اُس کی خنکی رہی - اب پھر وہی حال گرمی اور خاک اُڑنے اور آندھی چلنے کا ہے مگر امید ہے کہ بارش عنقریب ہو لیکن میری طبیعت ابتک یہاں جمی نہیں - صرف اس خیال سے یہاں ٹھیر رہا ہوں کہ پانی پت یا انبالہ میں سخت گرمی ہوگی - یہاں اس درجہ کی گرمی نہیں ہے - دوسرے منشی سراج الدین کی محبت اور خاطر داری یہاں کے قیام کا باعث ہے - بااینہمہ کچھ تعجب نہیں کہ میں دو چار یا دس بیس روز میں انبالہ چلا آؤں - تم ایسا انتظام کر دینا کہ اگر تمہاری عدم موجودگی میں وہاں پہنچنا ہو تو مکان پر کوئی آدمی ملے اور مکان کھلا ہوا ملے - .... برخوردار عبدالعلی - فرزند علی اور خواجہ محب علی سیالکوٹ پہنچ گئے ہیں - فرزند علی کو مدرسہ میں داخل کرا دیا ہے - عبدالعلی جلد واپس آنیوالے ہیں - پانی پت میں پھپوند میں خیریت ہے - سید محمود علی بی-اے برادر سید محمد علی کے انتقال کا حال تم نے اخبار علی گڈھ میں پڑھا ہوگا - کیا سخت حادثہ ہوا ہے - اِس خط کا جواب جلدی بھیجو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از ناہن مطبع سرمور گزٹ - ۳ جون ۱۸۹۲ء

۱۶۶ - برخوردار - تمہارا کارڈ پہنچا خیر و عافیت دریافت ہونیسے اطمینان ہوا میری طبیعت تمہاری طرف بہت متعلق رہتی ہے ایک کارڈ ہر روز لکھ بھیجا کرو تو بہتر ہے اور گو پہلے بار بار لکھ چکا ہوں مگر پھر لکھتا ہوں کہ جن دیہات کی آب و ہوا درست نہ ہو وہاں ہرگز نہ جانا کہ وہاں جانے میں علاوہ خطرہ کے معصیت بھی ہے

یہاں ابھی باقاعدہ بارش شروع نہیں ہوئی مگر گرمی بہت کم ہے اور اب آندھیاں بھی نہیں چلتیں۔ میں جب یہاں سے چلنے کا ارادہ کروں گا پانچ چار روز پہلے تم کو اطلاع دونگا۔ گھر سے خطوط آئے ہیں وہاں خیریت ہے۔ دولت کی طرف سے ادآب۔ نانو خاں کو دعا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از ناہن مطبع سرمور گزٹ۔ ۱۲ر جون ۱۸۹۲ء

اگر میرے آنے سے پہلے مع الخیر پانی پت جانا ہو تو یاد کر کے الماری میں سے نخلہ اخبار عربی کی فائل جو کہ مجلد ہے لیتے آنا۔ اُس کے پشتہ پر "نخلہ" لکھا ہوا ہے۔

۱۶۷۔ برخوردار۔ تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا۔ میں آج کل دیباچہ اور دیوان کی ترتیب میں زیادہ مصروف ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ برسات کی طغیانی سے پہلے یہاں سے چلدوں۔ اسی وجہ سے خط لکھنے کی فرصت نہیں ہوئی۔ تم میرے خط کے منتظر نہ رہو بلکہ اپنے حالات برابر لکھتے رہو۔ اور جب کوئی حکم اس باب میں کہ انبالہ سے کہاں جانا ہوگا وصول ہو تو فوراً مطلع کرو۔ میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں۔ پرسوں پانی پت سے بھی خیریت کا خط آیا تھا۔ زیادہ دعا نانو خاں کو دُعا۔

الطاف حسین از ناہن۔ ۱۴ر جولائی ۹۲ء

۱۶۸۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تم نے آٹھ روز میں ایک خط نہیں بھیجا۔ طبیعت متردد ہے۔ جلدی اپنی خیر و عافیت اور اپنی قیام گاہ سے مطلع کرو۔ سنا ہی کہ کرنال اور کیتھل کے اکثر دیہات میں آب و ہوا کی شکایت ہے اور امراضِ وبائی کا چرچا سنا جاتا ہے۔ لہذا یہ بھی لکھو کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ وبا کے مقامات میں جانے کی شرعاً اور عقلاً ممانعت ہے بالفعل پانی پت کی تحصیل میں بعنایتِ الٰہی امن ہے۔ جو مدارس اس تحصیل میں

دیکھنے رہ گئے ہیں بالفعل اُن کو دیکھ لو۔ شاید اس عرصہ میں اُدھر بھی امن ہو جائے اور اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۰ اگست ۱۸۹۲ء

ایک کارڈ اس سے پہلے روانہ کر چکا ہوں +

۱۶۹۔ برخوردار۔ کل شام کو تمہارا انتظار رہا۔ اپنے ارادہ سے کہ اس تحصیل کے مدارس کا معائنہ کب کرنے کا قصد ہے اور اپنی خیر و عافیت سے اور نیز تحصیل کرنال و کیتھل کی آب و ہوا کے حال سے جلدی مطلع کرو ....

شاید ایک دو روز میں مجھے بھی ایک دن کے لیے وہاں آنا پڑے۔ اگر آنے کی ضرورت ہوئی تو ایک روز پہلے تم کو اطلاع دوں گا۔ مرثیہ چھپ رہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخدومی منشی کرم اللہ خاں صاحب کو براہِ راست لکھ بھیجو کہ اگر ممکن ہو تو اس قدر کاپیاں ازراہِ عنایت مجھے بھیج دیجیے گا۔ یا یہ لکھ بھیجو کہ جس قدر کاپیاں والد کو بھیجیے اُس میں میرے نام کی اسقدر کاپیاں شامل کر کے بھیج دیجیے گا۔ قیمت کا کچھ ذکر نہ لکھنا۔ زیادہ دُعا۔

خاکسار الطاف حسین از پانی پت۔ ۴ ستمبر ۱۸۹۲ء

۱۷۰۔ برخوردار۔ کل تمہارا کارڈ نہایت انتظار کی حالت میں پہنچا۔ آشوبِ چشم کا حال دریافت ہونے سے طبیعت مشوش ہے۔ خدا جانے کوئی رنگین عینک تمہارے ساتھ ہے یا نہیں۔ اُس کا لگانا ایسی حالت میں ضرور ہے۔ دھوپ میں چلنے سے جہاں تک ممکن ہو اجتناب کرنا چاہیے اور اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ میں وہی تفسیر پر ریویو لکھ رہا ہوں ابھی ختم نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے خط بھیجنے میں دیر ہوئی۔ برخوردار اخلاق حسین انشاء اللہ تعالیٰ آج یا کل تک پانی پت میں پہنچ جائیں گے .... کے

پھنسیاں نکل رہی ہیں اور سب طرح اچھی ہے - اور سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں
بھگوان پور اور سیالکوٹ اور آناؤ سے خیریت کے خطوط آئے ہیں - زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از پانی پت - ضلع کرنال - ۲۴ ستمبر ۱۸۹۲ء

۱۷۱ - برخوردار - تمہارا کارڈ پہنچا - اپنی طبیعت کے حال سے جلد جلد مطلع کرتے رہو اور لکھو کہ زکام سے نجات ہوئی یا ابھی کچھ شکایت باقی ہے - مکان کی بابت تم نے کچھ نہیں لکھا کہ لیا یا نہیں - جس مکان میں میر سجاد حسین صاحب تحصیلدار رہتے تھے وہ ملا یا مل سکتا ہے یا نہیں؟ یہاں سب عزیز اور بزرگ بخیریت ہیں - کل محمد ادریس کے والد حافظ انوار الاسلام صاحب کا انتقال ہوگیا - جسکا تمام قصبہ کو نہایت افسوس ہے - انکی خوبیاں اور محامد بیان نہیں ہو سکتے - اللہ اُن کو غریق رحمت کرے - مرثیہ چھپ کر آگیا ہے - پچاس جلدیں آئی تھیں تقریباً ۲۵ جلدیں باقی رہی ہیں - ۲۵ باہر بھیجدی گئیں - تمہارے واسطے دس بارہ جلدیں رکھی گئی ہیں جب تم مع الخیر یہاں آؤ گے تو لے لینا - زیادہ دعا - بچوں کی طرف سے آداب - اپنی والدہ کی طرف سے اور بھائی کی طرف سے دعا قبول ہو - فقط

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ضلع کرنال - ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء روز جمعہ

۱۷۲ - برخوردار - اخبار پہنچے اور تمہارے کارڈ بھی پہنچے - میں اپنی علالت کا حال پہلے لکھ چکا ہوں - چودہ روز سے بخار ایک دم بھر کو نہیں اُترا - سارے دن اور رات پڑا رہتا ہوں - خط کا جواب لکھنا بہت دشوار ہے مگر بخار شدید نہیں ہے - ایک خاص وقت شدید ہو جاتا ہے ورنہ خفیف رہتا ہے تم کچھ اندیشہ نہ کرنا - اپنی خیر و عافیت بھیجنے میں میرے خطوں کے منتظر نہ رہنا - جناب بھاوج صاحبہ سخت بیمار ہیں - بخار نہایت شدید اور اُس کے ساتھ ذات الجنب بہت سخت - کل تک بہت نازک حالت تھی - آج خبر آئی ہے کہ افاقہ ہے خدا اُنکو شفائے کامل

عطا فرمائے۔ تمہاری والدہ اور بہن اور بھاوج سب وہیں ہیں اور اب تمہارے گھر کے لوگ بھی جانیوالے ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۴ر نومبر ۱۸۹۲ء

۱۷۳۔ برخوردار۔ ایک لفافہ پرسوں بھیج چکا ہوں اُس کا جواب جلدی لکھو کل بھائی محمد علی صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ کرکٹ میں تمہاری کہنی پر سخت گیند لگی ہے جس کے سبب سے ورم ہوگیا ہے۔ طبیعت مشوش ہے۔ مفصل حال سے جلدی اطلاع دو۔ چوٹ ڈاکٹر انباشی رام صاحب کو دکھانی چاہیئے۔ سردی کا موسم ہے اگر علاج میں غفلت ہوگی تو تکلیف بڑھ جائے گی۔ میں نے اپنا حال لکھ کر ننھی خانصاحب کے پاس بھیجدیا تھا۔ اُنہوں نے حکیم عبدالمجید خانصاحب سے نسخہ لکھوا کر دوائیں دلّی سے بھیجی ہیں۔ آج سے اِس نسخہ کا استعمال شروع ہوا ہے۔ دو ایک روز سے پہلے کی نسبت طبیعت اچھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی تمہارے ہمراہ یا دو چار روز پہلے دلی جاؤں گا۔ مکان ملنے کا حال بھی معلوم ہوا۔ خدا مبارک کرے مگر سنا ہے کہ کچہری سے بہت دور ہے۔ خیر مجبوری کی حالت میں ایسا ہی ہوتا ہے برخوردار عبدالعلی نے لکھا ہے کہ بالفعل گھوڑے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اگر تمہارے پاس گھوڑی بیکار کھڑی ہو تو بھیجدو ورنہ اپنے پاس رہنے دو۔ آج اُن کو جواب لکھ دیا جائیگا۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ضلع کرنال۔ ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء

علی گڈھ گزٹ پہنچ گیا۔

۱۷۴۔ برخوردار۔ میں اچھا ہوں مگر دلی آنے کے قابل شاید ۲۴ یا ۲۵ر تک ہوں تو ہوں اور سب عزیز بخیریت ہیں۔ تم اپنی خیریت اور وہاں کے کچھ حالات جلدی لکھو۔ کتاب بزم آخر جسمیں لال قلعہ کی رسمیں اور دستور اور قاعدے وغیرہ

لکھے ہیں اور سواری وغیرہ کے نقشے بھی دیے ہیں تم مجھ سے کرنال لے گئے تھے اِس وقت اس کی نہایت سخت ضرورت ہے اگر وہ تمہارے ساتھ ہو تو دِلّی سے فوراً اس کارڈ کے پہنچتے ہی بسبیلِ ڈاک رجسٹری کرا کر بھجوا دو۔ اور اگر کرنال چھوڑ آئے ہو تو وہاں کسی کو بہت جلد تقاضہ کرکے لکھ بھیجو کہ اُسکو بصیغہ بک پیکٹ رجسٹری کرا کر میرے پاس بمقام پانی پت بھیجدے۔ ۲۰ سے پہلے یا حد ۲۰ تک میرے پاس پہنچ جائے ورنہ پھر بیکار ہے۔ اگر جناب شمس العلما کے ہاں ہو یا اور کہیں سے مستعار مل سکے تو مستعار لے کر بھیجدو۔ سب صاحبوں کو سلام و دعا

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۸ دسمبر ۹۲ء

۱۷۵۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں۔ کھانسی کی شکایت البتہ باقی ہے اور کسیقدر بواسیر کی۔ تم اپنی خیر و عافیت اور فرزند علی کی خیریت اور اس کے امتحان کی کیفیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو اور تا اختتامِ امتحان اُس کی نگرانی یا خود رکھو یا ماسٹر سجاد مرزا صاحب کے سپرد کردو۔ اور لکھو کہ اب تک اس کے پرچوں کی نسبت تمہاری کیا رائے قائم ہوئی ہے۔ میں کل ماسٹر پیارے لال صاحب سے ملا وہ اس وقت جالندھر جانے کی تیاری کر رہے تھے .... صاحب کے کرنال میں آنیکا ذکر تھا۔ اُنہوں نے مجھ سے بتاکید کہا کہ سجاد حسین کو خبردار کردو کہ وہ .... صاحب کے زمانہ میں بہت ہوشیاری اور مستعدی سے کام کریں اور ان کو اور ڈپٹی کمشنروں جیسا نہ سمجھیں وہ نہایت ہوشیار اور لائق اور تمام جزئیات پر نظر رکھنے والا اور نہایت تندمزاج اور اپنے ماتحتوں پر نکتہ چینی کرنے والا اور ہر ایک سوال کا معقول جواب مانگنے والا اور نہایت سخت گیر اور قصور کے بعد کسی سے کبھی درگذر نہ کرنے والا آدمی ہے۔ اب

بہت چاہتا ہے اور ایجوکیٹڈ کلاس کی قدر کرنے والا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے
کام میں مستعد اور اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہوں۔ ماسٹر صاحب یہ بھی
کہتے تھے کہ سجاد حسین دورہ بہت کم کرتے ہیں۔ اب چاہیئے کہ دورہ میں ہرگز
کوتاہی نہ کریں۔ تم یہ بھی لکھنا کہ نئے ڈپٹی کمشنر کے کب تک آنیکی خبر ہے؟
برخوردار فرزند علی طال عمرہ کو بہت بہت دعا اور نیز برخوردار غلام السبطین طالعمرہ
کو بھی دعا۔ دونوں کے پرچوں کا حال جس قدر معلوم ہو لکھنا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از دہلی - ۳ر جنوری ۱۸۹۳ء

۱۷۶- برخوردار۔ شاید کوئی چٹھی لوئیس صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈائرکٹری
پنجاب کی تمہارے نام یا پتے سے بنام مولوی سید احمد صاحب مصنف لغاتِ اردو
آجکل میں تمہارے پاس پہنچے۔ جس وقت وہ پہنچے اس کو لے لینا اور اس کو کھولکر
جو کچھ اسمیں لکھا ہو اُس کا اردو میں ترجمہ کرکے مجھے لکھ بھیجنا۔ مولوی سید احمد
حیدر آباد گئے ہیں اور لوئیس صاحب کو یہ لکھ گئے ہیں کہ اس کا جواب بنام
خواجہ سجاد حسین بمقام کرنال پہنچے۔ میرا خط پہنچا ہوگا اُس کا جواب جلدی لکھو
فرزند کو دعا۔

الطاف حسین از دہلی - ۴ر جنوری ۹۳ء

۱۷۷- برخوردار۔ تمہارا خط آج عین انتظار میں پہنچا۔ ادراکِ خیر و عافیت سے
اطمینان ہوا۔ فرزند علی کو خط سنا دیا گیا ہے وہ تین چار روز سے سبطین
کے ساتھ کچھ انٹرنس کی فارسی وغیرہ (جیسا کہ وہ کہتا ہے) دیکھتا ہے۔ اسکی
اصلاح خدا ہی کرے گا تو ہوگی۔ اضافہ تنخواہ کا حال معلوم ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ
معلوم نہیں کہ یہ اضافہ بابت نگرانی ڈاکخانجات کے ہوا ہے یا سررشتہ تعلیم سے
ہوا ہے اور وہ اضافہ اس کے علاوہ ہے۔ برخوردار تصدق حسین ۱۸ر جنوری کی

قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہو گئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اُن کی محنت کی داد مِل گئی۔ اخلاق حسین کو جب سخت تاکید کی گئی تو ایک عرصہ کے بعد پرسوں خط آیا وہ ترقی کی خبر غلط تھی مگر بعنایتِ الٰہی تندرست ہیں بھائی فیاض حسین صاحب کا خط کل بنام بھائی محمد علی صاحب آیا ہے بخیریت ہیں اُن کو کبھی کبھی خط بھیجتے رہو۔ عبد العلی کا خط دس بارہ روز سے نہیں آیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ملنے نہ ملنے کا حال ضرور لکھنا اور یہ کہ اس طرف آنیکی کب تک امید ہے۔ زیادہ دعا تمہاری والدہ بخیریت ہیں اور بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں اور مبارکباد دیتی ہیں۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۸ر جنوری ۱۸۹۳ء

۱۷۸۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ آج اسی وقت عین انتظار میں پہنچا۔ چونکہ آج کل بارش بے موسم جابجا ہو رہی ہے اور سردی غیر معمولی پڑ رہی ہے اس لیے تمہاری طرف اکثر سب کو تعلق خاطر رہتا ہے۔ یہاں بھی کل خوب بارش ہوئی اور ابر اور ترشح برابر رہتا ہے۔ آج کسی قدر دھوپ نکلی ہے مگر ساتھ ہی ابر بھی موجود ہے (میں خدا جانے تمکو لکھ چکا ہوں یا نہیں کہ گذشتہ یکشنبہ کو) میاں عبد الرحیم کا انتقال ہو گیا۔ اس واقعہ کا تمام شہر کو سخت صدمہ ہے اور میت کے گھر میں تو قیامت برپا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرحوم کو بخشے اور اُس کے پسماندوں کو صبر عنایت کرے۔ خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ کے بیٹے خلیفہ مہدی حسن کا بھی انہیں دنوں میں انتقال ہو گیا۔ یہ اُن کے ایک ہی بیٹا تھا اور بہت منتظم اور سمجھدار اور لائق تھا۔ ایک بیٹا ہادی حسن نام چھوڑا ہے جو علیگڈھ میں پڑھتا ہے۔ برخوردار عبد العلی کا خط بھی آیا تھا اور پرسوں ایک روز کیواسطے

وہ خود بھی آئے تھے - وہ اپنی گھوڑی طلب کرتے ہیں کیونکہ اُن کو اب دیہات میں جانے کی ضرورت پڑنے لگی ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر میری گھوڑی بالفعل نہ بھیج سکیں تو اپنی گھوڑی اور اس کے ساتھ سائیس اور میری گھوڑی کا تمام سامان اور دونوں لگامیں وغیرہ بمقام بھگوانپور میرے پاس بھیجدیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ممکن ہوا تو میں گھوڑی فروخت کردونگا اور دوسری گھوڑی کی بھی تلاش رکھونگا - پس جہاں تک جلد ممکن ہو اپنی گھوڑی مع اُنکی گھوڑی کے سامان کے اپنے سائیس کے ساتھ روانہ کردو۔ جس سائیس پر پُورا پُورا اعتبار ہو اُس کے ساتھ گھوڑی روانہ کرنی چاہیئے - وہ یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر سائیس کو ہمیشہ کے لیے میرے پاس نہ چھوڑ سکیں تو مجھے لکھ بھیجیں - میں عبدالرحمٰن کو رکھ لونگا کیونکہ وہ بیکار ہے اور میرا کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتا - اخلاق حسین کے پاس سے بہت کم خط آتے ہیں - باقی سب عزیز بخیریت ہیں - مڈل کا نتیجہ ابتک نہیں معلوم ہوا - فرزند علی اسی سبب سے مطلق العنان پھرتا ہے - باقی خیریت ہے - زیادہ دعا - اپنی خیر و عافیت .... جلد جلد لکھتے رہو -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ر فروری سنہ ۱۸۹۳ء

۱۷۹ - برخوردار - تمہارا خط کیتھل سے پہنچا - اُمید ہے کہ پانچ چھ روز میں انشاءاللہ کرنال آجاؤ گے - تمہاری والدہ کو تمہارا بہت انتظار ہے الحمدللہ کہ فرزند علی پاس ہوگیا - اول لاہور سے بذریعہ ٹیلیگرام کے اور آج برخوردار محب علی کے خط سے جو کہ سیالکوٹ میں نتیجہ امتحان پہنچنے کے بعد لکھا گیا ہے اُس کا پاس ہونا معلوم ہوا ہے - اب جب تم مع الخیر کرنال میں آجاؤ گے تو اُس کی تعلیم کے متعلق مشورہ کیا جائیگا - حقّن بہت سخت بیمار ہوگیا تھا ڈاکٹر و دیانا تھ کا

علاج ہو رہا ہے۔ آج پانچ چھ روز کے بعد کسی قدر افاقہ ہوا ہے۔ خدا چاہے تو جلد ہی اچھا ہو جائیگا۔ آج برخوردار عبدالعلی کا کارڈ بھگوانپور سے سخت تقاضے کا آیا ہے کہ میری گھوڑی یا دوسری گھوڑی مع سائیس کے بہت جلد میرے پاس بھجوا دو۔ کیونکہ دیہات میں اب برابر جانا پڑتا ہے اور کرایہ کی سواری ہمیشہ لیجانی پڑتی ہے۔ پس جہاں تک جلد ممکن ہو دونوں میں سے ایک گھوڑی ضرور اُن کے پاس بھیجدو۔ سائیس اگر وہاں رہنا پسند کریگا تو وہیں رہ پڑے گا ورنہ گھوڑی پہنچا کر چلا آئیگا۔ لیکن گھوڑی معتبر آدمی کے ہاتھ بھیجنی چاہیئے۔ باقی خیریت ہے سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے ما دجب پہنچے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ضلع کرنال۔ ۸ مارچ ۱۸۹۳ء

۱۸۰۔ برخوردار۔ .... پاس تو ہو گیا ہے مگر اس میں لیاقت اتنی بھی نہیں جتنی کہ پرائمری سکول کے طالب علموں میں ہونی چاہیئے۔ اور یہاں دن بھر آوارہ پھرتا ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں تم سے جبکہ تمہارا رہنا کرنال میں ہمیشہ نہیں ہوتا اُس کی نگرانی ہرگز نہ ہو سکیگی۔ اُس کی نگرانی کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے علی گڈھ بھی اس کو حالتِ موجودہ میں بھیجنا مناسب نہیں۔ اگرچہ اُس کے چچا نے بھی لکھا ہے کہ اگر ...... بھیجو تو وہاں کا خرچ میں دونگا اور مجھے بھی اسکا خرچ دینا ناگوار نہیں لیکن وہاں اُسکی نگرانی کون کریگا۔ لہذا اُس کی ماں اور دادا دادی کی اور نیز میری یہی رائے ہے کہ اسکو سیالکوٹ ہی بھیجدیا جائے۔ مگر تصدق حسین یہ کہہ گئے تھے کہ میں بعد رمضان کے شادی غلام ثقلین میں آپکی کوشش کرونگا۔ آج اُن سے پوچھتا ہوں کہ آپکا قصد ہے یا نہیں۔ اگر اُنہوں نے لکھا کہ میں نہ آسکوں گا تو .... کو ابھی روانہ کردیا جائیگا۔ ورنہ بعد شادی کے اُن کے ساتھ بھیجدیا جائیگا۔ لیکن اس صورت میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ

تک اس کا مطلق العنان پھرنا برا نتیجہ پیدا کریگا۔ اس کا کچھ انسداد کرنا چاہیئے
برخوردار عبدالعلی کے گھوڑی کے واسطے تقاضے پر تقاضے چلے آتے ہیں۔
آج اُن کو لکھ بھیجا ہے کہ عبدالرحمٰن کو کرنال بھیجدو۔ حقن اب بعنایت الٰہی
اچھا ہے۔ صرف کمزوری اور کسی قدر کھانسی اور زیادہ تر مزاج کا چڑچڑا پن
باقی ہے۔ کل اتوار ہے اگر چلے آؤ تو بہتر ہے۔ سب عزیز بخیریت ہیں۔ تمہاری
والدہ اور ہمشیر بلائیں لیتی ہیں اور دعا کہتی ہیں۔ غلام ثقلین کا امتحان بدھ کے
روز ہولیا ہوگا۔ معلوم نہیں کہ وہ الہ آباد سے چل لیے یا نہیں؟ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۷ مارچ ۱۸۹۳ء

۱۸۱- برخوردار۔ تمہارا ارادہ اتوار کو آنیکا تھا آج جمعہ ہوگیا۔ اپنسی
خیر و عافیت سے اور فرزند علی کے حال سے جلدی مطلع کرو کہ وہ مدرسہ اور
بورڈنگ میں داخل ہوگیا یا نہیں اور تم پانی پت کی شاخ مدرسہ کا معائنہ اب
کروگے یا ٹھیر کر۔ بھائی فیاض حسین صاحب تمہارے اور اخلاق حسین کے
خط نہ بھیجنے کی شکایت کرتے ہیں اُن کو ضرور خط لکھنا چاہیئے۔ شادی میں
آنے کا وعدہ کرتے ہیں مگر انتظام جدید جو غالباً اپریل یا مئی میں ہوگا اُس کے
سبب سے فی الجملہ آنے میں متردد ہیں۔ یہاں سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔
تھوڑے سے بسکٹ حقن کے واسطے خود آؤ تو ساتھ لیتے آنا ورنہ کسی کے
ساتھ بھیجدینا۔ فرزند علی کو دعا۔ زیادہ خیریت

الطاف حسین از پانی پت - ۳۱ مارچ ۱۸۹۳ء

۱۸۲- برخوردار۔ امید ہے کہ اجازت حاصل ہوگئی ہوگی اب جلدی آنا چاہیے
برخوردار محب علی آگئے ہیں۔ برخوردار عبدالعلی آنیوالے ہیں۔ بھائی فیاض حسین
صاحب کے آنے میں بھی تامل ہے۔ اُن کو ایک مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا ہے

اگر ایک دو روز میں تحقیقات سے فارغ ہو گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آدیں گے
خواجہ غلام عباس کے ہاں کے چاول یاد رکھنا اور سو روپے اُن کے جا ہو رہانے
لیتے آؤ جا ہو یہاں سے دلوا دینا - غلام ثقلین بفضلہ تعالیٰ پاس ہو گئے ہیں - سیکنڈ
ڈویژن میں اُن کے کالج میں ۱۶ میں سے ۹ پاس ہوئے ہیں جنمیں سے ایک ہندو ہے
اور ۸ مسلمان - فرزند علی کی نسبت ایسا انتظام کرتے آنا کہ ۵ ار تک یہاں پہنچ جائے
زیادہ دعا -   الطاف حسین از پانی پت - ۲۸ راپریل ۱۸۹۳ء

۱۸۳- برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں بتاریخ
۲۱ رمئی ۱۸۹۳ء یعنی تاریخ روانگی برخوردار اخلاق حسین سے تیسرے روز پانی پت
سے چلا تھا - مدرسہ طبیہ کے جلسہ کیوجہ سے ۲۴ رمئی تک دہلی میں ٹھیرنا ضرور تھا
اُس کے بعد دو روز کاپیاں دیکھنے کے لیے ٹھیرنا پڑا - ۲۷ رمئی کو بعیت شمس العلما
علی گڈھ میں پہنچا - جس بنگلہ میں میاں عنایت اللہ رہتے تھے اُس میں دو کمرے
مجھے مل گئے ہیں - ٹٹی اور پنکھے کا بھی انتظام ہو گیا ہے - مکان کی بقدر ضرورت
مرمت بھی ہو گئی ہے - لیکن ابھی طبیعت جمی نہیں - وجہ یہ کہ مجھے پانی پت ہی میں
زکام اور کھانسی شروع ہو گئی تھی - دلی میں شدت ہوئی - پیاس گرمی کی
شدت سے سرد پانی بہت افراط سے پیا گیا - پھر علیگڈھ میں آکر گرمی کا وہی عالم
رہا - یہاں بھی پانی بکثرت پیا جاتا ہے اِس سبب سے بلغم بہت پیدا ہوتا ہے - منہ سے
اور ناک سے بے انتہا رطوبت اور بلغم ہر وقت خارج ہوتا ہے کام بالکل کچھ نہیں ہوتا
منتظر ہوں کہ طبیعت ذرا درستی پر آجائے تو کچھ لکھوں پڑھوں - کھانا کھانے کے لیے
علیگڈھ کا باشندہ ایک لڑکا جو مدت تک محمد حسن خاں صاحب کے پاس رہچکا ہے
اور اب بھی بتلاش نوکری انہیں کے پاس بمقام دہلی گیا ہوا تھا نوکر رکھ لیا ہے
اور کھانے کا انتظام منشی احمد سعید صاحب اور مولوی خلیل احمد صاحب اور ماسٹر

ولایت حسین صاحب وغیرہم کی شراکت میں کہ ان سب صاحبوں نے اپنے کھانے کا
علیحدہ بندوبست کر کھا ہے کر لیا ہے - ابھی یہ معلوم نہیں کہ چندہ فی کس کسقدر دینا پڑیگا
اور کھانا کیسا ملیگا - آج پہلی دفعہ آویگا - برخوردار غلام الثقلین اچھی طرح ہیں -
ظاہرا ایم - اے کے امتحان کا ارادہ انہوں نے فسخ کردیا ہی لیکن شاید ایل - ایل بی
کا امتحان کبھی نہ کبھی دیں - ارادہ ہی کہ جب تک اُن کے لیے کوئی صورت نہ نکلے
اُن کو بھی اپنے ہی پاس بُلالوں .... تم اپنی خیر و عافیت اور یہ کہ آج کل
کس جانب دورہ کر رہے ہو مفصل لکھ بھیجو اور اگر غلام الثقلین کے لیے کوئی صورت
خیال میں آئے تو فوراً لکھو - سائم صاحب نے یہ جواب دیا ہی کہ " ہم نے غلام الثقلین کا
نام امیدواران میں درج کر لیا ہی لیکن ہمارے ہاں نوکری ملنے کا قاعدہ یہ ہی کہ
وہ ٹرینِنگ کالج کی سند حاصل ہونے پر دیجاتی ہے " اس صورت میں کوئی امید
پنجاب کے سررشتہ تعلیم میں کسی جگہ کے ملنے کی نہیں ہے - اب غلام الثقلین نے
ایک درخواست کسی ٹیوٹرشپ کے واسطے جو ضلع بارہ بنکی میں کسی رئیس زادہ کی
تربیت کے لیے مطلوب ہی بھیج رکھی ہے اور مسٹر آرنلڈ نے اُن کی سفارش بھی
کی ہے دیکھیے کیا نتیجہ ہوتا ہی - تنخواہ جو اشتہار میں درج ہی سو روپیہ ماہوار ہی
برخوردار فرزند علی - غلام سبطین - غلام حسنین طال عمرہم کو دعا پہنچے - زیادہ دعا
الطاف حسین از علیگڈھ بنگلہ متصل یونین کلب - ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء

۱۸۴ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے واضح ہو - کل تمہارا
خط پہنچا - خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - میری طبیعت اب
درست ہوتی جاتی ہے - انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اپنی اصلی حالت پر آجائیگی
پانی پت سے اس عرصہ میں صرف دو کارڈ آئے ہیں ایک بھائی محمد علی صاحب کا
جوگھر کی جانب سے تھا - اور دوسرا .... کا - مشکل یہ ہی کہ وہاں کوئی خط

لکھنے والا نہیں ہے - میں براہ راست گھر پر اس لیے خط نہیں بھیج سکتا کہ لفافہ پر ضرور ہی کہ بر مکان الطاف حسین لکھا جائے - جہاں پوسٹ ماسٹر نے الطاف حسین کا نام لفافہ پر دیکھا فوراً علیگڈھ کو واپس کر دیا - کیونکہ انکو لکھدیا گیا ہی کہ میرے نام کے خطوط علی گڈھ بھیجدیا کرو - اسی لیے بھائی محمد علیصاحب کے نام خط بھیجنا پڑتا ہی - کل برخوردار اخلاق حسین کا خط بھوپند سے آیا ہے - حقّن کی کی آنکھیں اب اچھی ہیں مگر خود اخلاق حسین کی آنکھوں پر آشوب ہے - گرمی کی وہاں پھر شدت ہوگئی ہے - اور مکان ابتک آسائش و آرام کے لیے کافی نہیں ملا برخوردار غلام الثقلین کو ایم - اے پاس کرنیکا خیال صرف اس لیے تھا کہ زیادہ سے زیادہ بیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملنے کی اُن کو توقع تھی مگر میں نے اُن کا یہ ارادہ فسخ کرا دیا ہے .... اُن کے باب میں جہاں تک غور کی گئی یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایل - ایل - بی کا امتحان اب کے سال نومبر میں یا آئندہ سال اسی مہینے میں الہ آباد یونیورسٹی میں دیدیں - یہ معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ کی وکالت کے امتحان سے یہ امتحان آسان ہے اور یہ امتحان پاس کرنے سے وکالت ہائی کورٹ کا حق بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پنجاب میں وکالت کرنے کا حق بھی ہو جاتا ہے - سید محمود صاحب نے اپنی عنایت اور شفقت سے وعدہ کیا ہے کہ میں ہر روز دو گھنٹے غلام الثقلین کو قانون پڑھایا کرونگا اور چونکہ وہ آجکل محض بیکار ہیں اور بیکاری کی وجہ سے اُن کا بہت جی گھبراتا ہے اور قانون میں اُن کا بے انتہا جی لگتا ہے اِس سے امید پڑتی ہے کہ شاید وہ اِس وعدہ کو پورا کر سکیں - سوا سو روپیہ کی کتابیں اس امتحان کی تیاری کیلئے خریدنی پڑیں گی - اور کم سے کم پندرہ روپیہ ماہوار کا خرچ .... اُٹھانا پڑیگا - لیکن یہ ایک ایسا ضروری خرچ ہے کہ اس سے کسی طرح

گریز نہیں کی جاسکتی۔ غلام الثقلین کو یہ خیال تھا کہ سررشتہ تعلیم میں پچاس ساٹھ کی نوکری کرلیجائے اور نوکری کی حالت میں اس امتحان کی بھی تیاری کیجائے لیکن اس بات کو سید محمود صاحب نے بھی ناپسند کیا اور میں نے بھی سوچا کہ ایسا کمزور آدمی ۶ گھنٹے تعلیم دینے کے بعد اس امتحان کی کیونکر تیاری کرسکیگا۔ اس کے علاوہ قانون پڑھانیوالا اور اس کے مشکل مقامات ذہن نشین کرنیوالا کہاں سے میسر ہوگا جبکہ نوکری بیرونجات میں لی۔ ابتک جو لکچر انہوں نے مولوی کرامت حسین صاحب سے سُنے تھے اُن پر مطلق توجہ نہیں کی اور قانون سے وہ اب تک ایسے کورے ہیں کہ گویا اُس کا ایک حرف نہیں پڑھا۔ یہی حال اور لکچر سننے والوں کا سُنا گیا ہے۔ بہرحال خدا سے دعا ہے کہ یہ تدبیر راس آجائے۔ سید محمود صاحب تو دعوے سے یہ کہتے ہیں کہ نومبر ۹۳ء میں ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کراسکتا ہوں سید محمود صاحب کی صحت اب پہلے کی نسبت بعنایتِ الٰہی بہت اچھی ہے (سید صاحب اور بک صاحب نے میاں عنایت اللہ والا سارا بنگلہ میرے سپرد کیا ہے اور اجازت دیدی ہے کہ اسیں جس کو چاہو رکھو۔ ان چاروں کمروں کا کرایہ نہ لیا جائیگا۔ دو کمرے میرے قبضے میں ہیں۔ اور ایک کمرے میں میاں ابوالحسن خاں برادرِ خرد محمد حسن خاں کو جو انٹرینس کی دوبارہ تیاری کے لیے یہاں آئے ہیں۔ دے دیا گیا ہے۔ ایک کمرہ میں ایک سرحدی افغان کا لڑکا جو کالج میں فرسٹ ایر یا سیکنڈ ایر میں پڑھتا ہے چندروز کے لیے ٹھیرا ہوا ہے۔ وہ بھی چندروز کے بعد پختہ بارگ میں چلا جائیگا اس وقت غلام الثقلین کو اس کمرہ میں بُلالوں گا)......... جب تک غلام الثقلین بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ امتحان نہ دے لیں اُسوقت تک

فرزند علی کو یہاں بلانا ناممکن ہے - لیکن اگر میرے قیام کی یہاں صورت ہوگئی یعنی میرا جی یہاں لگ گیا اور صحت بھی اچھی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ غلام الثقلین کی کامیابی کے بعد فرزند علی کو یہیں بلالوں گا - یہاں عنقریب ایک پولیس کلاس کھلنے والی ہے جس میں انٹرنس پاس طالب علم داخل کیے جائیں گے اور انکو قواعد اور جمناسٹک اور قانون وغیرہ کی تعلیم دیجائیگی اور مقابلہ کا امتحان لیا جائیگا چونکہ اسکی طبیعت پولیس کے ساتھ زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے اس لیے اسکو اس کلاس میں داخل کرانا انشاء اللہ بہتر ہوگا - اُس سے کہدینا چاہیئے کہ بہت کوشش کرکے انٹرنس پاس کرلو مگر اُس کے کھانے پینے کا اور حفظ صحت کا خیال تم کو رکھنا چاہیئے .... زیادہ دعا - اس خط کا جواب جلدی بھیجنا اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت اور گھر کا جو کچھ حال معلوم ہوتا رہے جلد جلد لکھتے رہو - زیادہ دعا -

الطاف حسین، از علیگڈھ مدرستہ العلوم - ۱۴ر جون ۱۸۹۳ء

۱۸۵ - برخوردار - تمہاری مع ا[illegible] سب عزیزوں کی خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - میں بالکل اچھا ہوں - یہاں بارش کی بے انتہا شدت ہے - وہاں کی بارش کا حال ہمیشہ لکھتے رہو - سالانہ تقسیم انعام کے جلسہ کی ابتک کوئی تاریخ معین نہیں ہوئی مگر جولائی کے اخیر ہفتہ میں ہونا یقینی ہے - اگر تم مع الخیر دلی آؤ تو ایک آدھ روز کے لیے یہاں بھی ہوجانا برخوردار غلام الثقلین بخیریت ہیں - قانون کا شغلہ دو تین روز سے اب بالکل موقوف ہے - ولایت کے اخبارات اور کتابیں دیکھنے میں یا مضامین لکھنے یا کلب کے مباحثوں کی تیاری کرنے میں مصروف رہتے ہیں ابتک ایل ایل بی یا وکالت کے امتحان کا اُن کو کچھ خیال نہیں ہے - اپنی اور گھر کی خیر و عافیت

جلد جلد لکھتے رہو۔ اُناؤ سے میرے پاس بھی خط آیا ہے آج اُن کا جواب لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم۔ ۷ ر جولائی ۱۸۹۳ء۔ روز جمعہ

١٨٦- برخوردار۔ پانی پت کے خط سے معلوم ہوا کہ دُور از حال تمہاری طبیعت کچھ علیل ہے۔ اپنے مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو۔ پھپوند سے بہت دن سے کوئی خط نہیں آیا۔ بھگوان پور اور اُناؤ سے خطوط آئے ہیں خیریت ہے۔ میں اچھا ہوں۔ فرزند طال عمرہ کو تم نے بہت اچھا کیا کہ پانی پت نہیں جانے دیا۔ جہاں تک ممکن ہو اُس کو پانی پت کی سوسائٹی سے الگ رہنا چاہیے (مولوی مہدی علی خاں صاحب رٹیائر ہو کر حیدرآباد سے آتے ہیں غالباً علیگڈھ میں رہنا اختیار کریں گے)۔ اپنی اور فرزند کی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ زیادہ دعا۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۴ ر اگست کو یہاں آویں گے۔ ۵ ر کو انہیں ایڈریس دیجائیگی اُسی دن شام کو چلے جائیں گے۔

الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم۔ ۱۶ ر جولائی ۱۸۹۳ء

١٨٧- (برخوردار۔ اپنی خیر و عافیت اور مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو .... فرزند علی طال عمرہ کا کارڈ آیا ہے معلوم نہیں کہ وہ تمہارے مکان پر ہے یا برخوردار ولایت علی کے۔ اُسکو جواب کہاں بھیجوں۔ برخوردار غلام حسنین دو تین روز ہوئے پانی پت روانہ ہو گئے غلام الثقلین بخیریت ہیں مگر بہت سست اور افسردہ خاطر رہتے ہیں۔ قانون وغیرہ کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے نوکری کرنیکا خیال زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس سال دو آدمی یہاں سے ڈپٹی کلکٹری کے واسطے گورنمنٹ میں بھیجے جائیں گے مگر ان کے بھیجے جانیکی ہرگز اُمید نہیں ہے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از علی گڑھ مدرسۃ العلوم۔ ۹ ر اگست ۹۳ء

۱۸۸ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا - تمہاری اور فرزند علی طال عمرہ اور سب عزیزوں کی خیر و عافیت سے اطمینان ہوا - یہاں گرمی کی بہت شدت ہے اور کھٹمل اور مچھر اور بھنگوں کی ایسی کثرت ہے کہ میں نے آجتک کہیں ایسی حالت نہیں دیکھی - یہاں کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ ایسی کثرت ان جانوروں کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تو نظم کے تمام مسودات تو دہلی بھیج چکا ہوں مگر نثر میں کچھ لکھنا باقی ہے - وہ کسی طرح ختم نہیں ہو چکتا - گرمی اور موذی جانوروں کی کثرت کچھ کام نہیں کرنے دیتی - ایسی حالت میں کہیں اور بھی نہیں جا سکتا کیونکہ مطبع میں پہلے ہی سے ڈھیل ہو رہی ہے - اگر مسودہ وقت پر اُن کو نہ پہنچیگا یا وہ یہ سمجھیں گے کہ مسودہ تیار ہونے میں ابھی کچھ دیر ہے تو فارغ البال ہو جائیں گے اور دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے - لہذا جب تک کہ مقدمہ ختم نہ ہو جائے کسی طرح علیگڈھ کو چھوڑ نہیں سکتا - لیکن خدا کی ذات سے امید ہے کہ پندرہ بیس روز میں انفراغ ہو جائیگا - اس کے بعد پہونچنے اور آناؤ جانیکا قصد ہے - وہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ دلی ٹھیرتا ہوا پانی پت آؤں گا اب کی بار تمہارا کارڈ بہت دیر میں آیا - آئندہ جلد جلد اپنا حال لکھتے رہو ......

...... مجھے خطوط لکھنے کی فرصت بہت کم ہوتی ہے - تم ہفتہ وار بغیر خط کے انتظار کے ایک کارڈ اپنی خیریت کا بھیجدیا کرو - فرزند علی طال عمرہ کو دعا

غلام الثقلین طال عمرہ بخیریت ہیں اور تسلیم کہتے ہیں - زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم - ۲۴ اگست ۱۸۹۳ء

۱۸۹ - برخوردار - کارڈ پہنچا - اطمینان ہوا - مضمون ابتک ختم نہیں ہوا اور مطبع کا سخت تقاضہ ہے - پانی پت میں ایک دو روز کے لیے آنا اور نہ آنا

برابر ہے۔ اتنی مہلت نہیں کہ وہاں زیادہ ٹھیر سکوں۔ میری طرف سے مسودہ بھیجنے میں اگر ذرا بھی ڈھیل ہو جاتی ہے۔ مطبع والے اس سے دس حصہ زیادہ ڈھیل ڈال دیتے ہیں۔ برخوردار تصدق حسین سے ملنے کو جی چاہتا ہے کہ ایک دو روز کے لیے آؤں مگر اخلاق حسین کے متعلقین کی طبیعت برابر ناساز چلی جاتی ہے۔ اور اُن کے سخت تقاضے آرہے ہیں کہ دو چار روز کے لیے ہو جاؤ۔ شاید اول وہاں جاؤں اور وہاں سے اگر موقع ملا تو ایک دو روز کے لیے پانی پت بھی آؤں گا۔ فرزند علی طال عمرہ کو دعا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم۔ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۳ء

۱۹۰۔ برخوردار۔ تمہارا نامہ عین انتظار کی حالت میں پہنچا۔ گھوڑی کے لنگڑی ہو جانے کی حالت میں انبالہ جانا اور صاحب انسپکٹر کے ساتھ دورہ میں رہنا کیونکر ہو سکتا ہے مگر بہر حال جانا تو پڑے گا۔ گھوڑی کا ضرور کچھ بندوبست کرنا چاہیئے۔ اگر پوری ماپ کی گھوڑی نہ ملے تو یابو میانہ قد ہی کا سہی۔ مجھے انبالہ پہنچکر اپنی خیر و عافیت سے جلدی اطلاع دو۔ اور یہ بھی لکھنا کہ دورہ میں پھرنے کے لیے سواری کا کیا انتظام کیا۔ مجھے زکام وغیرہ کی کچھ شکایت ہو گئی تھی۔ اس سبب سے ابھی دیباچہ ختم نہیں کر سکا مگر انشاء اللہ اب عنقریب ختم ہو جائیگا۔ میں صرف چند روز کے لیے جب تم مع الخیر انبالہ سے واپس آجاؤگے پانی پت آؤں گا۔ بعض دوستوں نے مجبور کیا ہے اور میں بھی چاہتا ہوں کہ سید صاحب کی لائف علیگڈھ میں رہ کر لکھ لوں۔ اس لیے مجھکو جلدی پانی پت سے واپس آنا پڑیگا۔ اگر صحت رہی اور ہر طرح خیریت رہی تو چھ مہینے میں یہ کام انشاء اللہ سر انجام ہو جائیگا۔ اس کا ذکر کسی سے کرنا کچھ ضرور نہیں۔ میں بعنایت الٰہی اب اچھا ہوں۔ ۲۰ اکتوبر کو کالج کھلے گا

میں شاید ۲۰ تک یا اس کے بعد پانی پت آسکوں - زیادہ دعا - فرزند کو دعا

الطاف حسین از علیگڈھ مدرستہ العلوم - ۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء

۱۹۱- برخوردار اطال عمرہٗ - تمہاری خیر و عافیت معلوم ہوئی - الحمد للہ -
میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۵ اکتوبر تک پانی پت پہنچ جاؤں گا - مگر میرا ارادہ
اکتوبر کے آخر تک علیگڈھ میں واپس آنے کا ہے - تم جہاں تک ممکن ہو کوشش
کرنا کہ میری موجودگی میں کرنال آجاؤ - میں خود کرنال آکر مل لونگا یا جیسا موقع
ہوگا - دو ایک روز سے سید صاحب کی طبیعت فی الجملہ علیل ہے - امید ہے کہ
ایک دو دن میں بالکل صحت ہوجائیگی - ۱۲ تک میں اور برخوردار غلام الثقلین دہلی
پہنچیں گے اور ۱۵ تک پانی پت - انشاء اللہ تعالیٰ کالج ۲۰ اکتوبر کو کھلے گا -
لارڈ لینسڈون کو ٹرسٹیوں کی طرف سے بلایا گیا ہے - ابھی جواب نہیں آیا
زیادہ دعا - غالباً اب کے سال کانفرنس علیگڈھ میں ہوگی -

الطاف حسین از علیگڈھ مدرستہ العلوم - ۷ اکتوبر ۱۸۹۳ء روز شنبہ

۱۹۲- برخوردار - یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے - تمہارے گھر میں دو
ایک روز طبیعت بدمزہ رہی - اب آرام ہے - میں پانچ سات روز تک
علیگڈھ نہیں جا سکتا - انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے آنے تک یہیں رہنا ہوگا
علیگڈھ گزٹ کا وہ پرچہ جس میں جنتری پر ریویو چھپا ہوا ہو جب تم کو وصول ہو
تو اس کو پڑھ کر ضرور بالضرور بنام منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد مالک
نامی پریس شہر کانپور بمقام کانپور روانہ کر دینا - اور اپنی خیر و عافیت سے
اور اس سے کہ صاحب انسپکٹر بہادر پانی پت کب آئیں گے جلد مطلع کرو
ایک دفعہ اگر ممکن ہو تو ایک روز کے لیے فرزند علی کو بھی ساتھ لیتے آنا - زیادہ دعا

راقم الطاف حسین حالی از پانی پت (۱۲ نومبر ۱۸۹۳ء)

۱۹۳- برخوردار- مجھے کچھ کچھ شکایت کھانسی اور زکام کی چلی جاتی ہے پہپوند سے باوجود آٹھ خط بھیجنے کے ابتک جواب نہیں آیا - دو خط مولوی عبدالصمد صاحب اور شیخ کلو کے نام بھیجے ہیں - اُنہوں نے بھی اب تک جواب نہیں بھیجا - حساب کی رو سے کل جواب آجانا چاہیئے تھا - میں چاہتا ہوں کہ دلی میں اُسوقت پہنچوں جب دیوان بالکل چھپ چکے مگر اسمیں ابھی تقریباً سو صفحے چھپنے باقی ہیں - کانفرنس تک اُس کا تیار ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے - اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - جناب نواب صاحب کی خدمت میں بہت بہت تسلیم و نیاز عرض کر دینا - معلوم نہیں کہ خلیفہ صاحب تمہارے ساتھ ہیں یا علیحدہ - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۳ء

۱۹۴ برخوردار- پہپوند سے اب تک کوئی خط نہیں آیا - لاچار آج دن کی پسینجر ٹرین میں سوار ہو کر پہپوند جاتا ہوں وہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ بعد اطمینان کے سیدھا دلی آؤں گا - مولوی عبد العلیٰ صاحب سے کہدینا کہ اہل مطبع کو مطلع کر دیں کہ کوئی کاغذ اب میرے نام پانی پت میں نہ بھیجیں زیادہ دعا نواب صاحب کی خدمت میں تسلیم -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ر دسمبر ۱۸۹۳ء

۱۹۵- برخوردار- میں آج دس بجے دن کے مع الخیر پہپوند پہنچا - برخوردار اخلاق حسین طال عمرہ اور اُن کے متعلقین کو ہر طرح سے مع الخیر اور تندرست پایا - خط نہ بھیجنے کا سبب سوائے سہل انگاری کے اور کچھ نہیں معلوم ہوا - الحمدللہ کہ ہمارے سب خیالات غلط نکلے - میں انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز یہاں ٹھیر کر سیدھا دلی آؤں گا اور شاید آنا تو بھی اگر ہمت نے کوتاہی نہ کی ایک

دن کے واسطے ہو آؤں - کھانسی اور بواسیر کی شدت ہے - اس سبب سے ہمت نہیں پڑتی - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت ۱۲ دسمبر ۱۸۹۳ء

۱۹۶ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ جو اسی وقت پہنچا ہے اُس کو پڑھ کر نہایت تردد ہوا - مجھے اِس قسم کی شکایتیں چالیس برس کی عمر میں پیدا ہوئی تھیں - تم کو دورا زحال ابھی سے زکام - کھانسی اور خدانخواستہ درد سینہ کی شکایت ہونے لگی - میں نے اپنی غفلت اور بے پروائی سے اِن امراض کو بڑھا لیا - کبھی باقاعدہ علاج نہیں کیا - فصدیں متواتر کھلوا کر خون کی مقدار بہت کم کر لی - غذا وغیرہ کا کبھی زیادہ اہتمام نہیں کیا - مگر تم کو مجھ سے عبرت اور نصیحت لینی چاہیئے - تمام دنیا اور دین کی خوبیاں صحتِ جسمانی سے وابستہ ہیں جس کی صحت اچھی نہیں اُس کا عدم اور وجود برابر ہے - اِس وقت تو انشاءاللہ العزیز آرام جلدی ہو جائیگا مگر آئندہ کی فکر کرنی نہایت ضرور ہے - ڈاکٹر انباشی رام صاحب سے مِل کر کسی ٹانک دوا کا نہایت التزام کے ساتھ اور استقلال کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے - خواہ کسی قسم کا کاڈلور آئل ہو یا فیلو سیرپ یا ہیپوفو سفائٹ آف لائم یا اور کوئی سیرپ یا ٹنکچر جیسا اُن کی رائے میں مناسب ہو خاص کر موسمِ سرما میں ضرور استعمال کرنا چاہیئے اور قبض رفع کرنے کا ہمیشہ خیال رکھو - دودھ خالص جس میں ایک بوند پانی کی نہ ہو جسقدر ہضم ہو سکے برابر پیتے رہو کیونکہ یخنی وغیرہ کا انتظام دورہ میں ہونا مشکل ہے اور سرد ہوا سے بہت بچنا چاہیئے - آجکل زیادہ سرد پانی بھی پینا مضر ہوتا ہے ....

.... ممتاز اور محبوب دونوں تمہارے پاس

آنے کو موجود ہیں۔ مگر چونکہ محبوب سے اول وعدہ کر لیا گیا تھا۔ اس لیے وہ زیادہ آمادگی ظاہر کرتا ہے ....

.... سردست یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی کو تمہارے پاس بھیجا جائے .... اگر تم دیکھو کہ یہ اچھی طرح کام کرتا ہے۔ اور ہر طرح کا آرام دیتا ہے تو اسی کو رہنے دینا۔ ورنہ جس وقت تم لکھو گے اُسی وقت اُس کو بُلا لیا جائیگا۔ اور ممتاز کو فوراً بھیجدیا جائیگا ....

.... فرزند علی طالعمرہٗ کو بہت بہت دعا اور سرد ہوا وغیرہ سے اُس کو بھی ہمیشہ ڈراتے رہنا۔ آجکل اکثر نوجوان آدمی بسبب اپنی بے احتیاطیوں کے دفعتہً امراضِ مہلک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از علیگڈھ۔ ۷ رجنوری سنہ ۱۸۹۴ء

اپنی خیر و عافیت سے بہت جلد مطلع کرو۔ غلام الثقلین طال عمرہٗ کی طرف سے تسلیم۔

۱۹۷۔ برخوردار۔ میں دو خط بھیج چکا ہوں تم نے ابتک اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں کیا۔ طبیعت کو نہایت تشویش ہے۔ جلدی اپنی طبیعت کا حال لکھو کہ اب کیا صورت ہے۔ اور اگر محبوب پہنچ گیا ہو تو اس سے بھی مطلع کرو۔ مجھے کھانسی کی شکایت اب بہت کم ہوتی جاتی ہے۔ جب سے کہ میں نے صبح کو پھرنا اور کاڈلور آئل کا استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ وہاں کی سردی کا حال بھی لکھنا کہ کم ہے یا زیادہ اور اگر گھر سے کوئی خط آیا ہو تو وہاں کی خیریت بھی لکھنا۔ زیادہ دعا۔ فرزند علی طالعمرہ کو دعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ۔ ۱۱ر جنوری سنہ ۹۴ء

۱۹۸۔ برخوردار۔ آج عین انتظار میں تمہارا کارڈ پہنچا۔ جس کو پڑھکر تشویش بالکل رفع نہیں ہوئی۔ اگر خدانخواستہ کسک اور کھانسی ابھی بالکل

رفع نہیں ہوئی تو ضرور رخصت لینی چاہیئے - ایسی حالت میں کام کرنا نہایت مضر ہوتا ہے - اور سردی کے اوقات میں مکان میں انگیٹھی روشن رکھنی چاہیئے جس سے مکان گرم رہے - انگیٹھی کے پاس بیٹھ کر تاپنا نہیں چاہیئے محبوب کے ابتک نہ پہنچنے کا سخت افسوس ہے - دو چار روز اور انتظار کرکے لکھو تاکہ ممتاز کو بھیجدیا جائے - ریل کا کرایہ اُس کو اسی لیے دیدیا گیا تھا مگر تعجب ہے کہ ابھی نہیں پہنچا -

الطاف حسین ۱۵ / جنوری سنہ ۹۴ء

۱۹۹ - برخوردار - میں اچھا ہوں - کھانسی نے ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور سب طرح سے اچھا ہوں - تم اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - سید صاحب ایک ڈیپوٹیشن کے ساتھ پنجاب آنیوالے ہیں - غالباً مارچ میں آئیں - کرنال میں بھی اگر کچھ امید ہو تو ٹھیرنے کا ارادہ ہے - تم اس باب میں اپنی رائے لکھو کہ وہاں ٹھیرنا مناسب ہوگا یا نہیں اور یہ لکھو کہ چودھری ممتاز حسین آج کل کہاں ہیں - میں اُن کو بھی خط لکھنا چاہتا ہوں - زیادہ دُعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۲۲ / جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

۲۰۰ - برخوردار - تمہارا خط اور کارڈ پہنچ گئے - میں بفضلہٖ تعالیٰ اچھا ہوں کل پھپوند سے مدت کے بعد کارڈ آیا ہے - حقّن پھر سخت بیمار ہوگیا تھا مگر لکھا ہے کہ اب اچھا ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے - پنجاب کا سفر رمضان کے بعد ٹھیرا ہے - اس لیے ابھی کرنال کو خط نہیں لکھے گئے - تمہارا پانی پت جانا ہو تو اُردو ڈکشنری اور ہندوستان کی تاریخ مؤلفہ منشی ذکاء اللہ صاحب حصہ دوئم جسمیں مسلمانوں کا حال ہے اور موٹی جلد ہے الماری اور میز میں سے تلاش کرکے یہ دونوں کتابیں رجسٹرڈ پیکٹ میں ضرور بھیجدینا - محبوب کا

حال بھی لکھنا کہ اس سے کچھ آرام ملا یا نہیں - اور اپنے مزاج کی کیفیت ہمیشہ لکھا کرو - ڈپٹی امیر حسین صاحب اپنے دونوں لڑکوں کو مدرسہ میں داخل کرنے آئے تھے - ایک ہفتہ رہ کر پرسوں پانی پت گئے ہیں - میاں خضر تحصیلدار سونی پت بھی اپنے دونوں لڑکوں کو بھیجنا چاہتے ہیں - فرزند علی کو دعا - غلام ثقلین اچھے ہیں - قانون کیطرف زیادہ متوجہ ہیں - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۱۳ فروری ۱۸۹۴ء

۲۰۱ - برخوردار - ڈپٹی صاحب کے ساتھ ۸۶ روپے گھر پر بھیجے ہیں جب مع الخیر پانی پت جاؤ تو رسید لکھ بھیجنا - ڈکشنری اور تاریخ ہند کے علاوہ چاروں جلدیں منتہی الارب کی اور ایک جلد ترمزی کی جسکی جلد سرخ چمڑے کی ہے یہ بھی بھیجدینا - ایک چھوٹا سا چیڑ کا صندوق لے کر اور اس کے تختوں میں کیلیں ٹھکوا کر مال گاڑی میں بھیجدینا - پہونڈ سے کل خط خیریت کا آیا ہے - حقی اب بالکل اچھا ہے - فرزند علی کو بہت بہت دعا - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم (۱۶ فروری ۱۸۹۴ء)

۲۰۲ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں بخیریت ہوں - غلام الثقلین پانی پت گئے ہیں - کل پرسوں تک وہاں سے آجائیں گے اور مولوی سید مہدی علی خاں صاحب کے ہمراہ ۱۵ مارچ کو بمبئی جانیکا قصد ہے - شاید اکتوبر تک وہاں قیام رہے - اگر تہذیب الاخلاق چل نکلا اور اُس کی آمدنی اس قدر ہوگئی کہ ۷۱ اڈیٹر کو اور ۵۰ مترجم کو ماہوار دیے جاسکیں تو اُن کو ۵۰ روپیہ ماہواری جب تک کہ کوئی اور صورت نکلے ملیں گے ورنہ مولوی مہدی علیخاں صاحب چونکہ خود اسقدر خرچ کے متکفل

ہمیشہ کے لیے نہیں ہو سکتے۔ پانچ چار مہینے سے زیادہ اُن کو نہ رکھ سکیں گے
میں چاہتا ہوں کہ اب کے سال رمضان کے کل روزے رکھوں۔ لہذا میں
عید سے پہلے پانی پت آنا نہیں چاہتا۔ مگر اب شادی قریب آگئی ہے
اور کسی مرد کا گھر پر ہونا ضرور ہے۔ اس لیے ایک خط آج ہی میں نے تصدق حسین کو
لکھا ہے کہ تم یکم اپریل سے رخصت لے کر پانی پت چلے آؤ۔ اور تم کو بھی
لکھتا ہوں کہ رمضان کی پندرھویں سولھویں سے مہینے ڈیڑھ مہینے کی رخصت
لے کر پانی پت چلے آؤ تاکہ بہن کو فی الجملہ تقویت ہو۔ بائیسویں تیئسویں تک
تصدق حسین بھی انشاءاللہ آجائیں گے کیونکہ بھائی کا امتحان ختم ہونے سے پہلے
وہ نہیں آسکتے۔ تم اس کا جواب جلدی مجھ کو لکھو تاکہ پانی پت کی طرف سے اطمینان ہو
عبد النبی خدا جانے شادی میں شریک ہونا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر
چاہتے ہیں تو دیکھیے اُن کی رخصت منظور ہو یا نہ ہو۔ اس لیے تمہارا اور
برخوردار تصدق حسین اور محب علی کا پہلے سے وہاں پہنچ جانا ضرور ہے
اِس کے جواب سے مجھ کو جلدی مطلع کرو۔ اور اپنی خیر و عافیت بھی لکھو۔
اور محبوب کا حال بھی لکھو کہ کام پسند کے لائق کرتا ہے یا نہیں۔ ممتاز کو
اچھا ہوا کہ تمہارے پاس نہ بھیجا گیا۔ اُسے کھانا پکانا نہیں آتا۔ آجکل یہاں
وہی کھانا پکاتا ہے مگر اس سے خاطر خواہ کام نہیں چل سکتا (میاں عنایت اللہ
تہذیب الاخلاق کو اڈیٹ کرنے کے لیے بلائے گئے ہیں اور ہماری ہی بنگلہ میں
رہتے ہیں اور ساتھ ہی کھانا کھاتے ہیں۔ میں نے ایک مہینے سے کچھ کام
نہیں کیا۔ تہذیب الاخلاق کے لیے کچھ اسٹڈی کرتا ہوں۔ ارادہ ہے کہ
یا انسات مضمون ایک ہی دفعہ لکھ کر پھر اطمینان سے سرسید کی لائف
لکھنی شروع کروں۔ مگر حق یہ ہے کہ اب کچھ کام ہم سے ہو نہیں سکتا......

.... زیادہ دعا۔ برخوردار فرزند علی

طال عمرہ کو دعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ ۷ مارچ ۱۸۹۴ء

۲۰۳۔ برخوردار۔ ڈپوٹیشن کی روانگی بعد عید کے پختہ طور پر قرار پا گئی ہے اور کل سید صاحب نے اہل کرنال کو خطوط بھیج دیے ہیں مگر غالباً ڈپٹی کمشنر صاحب کو بسبب ناواقفیت کے نہیں لکھا۔ تم کم از کم راجہ کرامت اللہ خانصاحب اور ڈپٹی سید الطاف حسین خانصاحب سے ضرور ملنا اور اگر وہاں ٹھیرانے کی ان صاحبوں کی رائے ہو تو کسی بنگلہ وغیرہ کا ضرور انتظام کرنا چاہیے۔ محسن الملک آج بمبئی کو روانہ ہو گئے۔ سید محمود صاحب کا چلنا نہایت مشتبہ ہے۔ میں کرنال سے آگے نہیں جا سکتا۔ مولوی شبلی صاحب بھی شاید نہ جا سکیں۔ البتہ مولوی ذکاء اللہ صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب نے پختہ ارادہ کیا ہے۔ میاں عنایت اللہ بھی سید صاحب کے ساتھ ہوں گے۔ میری طبیعت پہلی رمضان سے اچھی نہیں ہے۔ شاید عید سے پہلے ہی پانی پت آنا پڑے۔ تصدق حسین کو ۱۰ اپریل سے پہلے رخصت نہیں مل سکتی۔ تم اپنی رخصت کا حال لکھو۔ غلام ثقلین بھی آج بمبئی کو روانہ ہو گئے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ ۱۴ مارچ ۱۸۹۴ء

۲۰۴۔ برخوردار۔ میں یکم شوال کو ۵ بجے شام کے دلی میں پہنچا اور ان شاء اللہ کل پانچویں کو ڈھائی بجے دن کے پانی پت پہنچوں گا۔ ساتویں شوال کو ۸ بجے کی گاڑی میں سید صاحب اور اُن کے رفقا پانی پت میں پہنچیں گے۔ اُس وقت سٹیشن پر تمہارا ہونا بھی ضرور ہے۔ اس لیے اگر

ممکن ہو تو ساتویں تک پانی پت آجانا چاہیے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از دہلی ۴ر شوال روز چارشنبہ (۱۱ اپریل ۱۸۹۴ء)

۲۰۵۔ برخوردار۔ میں کل ۱۱ بجے دن کے مع الخیر علیگڈھ میں پہنچا۔ دلی نہیں ٹھیرا۔ دونوں جوڑے جوتیوں کے ناصر احمد خاں صاحب کے ہاں سے منگوائے تھے مگر دونوں بدستور تنگ رہے۔ تم اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ میاں عنایت اللہ بیمار ہوگئے تھے مگر اب اچھے ہیں بمبئی سے مولوی سید مہدی علی خاں صاحب کی سخت علالت کی خبریں آئی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کامل عنایت کرے۔ پیپوند سے ابتک کوئی خط نہیں آیا۔ پانی پت سے پھر خط بھیجکر آیا ہوں۔ دیکھیے اس کا جواب بھی دیتے ہیں یا نہیں۔ فرزند علی طال عمرہ کو دعا۔

راقم۔ الطاف حسین از علیگڈھ۔ ۱۰ ر مئی ۱۸۹۴ء

۲۰۶۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ بہت مدت کے بعد پہنچا اور خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں۔ میاں عنایت اللہ کو بخار پھر آنے لگا تھا مگر آج کی باری ٹل گئی ہے۔ اُن کے منجھلے بھائی رضا اللہ نے ایف۔ اے پاس کرلیا ہے۔ اور وہ اب یہیں آنے والے ہیں۔ تم مع الخیر پانی پت جاؤ تو اپنی اور سب عزیزوں اور بچوں اور بزرگوں کی خیر و عافیت لکھو اور یہ بھی لکھو کہ میاں محب علی سیالکوٹ گئے یا ابھی پانی پت میں ہیں۔ اور عبدالولی اور .... کے حال سے کہ وہ اب کیسے ہیں جلدی مطلع کرو .... کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اُس نے بعنایتِ الٰہی غسلِ صحت کرلیا ہے اُس کی اور ..... کی خیر و عافیت بھی لکھنا۔ یہاں گرمی بہت ہے اور بالنسبت روزِ سی تمام عمر

نہایت تند و تیز ہوا چلتی ہے اور خاک اڑتی ہے۔ رات کو فی الجملہ امن ہو جاتا ہے
میں نے ٹٹی اور پنکھے کا انتظام کر لیا ہے۔ اس سے کسی قدر آرام ملتا ہے
.... کے واسطے میں نے .... کو بہت شد و مد کے ساتھ لکھا تھا
کیونکہ وہ .... میں نوکر رہ چکے ہیں اور وہاں سے بے قصور برخاست ہوئے تھے
مگر انہوں نے لکھا ہے کہ میں یہاں نہایت پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوں
ہندوستانی ریاست ہے اور چناں ہے اور چنیں ہے اور یہ لکھا ہے کہ
ابھی آپ کو توقف کرنا چاہیے۔ شاید آئندہ کسی موقع پر کوئی صورت انکے
واسطے نکل آئے مگر .... کا حال ناگفتہ بہ ہے اور اب زیادہ انتظار کی
تاب نہیں ہے۔ میں اُن کی فکر میں ہوں۔ مگر جب تک اُن کے لیے کوئی مستقل
اور معقول صورت نکلے تم ضلع کے مدارس میں بلا لحاظ قلیل و کثیر کے اُن کو بطور
عوضمدست کے کبھی کبھی بھیجتے رہو۔ اور اگر خاص قصبہ پانی پت یا کرنال کے
مدرسہ میں کوئی صورت نکل آوے تو از ہمہ اولی کیونکہ انکی صحت اطمینان کے
قابل نہیں ہے۔ دیہات میں رہنا اُن کو سخت دشوار ہے۔ بہر حال اُنکا خیال
رکھنا چاہیے اور .... سے جو جواب آیا ہے اس سے اُن کو مطلع کر دینا۔
بمبئی میں مولوی سید مہدی علیخاں صاحب بہت دن سے سخت بیمار چلے آتے ہیں
برخوردار غلام ثقلین کے خطوط برابر سید صاحب کے نام آتے ہیں۔ آجتک کوئی
اطمینان کی صورت نہیں ہے اُس طرف سے نہایت تفکر ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کو
شفائے کُلی عطا فرماوے۔ تم پانی پت میں یہ سب حال برخوردار .... سے
کہہ دینا۔ جوتا تنگی کے سبب میں نے نہیں پہنا۔ ظاہرا آرام نہیں دے گا۔
شاید برسات میں درست ہو جائے۔ بہر حال ایک جوتا ایسا ہی ولایتی چمڑے کا
بنوا دو تو بہتر ہے۔ میرے پاؤں کا پیمانہ کاریگر کو غالباً معلوم ہوگا۔ باقی خیریت ہے

پھپوند سے اول اول ایک دو خط نہایت تقاضوں کے بعد آئے تھے - اب پھر ۲۲-۲۳ روز سے خط آنے بند ہیں - زیادہ دعا - سب چھوٹے بڑوں کو دعا وسلام - آجکل موسم نہایت سخت ہے - نہایت احتیاط سے رہنا چاہیئے -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۲۹ر مئی ۱۸۹۴ء

۲۰۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا ایک کارڈ کرنال سے اور دوسرا سہارنپور سے پہنچا - برخوردار عبدالعلی کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ ایک روز کے واسطے سہارنپور ہو آئے - اپنی خیر وعافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - اور کرنال میں بارش کے ہونے یا نہ ہونے سے اطلاع دو - یہاں بھی دو تین روز سے پروا ہوا چلنے لگی ہے اور ہوا میں برسات کی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہے - مگر ابھی بارش نہیں ہوئی لیکن دلّی میں خوب بارش ہوئی - میں اچھا ہوں جوتا درست ہوگیا ہے اور اس سے پاؤں کو بہت آرام ملا - دوسرے جوتے کی ابھی کچھ جلدی نہیں ہے - تم نے پانی پت کا اور گھر کا کچھ حال اپنے خط میں نہیں لکھا - مولوی مہدی علی خانصاحب کی طرف سے اول اول بہت تشویش رہی مگر اب دو تین خط بہت اطمینان کے آئے ہیں اور بہ نسبت یاس کے امید بہت زیادہ ہوگئی ہے - غلام ثقلین بخیریت ہیں .... کے باب میں بھی تم نے کچھ جواب نہیں دیا .... صاحب کے آنے کی خبر ہے اگر وہ آئے تو ایک بار زبانی بھی .... کے باب میں اُن سے کہوں گا - فرزند علی اور محب علی سہارنپور سے واپس آجائیں تو مجھے مطلع کرنا - زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین از علیگڈھ - ۱۳ر جون ۱۸۹۴ء

میاں عنایت اللہ اکثر علیل رہتے ہیں - تم کو علیحدہ خط لکھیں گے -

۲۰۴ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط کل کا لکھا ہوا آج یہاں پہنچا .... طالعہ ۱ کی طرف سے طرح طرح کے خیالات دل میں گذرتے ہیں - میں اُس کی صحت کی طرف سے ہمیشہ خائف رہتا تھا وہ پہلے ہی سے نہایت کمزور تھی اُس پر یہ سخت مرض لاحق ہوا ہے اور غذا بالکل بند ہے - اگر خداتعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے اسکو صحت بخشدے تو یہ اُس کے لیے حیاتِ دوبارہ ہوگی ۱ میں ایک مہینے سے سید صاحب کی لائف لکھنے میں نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف تھا - مگر اب تین چار دن سے جب سے کہ یہ اطلاع پہنچی ہے مطلق کام نہیں ہوتا - ایسی حالت میں یہاں رہنا اور نہ رہنا برابر ہے - آج جو پانی پت سے کارڈ آیا ہے اُس میں بھی مرض کی حالت بدستور لکھی ہے - کل اور انتظار کرتا ہوں اگر کل کے خط سے بھی اطمینان نہ ہوا تو کل رات کی ڈاک گاڑی میں روانہ ہونیکا ارادہ ہے -

فرزند علی کو جلدی بُلا لینا چاہیئے اگر اس سال محنت میں کمی ہوئی تو کامیابی معلوم - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۲۰ر جون ۱۸۹۴ء

۲۰۵ - برخوردار - میں آج علی الصباح مع الخیر پانی پت میں پہنچا - برخورداری طالعہ ۱ کو خدا نے اس آفت سے تو نجات دیدی ہے مگر حالت اُس کی ایسی ہوگئی ہے کہ جب تک دو تین مہینے اُس کے کھانے پینے اور دوا دارو کی اچھی طرح خبر گیری نہ کی جائے گی اُس کا بچنا مشکل ہے - مگر ہمارے گھر میں افسوس ہے کہ اس کی بالکل اُمید نہیں ہے - اگر ممکن ہو تو اتوار کی تعطیل میں مل جاؤ - فرزند علی طال عمرہ کو دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۲۲ر جون ۱۸۹۴ء روز جمعہ

۲۱۰ - برخوردار - تمہارا کارڈ کل پہنچا - میں ۲۲ر جولائی کو یہاں پہنچا۔ اب تک بعنایتِ الٰہی تندرست ہوں - پہپوند سے کوئی خط نہیں آیا - آج وہاں خط بھیجا ہوں اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو .... کی طرف سے غافل نہ رہنا چاہیے اگر اناروں کے استعمال سے کھانسی میں زیادتی نہ ہو تو کثرت سے انار کھلانے چاہییں اِن سے معدہ کو قوت حاصل ہوگی اور دست بالکل بند ہو جائیں گے - فرزند علی کو دعا کے بعد معلوم ہو کہ اِس سال تم کو سخت محنت کرنی چاہیئے - یاروں اور دوستوں سے ملنا بالکل چھوڑ دو - انٹرنس پاس کرنے کے بعد تم کو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بلا لیا جائیگا

راقم الطاف حسین از علیگڈھ ۲۴ر جولائی ۱۸۹۴ء

۲۱۱ - برخوردار - میں بخیریت ہوں - پرسوں پہپوند سے خط آیا تھا لکھا تھا کہ دو دن سے یہاں بالکل امن ہے مگر اناؤ سے خط کا جواب نہیں آتا - فرزند علی طالعرہ کو دعا کہدینا - اور یہ لکھو کہ وہ کب تک اپنی والدہ کو لیکر سہارنپور جائیں گے - تم اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - اور .... کا حال بھی لکھنا کہ اُسکو کیسا دیکھا میاں عنایت اللہ اچھی طرح ہیں (اِس وقت سید صاحب کے ہاں گئے ہوئے ہیں مولوی وحید الدین سلام کہتے ہیں - ابھی تک اُن کے لیے کوئی صورت نہیں نکلی زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین از علیگڈھ مدرسۃ العلوم - ۹ر اگست ۱۸۹۴ء

۲۱۲ - برخوردار - میں بعنایتِ الٰہی بخیریت ہوں - اخلاق حسین مع مولوی عبدالصمد صاحب اور اُن کے ہمراہیوں کے جو غیر مقلدوں اور حنفیوں کے جھگڑے میں بلائے گئے تھے - چھ مہینے کے بعد پرسوں واپس پہپوند کو گئے ہیں - اکتوبر کی پانچویں کو انشاء اللہ مع قبائل کے پانی پت جائیں گے - اُناؤ سے آٹھ روز ہوئے خط آیا تھا - اب بفضلہ تعالیٰ اُس نواح میں امن ہے - کل سنبھل سے بھی خط

آیا ہے۔ میاں عنایت اللہ سلام کے بعد کہتے ہیں کہ بالنسات روز کے لیے یہاں آجاؤ۔ آجکل یہاں تعطیل ہے اور چاروں طرف سناٹا ہے۔ میرے نزدیک بھی اگر ممکن ہو تو چلے آؤ یا ایسے وقت آؤ جب اخلاق حسین کی تعطیل میں دو چار دن باقی رہجائیں اور اُن کے ساتھ علیگڈھ سے پانی پت تک جاسکو۔ اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ مولوی وحیدالدین سلام مسنون کہتے ہیں۔ زیادہ دعا برخوردار فرزند علی کو دُعا۔

راقم الطاف حسین از علیگڈھ مدرستہ العلوم۔ ۲۳ر اگست ۱۸۹۴ء

۲۱۳۔ برخوردار۔ مولینا شبلی کو آج پھر دوبارہ تاکید لکھ بھیجی ہے کہ سفرنامہ تمہارے نام روانہ کردیں۔ بارش کی یہاں اور بھپوند وغیرہ میں بھی بہت کثرت رہی اور یہاں کل کئی روز کے بعد پھر نہایت زور شور سے بارش ہوئی تم اپنی خیر وعافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ سنا ہے کہ فرزند علی طال عمرہ بیمار ہو کر پانی پت چلا گیا ہے اُس کا حال دریافت کیا تھا ابتک وہاں سے جواب نہیں آیا۔ حامد علی حصار کو روانہ ہوگئے۔ اب وہاں سے خطوط بہت کم آویں گے۔ اُن کا حال جو کچھ تم کو معلوم ہو اُس سے ضرور مطلع کرنا۔ میاں عنایت اللہ ایک ہفتہ کے لیے کل دلی جائیں گے۔ مولوی وحیدالدین بخیریت ہیں .... زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از علیگڈھ۔ ۱۲ر ستمبر ۱۸۹۴ء

۲۱۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ پہنچا۔ سب عزیزوں کی خیر وعافیت معلوم ہونے سے اطمینان ہوا۔ میاں عنایت اللہ ایک ہفتہ کے لیے دلی گئے تھے غالباً آج یا کل یہاں آجائیں گے اخلاق حسین انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے شروع میں مع متعلقین کے پانی پت روانہ ہوں گے۔ تمہارا ارادہ اس موقع پر دو چار روز کے لیے یہاں آنے کا تھا۔ اب

لکھو کہ کیا قصد ہے۔ بہتر ہے اگر اکتوبر کی پہلی دوسری تک یہاں دو چار روز کیلئے چلے آؤ اور مل جاؤ۔

میں نے سید صاحب کے بڑے بڑے کام اور کسی قدر اُن کی زندگی کا حال عربی میں لکھنا شروع کیا تھا اور شاید تم کو بھی دکھایا تھا۔ وہ کاپی جس میں مسودہ لکھا جاتا تھا یہاں نہیں پاتی۔ میں پہلی دفعہ تو اسکو یہاں ضرور لایا تھا اور مدت تک یہاں میرے پاس رہی مگر اب نہیں ملتی۔ شاید پانی پت کے پھیروں میں کسی وقت میں اسکو اپنے ساتھ لے گیا اور آتے وقت وہیں بھول آیا۔ معلوم نہیں کہ تم اس وقت کرنال میں ہو یا پانی پت یا دورہ میں۔ اس لیے یہ خط کرنال کے پتے سے بھیجتا ہوں۔ اگر یہ خط تم کو پانی پت میں ملے تو میز کی درازوں میں اس کاپی کو تلاش کرنا۔ اور اگر قفل لگا ہو تو لوہار سے قفل کھلوا لینا۔ اور اگر وہاں نہ ملے تو جو بڑی الماری کمرہ کے در کے پاس ہے اسکو کھول کر تلاش کرنا۔ اُس الماری میں چند مُٹھے بے جلد کتابوں کے بندھے ہوئے رکھے ہیں۔ ہر ایک مُٹھے کو کھولکر اُس کاپی کو دیکھنا۔ اور ایک کتاب مظہر جمیل حدیث میں بے جلد کی ہے اُس کا ٹائٹل پیج پھٹا ہوا ہے یا ضائع ہو گیا ہے۔ ہر ایک حدیث کے نیچے اُردو ترجمہ ہے مگر بہت میلی اور شاید حنائی کاغذ پر ہے۔ اگر وہ مل جائے تو اُسکو بھی نکال لینا۔ کاپی مذکورہٗ بالا کی یہ صورت ہے کہ کاغذ فرنچ ہے اور ایک پٹھا ٹوٹا ہوا ہے۔ اُس میں شاید اور بھی میرا ایک آدھ مسودہ ہوگا۔ غرضکہ ان دونوں چیزوں کو جہاں تک ہو سکے کوشش سے تلاش کر کے میرے پاس بھیجدو۔ اور اگر دونوں چیزیں نہ ملیں تو جو کچھ مل جائے اُسی کو بھیجدینا یا اگر خود آنیکا ارادہ ہو تو اپنے ساتھ لیتے آنا۔ اگر یہ خط کرنال میں یا دورہ میں پہنچے تو کبھی کسی اتوار کو پانی پت جا کر تلاش کرنا۔

میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں ۔ مولوی وحید الدین کے لیے ابھی کوئی صورت نہیں نکلی مگر سید صاحب اور سید محمود صاحب اُن کے حال پر بہت مہربان ہیں۔ ہمیشہ ایک بجے سے شام تک سید محمود صاحب کے پاس رہتے ہیں ....

.... وحید الدین فی الحقیقت بہت لائق آدمی ہیں اور امید ہے کہ اگر اُن کا یہاں رہنا ہوگیا تو اُن کے جوہر ظاہر ہوں گے ۔ تمکو بہت بہت سلام کہتے ہیں ۔ بالفعل وہ ایک لکچر اس مضمون کا تیار کر رہے ہیں کہ سائنس کی بے شمار شاخیں اور فروع جو اس زمانہ میں نکلی ہیں اُن سب کی تحصیل اور تحقیقات کرنیکی ترغیب قرآن مجید میں کی گئی ہے ۔ اور کوئی کتاب دنیا میں قرآن سے زیادہ سائنس کی حامی اور مددگار نہیں ہے ۔ اس کے متعلق جس قدر خیالات اُنھوں نے مجھ پر ظاہر کیے ہیں وہ نہایت معقول ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اُن کا لکچر بہت مقبول ہوگا ۔ ارادہ یہ ہے کہ کالج کھلتے ہی یہ لکچر تمام طلبہ اور پروفیسروں کی موجودگی میں دیا جائے ۔ ایک اور لکچر اردو زبان کے متعلق دینا چاہتے ہیں وہ اس لکچر کے بعد دیں گے ۔ میں پانی پت میں مولوی وحید الدین کی لیاقت سے اس قدر واقف نہ تھا جو یہاں آکر انھوں نے ظاہر کی ہے ۔ زیادہ دعا ۔ سب چھوٹے بڑوں کو دعا ۔

راقم الطاف حسین از علیگڈھ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء

۲۱۵ - برخوردار ۔ تمہاری خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا اس خط کے پہنچتے ہی اپنے ماموں صاحب کا حال لکھو کہ وہ کہاں ہیں ۔ اُن کا خط بہت دن سے نہیں آیا ۔ تمہارے واسطے مولوی عبد العلی لکھنؤ کا ابرہ رضائی کا لے کر انشاء اللہ عنقریب پانی پت میں پہنچیں گے ۔ اُن کو کئی دن ہوئے لکھ بھیجا ہے برخوردار غلام السبطین و غلام الحسنین شاہ محمد کو دعا ۔ بمبئی سے بہت دن ہوئے کوئی خط نہیں آیا مگر وہاں خیر و عافیت ہے ۔ زیادہ دعا ۔

الطاف حسین از علیگڈھ ۔ ۴ اکتوبر ۱۸۹۴ء

۲۱۶- برخوردار- میں بخیریت ہوں- دس بارہ روز سے دماغ پر کچھ ایسا صدمہ ہے کہ کام کچھ نہیں ہوسکتا- چند روز سے تدبیر شروع کی ہے انشاءاللہ جلد آرام ہوجائے گا- دونوں کتابیں پہنچ گئیں- مسودہ کے نہ ملنے کا نہایت افسوس ہے مگر ابھی مجھے بالکل مایوسی نہیں ہے شاید جب پانی پت آنا ہو تو مل جائے- اخلاق حسین تعطیل میں نہیں آسکے- حقّن کے بہن بھائی ہونیوالا ہے اسلیے انہوں نے ارادہ فسخ کردیا ہے- آفتاب احمد خاں یہاں آئے ہوئے ہیں علیگڈھ ہی میں پریکٹس کرنے کا ارادہ ہے- میاں عنایت اللہ کے کمرہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں- مولوی وحیدالدین کو سید صاحب نے پرائیویٹ طور پر اپنی پیشدستی میں لے لیا ہے اور تفسیر لکھنی پھر شروع کردی ہے- اُن سے بہت خوش ہیں .... ابھی تک وہ میرے ہی پاس ٹھہرے ہوئے ہیں- فرزندعلی کو بہت بہت دعا-

خاکسار الطاف حسین از علیگڈھ- ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۴ء

۲۱۷- تمہارا کارڈ آیا اور پانی پت سے بھی خط آئے ہیں- تمہاری اور والدۂ .... کی اور نیز فرزندعلی کی علالت کا حال معلوم ہونے سے تشویش ہے اور میں بھی بہت دن سے تندرست نہیں ہوں- نیند بہت کم آتی ہے- دماغ کچھ کام نہیں دیتا- دماغ میں نہایت خشکی اور ضعف پیدا ہوگیا ہے- لہذا ارادہ ہے کہ سٹریچی ہال کے افتتاح کے بعد ۱۳ یا ۱۴ نومبر تک پانی پت پہنچ جاؤں- کل جو خط تمہاری والدہ کا آیا ہے اُسمیں والدۂ .... کی علالت کا حال دیکھ کر نہایت افسوس ہوا کہ ابتک باقاعدہ علاج نہیں ہوا- اور جونکیں لگوا کر خود نہایت کمزور اور ضعیف آپ کو کرلیا ہے- کل تاکیداً لکھ بھیجا ہے کہ ڈاکٹر اکبر خاں یا خواجہ شریف حسن کا علاج فوراً شروع کردیں اور عنقریب میں بھی آتا ہوں- ابکی بار

بشرطِ خیریت پانی پت یا کرنال میں پانچ چار مہینے تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ اپنی خیریت جلد ہی لکھو۔ زیادہ دعا۔

از علیگڈھ۔ ۴ر نومبر ۹۴ء

۲۱۸۔ اِسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ تمہاری خیر و عافیت دریافت ہونیسے اطمینان ہوا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ کل ہفتہ کے روز یعنی ۱۷ر نومبر کو ۱۲ بجے دن کے دلی کو روانہ ہوں گا۔ اور دو تین روز دلی میں ٹھہر کر حد ۲۲ر تک پانی پت پہنچوں گا باقی خیریت ہے۔ عنایت اللہ دلی میں یہاں سے کسی قدر علیل ہو کر گئے تھے ابتک نہیں آئے۔ مولوی وحیدالدین سلام کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

۱۶ر نومبر ۱۸۹۴ء از علی گڈھ

۲۱۹ برخوردار۔ تم نے ابتک اپنی خیر و عافیت نہیں لکھی۔ اِس کارڈ کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرو۔ اور نوٹوں کی رسید کے باب میں محمد حسن خانصاحب سے مشورہ کرکے بینک کے نام ایک چٹھی لکھ کر دستخط کے واسطے میرے پاس بھیجدو۔ فرزند علی کو بخار آئے جاتا ہے۔ حکیم حیدر حسن صاحب کا علاج شروع کیا تھا وہ کل دلی چلے گئے۔ یہاں نہ کوئی ڈاکٹر اطمینان کے قابل ہے نہ کوئی طبیب۔ سخت مشکل ہے۔ رات سے مجھے بھی نزلہ اور کھانسی کی سخت تکلیف ہے۔ تم ہر روز قدرے قلیل کونین ایک وقت اور ایک ایک ٹی سپون کاڈلور آئل کا دونوں وقت استعمال کرتے رہو۔ سادات منزل کے اشتہار کی بیس کاپیاں آگئی ہیں۔ دس تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ انمیں سے ایک دو کاپی ڈپٹی الٰہی بخش صاحب کو دے دینا! باقی جہاں جہاں مناسب ہو تم بھیج دینا۔ یہاں اور سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا۔ ایک کاپی اناؤ بھیجدی گئی ہے۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۷ر دسمبر ۱۸۹۴ء

۲۲۰۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہی کہ مجھے پہلے کی نسبت آرام ہے۔ مگر اب کھانسی اور نزلہ آخر موسم سرما تک ضرور ستائیگا۔ فرزند علی کی طبیعت بالکل صاف نہیں ہے مگر کوئی تردد کی بات نہیں ہے۔ جب تک اسمیں اصلی طاقت نہیں آئیگی یہی چرک دھانس چلی جائیگی ابتک یونانی علاج ہوتا رہا ہے۔ اس سے اور بھی زیادہ کمزور ہوگیا ہے۔ اگر اسکی ماں کی مرضی ہوئی تو ایک آدھ روز بعد ڈاکٹری علاج شروع کیا جائیگا۔

محمد حسن خانصاحب نے ابھی تک مجھے نوٹوں کے باب میں کچھ نہیں لکھا آج اُن کو براہِ راست خط بھیجنے کا ارادہ ہے۔ اگر تم سے ملاقات ہو تو تم بھی ذکر کرنا۔ اور جیسی صلاح ٹھیرے مجھے اُس سے اطلاع دینا۔ سرٹیفکیٹ وغیرہ کی فورمیں تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ سرٹیفکیٹ پر اپنے دستخط اور عہدہ کا نام اور تاریخ لکھدینا اور چٹھی میں معمولی عبارت بھر دینا۔ مہینے کی جگہ دے ۱۳۰۴ء فصلی لکھدینا اور تاریخ تحریر انگریزی مہینے کے موافق لکھنا اور میرے دستخط انگریزی میں بھی لکھدینا۔ فارسی میں میں نے لکھدیے ہیں اور رسید کا کاغذ میں نے لکھدیا ہی اس کو اسیطرح رہنے دینا اور تینوں پرچوں کو نتھی کر کے بنام ایجنٹ بنیک بنگال حیدرآباد دکن روانہ کر دینا۔

معلوم نہیں کہ کاڈلور آئل کا استعمال تم نے شروع کیا یا نہیں؟ اس سے بہتر اور کونسا موسم اس کے استعمال کا ہوگا۔ میرے نزدیک اگر اس کا استعمال شروع نہیں کیا تو اب فوراً شروع کرنا چاہیئے۔ اگر بوتلیں ساتھ نہ ہوں تو رام سنگھ کے ہاں سے منگوالینا۔ ایک روپیہ نو آنہ کو ایک بوتل بالفعل ملتی ہے۔ میں ٹھیک نہیں بتا سکتا کہ کانفرنس میں ابکی دفعہ شریک ہوسکوں گا یا نہیں۔ مگر ارادہ یہ ہے کہ ۲۴ - ۲۵ تک وہاں پہنچ جاؤں اور دلی میں جاتے ہوئے ٹھیرنا

مشکل ہے۔ انشاءاللہ آتے ہوئے ٹھیروں گا۔

اخبار کے پرچے جس قدر تمہارے پاس جمع ہو گئے ہوں۔ اُن میں سے صرف وہ پرچے جنمیں لفٹنٹ گورنر پنجاب کا سنٹ مع ترجمہ کے چھپا ہے۔ احتیاط سے رکھنا یا میرے پاس بھیجدینا۔ نواب صاحب اور میرن صاحب کو میری طرف سے بہت بہت سلام و نیاز کہدینا۔ زیادہ دعا۔ باقی سب عزیز اور بچے بخیریت ہیں اور چھوٹے بڑے تم کو دعا اور سلام کہتے ہیں۔

چٹھی میں چاہو تو یہ بھی لکھ دینا کہ میں علیل تھا۔ اس سبب سے ان کاغذات کے بھیجنے میں دیر ہو گئی

اپنی خیر و عافیت سے اور ان کاغذات کی رسید سے جلدی مطلع کرنا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ضلع کرنال۔ ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۴ء

۲۲۱۔ برخوردار۔ اپنی خیر و عافیت جلدی لکھو۔ فرزند علی بخیریت ہے۔ مجھے کھانسی اور زکام کی شکایت چلی جاتی ہے۔ کانفرنس میں شریک ہونے کی بہت کم امید ہے۔ محمد حسن خانصاحب نے اب تک مجھے کچھ نہیں لکھا۔ میں نے بھی ابتک اُن کو خط نہیں بھیجا۔ حقّن کی بہن کہتی ہے کہ میری جوتیاں جلدی بھیجدو۔ شاید ۲۶ر دسمبر کو آنے حکیم حیدر حسن کے ہاں شادی میں جانا ہو اس کے پاس جوتی بالکل نہیں ہے۔ میرے نزدیک اُس کا جوتا جلد خرید کر مولوی عبدالعلی کے پاس بھیجدو۔ وہاں سے انور حسن اور لطیف حسن وغیرہ شادی میں آنیوالے ہیں وہ جوتا لے آویں گے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۲ر دسمبر ۱۸۹۴ء

۲۲۲۔ برخوردار۔ تمہارا کارڈ پہنچا۔ میرا خیر کارڈ بھی پہنچ گیا ہوگا۔ ہمشیرہ حقّن کی جوتیاں بہت جلد باقر حسن وغیرہ کے ہاتھ جو بتقریبِ شادی آنیوالے ہیں

بھیجدو کہ زیادہ سے زیادہ پرسوں تک یہاں پہنچ جائیں اور دو روپے کا لاوڈ کا گوڑ ہمراہ لواتے لانا۔ پہلے ایک کا لکھا تھا اب دو کی فرمائش ہے۔ میں نے کانفرنس میں جانے کا ارادہ فسخ کردیا ہے۔ کھانسی اور زکام کی شکایت بدستور ہے اور بارش کے سبب موسم بہت سرد ہوگیا ہے۔ آدمی کو اگی دفعہ موقوف کرآیا تھا وہاں بغیر آدمی کے بہت تکلیف ہوگی اور ۶ر جنوری سے پہلے آنا نہ ہوسکیگا مکان کی بھی تکلیف رہے گی۔ کیونکہ میرے کمروں میں مہمان ٹھیریں گے۔ چندہ کانفرنس کا اپنا اور تمہارا بھیجدیا گیا ہے۔ اگر تم سے ہوسکے تو ایک دو روز کے لیے ہو آنا محمد حسن خاں صاحب نے ابتک مجھے کچھ نہیں لکھا۔ اب تعطیل کے بعد ان کو لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۵ر دسمبر ۱۸۹۴ء

۲۲۳۔ برخوردار۔ کل برخوردار اخلاق حسین کا خط پھپوند سے آیا ہے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تمہارے دوسرا بھتیجا پیدا ہوا ہے۔ بھائی نے تمکو بھی مبارکباد لکھی ہے۔ بچہ کی ماں کو دس بارہ روز تک سخت تکلیفیں رہیں۔ اور اب بھی بالکل آرام نہیں ہوا۔ اسکی طرف سے کسی قدر تشویش ہے۔ خدا تعالیٰ والدہ اور مولود دونوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ فرزند علی بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں معمار کو آج بلایا تھا۔ پرسوں یا اترسوں سے کام شروع کریگا۔ کمرہ پرایکدن میں کوٹھی ہو جائیگی۔ اپنی خیریت سے اور آنیکی تاریخ سے جلدی مطلع کرو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۵ر جنوری ۹۵ء

جو آدمی فرزند علی کے واسطے تم نے رکھ چھوڑا تھا ظاہرا اب اُس کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر اُس کی ضرورت نہ ہو تو اسکو ولایت علی کے ہاں بھیجدو کیونکہ اُنکو آدمی کے نہ ہونیسے سخت تکلیف ہے۔ فقط۔ اسکا جواب جلدی دینا۔

۲۲۴ - برخوردار - تمہاری بھتیجی اکثر قبض کی شکایت کرتی ہے - دو دن سے قبض ہی کے سبب درد بھی فم معدہ میں رہا - اس لیے جب تم مع الخیر آؤ اُس کے لیے شفاخانہ سے ایسی گولیاں جن سے قبض رفع ہوجایا کرے دس بیس اپنے ساتھ لیتے آنا - فرزند علی کو یہاں آکر پھر بخار آنے لگا - اب اس وقت تو اچھا ہے شام کو دیکھیے کیا صورت رہتی ہے - میں نے سنا ہے تمہیں بھی وہاں پہنچتے ہی زکام ہوگیا ہے - زکام کی حالت میں کاڈلور آئل کا استعمال نہ کرنا اور دوا انگریزی یا ہندوستانی ضرور استعمال کرنا - کھانے میں تقلیل اور کھانا بہت سادہ اور ہلکا کھانا چاہیئے - معمار آج صبح آیا تھا - بارش ہورہی تھی - اس لیے اُس کو نہیں لگایا - دو دن بعد آنے کو کہہ گیا ہے - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۷ رجنوری ۱۸۹۵ء

۲۲۵ - برخوردار - تمہارے آنیکا ہر روز انتظار رہتا ہے - بھائی فیاض حسین کے کمرہ کی چھت بارش میں بہت ٹپکی - کل سے اُس پر مدد جاری ہوگی - اول چھت پختہ کرانے کا ارادہ ہے - اسکے بعد کوٹھی ہوگی - اُناؤ سے تمہارے لیے انگریزی زین کا پارسل گڈز ٹرین میں ۸ رجنوری کو روانہ ہوا ہے - ابتک یہاں نہیں پہنچا - فرزند روز ریل پر جاتا ہے - عبدالعلی پرسوں آئے ہیں - یہاں آکر کسی قدر علیل ہوگئے ہیں - ۱۵ دن کی رخصت منگائی ہے - عبدالولی کیواسطے تیسری اور چوتھی اردو کی اور ایک چھوٹا نقشہ ہندوستان کا اپنے ساتھ لیتے آنا سردی سخت پڑنے لگی ہے - تم بہت احتیاط سے رہنا اور اگر مناسب سمجھو تو بالفعل دس روز کی اتفاقیہ رخصت لیکر چلے آؤ - ماموں کے آنے پر رعایتی رخصت لے لینا یا جیسی رائے ہو - فرزند علی علیگڈھ جانے کے لیے رسیاں توڑا رہا ہے - میں ابھی وہاں جانا مصلحت نہیں سمجھتا - اگر اسکو ابھی بھیجنا

قرار پاویگا تو ایک دو روز کے لیے تم کو وہاں جانا پڑے گا۔ عنایت اللہ پھر بیمار ہو کر دلی چلے آئے ہیں۔ وزیر صاحب ریاست پٹیالہ کے انتقال کی خبر آئی ہے اگر علی گڈھ گزٹ میں یہ خبر چھپے تو وہ پرچہ میرے پاس بھیج دینا۔ زیادہ دعا۔
اللہ معکم اینما کنتم۔ صندل کو ابھی علیحدہ کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۳ جنوری ۱۸۹۵ء

۲۲۶۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ تمہارا اور قاضی محمد زاہد کا خط کل میرے پاس پہنچا۔ مجملاً پرسوں رات کو بھائی سید عبد القادر نے بیان کیا تھا اُس کی تفصیل ان خطوں سے معلوم ہوئی جس سے غیر متوقع خوشی حاصل ہوئی۔ میں نے تمہارا خط تھوڑا سا ٹکڑا کاٹ کر باقی سب سید صاحب کی خدمت میں کل بجنسہٖ روانہ کر دیا ہے۔ جو کچھ جواب وہاں سے آویگا اس سے تم کو مطلع کرونگا۔ مگر میری رائے یہ ہے کہ جلسہ کرنال ہی میں ہونا چاہیے۔ یہاں جلسہ کرنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ اول تو یہاں سے چندہ کی کچھ امید نہیں ہے۔ دوسرے کرنال کے جلسہ میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہ آسانی آسکینگے اور یہاں آنے کی ان کو تکلیف دینی نامناسب ہوگی بلکہ ممکن ہے کہ انکار کردیں اور تاوقتیکہ وہ جلسہ کے صدر انجمن نہ ہوں جلسہ محض بیکار ہے۔ میں نے سید صاحب کو بھی یہی لکھ دیا ہے کہ "کرنال میں جلسہ ہونا نہایت ضرور ہے۔ اُس کے بعد اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو ایک روز ہماری خوشی اور عزت افزائی کے لیے پانی پت میں بھی ٹھیر جائیگا"۔ مگر یہاں جلسہ ولسہ کچھ نہیں ہو سکیگا۔ میں کل منصف صاحب سے ملا تھا۔ اُن کی بھی یہی رائے ہے کہ کرنال میں جلسہ ہونا چاہیے۔ لیکن وہ بہت خوشی سے یہاں بھی اہتمام کرنے کے لیے موجود ہیں۔ تحصیلدار صاحب دورہ پر ہیں۔

ساتویں فروری کو آنے کی خبر ہے۔ میرے نزدیک تم ابھی سید صاحب
کے خط کا انتظار کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل اُن کا خط آجائیگا۔ میں فوراً تمہارے
پاس بھیجدوں گا۔ غالباً وہ کرنال ہی کے جلسہ کو پسند کرینگے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کے فحوائے کلام سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو بھی کرنال ہی میں
جلسہ ہونیکا خیال ہے۔ پانی پت میں جو سید صاحب کا ٹھیرنے کا ارادہ تھا
وہ صرف ہمارے خوش کرنے کے لیے تھا کچھ چندہ کے خیال سے نہیں تھا
لیکن اب ایسا موقع آپڑا ہے کہ چندہ کی تحریک کرنی ضرور ہے۔ اور وہ
کرنال ہی میں حسبِ دلخواہ ہوسکتی ہے ....
بہرحال اس باب میں چودھری ممتاز حسین اور قاضی محمد زاہد سے مشورہ کرکے
اگر اُن کی بھی یہی رائے قرار پائے تو کرنال ہی میں جلسہ کرنے کی فکر کرنی چاہیئے
اگر مناسب سمجھو تو سید صاحب کا خط آجانے کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے
بھی کرنال میں جلسہ کرنے کی اجازت لیلو۔ باقی اور کسی سے اِس باب میں مشورہ
نہ کرنا چاہیئے .... زیادہ دعا۔ چودھری ممتاز حسین
اور قاضی محمد زاہد کو بہت بہت دعا اور نیز مصطفےٰ علی صاحب کو بھی دعا و سلام
کہہ دینا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۴ر فروری ۱۸۹۵ء

۲۳۔ برخوردار۔ تم فوراً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا پورا نام لکھ کر
سید صاحب کی خدمت میں بھیجدو۔ اور جج صاحب کا نام بھی جس طرح کہ
کاغذاتِ سرکاری میں لکھا جاتا ہے لکھ بھیجو۔ میں نے ننھے خانصاحب کو
۱۹ر یا ۲۰ر شعبان کو یہاں آنے کے لیے لکھا ہے۔ اگر وہ آئے تو اُنکو رخصت
کرکے ورنہ اُن کا جواب آنے کے بعد میں انشاء اللہ کرنال پہنچوں گا اور

ایڈریس کا مسودہ اپنے ساتھ لاؤنگا۔ کیس آج بالکل تیار ہو جائیگا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۷؍ فروری ۱۸۹۵ء

۲۲۸۔ برخوردار۔ غلام ثقلین آج ایک بجے دن کے لاہور سے یہاں آئے ہیں اور سید صاحب اور دیگر صاحبان آج صبح کی گاڑی میں علیگڈھ چلے گئے سید صاحب لاہور پہنچکر علیل ہو گئے تھے۔ جلسہ میں بھی شریک نہیں ہوئے۔ تم کل صبح کو ریل پر جاؤگے مگر سید صاحب وغیرہ کو نہ پاؤگے۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ فرزند علی کو سید صاحب کے ساتھ ریل میں روانہ کردوں۔ مگر اب غلام ثقلین کے ساتھ پرسوں صبح کی گاڑی میں انشاءاللہ روانہ کر دونگا۔ میں یہ کارڈ ریل پر اس لیے ڈلواتا ہوں کہ کل ہی تمہارے پاس پہنچ جائے۔ اور کل بارہ بجے پیرجی کے ہاتھ جسقدر روپیہ کہ تمہارے پاس جمع ہے یہاں بھیجدو تاکہ یہ روپیہ فرزند علی اور غلام ثقلین اپنے ساتھ لیتے جائیں۔ فرزند علی روپیہ پہنچانے کی تقریب سے سید صاحب سے بھی جا ملیگا اور منی آرڈر کی فیس کی بھی بچت ہو جائے گی۔ آئندہ جیسی تمہاری رائے ہو ویسا کرو۔ اگر روپیہ بھیجو تو جو تحریر تم نے لکھی ہو وہ بھی ساتھ کے ساتھ بھیجدینا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۲۵؍ فروری ۱۸۹۵ء

۲۲۹۔ برخوردار۔ تمہارا کارڈ آج صبح کو اور روپیہ رات کو پہنچا۔ فرزند علی۔ غلام الثقلین اور مولوی وحیدالدین آج صبح کی گاڑی میں علیگڈھ روانہ ہو گئے اور روپیہ فرزند علی کے ہاتھ بھیج دیا گیا۔ ڈاڑھ میں صرف پانی پیتے وقت درد ہوتا ہے۔ کل سے نوتی میں پانی پیتا ہوں تو کم تکلیف ہوتی ہے۔ دوا شاید شفاخانہ میں بھیجا ہے۔ میں نے ابھی تک خود ہی نہیں منگوائی۔ سید صاحب مع الخیر پرسوں علیگڈھ میں پہنچ گئے۔ یا پرسوں شام بخاری کا لحاظ

ابھی بطلاب مولوی وحید الدین کے آیا ہے - معلوم نہیں کہ تم نے جلسۂ کرنال کے متعلق کچھ امور قابلِ اندراجِ اخبار سید صاحب کو لکھے یا نہیں - کچھ نہ کچھ لکھنا ضرور ہے - تم مع الخیر رمضان میں کوئی پھیرا پانی پت کا کروگے یا نہیں ؟ تمہارے لیے گاجر کا اچار تیار ہے جب چاہو منگالو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۷ فروری ۹۵ء)

۲۳۰ - برخوردار - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو اور یہ لکھو کہ ہولی اور عرس قاعدہ صاحب کی چھٹی کب سے کب تک ہوگی اور تمہارے آنے کا کب انتظار کیا جائے - مولوی عبد العلی کل آگئے ہیں - اُن کو عرس تک یہاں ٹھیرنے کے لیے کہا گیا ہے - شاید ٹھیریں گے - خواجہ غلام عباس کے مکان پر ٹھیرے ہیں .... تمہاری دونوں فرمائشیں لائے ہیں - تیل نہیں لائے - سید صاحب نے اخبار میں کرنال کے جلسہ وغیرہ کا کچھ حال لکھا یا نہیں ؟ جس پرچہ میں اس کا ذکر ہو اُسکو یہاں بھیجدینا یا ساتھ لیتے آنا - فرزند علی مع الخیر علی گڈھ پہنچ گئے - روپیہ کی رسید سید صاحب پاس سے آگئی - ہولی کی چھٹی میں قاضی محمد زاہد کو ضرور ساتھ لانا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۵ مارچ ۱۸۹۵ء

۲۳۱ - برخوردار - میں پرسوں جمعہ کے دن شام کی گاڑی میں مع الخیر پانی پت پہنچا - دلی ٹھیرنا نہیں ہوا - منشی صاحب بھی علیگڈھ گئے تھے میں اور وہ علی گڈھ سے ساتھ آئے تھے - سید صاحب نے اس شرط پر کہ پندرہ سو پورے کردیے جائیں پانی پت کے نام کا ایک پختہ بورڈنگ ہوس بنانا منظور کرلیا ہے - کرنال کے چندہ کی بابت کچھ ذکر نہیں کیا گیا - محسن الملک اٹاوہ گئے ہیں وہاں سے دو ایک دن میں واپس علی گڈھ آئیں گے اور پھر علیگڈھ سے

سوار ہو کر سید سے بمبئی جائیں گے۔ فرزند علی کی طبیعت دو ایک روز بدمزہ رہی تھی مگر میرے چلنے کے وقت اچھا تھا۔ وہ اور غلام ثقلین ریل پر ساتھ آئے تھے تم اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ گرمی زیادہ ہو گئی ہے۔ جس روز دورہ جایا کرو روزہ رکھنا مناسب نہیں۔ حصار سے خیر و عافیت کا کارڈ اسی وقت آیا ہے۔ باقی سب خرد و کلاں بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۷ مارچ ۱۸۹۵ء

۳۳۲۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ کل اور پرسوں تمہارے آنے کا انتظار رہا۔ اسی سبب سے خط بھی نہیں لکھا گیا۔ معلوم نہیں کہ نہ آنے کا کیا سبب ہوا اور اب قبل از روانگی کیتھل یہاں آپکا ارادہ ہے یا نہیں۔ چند وجوہ سے میں ابھی کرنال نہیں آسکتا از آنجملہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جناب بھائی محمد علی صاحب نے ایک کیرانہ کے کحال سے آنکھ بنوائی ہے۔ ہمیشہ وہاں جانا اور پہر پہر دو دو پہر وہاں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ جب تک پٹی نہ کھل لے اور ان کی آنکھ کی طرف سے اطمینان نہ ہو جائے کہیں جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ ایک سو اڑتالیس روپے وصول ہونے سے بہت خوشی ہوئی۔ کل سید صاحب کا خط آیا ہے وہ ان سب کے نام اور ان اماموں کے نام پوچھتے ہیں جن کی وہ اولاد میں ہیں جنہوں نے سادات منزل کے لیے چندہ دیا ہے۔ تمہاری والدہ اور تمہارے نانا صاحب کا نام وغیرہ میں یہاں سے مفصل لکھ بھیجوں گا مگر خان بہادر سید الطاف حسین خانصاحب کا نام اور ان امام کا نام جو ان کے جد اعلیٰ ہیں وہاں سے دریافت کر کے تم لکھ بھیجو۔ ائمہ میں سے صرف ان امام کا نام لکھنا چاہیے جنکے بعد کوئی دوسرا امام ان کے شجرہ نسب میں نہ ہو۔ مثلاً ہماری ننھیال کے نسب میں امام

جعفر صادقؑ کے بعد کوئی دوسرا امام اُن کے شجرہ میں نہیں ہے - کیونکہ وہ اسمٰعیل بن جعفر کی اولاد میں ہیں - اور اسمٰعیل اور اُن کی اولاد میں کوئی اور امام نہیں ہے - اس لیے اُن کے نام کے ساتھ امام جعفر صادق کا نام لکھا جائیگا

مدرسہ مجوزہ کی نسبت ابتک ظاہرا کچھ کارروائی نہیں ہوئی - ایک روز محمد اسمٰعیل آئے تھے - میں نے اُن سے کہا تھا کہ بالفعل تمہارا سب سے مقدم کام یہ ہے کہ جن کے نام چندہ کی فہرست میں لکھے گئے ہیں اُن سب سے چار چار مہینے کا چندہ وصول کرلو - اُس کے بعد معلوم نہیں کہ اُنھوں نے کسی سے کچھ وصول کیا یا نہیں ؟ انھوں نے ایک ایسا حافظ بھی تجویز کیا ہی جو قرآن کے سوا اردو اور خوشخطی وغیرہ بھی سکھائیگا اور مخدوم زادوں میں سے ہی اور بہت اچھا آدمی ہے مگر میں نے ابھی تک اُس کو نہیں دیکھا - میرے نزدیک جب تک کہ دو چار پھیرے تم یا محمد زاہد تعطیلوں یا اتواروں میں نہ کروگے ابتدائی کارروائی کچھ نہ ہوگی - میں سوا اسکے کہ اپنا چندہ ماہ بماہ دیدیا کروں اور جب مدرسہ قائم ہوجائے تو کبھی کبھی مدرسہ کو دیکھ آیا کروں اور مدرسوں کو کوئی صلاح یا مشورہ طریقۂ تعلیم کی بابت دے آیا کروں اور کچھ نہیں کرسکتا - میں نے سید صاحب کی لائف لکھنی تو شروع کردی ہے مگر میرا حال اس مصرع کا مصداق ہے ع

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

راقم الطاف حسین از پانی پت - (۸ر اپریل ۱۸۹۵ء)

۲۲۳ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہی کہ عزیزی حافظ محمد ادریس آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں - اُنھوں نے جو درخواست اپنی تبدیلی کے باب میں بھیجی ہے وہ تم نے دیکھی ہوگی - سیوٗن ریل سے

بہت دور ہے اور اس وجہ سے ان کو پانی پت آنے کا موقع بہت کم ملتا ہے دو چار روز کی تعطیل میں بھی وہ گھر پر نہیں آ سکتے۔ اُن کے گھر کا اور جائیداد کا انتظام بہت ابتر ہے کیونکہ دونوں بھائی گھر پر موجود نہیں اور دونوں کا آنا بھی بہت کم ہوتا ہے اُن کی یہ خواہش ہے کہ اگر میری تبدیلی راولپنڈی میں ہو جائے تو یہ تمام دقتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ مجھے امید ہے کہ تم خود ہی جہاں تک ممکن ہوگا اُن کی تبدیلی کی فکر کرو گے مگر اس وقت جناب قاضی غلام محمد صاحب صرف اسی غرض سے تشریف لائے ہیں کہ میں اس باب میں تم کو ایک خاص تحریر لکھ دوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے محمد ادریس کی تبدیلی کی جلدی کوئی فکر کرنی چاہیے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۴ اپریل ۱۸۹۵ء

۲۳۴ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ بہت دن سے تمہاری خیر و عافیت معلوم نہیں ہوئی۔ اس خط کے پہنچتے ہی اپنی خیریت اور کرنال میں مع الخیر واپس آنے کی تاریخ لکھو۔ اُناؤ سے خط آیا ہے پندرہ بیس روز میں اُن کے یہاں آنے کی امید ہے اور شاید اُن کے گھر کے لوگ پہلے آ جائیں۔ میاں عبد العزیز پانچ چار روز میں جانے والے ہیں۔ پھپوند سے بھی خط آیا ہے وہاں بیماری کی شکایت زیادہ رہی اور اب بھی حقّن کو پیچش کی شکایت باقی ہے۔ ذیقعدہ میں یہاں آنیکو بھی لکھا ہے مگر ابھی کچھ اعتبار نہیں جس شخص کے لیے خلیفہ محمد محسن صاحب نے تبدیلی کو لکھا تھا اور تم کو اُمید تھی کہ اپریل میں اُسکی تبدیلی پونڈری کی ہو جائیگی معلوم نہیں کہ اُس کی بدلی ہوئی یا نہیں؟ اور نہیں ہوئی تو اس مہینے میں یا آئندہ کب تک بدلی کی اُمید ہے؟ ایک خط نواب احمد سعید خانصاحب کا دلّی سے آیا ہے اُس کو

بجنسہٖ تمہارے دیکھنے کو بھیجتا ہوں اس کا جو کچھ جواب دو اُن کو لکھ بھیجوں۔
بھائی صاحب کی آنکھ کی حالت اب تک اچھی ہے۔ مگر ابھی روشنی کیطرف سے
پورا پورا اطمینان نہیں ہے۔ محب علی جھنگ کو حسب الطلب کپتان ڈگلس
ڈپٹی کمشنر جھنگ روانہ ہوگئے ہیں۔ اُنھوں نے ایک آسامی اپنے دفتر میں
دینے کا وعدہ کیا ہے مگر تنخواہ کا حال معلوم نہیں کہ کیا ہوگی؟ اُنکو حساب کی
رُو سے وہاں پہنچے ہوئے بھی چھ روز ہوئے ہونگے مگر کل تک کوئی خط نہیں
آیا تھا۔ شاید آج پہلی طرف آیا ہو۔ بسکٹوں کا بکس پہنچ گیا اور بہ آسانی
کھل بھی گیا۔ دلی شکریہ قبول ہو۔ میرا ارادہ مدرسہ طبیہ کے جلسہ میں جو
۲۷ر اپریل کو ہوگا دلی جانے کا ہے۔ آج حکیم عبدالمجید خانصاحب کو جواب بھی
بھیجدیا ہے۔ شاید دو چار روز وہاں ٹھیرنا ہو اور کچھ عجب نہیں کہ ایک دو
روز کے لیے علی گڈھ بھی چلا جاؤں۔ مدرسہ مجوزہ کے متعلق ابتک یہاں کوئی
کارروائی نہیں ہوئی۔ پانی پت کا پہلا چندہ جو چار مہینے کا ہوگا اُسکا وصول ہونا
کسی قدر مشکل ہے مگر اُمید ہے کہ ہو جائیگا مگر باہر والوں کا چندہ وصول ہونیمیں
دیر ہوگی۔ تصدق حسین سے بالفعل تین روپیہ ماہوار ہی لینے دو۔ آئندہ
دیکھا جائیگا۔ لطیف حسن سے شاید میں لیتا آؤں۔ تصدق حسین کو بھی آج
خط لکھتا ہوں۔ تصدق حسین کو ڈیرہ غازی خاں خط بھیجنا چاہیئے۔ گھر پر
سب طرح سے خیریت ہے۔ تمہاری والدہ دعا کہتی ہیں اور لڑکیاں آداب۔
.... اپنے گھر ہے۔ حصار سے خیریت کا خط آیا ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۹ر اپریل ۱۸۹۵ء روز شنبہ

۲۳۵۔ برخوردار۔ ننھے خانصاحب کو اگرچہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں ہے
وہ خود جہاں تک ممکن ہوگا سلطان احمد خانصاحب کو مدد دیں گے مگر چونکہ تم نے

لکھا ہے۔ آج خانصاحب کو خط لکھوں گا .... زنانہ [illegible] میں ذرا سی کھنڈت پڑ گئی ہے۔ تکنہ یا مالکِ مکان کہتی ہے کہ کھڑکی نیچے مکان کے اندر نہیں کھولنے دوں گی اور چھت پہ کھڑکی کھولنی مناسب نہیں معلوم ہوتی جب تم مع الخیر آؤ گے تو اُس کا تصفیہ ہوگا۔ بھائی فیاض حسین صاحب نے ۱۲ ارمئی تک روانہ ہونیکو لکھا تھا۔ آج ۱۳ ارمئی کی ہے۔ ابتک اُن کا کوئی دوسرا خط نہیں آیا۔ دیکھیے کبتک آتے ہیں۔ پھپوند سے مدت ہوئی کوئی خط نہیں آیا۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۳ ارمئی ۱۸۹۵ء

۲۳۶ - برخوردار ۔ دلی خط بھیجدیا گیا ہے۔ ایک کارڈ کل بھیج چکا ہوں آج یہ دوسرا کارڈ تن پروری اور شکم بندگی لکھواتی ہے۔ اب کے سال خربوزوں کی طرف سے بالکل ناامیدی ہے نہ دلی میں خربوزے ہوئے ہیں اور نہ پانی پت میں۔ چند دنوں سے کوتانہ و باغیت وغیرہ سے نہایت خراب اور ڈھگر آنے لگے ہیں جن کی بانگی تم بھی چکھ گئے ہو۔ اگر شاہ آباد کا خربوزہ کرنال میں آتا ہو تو اسکو منگوا کر اور کھا کر دیکھنا چاہیئے۔ اگر اسمیں کچھ جان پائی جائے تو پانسات سیر اپنے ساتھ لواتے لانا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۴ ارمئی ۱۸۹۵ء

۲۳۷ - برخوردار ۔ میں نے سُنا ہے کہ جس روز تم کرنال کو روانہ ہوئے رات کو ہواندگی اور کھانسی وغیرہ کی بہت شکایت رہی ۔ اِس سبب سے طبیعت مشوش ہے اپنے مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو آجکل زکام کا علاج اِس سے بہتر نہیں کہ رات کو تین ماشہ بہدانہ بھگو دیا کرو اور صبح کو اُس کا لعاب نکال کر مصری یا قند ڈال کر اور ٹھنڈا پانی اور ملا کر پی لیا کرو۔ اور دو چار روز کھٹاس اور دہی وغیرہ سے پرہیز کرو۔ ڈاکٹر

اشتعالی مادہ سے ضرور جلتا اور زیادہ پانی پینے [illegible] ان سے بیان کرنا - اور
جگر کو بھی دکھانا - مناسب ہو تو رخصت کی درخواست بھیجدو - آخر کبھی آرام بھی
کرنا چاہیے اور اپنی رخصت کے حق سے مستفید ہونا چاہیے - تمہارے
سوا کہیں سے کوئی خط نہیں آیا - گرمی کی بہت شدت ہو گئی ہے - اپنی
آسائش کے سامان مہیا کریں کفایت شعاری کرنی نہیں چاہیے - اگر
وہاں برف میسر آ سکے تو کم سے کم دونوں وقت بعد طعام کے برف کا پانی
پینا چاہیے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۰ مئی ۱۸۹۵ء

۲۴۸ - برخوردار خواجہ سجاد حسین سلمہ - کل یہ .... کا خط
آیا ہے جو بجنسہ تمہارے مطالعہ کے لیے بھیجتا ہوں - اگر تمہاری رائے ہو تو
اسکو قسط کے روپیہ کے ساتھ عہ بابت قیمت کوٹ قمیصوں کے بھی
بھیجدیے جائیں - مجھکو روپیہ دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے - صرف یہ خیال ہے
کہ ان کے اخلاق اور چال چلن پر برا اثر نہ ہو - .... کے فرزند ارجمند ہیں
مآل اندیشی اور عاقبت اندیشی مطلق نہیں ہے - ایسے شخص کو کسی قدر تنگ
رکھنا مصلحت ہوتا ہے مگر اس باب میں تمہاری رائے پر عمل کروں گا - اگر
تمہاری رائے ہو تو لکھو تاکہ کوٹ وغیرہ کی قیمت بھی بھیجدی جائے - اتنا
سمجھے بھی خیال ہے کہ وردی کا کوٹ اسکے پاس ہونا اچھا ہے - [illegible]
اس وقت سے [illegible]
قمیصوں کے بھی [illegible]
خط کہیں سے نہیں آیا -

الطاف حسین از پانی پت [illegible] ۱۸۹۵ء

٢٣٨ - برخوردار سعادت اطوار طلال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ بھائی فیاض حسین صاحب کا تار ابتک نہیں آیا اور جو اسباب اُنہوں نے مال گاڑی میں بھیجا ہے وہ بھی ابتک نہیں پہنچا مگر بلٹی آگئی ہے -

(رائڈنگ سکول میں فرزندعلی کو داخل کرنے کے باب میں پرنسپل صاحبکا ایک مطبوعہ خط پہنچا ہے - وہ بجنسہٖ تمہارے پاس بھیجتا ہوں - اگر تمہاری رائے ہو تو اسکو داخل کرا دیا جائے کیونکہ اسکی ملازمت کی نسبت جو خیال ہے اُس کے لیے گھوڑے کی سواری کی مشق ضروری ہے - اگر اس وقت اُسکو داخل نہ کیا گیا اور وہ انٹرنس کلاس میں پاس ہو گیا تو صرف گھوڑے کی سواری کے لیے اسکو دس مہینے تک اور علیگڈھ میں رہنا پڑیگا - کیونکہ بغیر اسکے سرٹیفکیٹ نہیں مل سکتا - جب اوکھل میں سر دیا تو موسلوں سے ڈرنا نہیں چاہیئے) - پس اگر تمہاری بھی یہی رائے ہو تو اس خط کا جواب پرنسپل صاحب کی خدمت میں براہ راست لکھ کر بھیجدو - فیس کی بابت یہ لکھدینا چاہیئے کہ جسطرح اُس کے دیگر اخراجات ہر سہ ماہی پر بھیجدیے جاتے ہیں اُسی کیساتھ رائڈنگ اسکول کی فیس ہر سہ ماہی پر بھیجی جایا کریگی اور یہ کہ اُسکو فوراً رائڈنگ اسکول میں داخل کر دیجیے - عـ۱۵ تین مہینے کی فیس کے ابھی بھیجدیے جائینگے اگر دس مہینے کی فیس پیشگی ادا کیجائیگی تو اسمیں دس روپیہ کی رعایت ہے - یعنی للعہ کل فیس کے دینے پڑینگے - اگر تمہاری رائے ہو تو للعہ یکمشت بھیجدیے جائینگے -

(لڑکیوں کے مدرسہ کیلیے ایک پنکھا تیار ہونا چاہیئے اور ایک لڑکا پنکھا کھینچنے کیلیے نوکر رکھنا چاہیئے ورنہ برسات کا موسم اُس تنگ مکان میں مشکل سے کٹیگا - اور اگر ممکن ہو تو چھ سات بجے سے بارہ یا

گیارہ بجے تک کا وقت رکھنا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بڑی لڑکیاں جو گھر کے کاروبار کرتی ہیں اُن کا بڑا حرج ہوتا ہے اور موسم سخت ہے۔ زیادہ تکلیف بھی ہوتی ہے۔ زیادہ دُعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۴ر جون ۱۸۹۵ء

جواب سے جلدی مطلع کرو +

۲۴۰۔ برخوردار۔ اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ اب تک کوئی آدمی بہم نہیں پہنچا۔ جب تک کوئی معقول آدمی ملے صندل خاں کو یہاں بھیج دینا چاہیئے کیونکہ بغیر آدمی کے نہایت سخت تکلیف ہے۔ جبوقت کوئی آدمی مل جائے گا اُس کو کرنال واپس بھیج دیا جائیگا۔ میں ۱۵-۱۶ر جولائی کو علی گڈھ جاؤں گا۔ وہاں دو چار روز کے لیے صندل کو بھی لیجاؤں گا۔ لیکن اکتوبر میں بارادۂ قیام علیگڈھ جانے کا قصد ہے۔ اُس وقت اُسکو پانچ چھ مہینے کے لیے وہاں لے جانا ہوگا۔ بھائی سید فیاض حسین صاحب نے محرم بعد آنیکو لکھا ہے۔ زیادہ دعا۔ میرا آنا ابھی ملتوی ہے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۷ر جون ۱۸۹۵ء

۲۴۱۔ از جانب الطاف حسین بعد دعا کے واضح ہو کہ سلطان احمد خاں صاحب کے نام جو تمہارا خط دلی گیا تھا اُسمیں تم نے اپنی علالت کا حال لکھا تھا البتہ یہ اُسی علالتِ سابقہ کا ذکر تھا جو دُورا زحال شروع جولائی میں بخار آیا تھا چونکہ پیرجی کی زبانی معلوم ہوا کہ اب بعنایتِ الٰہی طبیعت اچھی ہے۔ اس کا مفصل حال لکھنا۔ میں جب تک کہ بھائی فیاض حسین صاحب یہاں مقیم ہیں پانی پت میں رہوں گا۔ جب وہ مع الخیر اٹاوہ روانہ ہولیں گے اُس وقت کرنال میں دو مہینہ بیس روز رہوں گا۔ سلطان احمد خاں اور میاں عنایت اللہ کرنال

آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میاں عنایت اللہ کا ولایت جانا ٹھیر گیا ہی۔ منشی صاحب نے بارہ ہزار روپیہ دینا قبول کرلیا ہے۔ ستمبر میں روانگی کا ارادہ ہے۔ محمد حسن خاں بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اُن کے ساتھ چلے جائیں مگر اُن کے والد اور چچا کا راضی ہونا مشکل ہے۔ فرزند علی اور سبطین اور ثقلین بخیریت ہیں۔ غالباً تینوں کالج بند ہونے پر پانی پت آویں گے۔ غلام ثقلین بعض ضرورتوں کی وجہ سے میرے ساتھ نہیں آئے۔ نائنٹینتھ سنچری سے اُن کو ۱۴ پونڈ یعنی دوسو باون روپیے ملے تھے۔ اُن کے مضمون کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو آٹھ دس روز کی رخصت اتفاقیہ لے کر آجاؤ۔ بھائی فیاض حسین صاحب نے پندرہ روز کی رخصت کی اور درخواست کی ہے مگر دیکھیے منظور ہوتی ہی یا نہیں؟ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۷ جولائی ۱۸۹۵ء

۲۴۲۔ برخوردار۔ سنا ہی کہ پیر کو بھی کوئی تعطیل ہے۔ اس سے اُمید پڑتی ہے کہ تم مع الخیر کل کسی وقت سرکاری کام کرنے کے بعد کسطرف روانہ ہوگے اگر کوئی جلد دیوان کی وہاں موجود ہو تو میر اصغر حسین صاحب مرثیہ خواں کیواسطے لیتے آنا۔ میں نے اُن سے وعدہ کرلیا ہے۔ اگر میری جوتی تیار ہوگئی ہو تو وہ بھی لانا۔ غلام ثقلین پرسوں یہاں آئے ہیں۔ ساتویں اگست کو واپس جانیکا قصد ہے۔ بھائی فیاض حسین نے دو ہفتہ کی رخصت اور مانگی تھی۔ ایک ہفتہ کی منظور ہوگئی ہے۔ جو نب تم نے مجھے دیے تھے وہ بہت عمدہ ہیں مگر اُن کی پشت پر ایک نشان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے ہولڈر خاص قسم کے ہوتے ہیں بغیر اُن کے نب بہت باہر کو نکلا رہتا ہی۔ اس قسم کے نب اور اُن کے ہولڈر اور دو چار قلم اور ایک بوتل سیاہی کی اب یا پھر کبھی

بھجوا دینا - زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت - ۲ر اگست ۱۸۹۵ء

۲۴۳ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
بشیر نامہ آج پہنچا - میں ابھی خط لکھنے کو تھا کہ خط آیا - تمہارے گھر میں بعنایت الٰہی
اب بالکل آرام ہے - حکیم موجو خاں کے تین نسخے آج تک پیئے ہیں - بخار بالکل
نہیں رہا - دردِ سر بھی نہیں ہے - کسیقدر کھانسی باقی ہے اور ضعف بھی ہے
میں نے بتاکید حریرے کے پینے کو کہا ہے ایک دو روز اور بخیریت گذر جائے تو
حریرا شروع ہوگا - اس سے ضعفِ دماغ اور کھانسی کو انشاء اللہ فائدہ ہوگا ...
...... طال عمرہما بخیریت ہیں .... کی طبیعت کل سے کسی قدر بدمزہ ہے -
کھانسی اور خفیف بخار ہے - دو تین وقت سے کھانا بھی نہیں کھایا - باقی سب
عزیز بخیریت ہیں - تمہاری والدہ اور بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں - حصار سے
حامد علی کا اور علی گڑھ سے فرزند کا خط خیریت کا آیا ہے - مولوی وحید الدین کے
خط سے معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ سات ہزار روپیہ کا غبن محقق طور پر ثابت ہوگیا ہے
نالش کرنے کا ارادہ ہو رہا ہے - سید محمود اور آفتاب احمد خاں کی رائے سے
نالش ہوگی - اپنی خیر و عافیت سے بذریعہ کارڈ کے برابر اطلاع دیتے رہنا
میں ابھی کرنال نہیں آئیگا - تمہاری غیبت میں جی گھبرائیگا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲ر اکتوبر ۱۸۹۵ء

صاحب ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی کیفیت اگر لکھنے کے قابل ہو تو ضرور لکھنا +

۲۴۴ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میری
طبیعت اچھی نہیں ہے - اوپر کی ڈاڑھ جو ہلتی تھی آج چار روز ہوئے اکھڑوا ڈالی
مگر اس کے اکھڑوانے سے کچھ آرام نہیں ہوا - اب اور ڈاڑھوں میں درد معلوم

ہوتا ہے اور چونکہ ڈاڑھ کے اکھڑوانے میں خون بہت نکل گیا۔ اس لیے ضعف اور خاص کر ضعفِ دماغ بہت ہوگیا ہے۔ کرنال مولوی صاحب نے نہیں آنے دیا اُن کے ہاں کی شادی کے بعد دو تین روز کو دلی جاؤں گا اور وہاں سے آکر انشاء اللہ کرنال میں آکر رہوں گا .... کو کئی دفعہ بخار آیا اور جاتا رہا۔ اب دو دن سے .... تو اچھی ہے مگر .... کو بخار آتا ہے۔ باقی خیریت ہے اگر ممکن ہو تو دو ایک دن کے واسطے ضرور شادی میں ہو جاؤ .... امید ہے کہ تم مع الخیر آج کرنال میں پہنچ گئے ہو گے۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء

۲۴۵ - برخوردار۔ جو کاتب تجویز کرو اُس کے نام اور پتے سے قاضی محمد زاہد صاحب یا عزیزی ولایت علی کو مطلع کر دینا۔ اور اگر کالے کو ساتھ لیجانے کی ضرورت بالکل نہ ہو تو کرنال ہی میں چھوڑ جانا ورنہ ساتھ لیتے جانا۔ میرے کام کے لیے صندل کافی ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل ۳۱ اکتوبر کو روانہ دہلی ہوں گا اور زیادہ سے زیادہ تیسری یا چوتھی نومبر کو واپس آجاؤنگا زیادہ دعا۔ جب تک دورہ پر رہو اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہنا

راقم۔ الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۵ء

۲۴۶ - برخوردار۔ میں مع خانصاحب اور دیگر احباب کے کل انشاء اللہ فتحپور سیکری جاؤں گا اور چوتھے پانچویں دن وہاں سے واپس آجاؤں گا تم اپنی خیر و عافیت اور جو کچھ منگوانا ہو مولوی عبدالعلی کی معرفت فوراً لکھ بھیجو میں واپس آکر اُن سے لے لوں گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از دہلی مٹیا محل۔ ۳ نومبر ۱۸۹۵ء روز یکشنبہ

۲۴۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں

بعد سیر آگرہ و فتحپور سیکری و متھرا و بندرا بن کل شام کو دسویں رو ت
مع الخیر پانی پت میں پہنچا اور سب عزیزوں کو مع الخیر پایا۔ البتہ بھائی حکیم
محمد علی صاحب کو آنکھ کے درد وغیرہ کے سبب بہت تکلیف رہی مگر اب آرام ہے
سید صاحب کے بُلاوے کے خط چلے آتے ہیں اگرچہ ابھی میرا وہاں جانے کا
ارادہ نہیں ہے لیکن اس خیال سے کہ شاید اُن کے تقاضوں کے سبب وہاں
جلد جانا پڑے۔ کرنال کا جانا سردست ملتوی ہے۔
(سید صاحب کا خط جو میرے پیچھے آیا تھا آج یہاں آکر اسکو پڑھا۔ اُسمیں
لکھا ہے کہ سید محمود صاحب کا ارادہ ہے کہ شروع سال میں جو ٹرسٹیوں کا جلسہ ہوگا
اُسمیں وہ تمہارے ٹرسٹی مقرر ہونیکی تحریک کریں گے۔
تم اپنی خیر و عافیت سے اور اس بات سے کہ معائنہ کب ختم ہوگا جلدی
مطلع کرو۔ زیادہ دعا۔
راقم الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ر نومبر ۱۸۹۵ء بوقتِ شب
"اخلاق حسین کا خط دلی میں میرے پاس پہنچا تھا۔ وہ مع متعلقین کے
بخیریت ہیں۔ بھائی فیاض حسین کا خط اور خرچ آیا ہے مع الخیر ہیں"
۲/۴۸۔ (برخوردار۔ بمبئی کا مرأۃ الاخبار ابھی آیا ہے۔ اِسمیں لکھا ہے کہ
"سلطان احمد خاں کا نکاح نجم الدین طیّب جی کے مکان پر موافق قواعد اسلام کے ہوا
اور قاضی شیخ محمد صاحب بوگھے نے پڑھا۔ مجلسِ عقد میں معزز مسلمان شریک تھے
سلطان احمد خاں کی مخطوبہ مس ایڈتھ ایلز بتھ ہال کا اسلامی نام سلطان جہان بیگم
رکھا گیا اور مس ہال نے بطیبِ خاطر اسلام قبول کیا"۔ ۔ ۔ معلوم نہیں یہ خبر
کہانتک صحیح ہے؟ بھائی فیاض حسین کی درخواست پنشن منظور ہوگئی ہے اور وہ
لکھتے ہیں کہ انشاءاللہ دس پندرہ دن میں پانی پت پہنچوں گا۔ زیادہ دعا۔
الطاف حسین از پانی پت (۲۰ر نومبر ۱۸۹۵ء)

۲۴۹ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ آج تمہارے آنے کی قطعی اُمید تھی مگر تمہارے کارڈ سے معلوم ہوا کہ کل یا پرسوں تک آؤ گے - میں فرزند علی کی طرف سے ایسا پریشان ہوں کہ کبھی تمام عمر میں اِس قسم کا خلجان نہیں ہوا تھا - اگر اس کا واقعی حال گھر میں بیان کرتا ہوں تو ابھی سارا کُنبا چلنے کو تیار ہوتا ہے اور اگر نہیں کہتا تو طرح طرح کے خیالات دل میں گذرتے ہیں اگرچہ اب تک کسی نے صاف صاف نہیں لکھا مگر مرض کے تمام حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو نمونیا ہوا - جو جوان آدمی کے حق میں نہایت خطرناک ہے - آج جو مولوی وحیدالدین کا کارڈ آیا ہے اُس سے بخار کے درجات حرارت زیادہ معلوم ہوتے ہیں اور کوئی بات اطمینان کی نہیں ہے - میں صرف تمہاری اِنتظار میں ابتک نہیں گیا تھا - مگر اب مصمم ارادہ ہے کہ یا تو آج رات کو کلکتہ میل میں اور یا کل صبح کو بمبئی میل میں روانہ ہوں گا - اِنشاءاللہ تعالےٰ نواب احمد سعید خاں کو تم خود اپنے جانے کی اطلاع دے دینا - میری ہوش و حواس درست نہیں ہیں - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۷ نومبر ۱۸۹۵ء

۲۵۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں تم سے رخصت ہو کر رات کے بارہ بجے مع الخیر علی گڈھ میں پہنچا اور فرزند علی طال عمرہ کو بخیریت پایا - جس مرض کا مجھے خیال تھا فی الواقع اُسی کا خلل ہو گیا تھا مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب کسی طرح کا خطرہ نہیں رہا - سول سرجن صاحب نے اِس قدر توجہ سے علاج کیا ہے کہ اُن کی کچھ تعریف نہیں ہو سکتی - ہر روز صبح اور شام خود آتے تھے اور ڈاکٹر شفاعت اللہ کو حکم دے رکھا تھا وہ بار بار آ کے دیکھتے تھے - اور رات دن میں آٹھ دفعہ دوا ملتی تھی اور چھ سات دفعہ

اب تک برابر کھانا تھوڑا ملتا ہے۔ سول سرجن ایک بار اب بھی ہر روز آتے ہیں اور ڈاکٹر شفاعت اللہ اور کمپونڈر بار بار آتے ہیں دوا پلاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں۔ اب عنایت الٰہی سے کسی قدر کھانسی کے سوا مرض بالکل نہیں ہے۔ بخار قطعی نہیں رہا مگر ضعف بہت ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ذرا توانائی آجائے تو اسکو لیکر اول تو تمہارے پاس اور پھر پانی پت آؤں گا۔ اپنی بہن کی اور سب عزیزوں کی تسلی کر دینا۔ بیماری کا مفصل حال میں پانی پت آکر بیان کروں گا۔ میں خدا تعالیٰ کا شکر کس زبان سے ادا کروں کہ ایسی سخت بیماری سے اس نے ایسی جلدی صحت بخشدی۔ میں فرزند علی طال عمرہ کو لانے میں جلدی اس واسطے نہیں کرتا کہ جیسی اُس کی خبر گیری یہاں ہو رہی ہے پانی پت یا دلی میں دو سو روپیہ ماہواری خرچ کرنے میں بھی ہرگز نہیں ہو سکتی تھی دو خدمتگار ہر وقت خدمت کو موجود ہیں۔ برخوردار غلام السبطین اور مولوی وحید الدین صاحب اور محمد حیات طالب علم جو فرزند علی کے کمرہ میں رہتے ہیں رات دن اُن کی خدمت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر شفاعت اللہ خاں اور علیم الدین کمپونڈر بار بار آتے ہیں۔ مکان نہایت آرام کا ہے۔ پاس ہی غسلخانہ ہے۔ اُس میں پاٹ لگا ہوا ہے۔ غرضکہ جب تک خوب طاقت نہ آجائے میری نزدیک یہیں رہنا نہایت مصلحت ہے۔ برخورداری ...... سے کہدینا کہ ...... تم کسی طرح کا فکر نہ کرنا۔ بیشک بیماری بہت سخت ہو گئی تھی مگر خدا نے ہمارے حال پر رحم کیا اس کا شکر کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ ایک ہفتہ میں خاصی طاقت آجائے گی اور اُسوقت انشاء اللہ تعالیٰ میں اُس کو ساتھ لے کر تمہارے پاس پہنچوں گا۔ اور ایک کارڈ ہر روز اُسکی خیر و عافیت کا بھیجتا رہوں گا۔ فرزند علی سب کو آداب کہتا ہے۔

الطاف حسین از علیگڈھ۔ ۲۹ نومبر ۱۸۹۵ء

۲۵۱ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے واضح ہو تمہارا کارڈ پہنچا - دوسری دسمبر کی رات کو .... اور اُن کی والدہ اور بھاوج صاحبہ اور کلو کی بیوی مع بچہ کے اور منیر اور ابو یہ سارا قافلہ دفعتاً بلا اطلاع بارہ بجے رات کے یہاں پہنچا - اگرچہ اُن کا اس طرح بے خبری میں ایسی جگہ دفعتہً چلا آنا جہاں عورتوں کا ٹھیرنا اور رہنا ناممکن ہے سخت ناگوار گذرا مگر چونکہ ساری عمر ایسی ہی ناگوار باتیں سہی ہیں اس لیے جو گذرتی ہے برداشت کیجاتی ہے بہرحال اس رات اور اگلے دن اور دوسری رات یہاں ٹھیر کر چوتھی دسمبر کی صبح کو پانچ بجے پسنجر ٹرین میں روانہ ہوگئیں اور آج خیر و عافیت سے اُن کے پہنچنے کا کارڈ بھی آگیا ہے - ڈاکٹر شفاعت اللہ نے پرسوں اتوار کے دن ۸ر دسمبر کو اجازت دیدی ہے کہ فرزند علی کو لے جاؤ مگر ابھی سول سرجن سے اجازت نہیں لی ہے - سیّد صاحب کہتے ہیں کہ اُن سے ضرور اجازت لینی چاہیئے - میرا ارادہ دلی میں ٹھیرنے کا نہیں ہے - اگر تمہارا ارادہ یہاں آنے کا ہے تو ہفتہ کے روز شام کو یا رات کے نو بجے کلکتہ میل میں یہاں چلے آؤ دوسرے دن بارہ بجے دن کے ہم سب جانبِ دہلی روانہ ہو جائیں گے اور اگر تمہارا آنا نہ ہو تو اتوار کے دن تین بجے ریل پہ ہم سے ملنا چاہیئے - اگر سول سرجن صاحب نے اجازت نہ دی تو میں تم کو اطلاع دے دوں گا غلام ثقلین الہ آباد سے آکر اور ایک روز یہاں ٹھیر کر کل پانی پت کو روانہ ہوگئے امتحان کی طرف سے اطمینان بتاتے ہیں - دس پندرہ روز پانی پت میں ٹھیر کر بشرطیکہ حیدر آباد سے بُلاوا ہوئی تو وہاں چلے جائیں گے - فرزند علی کے باب میں تم سے مشورہ کرنا ہے کہ اُس کی نسبت اب کیا کرنا چاہیئے - اِسلیے اگر تم ہفتہ کے روز یہاں چلے آؤ تو اچھا ہے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ - ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء

۵۱ برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ - تمہارا کارڈ پہنچا - کنجیوں کا پارسل
غالباً مولوی صاحب پاس مدرسہ میں پہنچیگا - شام کو اُن سے ملاقات ہوگی تو معلوم
ہوگا - [illegible] لاد حسین پرسوں شام ہی کو چلا گیا تھا - مجھے صرف صندل کافی ہے
کچھ [illegible]ت نہیں ہے - ڈاڑھ میں پھر درد کی شکایت ہوگئی ہے اور اُسکے
ساتھ [illegible]ریں بھی بہت درد ہے - تمام جبڑا پھوڑے کی طرح دُکھتا ہے -
میں نے آج علی گڈھ لکھ بھیجا ہے کہ میرا آنا کانفرنس میں نہیں ہوسکتا - آج
ڈاکٹر [illegible] اننت رام سے ملا تھا - دس پندرہ روز یہاں ٹھیر کر علاج کرونگا - زیادہ دعا

الطاف حسین از کرنال - ۱۴ از دسمبر ۱۸۹۵ء

اب کوڈ لور آئل کے لیے جب ڈاکٹر کہیں گے تب منگوایا جائے گا -
کنجیاں پہنچ گئیں +

[illegible] برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
تینوں کنجیاں پہنچ گئیں - آج فرزند علی کے خط سے معلوم ہوا کہ کوڈ لور آئل کی
بوتل [illegible] پانی پت پہنچ گئی ہے - ڈاڑھ کے درد کو عارضی طور پر کسی قدر آرام
ہوگیا ہے مگر علاج جاری ہے اس مکان میں سردی اور سیل زیادہ ہے
اور روشنی بہت کم ہے - سونے کے کمرہ میں دن بھر رات رہتی ہے اور
رات کو دن ہوتا ہے - تاوقتیکہ اس میں جانب جنوب ایک معقول کھڑکی نہ
کھولی جائے اور اُس میں آئینوں دار کواڑ نہ لگیں میرا گذارہ یہاں نہیں
ہوسکتا - ابھی تو میں کام بالکل نہیں کرتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں - انشاء اللہ تعالےٰ
جب تم مع الخیر آؤ گے اُسوقت جیسی صلاح قرار پائیگی ویسا کیا جائیگا -
(علی گڈھ کے سول سرجن صاحب کے نام ایک چٹھی شکریہ کی
ضرور لکھنی چاہیئے اور سوتی جو اُن کے لیئے تیار کرائے ہیں وہ بعد میں

بھیجے جائیں گے چٹھی کا مضمون یہ ہونا چاہیئے کہ شفاعت اللہ ہوسپٹل اسسٹنٹ کی معرفت فرزند علی طالب علم محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کو جو آپ نے بعد صحت کے گھر آنے کی اجازت دی تھی اس لیے میں گذشتہ دوشنبہ یا ۹ر دسمبر کو اسکو اپنے ساتھ لیکر پانی پت چلا آیا ہوں - میرا ارادہ تھا کہ زبانی شکریہ ادا کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں مگر جس روز اجازت ہوئی تھی اُس کے دوسرے دن اتوار تھا اور پیر کے دن صبح کو چلنا تھا اس وجہ سے آپ کی خدمت میں نہ آسکا - جو توجہ اور مہربانی اور انسانی ہمدردی آپنے فرزند علی کے علاج اور اُس کی خبرگیری میں فرمائی ہے اُس کا شکریہ کسی طرح ہم سے ادا نہیں ہوسکتا - سوا اسکے کہ ہم تہ دل سے آپ کے اور آپ کے خاندان کے لیے خدا سے دعائے خیر کریں اور کچھ اس کا معاوضہ نہیں کرسکتے -)

(اس کے سوا اور جو کچھ مناسب ہو اپنی طرف سے اضافہ کردینا - چٹھی کے آخر میں میرا نام اور اُس کے آگے گرینڈ فادر آف فرزند علی سٹوڈنٹ لکھ دینا اُن کے نام کے اسپیلنگ الگ پرچہ پر لکھوا منگوائے ہیں - وہ پرچہ اسی لفافہ میں ملفوف ہے - اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو اور یہ لکھو کہ کانفرنس میں جانے کا ارادہ ہے یا نہیں ؟ اور رخصت کی درخواست کی ہے یا نہیں ؟ کل بھائی سید فیاض حسین صاحب کا کارڈ علیگڈھ ہوتا ہوا یہاں آیا ہے - خیر و عافیت ہے - ابھی اکونٹنٹ کے دفتر سے اُن کی پنشن کا نقشہ واپس نہیں آیا - زیادہ دعا -)

الطاف حسین از کرنال - ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۵ء

۲۵۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ سوتی پانی پت میں ختم ہوگئے ہیں - بھائی محمد علی صاحب کو لکھ دیا ہے کہ

موتی دانے جو تم نے طلب کیے ہیں اور ۴۰ تولہ موتی جو میں نے بنوائے ہیں سب تمہارے پاس ایک پارسل میں بھیجدیں۔ جس وقت موتی وہاں پہنچ جائیں تو ۴۰ تولہ موتیوں کا ایک پارسل بنوا کر مع چٹھی موسومہ مسٹر رابرٹ سول سرجن علی گڈھ کو روانہ کرا دینا چاہیے۔ ایک معقول ڈبیہ کے اندر سرخ یا سبز عمدہ کاغذ لگا کر اسمیں موتی رکھنے چاہئیں اور اُن پر ایک روئی کا پھوار رکھوا کر بند کر کے اور اوپر کپڑے سے سلوا کر اور لاکھ کی مہریں لگا کر روانہ کیا جائے۔ میں اچھا ہوں میں نے سنا ہے کہ منیجر صاحب کے ہاں گھوڑی بہت دُبلی ہوگئی ہے۔ اور رات کو باہر میدان میں بندھتی ہے۔ میرے نزدیک اسکو اپنے مکان پر منگوا لینا چاہیئے۔ میرے پہلے کارڈ کا جواب جلدی لکھو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از کرنال۔ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۵ء

۲۵۵۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ نوشیا حجام کے ہاں کل دن بھر میں پانسات پھیرے صندل نے کیے مگر شام تک وہ نہیں ملا۔ اسی لیے کل تمہارے خط کا جواب نہ لکھ سکا۔ رات کو وہ آیا تھا۔ یہ کہہ گیا ہے کہ میرا بیٹا تین مہینے سے ایک انگریز کے پاس نوکر ہے اور جاڑہ کے دورہ کے سبب بہت تکلیف میں ہے۔ بڑے دنکی تعطیل میں وہ انگریز یہاں آویگا اور اُس کے ساتھ لڑکا بھی آویگا۔ میں اب اس انگریز کے ساتھ نہیں جانے دونگا اور نواب صاحب کے پاس دلی بھیجدونگا۔

بھائی محمد علی صاحب ولایت علی کی بیماری شدید کی غلط خبر سنکر کل یہاں آئے ہیں۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ میرے اور تمہارے مطلوبہ موتی وہ تمہارے پاس بسبیل ڈاک پانی پت سے روانہ کرآئے ہیں اور امید ہے کہ وہ آج وہاں پہنچ گئے ہونگے۔ ڈاکٹر رابرٹ کے نام ۴۰ تولہ کا پارسل

جسطرح میں پہلے لکھ چکا ہوں جلدی روانہ کرادو۔ اور چٹھی شکریہ کی اگر ابھی
نہ بھیجی ہو تو اسمیں اول شکریہ اور پھر یہ کہ پانی پت کے بنے ہوئے موتیوں کی
ناچیز سوغات بطور نمونہ کے بھیجی جاتی ہے امید ہے کہ اسکو قبول فرماکر ہم کو
عزت دیجیے گا اور چونکہ عموماً یورپین افسر اور حکام ان موتیوں کو پسند کرتے ہیں
اور پانی پت سے بنواکر منگاتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ یا آپ کی میم صاحبہ بھی
ان کو پسند کریں تو جسقدر اس قسم کے موتی مطلوب ہوں مجھے مطلع فرمادیں
تاکہ اور بنواکر فوراً بھیجے جاویں۔ یہ موتی ان سے بڑے اور چھوٹے بھی بن سکتے
ہیں جس مقدار کے آپ لکھیں گے ویسے ہی بنواکر بھیجے جاویں گے۔

یہ مضمون چٹھی کا میں نے اپنی سمجھ کے موافق لکھدیا ہے اسمیں کمی بیشی
کرنے کا تم کو اختیار ہے) جیسا مناسب سمجھو ویسا لکھ بھیجو۔ گھوڑی مینجر صاحب
کے ہاں سے یہ کہکر کہ یہاں اس کے باندھنے کے لیے مکان محفوظ ہے
کل شام کو یہاں منگوائی گئی ہے۔ شام کو تو اصطبل میں بندھوا دی گئی تھی
آج صبح سے مقبول احمد والی کوٹھری صاف کراکے اس میں بندھوا دی گئی ہے
حد سے زیادہ دُبلی ہوگئی ہے۔ واحد بیگ کی زبانی معلوم ہوا کہ دس روز سے
زمین پر نہیں بیٹھی تھی مگر رات کو سنا ہے کہ زمین پر گھانس میں لوٹتی رہی۔
اُس کا پیٹ بہت سُوج گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ زہر بار کا خلل ہے مگر سائیس
کہتا ہے کہ اب سوجن بہت کم ہے۔ لید میں دانہ ادھ کچرا نکلتا تھا۔ کل کو
قاضی محمد زاہد کی معرفت ڈپو سے کسی سالوتری کو بلاکر دکھایا جائیگا۔ جو مصالح
قاضی جی کے ہاں ملتا تھا وہ اب بھی دیا جاتا ہے۔ اُن کا آدمی ابھی آیا تھا
اور کہتا تھا کہ اس کو جلاب ملیگا۔ آجکل ڈپو میں گھوڑے بہت بیمار ہیں اور
سنا گیا ہے کہ ساٹھ ستر کے قریب مر چکے ہیں۔ اس سبب سے گھوڑی

کی طرف سے کسی قدر تشویش ہے مگر اب امید ہے کہ وہ اچھی ہو جائے گی
نیچر صاحب کے ہاں اُس نے سردی بہت کھائی۔ اب بہت محفوظ جگہ
بندھ گئی ہے۔

میں اب اچھا ہوں ڈاکٹر انباشنی رام کا نسخہ برابر پیتا ہوں انہوں نے
ایک خاص قسم کا مرکب کوڈ لور آئل پینے کو کہا ہے۔ چنانچہ علیحدہ پرچہ جو اس
خط میں ملفوف ہے اس پر انہوں نے اس کا نام لکھ دیا ہے۔ اس کی ایک
بوتل ڈاکٹر رام سنگھ کی معرفت منگوا کر رہنے دینا۔ جب مع الخیر پانی پت آؤ تو
ساتھ لیتے آنا۔ جو بوتل تم نے پہلے بھیجی ہے وہ پانی پت میں رکھی ہوئی ہے
اسکو تم استعمال میں لانا (ڈاکٹر صاحب میری کتابیں منگوانی چاہتے ہیں اُن سے
کہہ دیا گیا ہے کہ دیوان اور شاید ایک آدھ اور کتاب ملجائے۔ اس کے سوا
اور کتابیں اب نہیں رہیں۔ پس مولوی سید عبد العلی صاحب کے ہاں سے ایک
دیوان اور اگر کوئی جلد مناجات بیوہ اور حقوقِ اولاد کی ملے تو وہ بھی منگوا لینا اور
اپنے ساتھ لیتے آنا۔ سید صاحب کا نہایت سخت تقاضے کا خط آیا تھا کہ
کانفرنس میں چلنا چاہیئے مگر میں نے جانے سے انکار کیا۔ تم نے اب تک
نہیں لکھا کہ کانفرنس میں یا بھائی اور ماموں سے ملنے جاؤ گے یا نہیں؟ اور
علاوہ ایامِ تعطیل کے کچھ اور رخصت کی درخواست کی ہے یا نہیں؟ میرے
نزدیک اب اُدھر جانا ملتوی رکھو۔ انشاء اللہ فروری کے آخر میں میں بھی
چلوں گا اُس وقت رخصت لے لینا۔ غالباً تصدق حسین تعطیل میں آویں گے
شاید آجکل میں اُن کا خط آوے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از کرنال۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء

سنا ہے کہ عبد العلی دلی میں آئے تھے اس سے مطلع کرنا +

۲۵۶- برخوردار - اسی وقت ڈاکٹر ابناشی رام کے توسط ڈپو
ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کو بلایا تھا - گھوڑی کو دیکھ کر کہا کہ یہ بہت جلد
مرنے والی ہے - اسکا علاج کرنا بے فائدہ ہے - رات سے اسکی حالت
بہت ہی بگڑ گئی - ڈاکٹر نے کہا کہ جو بیماری آجکل ڈپو کے گھوڑوں میں پھیلی ہے
یعنی رلپسنگ فیور - اسی میں یہ گھوڑی بھی مبتلا ہے اور اب اسکی یہ حالت
اس وقت اس کو باہر دھوپ میں گھاس پر ڈال رکھا ہے - امید نہیں کہ آج
رات پکڑے - اب تک اس کے علاج میں بہت دوڑ دھوپ کی گئی مگر اب
علاج موقوف کر دیا ہے - اطلاعاً لکھا گیا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از کرنال - ۲۲ دسمبر ۱۸۔

۲۵۷- برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
ڈاکٹر رابرٹ کی چٹھی کا جواب جہاں تک جلد ممکن ہو بھیجدینا چاہیے - اسکو شکریہ
یوں کرنا چاہیے کہ "میں کرنال چلا گیا تھا - وہاں سے پندرہ سولہ دن بعد آکر آ
عنایت آمیز چٹھی جسمیں پُرلطف خیالات مندرج تھے میں نے پائی - نہایت
خوشی کی بات ہے کہ اس چھوٹے سے قصبے کی ناچیز سوغات یعنی چاندی
موتی آپ نے پسند فرمائے - ان موتیوں کا بنانیوالا صرف ایک سونار ہے
جو بالکل ان پڑھ اور ایک معمولی آدمی ہے - وہ آپ سے یا کسی افسر یا حاکم
خط کتابت کرنے کی لیاقت نہیں رکھتا - صرف یہاں کے باشندے انگریزی
حکام اور افسروں کے لیے اس سے موتی بنواتے ہیں اور خود ہی اُنکے پاس
بھیجدیتے ہیں - آپ کو جس قدر موتی بنوانے ہوں آپ بلا تکلف لکھیے
فوراً آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی اور موتی بنوا کر آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں گے
اور جو قیمت موتیوں کی قرار پائے گی اُس سے آپ کو اطلاع دی جائے گی

موتی مختلف قیمت کے بنتے ہیں - پونے دو روپے فی تولہ اور دو روپے تولہ اور ڈھائی روپے تولہ اور اس سے بھی زیادہ قیمت کے بنتے ہیں مگر متوسط درجہ کے موتی دو روپیہ تولہ بنتے ہیں - بہرحال جتنے اور جس قیمت کے موتی آپ کو بنوانے منظور ہوں ان سے مطلع فرمائیے"۔

اِس مضمون میں جو کمی بیشی مناسب سمجھو اُسطرح لکھ کر روانہ کردو - کل اس بات کے دریافت ہونے سے نہایت افسوس ہوا کہ تمہاری ساری تنخواہ خرچ ہوجاتی ہے - اِس کا ضرور بندوبست کرنا چاہیئے - میرے نزدیک بالفعل گھوڑا خریدنا ملتوی رکھو اور جو گاڑی دلی میں خریدی ہے اسکو آغا صاحب کی معرفت فروخت کردو - اور دورہ یکہ پر یا بہلی میں کرتے رہو - صندل اور واحد بیگ کو قطعی موقوف کردو - اور کم سے کم پچاس روپیہ ماہواری ضرور بچانا چاہیئے - ۵۰ روپے تم گھر پر بھیجتے ہو - اسی روپیہ ماہوار سے زیادہ تمہارا ذاتی خرچ نہ ہونا چاہیئے جب تک ایک خاص مقدار بچت کی مقرر نہ کروگے اُس وقت تک ممکن نہیں کہ کچھ پس انداز ہوسکے - یعنی جس وقت تنخواہ وصول ہو اُسی وقت فوراً پچاس روپیہ یا جو مقدار تم قرار دو سیونگ بنک میں بھیجدو - باقی میں اپنی تمام ضروریات پوری کرو - اگر کسی مہینے میں زیادہ خرچ ہوجائے اُس کی کسر دوسرے مہینے میں نکالو - بغیر اس کے ہرگز کچھ بچت نہیں ہوسکتی - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۶ر جنوری ۱۸۹۶ء

قاضی محمد زاہد صاحب کی مبارکباد کا دلی شکریہ میری طرف سے ادا کردینا - آج جو کارڈ علی گڈھ سے آیا ہے اُس سے معلوم ہوا کہ شام بہاری جیلخانہ میں مرگیا سر سید کو سخت رنج ہوا ہے کیونکہ مقدمہ کو اس سے شاید صدمہ پہنچے +

۲۵۸ - برخوردار طال عمرہ - پھپوند کو خط لکھ بھیجا ہے - بھائی فیاض حسین صاحب کا

خط آیا ہے - کچھ اسباب مال گاڑی میں بھیج چکے ہیں اور کچھ بھیجنے والے ہیں انسپکٹر جنرل کا حکم آیا ہے کہ پنشن منظور ہے مگر جب تک دوسرا آدمی تجویز ہو کام کرنا ہوگا - وہ لکھتے ہیں کہ "دو چار چھ روز یا ہفتہ عشرہ میں سبکدوشی ہونیکی امید ہے" (اطلاعاً لکھا گیا - سید صاحب کا اول ایک تار غلام الثقلین کی بُلاوے میں آیا تھا اور ایک خط بھی اُس کے بعد آیا - معلوم نہیں کیا کام ہے ؟ غلام الثقلین کا ایک کارڈ مورخہ ۶ رجنوری منماڑ سے اور دوسرا مورخہ ۷ رجنوری شولاپور علاقہ سرکار نظام سے آج ہی پہنچے ہیں مگر حیدرآباد سے اب تک کوئی خط یا تار نہیں آیا - ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے فرزند علی اور تصدق حسین کے کارڈ آ گئے ہیں اور ملتان سے محب علی کا خط بھی آیا ہے - اُمید ہے کہ تم مع الخیر اتوار تک آؤ - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۰ رجنوری ۱۸۹۶ء

۲۵۹ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ .... آج برخوردار اخلاق حسین طال عمرہ کا خط بھی آیا ہے - گاگر کے تمہارے آنے کے بعد چیچک نکلی تھی - بہت تکلیف رہی - اب بعنایتِ الٰہی اچھا ہے - آخر شعبان یا اوائل شوال میں آنیکا ارادہ لکھا ہے - ابھی حقّن کی تعلیم کے لیے کوئی آدمی مقرر نہیں ہوا .... آج غلام الثقلین طال عمرہ کا خط حیدرآباد سے آیا ہے - ان کو فلک نما پر خاص نواب وقار الامراء بہادر کے پاس رہنا پڑے گا - چنانچہ وہ امید ہے کہ فلک نما پر چلے گئے ہوں گے - وہ ایک نہایت خوش آب و ہوا پہاڑ کا ٹیکرا ہے - نواب وقار الامراء نے تقریباً تیس لاکھ روپیہ اپنا صرف کرکے اُس قطعہ کو آباد اور سرسبز و شاداب اور سڑکوں اور باغوں سے آراستہ کیا ہے اور نہایت عمدہ عمارتیں بنوائی ہیں -

جنکی نظیر دوسری جگہ ہندوستان میں کم ہوگی۔ غالباً کھانے وغیرہ کا بھی کچھ فکر نہ کرنا پڑے گا اور سواری اور نوکر رکھنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ امید ہو کہ سو روپے بابت سفر خرچ کے بھی ملیں گے۔ غلام الثقلین نے صاف صاف نہیں لکھا کہ کیا کام کرنا ہوگا مگر یہ لکھا ہے کہ اس خدمت کو لوگ آرزو کر کے لیتے ہیں مگر نہایت نازک کام ہے وہ لکھتے ہیں کہ "جب سے میں وہاں جاؤں گا حاسد چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوں گے مگر خدا مالک ہے" تمہاری طرف سے آج اُن کو مبارکباد لکھدی ہے۔ انہوں نے لکھا ہو کہ نواب وقار الامرا اور سید علی حسن صاحب کا شکریہ مجھکو لکھنا چاہیئے اور سید علی حسن صاحب کی بے انتہا تعریف لکھی ہے۔

اگر ممکن ہو تو ڈائرکٹر صاحب بہادر کے ہمراہ ضرور آنا چاہیئے۔ اگرچہ سردی کم ہوگئی ہے مگر یہاں اموات کی تعداد کم نہیں ہوئی اور امراض کا وہی حال ہے۔ سردی سے جہاں تک ممکن ہو بچنا چاہیئے اور رات کو سوتے وقت بھی آگ رکھوانی چاہیئے تاکہ مکان کی ہوا گرم رہے۔ اور ہوائے سرد سے بہت بچنا چاہیئے۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۸ر جنوری سنہ ۱۸۹۶ء

دیگر آنکہ ماسٹر ولایت حسین صاحب کو حسب درخواست فرزند علی کے لکھ بھیجا تھا کہ اُس کا نام بورڈنگ سے خارج کردو مگر اسکول میں رہنے دو کیونکہ اُسکا اور اُس کے چچا کا ارادہ الہ آباد یونیورسٹی میں بھی امتحان دلوانیکا ہی لیکن آج ماسٹر ولایت حسین نے لکھا ہے کہ درصورتیکہ فرزند علی یہاں حاضر نہ ہوں گے اُن کا نام اسکول میں داخل نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اُس کا نام بورڈنگ اور اسکول دونوں سے خارج کردیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ الہ آباد

یونیورسٹی کا کورس انگریزی ایسا نہیں ہے جو پرائیوٹ طور پر تیار ہو سکے۔ پھر
یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپکی خواہش ہوگی تو اُس کو پرائیوٹ طور پر یہاں سے بھیجدیا
جاسکیگا۔ میرے نزدیک تو بڑی غلطی کی بات ہے کہ دونوں جگہ کی تیاری کیجائے
خدا جانے تصدق حسین نے کیا سوچا ہے جو ایسی صلاح دی ہے۔ میں نے
ولایت حسین کا کارڈ بجنسہ آج دیرہ کو روانہ کردیا ہے مگر اپنی طرف سے کچھ
نہیں لکھا اگر تمہاری رائے بھی میرے موافق ہو تو تم اُن کو لکھ بھیجو کہ الہ آباد کے
امتحان کا خیال چھوڑ دیں صرف پنجاب کے لیے تیاری کرائیں فقط

۲۶۰۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ برخوردار
غلام الحسنین کو جو کچھ تم نے لکھا ہے سمجھا دیا جائیگا۔ عبدالولی کا جوتا اگر تیار ہوگیا ہو
تو لیتے آنا۔ میں تم جانتے ہو کہ انگریزوں سے ملنے سے گھبراتا ہوں اس لیے تم
اپنی طرف سے کچھ میرا ذکر نہ کرنا اگر وہ خود پوچھیں تو مضائقہ نہیں۔ یہاں بھی بھائی
فیاض حسین صاحب کا خط آیا ہے وہی مضمون ہے جو تمہارے خط میں لکھا ہے۔ زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء

۲۶۱۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں اچھا ہوں
مگر جب سے کہ ناک اور حلق سے رطوبت اور بلغم بکثرت نکلنے لگا ہے۔ ضعف
روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ کچھ طاقت بخار نے سلب کی تھی کچھ رہی سہی زکام کی
نذر ہوئی۔ دماغ بالکل کھوکھلا ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر انباشی رام صاحب سے اگر
مناسب سمجھو تو یہ سب حالات بیان کرکے جو دوا وہ تجویز کریں وہ کسی مناسب
ذریعہ سے بھجوا دو۔ میرے نزدیک دس پندرہ دن کونین کا استعمال ہو تو
شاید ضعف کا تدارک ہو سکے اور کونین کے ساتھ دودھ کا استعمال بھی
ممکن ہوگا۔ بالفعل دودھ بسبب زکام کے موقوف کر رکھا ہے اور یخنی اچھی طرح

ہضم نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ بھی موقوف کر دی ہے لیکن دودھ کے لیے
ڈاکٹر صاحب اجازت دیں تو پھر شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اور یہ بھی پوچھنا
کہ سکاٹس ایملشن ایسی حالت میں پیا جائے تو کچھ مضائقہ تو نہیں ہے۔ عبدالولی
کی جوتیاں پھر ڈھیلی آئیں)...... صاحب کل آئے تھے وہ کہتے تھے کہ ان کی
قیمت معلوم ہو جائے تو میں لیلوں اُن کے پاؤں میں ٹھیک آتی ہے۔ مگر وہ
زیادہ قیمت کا جوتا پہننے والے نہیں ہیں۔ سوا روپیہ سے زیادہ کا شاید ہی
پہنیں۔ بہرحال بابو سے واجبی قیمت دریافت کرکے لکھ بھیجو۔ اگر انہوں نے
لے لی تو فبہا ورنہ واپس بھیجدی جائے گی اور اب عبدالولی کے واسطے جوتا
بنوانا موقوف رکھو اُسکو بازار سے ہندوستانی جوتا خرید دیا جائیگا۔ امید ہے کہ
عزیزی ولایت علی اب اچھی طرح ہوں گے۔ بھائی فیاض حسین صاحب کے
نام کچھ روپیہ آناؤ سے معرفت پولیس کے آیا ہوا ہے امید ہے کہ اُن کے
آنے پر وصول ہوگا۔ اگر تم دوا وہاں سے بھجواؤ گے تو شفاخانہ کی بوتلیں یہاں سے
واپس بھیجدی جائیں گی۔ زیادہ دعا۔

میں نے سنا ہے کہ منشی موہن لال کی بدلی دلی کی ہوگئی ہے۔ پہلے اس سے کہ
وہ دلی جائیں تم ایک آدھ بار ضرور اُن سے ملنا اور میری طرف سے نہایت
افسوس ظاہر کرنا اور یہ کہ میں کمزوری کیوجہ سے کسیطرح نہیں آسکتا ورنہ
خود آکر اُن سے ملتا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۰ر فروری ۱۸۹۶ء

۲۶۲۔ برخوردار۔ میں اسی وقت تمہارے نام مفصل خط لکھ چکا ہوں
مگر تمہاری والدہ کی طبیعت کا حال اس میں نہیں لکھا تھا۔ اُن کی طبیعت کا
حال پہلے سے کسی قدر بہتر ہے۔ ہریرہ دو دن سے پینا شروع کیا ہے

امید ہی کہ اس سے نفع ہوگا۔ روزے برابر رکھتی ہیں۔ ظاہرا حالت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۲۰ر فروری ۹۶ء

۲۶۳ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ کونین کی گولیاں پہنچیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ کل سے استعمال کروں گا۔ ضعف و ناتوانی کی کچھ حد نہیں رہی۔ بلغم کا اخراج بدستور اُسی کثرت سے چلا جاتا ہے اور بھوک بالکل نہیں لگتی۔ امید ہی کہ کونین کے استعمال سے انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ تمہاری والدہ کی طبیعت اب اصلاح پر آتی جاتی ہے۔ روزوں سے بتدریج کھانسی کم ہوتی جاتی ہے۔ شفاخانہ کی بوتل جسمیں پہلی بار دوا آئی تھی پیرجی کے ہاتھ بھیجتا ہوں۔ بھائی محمد علی صاحب سے ملو تو میری طرف سے برخوردار ولایت علی کا جی پوچھنا اور بھاوج صاحبہ سے کہدینا کہ برخورداری .... طال عمرہا بہت گھبراتی ہے۔ کبھی کبھی اسکی تسلی کے واسطے خط بھجواتی رہیں۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ - ۲۲ر فروری ۱۸۹۶ء

۲۶۴ - (برخوردار۔ جناب مولوی ذکاءاللہ صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہی کہ جس مطبع میں مجموعہ نظم حالی چھپا تھا وہاں ساٹھ ستر درخواستیں اس مجموعہ کی احاطۂ مدراس سے آئی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یونیورسٹی مدراس نے اس کو اپنے ہاں درس میں داخل کردیا ہے۔ چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ مولوی عبدالعلی کا گاؤں مصطفےٰ آباد ضلع کرنال میں ہے یا مظفر نگر میں اسلیے تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ اُن کو تم ایک کارڈ کے ذریعہ سے اطلاع دیدو کہ اس کتاب کے چھپوانیکی جلدی فکر کریں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۴ر فروری ۱۸۹۶ء)

۲۶۵ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ نانو خاں کے ہاتھ جو کچھ تم نے بھیجا تھا سب پہنچ گیا تھا ....

(کل مدراس احاطہ سے متعدد جوابی کارڈ اور درخواستیں مجموعہ نظم حالی اور دیوانِ حالی اور شکوۂ ہند کی آئی ہیں اور مجموعہ نظم حالی کی نسبت لکھا ہے کہ اس سال تقریباً ڈھائی سو نسخوں کی ضرورت ہوگی اور شکوۂ ہند کو بھی کسی امتحان کے کورس میں داخل ہونیکو لکھا ہے اور دیوان بی - اے کے کورس میں داخل ہوگیا ہے - ان کارڈوں کے جواب میں نے ابھی نہیں لکھے - تم کسی ذریعہ سے مولوی عبدالعلی صاحب کو مطلع کردو کہ اگر ممکن ہو تو نماز عید پانی پت میں پڑھیں تاکہ اس باب میں کہ کون کون سی کتاب چھپوانی چاہیئے مشورہ کرکے مدراس کے خطوں کے جواب لکھے جائیں)

میری طبیعت اب پہلے کی نسبت اچھی ہے - کھانسی اور بلغم بتدریج کم ہوتا جاتا ہے - امید ہے کہ تم عید کے عرفہ کو مع الخیر یہاں پہنچ جاؤ - گاڑی بن رہی ہے مگر ابھی اسکے تیار ہونے میں پندرہ بیس روز معلوم ہوتے ہیں بیلوں کا بھی ایک شخص نے جو حصار وغیرہ سے بیل خرید کر لایا کرتا ہے وعدہ کیا ہے کہ پانی پت ہی میں پسند کرکے جیسی جوڑی چاہو خرید لینا - حصار سے بیلوں کے منگوانے میں بڑی دقت ہوتی - اپنی خیر و عافیت اور یہ کہ کب آنیکا ارادہ ہے جلدی لکھ بھیجو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۷ مارچ ۱۸۹۶ء

۲۶۶ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ پہنچا - خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - چودھری ممتاز حسین بیکانیر سے کل آگئے ہیں آج وہ ملنے آئے تھے - میں نے اُنسے

کہہ دیا ہے کہ ۳۱ مارچ کو میں بھی تمہارے ساتھ کم سے کم ایک مہینے کے لیے چلوں گا۔ کیونکہ مجھے تنہا جانے میں بہت دقتیں معلوم ہوتی ہیں مگر آج کل گورنر جنرل اور اُن کے اسٹاف کی چڑھائی کے دن ہیں۔ اس سبب سے تانگے کا ملنا مشکل ہے اور بغیر تانگہ کے یکہ کی سواری میں مَیں نہیں جا سکتا غالباً آج ممتاز حسین میل ایجنٹ سے جو کالکا میں رہتا ہے دریافت کرینگے کہ ۳۱ کو تانگہ مل سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس نے اقرار کر لیا تو میرا جانا ممکن ہوگا بہرحال ۳۱ مارچ سے پہلے اگر بہ آسانی آ سکو تو ایک آدھ روز کے لیے آ جانا۔ اخلاق حسین کے پاس سے کوئی خط نہیں آیا۔ کل میں نے ایک اور خط بھیجا ہے اور اس میں بہت تاکید اُن کے بُلانے کی لکھی ہے۔ دیکھیے کیا جواب دیتے ہیں۔ اگر روانگی شملہ سے پہلے اُن کا خط آ گیا اور اُن کے آنیکی طرف سے اطمینان ہو گیا تو پھر شملہ جانا نہ ہو سکیگا مگر مجھے امید نہیں کہ وہ ستمبر کی تعطیل سے پہلے آویں۔ .... آج تصدق حسین کا کارڈ اُن کے گھر پر آیا ہے ۲۱ مارچ کا لکھا ہوا ہے۔ فرزند علی کے امتحان کی بابت لکھا ہے کہ انگریزی اور فارسی کا امتحان اچھا دیدیا ہے۔ کل ریاضی کا امتحان ہے۔ امید کامیابی ہے بشرطیکہ تاریخ و جغرافیہ کے امتحان میں پوری اُتر جائیں۔ تم نے یہ نہیں لکھا کہ انگلینو صاحب سے سرٹیفکٹ ملنے کا موقع ملا یا نہیں؟ بواپسی ڈاک اس امر سے اور نئے ڈپٹی کمشنر کی ملاقات کی کیفیت سے ضرور مطلع کرو مگر پوسٹ کارڈ پر نہ لکھنا۔ باقی خیریت ہے زیادہ دعا عبد الولی کو پانچ چار روز سے میں اپنے پاس بُلا لیتا ہوں صبح سے شام تک میرے پاس رہتا ہے لیکن اگر شملہ جانا ہوا تو لامحالہ اسکو مدرسہ میں بھیجنا پڑیگا۔ حافظ عمر خاں کی درخواست غالباً روانہ ہو گئی ہوگی۔ الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

۲۶۷ - برخوردار طال عمرہ - ہفتہ کو انشاء اللہ تعالیٰ ننھے خاں صاحب اور آ کا صاحب اور جناب منشی ذکاء اللہ صاحب اور شاید ایک دو صاحب اور یہاں آنے والے ہیں - دوپہر کی گاڑی میں آئیں گے اور رات کو قیام کریں گے اگر ممکن ہو تو ہفتہ کے روز دوپہر کی گاڑی میں تم بھی یہاں چلے آؤ - اطلاعاً لکھا گیا زیادہ دعا۔ الطاف حسین از پانی پت - ۲۶ مارچ ۱۸۹۶ء

۲۶۸ - برخوردار طال عمرہٗ - کل ننھے خاں صاحب اور منجھلے آکا صاحب اور جناب میرن صاحب دلی سے آنیوالے ہیں دوپہر کی گاڑی میں - تم بھی اگر ممکن ہو تو ضرور دوپہر کی گاڑی میں آنا اور نانو خاں کو اپنے ساتھ لانا کل بھی اسی مضمون کا ایک کارڈ روانہ کر چکا ہوں - زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت (۲۷ مارچ ۱۸۹۶ء)

۲۶۹ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اپنی خیر و عافیت اور گاڑی کی سواری کی کیفیت کہ اس میں خدانخواستہ کچھ تکلیف تو نہیں ہے اور نیز یہ کہ کیتھل کی تحصیل کا دورہ کب تک ختم ہو جائیگا جلدی لکھ بھیجو - کل پھپوند سے میرے خط کا جواب آیا ہے - بچے بعنایتِ الٰہی اچھے ہیں مگر اُن کی ماں کی ٹانگ میں ایک پھنسی نکل آئی ہے - جس کے سبب سے آنے میں توقف ہوا - انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ کے اندر اندر آنیکو لکھا ہے -

کل خواجہ صفدر علی کی گھوڑی کی ماں جو گیابھن تھی اور عنقریب بچہ دینے والی تھی اسکی نسبت سنا گیا ہے کہ وہ جنگل میں چر رہی تھی اور اس کا ایک بچھیرا ابھی اسکے ساتھ چر رہا تھا اور محافظ ایک طرف گھانس کھود رہا تھا - کچھ رانگھڑ مویشی لیے جاتے تھے - اُنمیں سے ایک گھوڑی کی ڈھاٹی باندھ کر اس پر چڑھ بیٹھا اور گھوڑی مع بچھیرے کے لیکر چنپت ہوا - تین چار روز سے

اس کی تلاش ہو رہی ہے مگر اب تک کچھ پتہ نہیں لگا۔ مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ آجکل قحط کے سبب خلقت کی نیتیں ڈانواں ڈول ہو رہی ہیں اور خاصکر علاقہ کیتھل میں جو نزدیک کا علاقہ ہے اس قسم کے لوگ جو مویشی کی چوری کرتے ہیں زیادہ ہیں اس لیے چاہیئے کہ بیلوں کی نگہداشت اچھی طرح کیجائے رات کو سفر ہرگز نہ کیا جائے اور منزل پر پہنچکر تا بمقدور محفوظ جگہ بیلونکو بند ہوا دیا جائے اور گاڑیبان کو تاکید کردی جائے کہ بیلوں کی خاطر خواہ چوکسی کرے۔ پرسوں عبدالولی کا ختنہ ہو گیا۔ خدا کی عنایت سے اچھا ہے مگر......... اکثر بلکہ ہر وقت ضدیں کرتا ہے اور ماں اور نانی اور دادی کو دق کرتا ہے۔ حافظ عمر خاں کے باب میں کچھ حکم آیا ہو تو اس سے بھی مطلع کرنا۔ اپنی خیر و عافیت واپسی تک جلد جلد لکھتے رہو۔ یہاں ہر طرح بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ تمہاری ماں پسلی طرف ہیں اور شاید دو تین روز اور وہاں رہیں۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۵ اپریل ۱۸۹۶ء

۲۷۰۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ آج چھٹی تاریخ ہے امید ہے کہ دسویں تک تم مع الخیر کرنال میں آجاؤ۔ اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ پہپوند سے اس مضمون کا خط آیا ہے کہ گاگر طال عمرہ کے چیچک نکلی ہے اور بخار اور پیاس کی بہت شدت ہے اسکی طرف سے سخت خلجان ہے وہاں گرمی بہت سخت پڑتی ہے۔ یہاں بھی گرمی کی شدت زیادہ ہوگئی ہے۔ تم جہانتک ممکن ہو گرمی اور لو کی گزند سے بچنا۔ چیچک کا یہاں بھی بہت زور ہے۔ شیخ جلال الدین کی جوان پوتی چیچک کے عارضہ میں فوت ہوگئی۔ خدا رحم کرے۔ میں نے کسی قدر آرام کا انتظام کرلیا ہے اور میں کام کرنے کے لائق ہوگیا ہوں۔ بھائی محمد علی اور ان کے متعلقین کرنال سے آگئے ہیں۔ تمہارے ماموں صاحب

دعا کہتے ہیں - زیادہ دعا -

الطاف حسین - ۶ مئی ۱۸۹۶ء

۲۷۱ - برخوردار طال عمرہ - چائے کا بنڈل جس وقت مع الخیر ادھر آؤ تو ساتھ لیتے آنا - برخوردار فرزند علی طال عمرہ کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ تعطیل کا زمانہ رائگاں نہ کھونا چاہیئے - تم یہ سمجھ لو کہ ڈیڑھ برس بعد امتحان دینا ہے اور اس عرصہ میں دو برس کی پڑھائی پوری کرنی ہے - اور امتحان بھی ایف - اے کا سب امتحانوں سے سخت ہے - پس تم کو یہ چاہیئے کہ ہر روز یہ سمجھو کہ امتحان کا دن ہے اور اپنی صحت کا خیال سب باتوں سے مقدم جانو - برخوردار محب علی طال عمرہ کو بہت بہت دعا - یہاں بعنایت الٰہی ہر طرح خیریت ہے اور ہر روز کم و بیش بوندا باندی ہو جاتی ہے - زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ اگست ۱۸۹۶ء

۲۷۲ - برخوردار طال عمرہ - تمہارا کارڈ عین انتظار میں آج پہنچا - تم نے دوسری یا تیسری نومبر کو یہاں آنا لکھا ہے - شاید غلطی سے بجائے اکتوبر کے نومبر لکھا گیا - یہاں بہر نوع خیریت ہے - کمرہ اور اس کے جنوب میں کوٹھری تیار ہو گئی ہے - آج کوٹھری پر کڑیاں پڑ رہی ہیں - انشاء اللہ تمہارے پہنچنے تک یعنی ۳ اکتوبر تک کچھ جزوی کام باقی رہ جائیگا - شاید استرکاری اور لپائی بھی ہو چکے گی - جوڑیاں چڑھنی باقی رہ جائیں گی - پرسوں سے بڑھئی بھی لگا لیے گئے ہیں - بھائی سید فیاض حسین صاحب بہت محنت کرتے ہیں - اخلاق حسین بخیریت ہیں - دونوں کی طرف سے تم کو دعا پہنچے - تمہاری والدہ دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں - اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۸ ستمبر ۱۸۹۶ء

۲۷۳۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ .... یہاں بہر نوع فضل الٰہی سے خیریت ہے کمرہ کا کام بالکل ہو چکا ہے۔ چونہ اور کہگل ذرا پھر یری بلکہ خشک ہو جائے تو کوبچی کرائی جائیگی۔ کواڑوں کی جوڑیاں بن رہی ہیں۔ سائبان جوڑیوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ تیار کرائے جائیں گے۔ جست کی چادر کی نسبت تصدق حسین شبہ ڈال گئے ہیں اسلیے مجھے جست کے سائبان ڈالنے میں تردد ہے۔ مگر برخورداری .... کو اصرار ہے کہ جست کی ناپیدار چادر کے سائبان ڈلوائے جائیں۔ تم اس وقت ایسے موقع پر ہو کہ اس امر کی بہ آسانی تحقیقات کر سکتے ہو کہ آیا فی الواقع جست میں بجلی کے کشش کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ مگر ہر کس و ناکس کی بات کا اسمیں اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ جو شخص الکٹرسٹی کے خواص سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو اس سے پوچھنا چاہیے۔

برخوردار .... کی رخصت اکتوبر کے آخر تک ہے۔ میری تو مصمم یہ رائے ہے کہ اُن کو .... نہ بھیجا جائے مگر اُن کی سسرال والوں کو اور نیز ہمارے عزیزوں کو اور شاید .... کو اسمیں تردد معلوم ہوتا ہے اگرچہ اُن کی لگی لگائی نوکری کو چھڑوانا بڑی دلیری کی بات ہے مگر میں کوشش کر رہا ہوں کہ جو حیثیت اُنکی .... میں ہے وہی حیثیت یا اُس سے بہتر پانی پت میں حاصل ہو جائے۔ اگر اسمیں کامیابی ہوئی تو آٹھ مہینے کے بعد اُن کا استعفا بھجوا دیا جائیگا ورنہ وہ نوکری پر چلے جائیں گے۔ میرے نزدیک جس طرح معقول نوکری پر باہر نہ جانا پست ہمتی ہے اسیطرح تھوڑی سی نوکری کے لیے گھر بار اور بال بچوں کو چھوڑنا اور گھر پر معاش کی کوئی سبیل نہ نکالنا پست فطرتی ہے۔ اس باب میں جو کچھ تمہاری رائے ہو اس سے

بہت جلد مطلع کرو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۹ر اکتوبر ۱۸۹۶ء

۲۷۴ - برخوردار طال عمرہ - آج عین انتظار میں تمہارا کارڈ پہنچا۔ خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ میں بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں مگر چونکہ دماغ بہت کمزور ہوگیا ہے کچھ کام نہیں ہوسکتا۔ بھائی فیاض حسین صاحب بھی بعنایتِ الٰہی اچھے ہیں۔ اخلاق حسین سے چار مہینے کی درخواستِ رخصت اور دِلوادی ہے حقن کی طبیعت دو تین روز سے کسی قدر علیل ہے۔ انشاء اللہ صحت ہوجائیگی تمہارے کمرۂ زیریں کی چھت سراسر بدلی گئی اور سب کام ختم ہوگیا۔ تین سائبان پڑ چکے ہیں۔ ایک سائبان شرقی کھڑکی کا پڑنا باقی ہے۔ کل انشاء اللہ وہ بھی پڑ جائیگا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ سب چھوٹے بڑے سلام و دعا کہتے ہیں۔ اپنی خیر و عافیت سے پھر بھی ایک آدھ دفعہ مطلع کرنا۔ مولوی عمر خاں کو آج اطلاع دیدی جائیگی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ر نومبر ۱۸۹۶ء

۲۷۵ - برخوردار طال عمرہٗ - یہاں بہمہ نوع خیریت ہے۔ تمہارا ارادہ یہاں کب تک آنے کا ہے اس سے مطلع کرو۔ کانفرنس میں چلنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے اور اگر ایک آدھ آدمی اور چلے تو اسکو بھی تیار رکھنا۔ یہاں سے شاید بھائی سید فیاض حسین صاحب بھی چلیں۔ قاضی محمد زاہد کو بھی کانفرنس میں چلنے کی تاکید کرنی چاہیئے ....

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۵ر دسمبر ۹۶ء

۲۷۶ - برخوردار طال عمرہٗ - کل ایک ارجنٹ تار نواب محمد اسحٰق خانصاحب کا آیا ہے کہ ہز ہائنس تم کو بلاتے ہیں اس کا جواب جلدی دیجیے - چنانچہ

میں نے کل ہی لکھ بھیجا ہے یعنی تار دیدیا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ
ایک ہفتہ میں یہاں سے چلو نگا پس غالباً ۵ ا کو یہاں سے چلنا ہوگا۔ اگر ممکن ہو تو تم ایک دو روز کیلئے ہو جاؤ
چند ضروری امور میں مشورہ کرنا ہے اور ایک ریلوے ٹائم ٹیبل جس سے
رام پور میں پہنچنے کے تمام اوقات معلوم ہوسکیں ضرور ضرور یاد کر کے
اپنے ساتھ لیتے آنا۔ تاکہ وہاں پہنچنے کے ٹھیک وقت سے اُن کو اطلاع
دیدی جائے۔ غلام ثقلین انشاء اللہ آج حیدرآباد سے چلیں گے اور شاید
میری روانگی سے پہلے یہاں پہنچ جائیں۔ بھائی فیاض حسین کا بھی ارادہ
رام پور بطور تفریح کے چلنے کا ہے۔ یہاں بہمہ نوع خیریت ہے۔ زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۶ء

۲۷۷۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
.... کا حال دریافت ہونے سے سخت قلق اور رنج اور افسوس ہوا ہے
اُس کے والدین اس قدر ناراض ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کو صرف اسقدر بھی
تحقیق ہوگیا کہ اس نے یہ لفظ منہ سے جھوٹوں بھی نکالا ہے تو ہمارا اُس کا
تعلق ہمیشہ ہمیشہ کو قطع ہوگیا (مگر یہ بات اُس سے کہنے کی نہیں ہے)
تمہارا خط بھائی فیاض حسین کے نام کل آیا تھا۔ آج اسی وقت وہ خط
اُنھوں نے مجھے دکھلایا۔ جسکو دیکھ کر نہایت رنج و افسوس ہوا۔ میں ایک خط
اُسکے نام کا تمہارے خط کے ساتھ ملفوف کر کے بھیجتا ہوں۔ اگرچہ یہ باتیں
محض بیسود معلوم ہوتی ہیں کیونکہ .... بہت بے عقل اور ناعاقبت اندیش ہے
اور ماں باپ سے اسکو ضد آپڑی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس حرکت سے
زیادہ کوئی چیز اُن کے دل پر صدمہ پہنچانے والی نہیں ہوسکتی۔ اس لیے
وہ اس کام کو ضرور کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ دل نہیں مانتا اس لیے

ایک فرض فرائض انسانی میں سے سمجھ کر کچھ کچھ باتیں اسکو لکھ بھیجتا ہوں - تم تخلیہ میں جبکہ اُس کی طبیعت حاضر ہو یہ خط اسکو دینا اور جب وہ خط پڑھ چکے تو دیکھنا کہ کچھ متاثر ہوتا معلوم ہوتا ہے یا نہیں اور اگر ممکن ہو تو کل اسکو اپنے ساتھ لیتے آنا وہ اپنی بہن کے ہاں یا ہمارے ہاں ٹھیر جائیگا اور جہاں تک ممکن ہوگا اسکو زبانی بھی سمجھایا جائیگا - اسکے بعد اسکو اختیار ہے جو چاہے سو کرے - امید ہے کہ کل شام کی گاڑی میں تم اور محب علی مع الخیر یہاں آجاؤ گے - برخوردار محب علی کو اور ...... کو دعا کہدینا - زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۲ فروری ۱۸۹۷ء

(نوٹ - جس خط کا اسمیں ذکر ہے وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے)

۲۷۸ - برخوردار سعادت اطوار ...... سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے کرنال چلے جانے کے بعد تمہاری نسبت ایسی افواہیں سنی گئی ہیں جو اول اول تو ہرگز باور نہ آتی تھیں مگر اب روز بروز اُن کا یقین ہوتا جاتا ہے اور نہایت اندیشہ ہے کہ تم اپنی ناعاقبت اندیشی سے کوئی ایسا فعل نہ کر بیٹھو جس کا تمام عمر تم کو پچتاوا رہے - اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ کر جو شخص دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے اسکے کئی سبب ہوتے ہیں بعضے اپنے مذہب میں کچھ برائیاں پاتے ہیں اور دوسرے مذہب میں اُن کو بہت سی خوبیاں معلوم ہوتی ہیں اس سبب سے وہ اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیتے ہیں - بعضے روپیہ - پیسے یا نوکری یا اور کسی لالچ سے اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب میں شامل ہو جاتے ہیں - بعض اوقات صرف کسی کی ضد سے یا کسی کے چڑانے یا جلانے کو لوگ ایسی

حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ گویا دوسرے کی بدشگونی کے لیے اپنی ناک کاٹ ڈالتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ تم نے ایسا ارادہ کس وجہ سے کیا ہے۔ اگر بالفرض تم نے اسلام میں کوئی نقص یا عیب معلوم کیا ہے اور عیسائی مذہب کو تمام مذہبوں سے بہتر پایا ہے اور مذہبی تحقیقات کے جتنے مراتب ہیں وہ سب طے کر لیے ہیں اور بالکل تمہارے دل میں شبہ و شک باقی نہیں رہا تو بھی تم کو اپنا مذہب چھوڑنے اور دوسرا مذہب اختیار کرنے میں ایسی جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ حالانکہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں تم نے مذہبی تحقیقات کی الف بے تے بھی ابھی نہیں پڑھی اور میرے نزدیک تم ہرگز عیسائی مذہب اس وجہ سے اختیار نہیں کرتے کہ تم نے اسلام کو برا مذہب اور عیسائیت کو اچھا یقین کر لیا ہے بلکہ میرے نزدیک تم کو انگریزی تعلیم کا شوق ہے اور اسکے حاصل کرنے کا مقدور نہیں ہے اس لیے تم نے یہ ذلیل اور نہایت نامردانہ تدبیر سوچی ہے کہ اس طرح پر انگریزی تعلیم حاصل کرنیکا موقع ملیگا۔ انگریزی تعلیم کی بیشک اس زمانہ میں بہت ضرورت ہے مگر نہ ایسی کہ مذہب اور دین جیسی عزیز چیز کو اس پر قربان کر دیا جائے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ عیسائی مذہب اختیار کرنے سے انگریزوں کی نظر میں تمہاری عزت زیادہ ہو جائے گی؟ یہ خوب یاد رکھو کہ نیٹوز کی اگر کچھ تھوڑی بہت عزت انگریزوں کے نزدیک ہے بھی تو عیسائی ہونے کے بعد اُن کی اتنی عزت بھی انگریزوں کی نظر میں باقی نہیں رہتی۔ وہ کسی نیٹو کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اُس نے مذہبی تحقیقات کر کے عیسائی مذہب اختیار کیا ہوگا بلکہ اُن کو یقین ہوتا ہے کہ محض لالچ اور طمع سے اس نے اپنا مذہب تبدیل کیا ہے اور اس لیے وہ اُس کو حلال خور اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل جانتے ہیں۔ بیشک چند

پادری صرف اس خیال سے کہ شکار جال میں پھنسا ہوا کہیں جال سے نکل نہ جائے
اور مشن میں انکی کچھ کارگذاری ثابت نہ ہو بظاہر ایک نیٹو کرسچن کی خاطر
کرتے ہیں مگر دل میں وہ بھی اسکو چمار اور حلال خور سے بہتر نہیں سمجھتے۔ اے
میرے عزیز! کیا تم یہ جانتے ہو کہ انگریزی تعلیم جو عیسائی مذہب اختیار کرکے
تم حاصل کرنا چاہتے ہو اس سے اب یا آئندہ تمہاری خوشی اور عزت زیادہ
ہو جائیگی۔ یقین جانو کہ خدانخواستہ اگر یہ حرکت تم کر بیٹھے تو تم کو زندگی کاٹنی
دشوار ہو جائے گی۔ نہ اپنی قوم میں تمہاری عزت باقی رہے گی اور نہ وہ قوم
جسکا مذہب اختیار کروگے تم کو عزت کی نظر سے دیکھے گی۔ افسوس ہے کہ تم
عیسائی مذہب کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہو اسلیے تم نے ایسا ارادہ کیا ہے
شاید تم کو معلوم ہوگا کہ تمام یورپ اور امریکہ میں روز بروز بے دینی اور الحاد
پھیلتا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عیسائی مذہب جو ان ملکوں میں جاری ہے
جوں جوں وہاں تعلیم پھیلتی جاتی ہے اسکی کمزوری اور بودا پن لوگوں پر
ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ تثلیث اور کفارہ کے مسئلہ کو کوئی تعلیم یافتہ ایک منٹ
کے لیے بھی تسلیم نہیں کرسکتا۔ اول اول ابتدائے عملداری انگریزی میں
بعض بعض اشخاص نے جو قوم کے شریف تھے عیسائی مذہب اختیار کیا تھا لیکن
جب سے ہندوستان میں تعلیم پھیلی ہے چماروں کے سوا یا قحط زدہ بچوں کے
سوا کوئی شریف اور عاقل اور تعلیم یافتہ آدمی اس مذہب کو اختیار نہیں کرتا۔
ہمارے وطن میں ملا سراج الدین اور اس کے بیٹے خیر الدین نے عیسائی مذہب
اختیار کیا تھا مگر دونوں نے نہایت نادم اور پشیمان اور تمام شہر میں بدنام
ہوکر پھر آخر کو اسلام اختیار کیا۔ اگرچہ وہ اسلام کی حالت میں مرے مگر شہر میں
لوگوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ خیر الدین کا چھوٹا بھائی ......

ابھی تک عیسائی ہے۔ اتفاق سے وہ عربی پڑھا ہوا تھا اسکو شن میں
معقول نوکری مل گئی اور گھر پر روٹی کا ٹھکانا نہ تھا اس سبب سے تھما رہا۔ مگر
اپنے ملک اور قوم میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ بخدا میں تم کو یہ باتیں
اس خیال سے نہیں لکھتا کہ میں مسلمان ہوں بلکہ صرف اس لیے لکھتا ہوں کہ
اگر تم یہ حرکت کر بیٹھے تو تمہاری زندگی تلخ ہو جائے گی اور حد سے زیادہ
پچھتاؤ گے اور اگر پھر اپنے مذہب میں آبھی گئے تو ہمیشہ لوگوں کی نظر میں حقیر
رہو گے۔ دوسرا مذہب اختیار کرنے کی معقول صورت صرف یہی نظر آتی ہے کہ
آدمی نہایت سچے دل سے ہر ایک مذہب کی تحقیقات کرے اور جب اُس کا
دل بالکل کسی خاص مذہب پر مطمئن ہو جائے اسکو اختیار کر لے۔ لیکن میں
نہیں خیال کر سکتا کہ تم نے آجتک اپنے مذہب کی بھی تحقیقات کی ہے یا نہیں؟
چہ جائیکہ دوسرے مذہبوں کی تحقیقات جسکے لیے کم سے کم چالیس یا پچاس
برس کی عمر درکار ہے۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ انگریزی تعلیم کیونکر حاصل کروں
ماں باپ مدد نہیں کرتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں بیس مثالیں ایسی
دے سکتا ہوں کہ نہایت مفلس اور بے مقدور لڑکوں نے جنکو بڑی عمر میں
تعلیم کا شوق پیدا ہوا اول نوکری کی اور تنخواہ میں سے جو بچت ہوئی اُس کو
جمع کرتے رہے پھر جب معقول رقم جمع ہو گئی تو نوکری چھوڑ کر مدرسہ میں داخل ہوئے
اور اپنی تعلیم پوری کی۔ بعضوں نے ساہوکاروں کو تمسک لکھدیے کہ ہم تعلیم
پانے کے بعد جب نوکر ہو جائیں گے تو تمہارا قرضہ مع سود ادا کر دیں گے چنانچہ
اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ مردانگی اور ہمت اور شرافت کی یہ باتیں ہیں یا یہ کہ
اگر تعلیم کا خرچ نہیں دیتے تو میں عیسائی ہوتا ہوں۔ کیوں شرافت اور سیادت
کے نام کو دھبا لگاتے ہو۔ کیوں دادا پر دادا اور اپنے جدِ امجد کی رُوحِ پُرفتوح کو

تکلیف دیتے ہو۔ کیوں اپنی زندگی کو تلخ کرتے ہو۔ اور کیوں اپنی حماقت اور بے وقوفی تمام عالم پر ظاہر کرتے ہو۔ اگر فی الواقع تمکو دینِ اسلام میں کچھ شبہات ہیں تو ایک آدھ روز کے واسطے یہاں چلے آؤ ...... کے ہاں یا ہمارے ہاں ٹھیرنا اور اپنے شبہات بیان کرنا۔ اگر کوئی اس کا جواب معقول نہ دے سکے تو پھر تمکو اختیار ہے چاہو مزید تحقیقات کرنا۔ چاہو ترک مذہب کرنا۔ یہ چند سطریں صرف تمہاری خیرخواہی کے لیے لکھی ہیں ان کو غور سے اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اور نفسانیت اور غصہ اور ضد کو دل سے نکال کر پڑھو اور پھر جو تمہارا جی چاہے سو کرو +

۲۷۹ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ تمام عشیرہ میں خیر و عافیت ہے - امید ہو کہ تم اور بھائی سید فیاض حسین صاحب آجکل میں یہاں آنیوالے ہونگے - مناسب ہے کہ بمبئی میل میں جو کہ ۹ بجے رات کے یہاں پہنچتی ہے نہ تم اور نہ بھائی صاحب اور نہ کوئی اور عزیز اور دوست ہرگز نہ آئے - پرسوں ایک سخت واردات ڈاکے کی ریل کی سڑک سے دلی طرف جو شہر میں آنے کا رستہ ہو اُس پر ہوئی ہے - کچھ اوپر نو سو روپیہ ایک مہاجن سے تین بدمعاشوں نے خوب زدوکوب کر کے زبردستی چھین لیا اس کے سوا کچھ زیادہ روپیہ پر موقوف نہیں ہے ایک آدھ آدمی کے کپڑے بھی اسی طرح چھین لیے - بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ صبح یا دوپہر کی گاڑی میں آنا چاہیے - زیادہ دعا - بھائی صاحب کو بہت بہت دعا و سلام -

راقم الطاف حسین عفی عنہ - ۲۹ اپریل ۱۸۹۷ء

۲۸۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہو کہ پرسوں تحصیل کا چپراسی ایک فہرست لایا تھا جسمیں چاروں طرف کے بسوہ داروں کے بیس بیس پچیس پچیس نام درج تھے اور میرا بھی نام لکھا تھا اور یہ لکھا تھا کہ

۱۶ر جون کو کرنال میں جشن جوبلی کی تہنیت کے جلسہ میں آکر شریک ہوں۔ اس سے زیادہ اس فہرست سے کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اگر ممکن ہو تو تم دریافت کر کے اطلاع دو کہ یہ کیسا جلسہ ہے اور کس غرض سے منعقد ہوگا اور اسمیں شریک ہونا ضروری ہے یا کوئی عذر پیش کیا جاسکتا ہے۔ بعد دریافت کرنے کے مجھے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ تم آٹھویں تک کہ جون کی دسویں ہو گی یہاں آجاؤ گے اُسوقت زبانی سب حال معلوم ہوجائیگا۔ خربوزے اگر شاہ آباد سے آسکیں تو ضرور اس قدر لانا کہ اخلاق حسین اور .... وغیرہم کو بھی بھیجے جاسکیں اور ہمارے گھروں کے آدمی بھی سیر ہوکر کھالیں۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ تمہارے گھر میں خدانخواستہ پھر کوئی دَورہ نہیں ہوا۔ کرنال میں گُڑھل کے پھول یا اُس کا شربت ضرور تلاش کرنا اور اگر بہم پہنچے تو اپنے ساتھ لیتے آنا۔ زیادہ دعا۔

بھائی سید فیاض حسین صاحب کیخدمت میں دعا و سلام۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۸ر جون ۱۸۹۷ء

۱۸۲۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ کل آم پہنچے تھے آج پوسٹ کارڈ وصول ہوا آم حسب تحریر تمہارے تقسیم کیے گیے۔ اخلاق حسین کے گھر کا اسباب روانہ کردیا ہے اور شیخ کلو کو پھر بلایا ہے۔ امید ہے کہ آجکل میں آجائیں گے۔ اُنکے آنے پر جسطرح ہوسکیگا اخلاق حسین کے متعلقین کو ہم دونوں پہونچا دینگے میں نے اپنا اسباب علی گڈھ بھیجنا وہاں سے واپس آنے پر موقوف رکھا ہے لہذا سردست ناؤ کی ضرورت نہیں ہے۔ کل یہاں کچھ بوندیاں پڑی تھیں پھر شام سے خاک اُڑنی شروع ہوئی۔ آج بجائے پانی کے ریت برس رہی ہے اور در و دیوار پر وحشت نمایاں ہے۔ خدا رحم کرے۔ الماری دلی سے

آگئی ہے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۹ رجون ۱۸۹۷ء

۲۸۲ - برخوردار - شیخ کلو کل انشاء اللہ تعالیٰ ایک بجے دن کی گاڑی میں یہاں پہنچ جائیں گے اور ارادہ یہ ہے کہ کل ہی رات کو ڈاک گاڑی میں ہم سب بھپوند کو روانہ ہو جائیں تمہاری بھابی اور دونوں بھتیجے تم سے ملنے کے آرزومند ہیں اگر ممکن ہو تو پہر چھ گھڑی کے لیے کل یہاں ہو جاؤ - باقی خیریت ہے - برخوردار فرزند علی طال عمرہ کو بہت بہت دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - یکم جولائی ۱۸۹۷ء روز پنجشنبہ

۲۸۳ - برخوردار طال عمرہ - میں مع سب ہمراہیوں کے مع الخیر علی الصباح دیبا پور میں اور وہاں سے آٹھ بجے کے قریب بھپوند پہنچا - اخلاق حسین بخیریت ہیں اور تم کو دعا کہتے ہیں اور ماموں صاحب کی خدمت میں آداب عرض کرتے ہیں - میں انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں تک یہاں سے چلوں گا اور ایک آدھ روز دلی میں ٹھیر کر پانی پت پہنچوں گا - زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از بھپوند ضلع اٹاوہ - ۳ رجولائی ۱۸۹۷ء

۲۸۴ - برخوردار طال عمرہ (سید صاحب کا خط اسی وقت آیا ہے تم کو اور مجھے ۲۲ راگست کے جلسہ میں بتاکید تمام بلایا ہے - تم جلدی لکھو کہ وہاں چلنے کا ارادہ ہے یا نہیں اور اگر ارادہ ہے تو کب چلو گے ؛ آج اٹھارویں ہے - زیادہ سے زیادہ ہفتہ کے روز دوپہر کی گاڑی میں یہاں سے چلنا چاہیئے - فرزند علی اور علی شیر آج یہاں پہنچ گئے ہیں - فرزند کو بخار ہے آج عبدالعلی کا خط رام پور سے مدت کے بعد آیا ہے خیریت ہے - اخلاق حسین اور انکی بیوی کچھ علیل ہیں اور مکان کی سخت تکلیف ہے - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ راگست ۱۸۹۷ء

۲۸۵ - برخوردار طال عمرہٗ - کل مدت کے بعد تمہارا کارڈ پہنچا شکر الٰہی ادا کیا گیا - پھپوند سے عرصہ دراز کے بعد پرسوں خط آیا ہے سب بخیریت ہیں - مگر والدۂ حقّن کسی قدر علیل ہے - حصار اور رام پور سے خط آئے ہیں - دونوں جگہ سے وبائی ہوا کی شکایت آئی ہے - خدا اپنے بندوں پر رحم کرے میں ایک کارڈ اس سے پہلے روانہ کر چکا ہوں امید ہے کہ پہنچا ہوگا - تم تا وقتِ مراجعت اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - دونوں لڑکیاں اور تمہاری بہن اور بھتیجی اور تمہاری والدہ اور تمہارے ماموں صاحب دعا و سلام کہتے ہیں - یہاں بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ ستمبر ۱۸۹۷ء

۲۸۶ - برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ - تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا - میں اس سے پہلے ایک مفصل خط تمہارے نام بمقام کرنال بھیج چکا ہوں پہنچا ہوگا - کانفرنس تو موقوف رہی مگر آفتاب احمد خاں صاحب پرانے طالب علموں کو بڑے دن کی تعطیل میں یہاں جمع کر کے بشراکت ہمد گر ایک ڈنر کرنا چاہتے ہیں غالباً تم کو لکھا ہوگا یا لکھیں گے .... میرا اسباب پرسوں وصول ہو گیا اور دہلی اور سلام پور جو پارسل روانہ کیے گئے تھے وہ بھی وہاں پہنچ گئے لیکن اخلاق حسین کے نام کا پارسل محمولہ جزِ اول و پارچہ دیگر اب تک وہاں نہیں پہنچا - امید ہے کہ وہ بھی آج کل میں پہنچ جائیگا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از علیگڈھ مدرستہ العلوم - ۶ دسمبر ۱۸۹۷ء

۲۸۷ - تمہارا کارڈ پہنچا خیر و عافیت معلوم ہونے سے اطمینان ہوا - میں شاید سر دست نہ آسکوں - میرا ارادہ اب بہت جلد لائف کے ختم کرنے کا ہے اور آنے جانے میں بہت وقت ضائع ہو جاتا ہے - مولوی

وحید الدین صاحب ابھی یہیں موجود ہیں ۔ مولوی مہدی علی خانصاحب اُن کو لینا چاہتے ہیں ۔ دیکھیئے جاتے ہیں یا نہیں ۔ اُن کا دلی ارادہ تالیف و تصنیف کے ذریعہ معاش پیدا کرنے کا ہے اور علی گڈھ ہی میں رہنا چاہتے ہیں ۔ میں نے ایک لفافہ دار خط اور ایک کارڈ تمہارے نام کرنال بھیجا تھا ۔ معلوم نہیں کہ تمکو ملے یا نہیں ؟ جناب شمس العلما کیخدمت میں تسلیم ۔ عزیزی محمد عنایت اللہ صاحبکو بہت بہت سلام اور دعا ۔ اُن سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے ۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از علیگڈھ ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۷ء

۲۸۸ ۔ برخوردار تصدق حسین غالباً ۲۶ر دسمبر کو کسی رئیس کے ساتھ جو بیمار ہیں اور علاج کے لیے دلی میں آتے ہیں پہنچیں گے ۔ اُنہوں نے مجھے لکھا ہے کہ حکیم عبد المجید خانصاحب کے نام کا ایک خط دِلی میں میرے پہنچنے سے پہلے بھیجدو ۔ سو اگر وہ تمہارے سامنے وہاں پہنچیں تو اُن سے کہدینا کہ خط کی کچھ ضرورت نہیں ۔ حکیم صاحب خاصکر پردیسیوں پر خاص توجہ فرماتے ہیں ۔ اور اگر کسی واسطہ کی ایسی ہی ضرورت ہو تو مخدومی منشی محمد کرم اللہ خانصاحب کو اپنے ساتھ حکیم صاحب کے ہاں لیجائیں ۔ وہ ضرور یہ تکلیف گوارا فرمائیں گے اور اُن سے بہتر اور کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا ۔ اگر تمہارا ارادہ یہاں آنے کا ہے تو آنے سے ایک آدھ روز پہلے اطلاع دینی چاہیئے ۔ شمس العلما کیخدمت میں تسلیم ۔ زیادہ دعا ۔

الطاف حسین از علیگڈھ ۔ ۲۴ر دسمبر ۱۸۹۷ء

۲۸۹ ۔ ایک کارڈ کل بھیج چکا ہوں ۔ بعد روانگی کارڈ کے معلوم ہوا کہ پارسیوں کی ٹیم جو بمبئی سے کرکٹ میچ کے لیے کالج میں آئی تھی ۔ کالج کی پارٹی نے ایک سو ساٹھ رن کی زیادتی سے اُن پر فتح پائی ۔ دسویں اور

گیارھویں دو دن بیچ رھا۔ دسویں کو میں بھی فیلڈ میں گیا تھا۔ کل جانے کا ارادہ کر رھا تھا کہ یہ خبر آئی کالج میں آج اس خوشی کی چھٹی دی گئی ہے۔ آٹھ دس تمغے کپتان اور لڑکوں کو دیے گئے ہیں جنمیں سے کپتان عبداللہ کو سونے کا تمغہ ملیگا۔ اس کی سب لوگوں کو نہایت خوشی ہوئی ہے۔ اب تک جتنے کارڈ میں تم کو یہاں سے لکھ چکا ہوں مولوی وحیدالدین فی کارڈ ایک سلام کہتے ہیں۔ محسن الملک عنقریب آنیوالے ہیں باقی خیریت ہے۔ پانی پت کی اور اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از علی گڈھ۔ ۱۲ر جنوری سنہ ۱۸۹۸ء

۲۹۰۔ برخوردار طال عمرہ۔ ابھی حیدر آباد سے ڈرافٹ تنخواہ سہ ماہی گذشتہ کا درست ہو کر آیا ہے۔ اس کا روپیہ یا تم بطور خود اور یا معرفت شمس العلما خان بہادر کے وصول کر کے آکا صاحب کی خدمت میں بھیج دینا۔ میں انشاء اللہ پرسوں پہپوند جاؤں گا۔ پانچ چھ روز بعد وہاں سے آکر دو ایک روز پھر علی گڈھ میں ٹھیروں گا۔ اسباب کل پانی پت روانہ کر دیا ہے۔ تھوڑا سا اسباب باقی ہے اسکو واپس آکر بھیجونگا۔ اس کے بعد دلی آؤں گا مگر مخدومی محمد کرم اللہ خانصاحب سے پہلے اجازت لے کر مجھے پہپوند میں اطلاع دو کہ وہ تمہارے ہاں ٹھیرنے سے راضی ہیں یا نہیں۔ اگر انہوں نے اجازت نہ دی تو میں انہیں کے مکان پر ٹھیروں گا۔ دلی آنے سے پہلے میں تم کو ٹھیک تاریخ روانگی کی اطلاع پھر دونگا۔ پہپوند میں خیریت ہے فرزند علی رڑکی میں خوش و خرم ہے۔ دو مہینے کا خرچ اسکو بھیجدیا ہے تم اپنی خیر و عافیت سے پہپوند میں ضرور اطلاع دینا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از علی گڈھ۔ ۸ر مارچ سنہ ۱۸۹۸ء

۲۹۱ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں مع الخیر وقتِ مُعیّنہ پر پانی پت پہنچا اور سب عزیزوں کو مع الخیر پایا - خط لکھنے میں اِس سبب سے دیر ہوئی کہ علی گڈھ کا آیا ہوا تمام اسباب نہایت ابتر حالت میں پڑا تھا - دو دن اسکی درستی اور ترتیب میں صرف ہو گئے - کل بمشکل شام کو پرلی طرف سب سے ملنے کو گیا تھا - آجکل میں کام کی کثرت سے گھبرایا جاتا ہوں مرثیہ لکھنا شروع کیا تھا وہ بھی بدستور ناتمام ہے (مارین صاحب کی چٹھی یہاں آ کر ملی - وہ کالج میگزین کے لیے وہی مضمون مانگتے ہیں جسکے لکھنے کا میں نے اُن سے اقرار کر لیا ہے - اہلِ پنجاب کے خط پر خط چلے آتے ہیں کہ سر سید کی لائف بہت جلد شائع کرو - ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ تین مہینے میں لائف شائع ہو گی یہ تو بہت زیادہ مدت ہے اگر آپ لاہور میں چلے آویں تو مہینے ڈیڑھ مہینے میں اصل لائف اور اُسکا انگریزی ترجمہ دونوں شائع ہو جائیں - اور یہ صاحب کون ہیں؟ عبد القادر سب اڈیٹر پنجاب آبزرور - جو آجکل علیگڈھ آئے ہوئے ہیں - مگر میں کسی کی ہرگز نہ سنونگا اور جب تک میرے حسبِ دلخواہ سر سید کی لائف مکمل نہ ہو گی اُسوقت تک اُس کا شائع ہونا نہیں چاہونگا - عربی میں ایک مثل ہے کہ "کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ کام کتنی دیر میں ہوا بلکہ سب یہ دیکھتے ہیں کہ کام کیسا ہوا" لوگ اس بات کا لالچ دیتے ہیں کہ جسقدر جلد لائف تیار ہو گی اُسی قدر کثرت سے فروخت ہو گی مگر اس بات کی مجھے مطلق پروا نہیں ہے - لائف عمدہ طور پر لکھی جائے اگرچہ اسکی ایک جلد بھی فروخت نہ ہو -

غلطی سے تمہاری تین کتابیں میرے ساتھ چلی آئی ہیں - ایک تاریخ ہند کا پہلا حصہ جو ہنود کے عہد کا بیان ہے - ایک رسالہ موسوم بہ "عروج" اور

ایک رسالہ سبز ترکاریوں کے بیان میں ۔ بھاوج صاحبہ اور .... انشاءاللہ عنقریب روانہ دہلی ہونگی ۔ اُن کے ہمراہ غلام السبطین شاید آویں گے ۔ اُن کے ساتھ تینوں کتابیں بھیجدو ۔ تانگا ٹمٹم کے لیجانے کو بھائی صاحب نے ایک آدمی تجویز کیا ہے ۔ شاید وہ آج یا کل گاڑی کو ہاتھ پر لیجائیگا اور اسی کے ساتھ سائیس گھوڑے کو لائیگا ۔ اس کے واسطے کوئی جگہ تجویز کر رکھنا ۔ یہ دونوں پڑاؤ در پڑاؤ شاید تین چار روز میں وہاں پہنچیں گے ۔ بھاوج صاحبہ غالباً آخر ماہ ذی قعدہ تک وہاں پہنچیں گی ۔ برخورداری .... طال عمرہا کو بہت بہت دعا کے بعد کہدینا کہ چلتے وقت میں نے تم کو کسی قدر اُداس اور بے لطف دیکھا تھا اب اپنے مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو کہ اب کیا صورت ہے ۔ تمہارا طوطا اچھا ہے اور خوب بولتا ہے ۔ سنا ہے کہ جس روز تم یہاں سے روانہ ہوئی تھیں اُس روز تمام دن اُس نے کچھ کھایا پیا نہیں اور سارے دن چُپ رہا مگر پھر وہ بات نہیں رہی اب خوب بولتا ہے اور خوش ہے ۔ تمہاری پھپھی اور .... دعا اور سلام کہتی ہیں .... کو کل پانچواں مسہل تھا ۔ اب اور کوئی مسہل نہیں ہوگا وہ بھی دلی آنیکو طیار ہے ۔ برخورداری .... اور .... طال عمرہما کو میری طرف سے اور سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے دعا پہنچے ۔ بہو کو دو تین روز سے بخار آتا ہے باقی سب بخیریت ہیں ۔ حیدرآباد کے رومالوں کے نمونہ پر بھائی صاحب نے چادریں نہایت عمدہ تیار کرائی ہیں ابتک ایسا عمدہ کوئی کپڑا تیار نہیں ہوا ۔ دس لُنگیاں تیار ہو جائیں تو دلی بھیجیں گے یا خود لاویں گے (مسٹر آرنلڈ کی سپیچ اور پایونیر کا جو فقرہ پنجاب آبزرور نے کوٹ کیا ہے اس کا ترجمہ کرا کے مجھے ضرور ضرور بھیجدو ۔ زیادہ دعا ۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۔ ۱۱ اپریل ۱۸۹۸ء

۲۹۲ - میں انشاء اللہ تعالیٰ (جیسا کہ تم کو میاں عنایت اللہ کے خط سے معلوم ہوا ہوگا) کل کا دن یہاں بسر کر کے رات کے بارہ بجے بمبئی میل میں علیگڈھ روانہ ہوں گا۔ امید ہے کہ تم بھی مع الخیر ستھویں اپریل کے جلسہ میں ضرور شریک ہوگے۔ جناب بھاوج صاحبہ مع برخورداری کے بھراہی برخوردار غلام السبطین اتوار کے روز ایک بجے دن کے روانۂ دہلی ہونگی۔ امید ہے کہ تمہاری غیبت میں کچھ دِقّت نہ ہوگی۔ وہ سواریوں کو ریل پر سے سوار کرا کے مکان پر لیجائیں گے تم گھر میں اطلاع کر دینا اور جو ضروری انتظام ہو وہ کر جانا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۵ راپریل ۱۸۹۸ء

۲۹۳ - اُمید ہے کہ سواریاں مع الخیر کل شام کو پہنچ گئی ہوں گی۔ میں نے آج مرثیہ کا مسودہ از سرِ نو صاف کر کے عزیزی محمد عنایت اللہ صاحب کے پاس بھیجدیا ہے۔ مگر میں نے اُن کو پانسو کاپیوں کے چھپوانے کو لکھا ہے۔ اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہزار سے کم نہ چھپوائی جائیں۔ تم اِس کارڈ کے پہنچتے ہی اُن سے کہہ دینا کہ ایک ہزار کاپیاں میرے لیے چھپوائیں۔ اور اگر مولوی عبد الاحد صاحب اپنے لیے زیادہ چھاپیں تو انکو بخوشی اجازت دیتا ہوں زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ راپریل ۱۸۹۸ء

۲۹۴ - اُمید ہے کہ مرثیہ کی کاپیاں آج لکھنی شروع ہوگئی ہوں گی میرے نزدیک ٹائٹل پیج اور مرثیہ کی جب تمام کاپیاں لکھی جاچکیں تو مولوی عبد الاحد صاحب سے کہکر اُن کو رجسٹرڈ پیکٹ کے ذریعہ سے میرے پاس بھجوا دو۔ میں اُن کو دیکھ کر اُسی دن واپس بھیجدوں گا۔ آج برخوردار غلام السبطین کے کارڈ سے سب کی خیر و عافیت معلوم ہوئی الحمد للہ یہاں خیریت ہے۔ گھوڑے کے سازکی اگر جلدی ہو تو لکھو تاکہ ریل میں بھیجدیا جائے۔ ورنہ بھائی صاحب

پانچ چار روز میں خود آئیں گے وہ لینے آئیں گے - گھر میں سب کو دعا - (آج مارین صاحب نے کل ٹیلیگرام جو سر سید کی تعزیت میں آئے تھے چھپے ہوئے میرے پاس بھیجدیے ہیں) - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۹ اپریل ۱۸۹۸ء

۲۹۵ - برخوردار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ گھوڑے کا زین مل گیا ہے اور کل اسکو بھائی فیاض حسین صاحب نے صاف کروا کے رکھا ہے - آجکل میں اگر کوئی چیڑ کا صندوق اسکے موافق گھر میں سے یا بازار سے مل گیا تو اس میں بند کر کے بذریعہ ریل گاڑی کے روانہ کیا جائیگا بھاوج صاحبہ جمعرات کو آنے والی تھیں - ابتک نہیں آئیں اور نہ اُن کے آنے کی کوئی تاریخ اور وقت تم نے لکھا - چاہیے کہ روانگی سے ایک روز پہلے ایک کارڈ بھیجدو - تمہارا بھی ایک آدھ روز کے لیے آنے کا ارادہ تھا اگر اُن کے ساتھ چلے آؤ تو اچھا ہے - اخلاق حسین طال عمرہ کا خط دس روز ہوئے جب آیا تھا - کھانسی کی بہت شکایت لکھی تھی اور والدۂ خلق طال عمرہ کا یہاں آنے کا ارادہ لکھا تھا - میں نے لکھ بھیجا تھا کہ اگر تم بھی پانچ چھ مہینے کی رخصت لیکر اُن کے ساتھ آسکو تو اُن کو یہاں آنا چاہیئے ورنہ نہیں - کیونکہ میں جب تک کہ سید صاحب کی لائف چھپ نہ لے - نہایت عدیم الفرصت رہوں گا اور مجھ سے تمہارے گھر کی متعلق خبر نہ لیجا سکیگی - اسکا جواب اب تک کچھ نہیں آیا - مرثیہ کی ابتک کاپی نہ لکھی جانی سخت افسوس کی بات ہے - لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ جہینے دو مہینے میں سر سید کی لائف اور اُس کا انگریزی ترجمہ دونوں شائع ہو جانے چاہئیں - جہاں چار پانچ صفحہ کی نظم چھپنے کے لیے مہینے چاہئیں وہاں کیونکر ایک ضخیم کتاب برس

دو برس سے کم میں چھپ سکتی ہے؟ اگر وہاں چھپنے میں دیر ہو تو تم مجھے لکھو تاکہ دوسرا انتظام کیا جائے .... زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء

۲۹۶ - برخوردار طال عمرہ - زنانی سواریوں کا یہاں سب کو انتظار ہے جو تاریخ اور وقت روانگی کا قرار پائے اُس سے ایک روز پہلے اطلاع دیدینی چاہیئے اور اس سے زیادہ بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ بھائی فیاض حسین صاحب کے ہمراہ ہی سب کو روانہ کر دیا جائے ورنہ تم کو خود ہمراہ آنا پڑیگا - محرم کی تعطیل میں غالباً تم یہاں ضرور آؤ گے - میری طبیعت کئی روز سے بہت بد مزہ ہے - دیکھتا ہوں کہ دو چار روز میں افاقہ ہو جائے تو خیر ورنہ چند روز کے لیے تبدیل آب و ہوا کروں یا دلی میں آؤں یا علیگڈھ جاؤں (سید صاحب کی لائف چھپوانے کی بڑی جلدی ہے - اُس کا دیباچہ لکھنا شروع کیا تھا - اب پانچ چار روز سے کچھ نہیں ہو سکتا اور دن گذرے چلے جاتے ہیں - خیال یہ تھا کہ کانفرنس کے جلسہ تک ساری کتاب چھپ کر تیار ہو جائے مگر طبیعت کا یہی حال ہے تو کچھ نہ ہو سکیگا) میرا کام تم جانتے ہو کہ معمولی نہیں ہے جب شروع ہو جاتا ہے تو مہینوں کی خبر لاتا ہے - اسی لیے میرا ارادہ نقل مکان کرنے کا ہے مگر ابھی پانچ چار روز دیکھتا ہوں کہ کیا صورت پیش آتی ہے - سبکو دعا و سلام -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ مئی ۱۸۹۸ء

۲۹۷ - تمہارا کارڈ پہنچا - شام کو انشاء اللہ تعالی ریل پر ڈولی وغیرہ کا سب انتظام ہو جائیگا - آج ایک لفافہ رجسٹرڈ تمہارے نام روانہ کیا گیا ہے اسکی تعمیل جلدی ہی کر دینا - مرثیہ کی کاپیاں دلی میں زیادہ تقسیم کرنی کچھ ضرور

نہیں ہیں۔ مولوی عبدالاحد صاحب سے فوراً کہلا بھیجو کہ لاگت جلدی لکھ بھیجئے اگر ممکن ہو تو کل ہی دو تین سو کاپیاں بلکہ چار سو کاپیاں دیوٹی شاپ میں بنام سید ولایت حسین صاحب منیجر روانہ کرا دو۔ اور مولوی صاحب سے لاگت دریافت کرکے اصل لاگت پر صرف اس قدر نفع لگا کر جس میں دو سو کاپیاں مفت تقسیم ہو جائیں اور ڈاک کا خرچ نکل آئے۔ کل ہی فی جلد مقرر کرکے سید ولایت حسین صاحب کو لکھ بھیجو۔ مجھے اسی وقت خیال آیا ہے کہ ۲۵ مئی کو کالج بند ہو جائیگا۔ پس جسقدر جلد ہوسکے وہاں کتابیں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ طالب علموں کو فوراً دیدی جائیں اور دو کم پچاس جلدیں میرے نام بھجوا دو باقی سب جلدیں اپنے پاس منگالو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء

تین جلدیں مولوی شبلی صاحب کے نام بمقام اعظم گڈھ بھیجدیں۔ ایک پر مولوی شبلی کا نام۔ ایک پر مولوی فاروق صاحب کا نام اور ایک پر خواجہ عزیز الدین صاحب کا نام لکھ کر بلا رجسٹری ایک ٹکٹ لگا کر بھیجدیں +

۲۹۸ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ اور مولوی عبدالاحد صاحب کا کارڈ دونوں اسی وقت وصول ہوئے سرسید میموریل فنڈ کمیٹی دہلی اگر مرثیہ کی کل کاپیاں خریدتی ہے تو میں بہت خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ اسکو کل جلدیں دیدی جائیں مگر سو کاپیاں دوستوں کو مفت تقسیم کرنے کے لیے رکھ لی جائیں اور فی جلد ۴/ پائی جو اصل لاگت ہے وہ کمیٹی کو یا مولوی عبدالاحد صاحب کو میری طرف سے دیدی جائے۔ ان سو جلدوں میں سے دو کاپیاں مجھے وصول ہو چکی ہیں دس حیدرآباد بھیجی گئی ہیں۔ تین جلدیں پنجاب آبزرور - پیسہ اخبار - اور

چودہویں صدی کو بھیجی گئی ہیں - تیس جلدیں تم کو وصول ہوئی ہیں - یہ سب مل کر ۴۵ جلدیں ہوئیں اب ۵۵ جلدیں مولوی عبدالاحد صاحب سے اور لے لو اور بحساب فی جلد ۴۰ پائی جیسا کہ اُنھوں نے مجھے اطلاع دی ہے سو جلدوں کی قیمت جناب آغا صاحب سے لیکر اُن کو دیدو اور باقی نو سو جلدیں کمیٹی کو دیدو - کمیٹی ان جلدوں کی اصل لاگت مولوی صاحب کو دیدے گی اور ۵۵ جلدوں میں سے تیس چالیس کاپیاں بہت جلد مجھے بھیجدو اور باقی تم یا خانصاحب رہنے دو - اور مولوی شبلی صاحب کے نام تین جلدیں جیسا کہ میں پہلے مکرر لکھ چکا ہوں بھیجدو - نانو خاں کو روز ڈھونڈواتا ہوں - اب تک وہ ملا نہیں - اب پھر آدمی بھیجتا ہوں - میری طبیعت ابھی تک درست نہیں ہوئی لکھنا پڑھنا بالکل بند ہے - زیادہ دُعا -

الطاف حسین عفی عنہ ۲۳ مئی ۱۸۹۸ء

نانو خاں کو عنقریب روانہ کروں گا +

۲۹۹ - خربوزے اُسی روز وصول ہو گئے تھے اور اکثر پھل خاصے نکلے - مرثیہ افسوس ہے کہ اب تک کہیں باہر نہیں بھیجا گیا اور میں چار پانچ روز ہوئے کہ لوگوں کو مرثیہ بھیجنے کی اطلاع دے چکا - میں اب بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں مگر گرمی کی روز بروز زیادہ شدت ہوتی جاتی ہے - اِس لیے کچھ کام نہیں ہو سکتا - تمھارے گھر کے لوگوں کا ارادہ جلد روانہ ہونیکا ہے مگر میں حیران ہوں کہ اُن کے ساتھ کس کو بھیجوں - میرے نزدیک ایک چھینٹا پڑ جانے کے بعد اُن کو روانہ ہونا چاہیئے کہ اس صورت میں اُن کو میں خود پہنچا دوں گا - انشاء اللہ .... زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۷ رجون ۱۸۹۹ء

۳۰۰ ۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
نانو خاں کل ہفتہ کے دن دوپہر کی گاڑی میں جو بعد چار بجے دن کے وہاں
پہنچے گی سوار ہوگا .... آئندہ منگل کے روز برخورداری کا
ارادہ یہاں سے روانہ ہونیکا ہے۔ ٹھیک اطلاع بعد میں دی جائے گی
اگر اس عرصہ میں ایک آدھ چھینٹا پڑ گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں خود اُن کے
ہمراہ آؤں گا۔ کل یا پرسوں منشی محمد یوسف کے بھائی ٹونک سے انشاء اللہ
خربوزے لیکر دلی میں پہنچیں گے۔ تمہارے مکان وغیرہ کا پتہ منشی جی نے
اُنکو لکھ بھیجا ہے۔ وہ خود تلاش کرکے تمہارے مکان پر خربوزے پہنچا دینگے
مگر تم دورہ پر ہوئے تو مشکل ہوگی۔

جناب منجھلے آغا صاحب سے ملو تو ان کی خدمت میں بعد سلام و نیاز کے
کہہ دینا کہ بالفعل چار سو روپے کانپور بھیجنے کی ضرورت ہے۔ اگر میرے
آنے سے پہلے یہ روپیہ کانپور کو روانہ ہو جائے تو بہت بہتر ہے اور چونکہ
آغا صاحب کو روپیہ کے بھیجنے میں تکلیف ہوگی تو تم چار سو روپے وہاں سے
لے کر خود بذریعہ منی آرڈر کے منشی رحمت اللہ رعد کے نام بھجوا دینا۔ اُن کو
سرسید کی لائف کے لیے کاغذ خریدنا ہے اور روپیہ کا سخت تقاضہ آرہا ہے
وہ تو پانسو مانگتے ہیں مگر پانسو کا اس وقت انتظام نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ
منی آرڈر میں خرچ زیادہ پڑیگا مگر اطمینان کے قابل یہی طریقہ روپیہ
بھیجنے کا ہے۔ نوٹس کے بھیجنے میں کسی طرح پورا پورا اطمینان نہیں
ہوسکتا۔ مرثیہ کے لیے برابر میرے پاس خط چلے آرہے ہیں۔ اگر
میموریل فنڈ کمیٹی اپنے نام سے اشتہار نہیں دیتی تو اس سے دست بردار
ہو جائے ہم اسکی اشاعت کا خود انتظام کریں گے [illegible]

نام میں نے تم کو لکھ کر دیے ہیں اُن کے پاس بہت جلد مرثیہ کی کاپیاں روانہ کردو۔ شمس العلما اور خانصاحب کی خدمت میں تسلیم - عزیزی محمد عنایت اللہ صاحب کو بہت بہت دعا و سلام

الطاف حسین از پانی پت - ۱۰ / جون ۱۸۹۵ء

۳۰۱- برخوردار طال عمرہ - میں مع الخیر کل رات کے ساڑھے آٹھ بجے کلکتہ میل میں پانی پت پہنچا - فرزند علی طال عمرہ بھی انبالہ سے اُسی ٹرین میں جسمیں ہم تھے سوار ہو گئے تھے اور میرے ساتھ ہی مع الخیر پانی پت پہنچے امتحان کا نتیجہ ۱۵ / جولائی تک معلوم ہوگا (ڈیپوٹیشن کو جو نمایاں کامیابی ہوئی ہے اور اہل پنجاب نے جس چاؤ اور اُمنگ سے چندہ دیا ہے اور جو مدارات ڈیپوٹیشن کی وہاں ہوئی ہے وہ تم کو شمس العلما کی زبانی مفصل معلوم ہوگی) اپنی اور متعلقین کی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - زیادہ دعا - برخورداریوں کو دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۴ / جون ۱۸۹۵ء

۳۰۲- برخوردار طال عمرہ - چودھری عنایت علی خاں کا تار ابھی کاندھلہ سے آیا ہے وہ نہایت سخت تقاضہ سے ہم کو وہاں بلاتے ہیں - پہلے تو ارادہ وہاں جانیکا فسخ کر دیا گیا تھا مگر آج مصمم ارادہ ہو گیا ہے کہ ۱۴ / جولائی روز پنجشنبہ کو ہم سب لوگ اُسطرف روانہ ہوں - اگر تم کل دن یا رات کو یا پرسوں صبح کو آسکو تو آب آؤ ورنہ جب ہم واپس آجائیں اُسوقت آنا - لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی آجاؤ اور اگر تین دن کی اتفاقیہ رخصت ملجائے تو پرسوں شام تک بھی آجانیمیں کچھ قباحت نہیں - تم بھی کاندھلہ چلے چلنا فرزند علی کے باب میں ضروری مشورہ کرنا ہے - میں نے آج ایک خط تصدق حسین کو بھی لکھا ہے اور چونکہ تم خود آنے والے تھے اس لیے تمہیں نہیں لکھا - یہاں بہمہ نوع خیریت ہے

بھائی فیاض حسین صاحب اب بعنایتِ الٰہی بخیریت ہیں اور تم کو اور تمہارے متعلقین کو سب دعا کہتے ہیں۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱؍ جولائی ۱۸۹۸ء

۳۰۳- ہم کل مع الخیر کاندھلہ میں پہنچے۔ چودھری عنایت علیخاں صاحب نے مہمانداری اور مدارات اس قدر کی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ وہ دوشنبہ کے دن رخصت کرنے کو کہتے ہیں۔ کل اپنے گاؤں لوئی سرائی میں لیجائیں گے پرسوں پھر واپس آکر رات کو یہاں ٹھیریں گے اور اترسوں کو انشاء اللہ پانی پت جائیں گے۔ تمہارے نہ آنے کا افسوس ہے۔ آجکل مولوی شمس الحسن اور مظہر الحق بھی رخصت پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج چار بجے شام کو میموریل فنڈ کے متعلق ایک مختصر جلسہ بھی ہوگا جسکے نتیجہ سے تم کو اطلاع دی جائے گی ایک دوا اور دیسری سٹیرنس صاحب کی تیار کردہ جسکا مفصل اشتہار مندرجہ روزنامہ اخبار دہلی سے معلوم ہوگا۔ دوکان اسے۔ برکت اینڈ کمپنی سوداگران چاندنی چوک سے ملتی ہے۔ جب تم مع الخیر آؤ تو اخبار مذکور میں اسکا اشتہار دیکھ کر ایک شیشیا اپنے ماموں صاحب کیلئے لیتے آنا۔ گھر میں سبکو دعا۔

الطاف حسین از کاندھلہ - ۱۵؍ جولائی ۱۸۹۸ء

۳۰۴- برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ تمہارا کارڈ میرے نام اور نور چشمی .... طال عمرہا کا کارڈ موسومہ برخوردار عبد الولی طال العمرہ پہنچا .... کے ہاتھ کا لکھا ہوا کارڈ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ وہ جب کبھی خط یا کارڈ یا مشق کے طور پر کچھ لکھیں تو پنسل سے کاغذ پر خط کھینچ دینے چاہئیں تاکہ ان کو سیدھی سطر لکھنے کی عادت ہو۔ اس زمانہ میں خوش نویسی اسی کا نام ہے کہ سطر بندی اور رُخ اور کرسی درست ہو۔ لکھتے لکھتے خط خود بخود

ایک صورت پکڑ لیگا۔ کبھی کبھی حساب کے سوالات بھی ان سے کرتے چاہئیں،
اور دونوں کے پاس سلیٹ پنسل ہونی چاہیئے۔

نالہ سے آج کا وعدہ ہے اب آدمی بھیجتا ہوں اگر آج روانہ ہوگیا توخیر
ورنہ کل تم کو اطلاع دوں گا۔ قند اور چائے یاد رکھنا۔ آجکل دوپہر کا سونا
ترک کر دیا ہے۔ سہ پہر کو زیادہ تکان ہوجاتی تھی۔ اسوقت بھی چائے
نہ پینے لگا ہوں۔

(تہذیب الاخلاق کی چوتھی جلد میں سرسید مرحوم کا ایک مضمون ہے جس کا
ہیڈنگ "بحث وتکرار" ہے۔ یہ مضمون انھوں نے غالباً اسپکٹیٹر سے
لیا ہے۔ مضمون کے آخر میں جہاں اپنا نام لکھا ہے وہاں "سی۔ الف۔ سیداحمد"
لکھا ہے۔ وہ اکثر مضامین پر اسیطرح اپنا نام لکھتے ہیں۔ کہیں اے۔ ڈی۔ سیداحمد
کہیں سی۔ الف۔ سیداحمد۔ کہیں کچھ اور کہیں کچھ۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے
کہ اصل مضمون تو اے۔ ڈی یا سی۔ الف کا ہے مگر اسمیں سیداحمد نے اپنی
طرف سے بھی کچھ اضافہ کیا ہے۔ بحث وتکرار کے مضمون میں سے صرف اسکا
پہلا پیراگراف یعنی اس کا ترجمہ مطلوب ہے۔ نامہذب مباحثہ کرنے والوں کو
کتوں سے تشبیہ دی ہے کہ اول اول اُن میں کس طرح چھیڑ چھاڑ شروع
ہوتی ہے اور آخر کو کہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ عزیزی عنایت اللہ
صاحب سے یہ کہدینا کہ تہذیب الاخلاق میں اس مضمون کو نہ دیکھیں بلکہ
بطور خود اس پیراگراف کا ترجمہ کردیں۔ انگریزی کی پانچ چار سطروں سے زیادہ
نہ ہوں گی۔ اور پایونیر میں جو سب سے پہلے سرسید کی وفات پر آرٹیکل
چھپا تھا اس میں سے وہی فقرہ جس کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا ترجمہ کراکے
بھیجدو۔ غالباً پایونیر کا وہ پرچہ اپریل کی ابتدائی تاریخوں میں یعنی چوتھی پانچویں

یا اسکے قریب نکلے گا مگر یہ دونوں ترجمے بہت جلد آنے چاہئیں۔ کام بہت تیزی سے چل رہا ہے اور جس مضمون کا موقع ہاتھ سے نکلجاتا ہے پھر اسکے لکھنے کی گنجائش کہیں نہیں رہتی۔ سر سید کی لائف کے جو فرمے تم لے گئے ہو اُن کو گھر میں دکھا کر یا تو احتیاط سے وہیں رکھنا یا کسی کے ہاتھ یا بسبیل ڈاک میرے پاس بھیجدینا۔ رجسٹری کرانے کی ضرورت نہیں۔ مولوی عبد العلی کو دے دینا وہ بھیجدینگے یا تم بھیجدینا۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور کام بہت باقی ہے۔ دیکھیے دسمبر تک کتاب ختم ہوتی ہے یا نہیں۔

رام پور کی امداد کا حال تمہاری تحریر سے اور نیز پیسہ اخبار سے مفصل معلوم ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سید احمد خاں کی روح کا تصرف ہے یا فی الواقع مسلمانوں کے دن پھرنے والے ہیں کہ ایک مسلمان رئیس با اختیار کو کالج کے ساتھ اس قدر ہمدردی پیدا ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ حکیم اجمل خاں اور نواب محمد اسحٰق خاں کو جزائے خیر دے یہ سب اُنکی کوششوں کا نتیجہ ہے سکرٹری شب کا معاملہ بھی نہایت خاطر خواہ طے ہو گیا ہے۔ اور مولوی سمیع اللہ خاں اور سید محمود میں بھی صفائی ہو گئی ہے۔ یہ سب علامتیں کالج کی آئندہ بہبودی کی ہیں اور گورنمنٹ کی توجہ اور اعانت سب سے بڑی فتح ہے۔ خدا تعالیٰ اس کام کا جیسا آغاز ہوا ہے ویسا ہی اس کا انجام کرے۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین از پانی پت (۵ اگست ۱۸۹۸ء)

۳۰۵ بر خوردار سعادت آثار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ برخورداری ...... طالعمرہا کی خیر و عافیت دریافت کر کے خاطر جمع ہوئی۔ اسکے بعد اب تک جو کیفیت مزاج کی رہی ہو اُس سے بہت جلد مطلع کرو

کل سے میری طبیعت بھی کسی قدر بے لطف تھی - آج سالٹ کا استعمال
کیا ہے تین چار دست آئے ہیں اب طبیعت اچھی ہے - مسٹر لارنس
عینک ساز نے دوسری عینک آج چھ ساعت روز ہوئے بھیجدی ہے -
مگر وہ بھی آنکھ پر نہیں لگی - تمہیں تکلیف تو ہوگی بہت جلد اُسکو ایک چٹھی
اس مضمون کی لکھ بھیجو کہ یہ عینک بھی آنکھ پر نہیں لگی اور معلوم نہیں کہ اگر
اسکو بدلوایا جائے تو تیسری عینک بھی ٹھیک لگے گی یا نہیں - اس لیے
اب یہ رائے قرار پائی ہے کہ بالفعل اس عینک کو تو واپس کردیا جائے اور
آپ اس کے عوض ایک رنگین نہایت عمدہ عینک جو ہر آنکھ پر لگ سکے اور
آنکھ سے کم یا زیادہ نہ دکھائے اس عینک سے کم قیمت کی یا اسی کے برابر
قیمت کی ایسی بھیجدیں کہ دھوپ یا لیمپ وغیرہ کی روشنی میں اسکو لگالیا جائے
تو روشنی آنکھ کو ناگوار نہ گذرے - مجھے اسکی بہت ضرورت ہوتی ہے
آنکھ کی بینائی کچھ اس قسم کی ہے کہ روشنی کی تاب نہیں لاسکتی مگر عینک کے
تال ایسے ہلکے رنگ کے ہوں کہ سفید اور رنگین تالوں میں کچھ خفیف سا
فرق ہو اور تال خاص پیبل کے ہوں - پس اگر آپ ایسی عینک بھیج سکیں
تو مجھے اطلاع دیجیے تاکہ میں آپ کی عینک واپس بھیجکر رنگین عینک منگوالوں
اور لکھنے پڑھنے کے لیے جو عینک کی ضرورت ہے وہ اس وقت لےلیجاؤنگی
جب کبھی آپ اس طرف کا دورہ کریں گے - میں دلی یا کرنال میں بشرطیکہ
آپ مجھے اطلاع دیدیں گے آپ سے مل سکونگا - یہاں سب طرح
خیریت ہے - مسٹر بک نے فرزند علی کی سفارش میں پرنسپل رڑکی کے نام
چٹھی لکھ کر میرے پاس بھیجدی تھی اور بہت عمدہ سفارش کی تھی - وہ چٹھی
میں نے فرزند علی کے پاس رامپور بھیجدی تھی - کل رڑکی سے اُن کا خط

آیا ہے کہ میں پرنسپل کے پاس چٹھی لے کر گیا تھا اُنھوں نے چٹھی پڑھ کر میرا حال پوچھا کہ تم کون سی کلاس میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ اور امتحان وغیرہ کے حالات پوچھے۔ بعد دریافت کرنے کے ان کو رخصت کر دیا۔ ابھی تک کچھ جواب نہیں دیا۔ غالباً وہ رزلٹ کو دیکھ کر اندازہ کریں گے کہ فرزند علی کو لے سکتے ہیں یا نہیں۔ بک صاحب نے اپنی چٹھی میں پرنسپل کو یہ بھی لکھا تھا کہ جس نمونہ کے طالب علم آپ لینا چاہتے ہیں فرزند علی ٹھیک اسی قسم کا طالب علم ہے۔ زیادہ دعا۔ برخورداری .... طال عمرہم کو بہت بہت دعا حمید اور اشرفی کو ماوجب۔

الطاف حسین از پانی پت۔ یکم ستمبر ۹۸ء

۳۰۱۔ فرزند علی طال عمرہٗ کا حال اب تک معلوم نہیں ہوا۔ رامپور سے کسی خط کا جواب نہیں آتا۔ سہارنپور کے خط سے معلوم ہو گیا کہ وہاں نہیں گیا رڑکی کے خط سے معلوم ہوا کہ ۲۸؍ اگست سے اُس کا کوئی خط وہاں نہیں پہنچا حالانکہ قرین قیاس یہ تھا کہ وہ مرزا احمد بیگ سے اپنے باب میں کئی بار خط کتابت کرتا۔ انور حسن کے پاس بھی کوئی خط نہیں آیا۔ رضا رااللہ دلی میں ہوں گے اُن سے بھی پوچھ لو کہ اس کا کوئی خط اُن کے نام آیا ہے یا نہیں۔ رام پور کے علاقہ میں ٹپوائی تک تار نہیں جاتا۔ اسلیے پوسٹ آفس نے تار بھیجنے سے اِنکار کیا۔ عجب تشویش میں جان گرفتار ہے۔ کل سے کام کاج سب بند ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۳؍ ستمبر ۹۸ء

۳۰۲۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ تم نے بہت اچھا کیا .... کا روپیہ دلوا دیا۔ جناب بھاوج صاحبہ کے زخم قریب اندمال کے ہیں۔ انگور بندھتا

آتا ہے ۔ امید ہے کہ بالنسات دن میں غسلِ صحت کرلیں گی ۔ تمہارا خط وہاں
بھیجدیا ہے ۔ برخورداری کے لیے جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو جنابِ آکا صاحب
سے لیکر دیدینا اور مجھے مطلع کردینا ۔ ڈیرہ غازی خاں کو خط بھیجدیا جائیگا
برخورداری سے کہدو کہ استقلال کے ساتھ مہینے دو مہینے حکیم صاحب کی
دوا کا استعمال کرو جب فائدہ ہوگا ۔ یہ طریقہ اچھا نہیں ہے کہ ایک دن کچھ
شکایت ہوگئی تو دوا سے اعتقاد جاتا رہا ۔ بھائی فضل احمد صاحب کا خط پرلی طرف
بھیجدیا ہے ۔ شام کو انشاء اللہ میں بھی جاؤں گا .... کے متعلق
جو حالات تم نے لکھے ہیں اُن کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا ۔ لازرس نے بہت سے
ٹیسٹ گلاس بھیجدیے تھے ۔ انہیں سے ایک کے موافق عینک منگوائی ہے
امید ہی کہ عنقریب آجائیگی ۔ سب کو دُعا ۔ بھائی صاحب کو یہ خط دکھا دینا ۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۸ء

۳۰۸ ۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
فرزند علی کے باب میں جو اخیر چٹھی پرنسپل رڑکی کالج نے بک صاحب کو
بھیجی تھی اُسکے مضمون سے میں غالباً تم کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ خلاصہ
اس کا یہ تھا کہ فرزند علی کا نام امیدواروں میں لکھ لیا گیا ہے مگر جو نمبر اُس نے
حاصل کیے ہیں اُن سے یہ امر ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ جتنے طالب علم فیس پر
لیے جائیں گے اُن میں فرزند علی بھی شامل ہوسکے ۔ اِس چٹھی کے بعد پھر
کوئی اطلاع فرزند علی کے باب میں نہیں آئی ۔ اب کالج عنقریب کھلنے والا ہی
اور فرزند علی کا دلی ارادہ یہ ہے کہ رڑکی میں جاکر پھر داخلہ کے امتحان کی
تیاری کرے اور سالِ آئندہ میں پھر امتحان دے وعلیٰ ہذا القیاس اگر
پھر بھی کامیاب نہ ہو تو اسیطرح پھر تیاری کرے ۔ یہاں تک کہ داخلہ کے

امتحان میں کامیاب ہو جائے یا جبراً اسکو امتحانِ داخلہ میں نہ بٹھایا جائے
حال اس کا یہ ہے کہ انگلش میں اسکی کمزوری ناقابلِ تدارک ہے کیونکہ اُس کی
طبیعت کو لٹریچر سے مطلق مناسبت نہیں اور اس لیے وہ نہ اس پر زیادہ
محنت کر سکتا ہے نہ اس میں ترقی کر سکتا ہے اور داخلہ کے امتحان میں اکثر
گریجویٹ اور انڈر گریجوئٹس سے مقابلہ ہوتا ہے اِس لیے مجھے بہت ہی کم
امید ہے کہ وہ اور سینیر کلاس کے داخلہ میں کامیاب ہو جائے اور پھر دو برس کے
ششماہی اور سالانہ امتحانوں میں برابر کامیاب ہوتا رہے۔ سب اور سینیر
کلاس کے لیے تیاری کرنے سے وہ صاف انکار کرتا ہے اور اسکو حقیر جانتا ہے
دفتر کی نوکری کو وہ پسند نہیں کرتا۔ پولیس کی نوکری کو اور ڈاکخانجات کے
معائنہ کی نوکری کو البتہ پسند کرتا ہے۔ پولیس کی نوکری سخت جوابدہی کی
نوکری ہے اور اس کے لیے بہت ہوشیاری اور چالاکی درکار ہے اور
جب تک کوئی اور صورت ہونی ممکن ہو میرے نزدیک اول ہی پولیس میں
جستجو کرنی ٹھیک نہیں ہے۔ تم یہ لکھو کہ محکمۂ ڈاک میں تم اُس کے لیے
سلسلہ جنبانی کر سکتے ہو یا نہیں؟ میرے نزدیک اگر سردست بیس پچیس
کی آسامی بھی سر رشتہ ڈاک کے معائنہ کے صیغہ میں اسکو ملجائے تو بہت ہی
غنیمت ہے۔ آئندہ اگر وہ کچھ لیاقت ظاہر کرے گا تو ممکن ہے کہ ترقی بھی ہو جائے
اگرچہ تمہاری عادت ایسے امور میں پڑنے کی نہیں ہے مگر اس کے سوا کہ تم اس
باب میں سلسلہ جنبانی کرو اور کوئی بات خیال میں نہیں آتی۔ ایک خط
کل بھیج چکا ہوں۔ بھائی خواجہ فضل احمد صاحب سے یاد کر کے یہ کہدینا کہ
ریل پر جو تم کو آٹھ آنے کسی نے دیئے تھے وہ صاجبداد خاں کے عزیز
عمر خاں نے ولایتی اناروں کے لیے بھیجے تھے۔ ضرور ضرور اُن کے انار

لیتے آنا۔ باقی سب عزیزوں کو دعا و سلام

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۶ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء

۳۰۹ ۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ بہت دن سے کوئی خط تمہارا نہیں آیا۔ اپنی خیر و عافیت اور متعلقین کی خیریت سے جلدی مطلع کرو۔ فرزند علی کے باب میں جو کچھ میں نے لکھا تھا۔ اُسکی نسبت جو کچھ رائے قرار پائی ہو اس سے بھی مطلع کرو۔ فینائل کی بوتلیں بلکہ ایک پورا کنسٹر لے کر اُس میں سے کچھ وہاں کے لیے رکھ لینا اور باقی یہاں بھجوا دینا پچھلے دنوں میں تقریباً پندرہ سولہ چوہیاں خاص ہمارے مکان میں بدفعات مری ہوئی نکلیں ۔ اب پانچ چھ روز سے کوئی چوہا یا چوہیا مردہ برآمد نہیں ہوئی ایک بوتل فینائل کی کرنال سے منگوائی تھی اسکو سارے گھر میں کونے کونے میں پانچ سات روز سے چھڑکنا شروع کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اسی کے باعث سے اب مری ہوئی چوہیاں نہیں نکلتیں یا کوئی اور وجہ ہے۔ بہرحال اپنی طرف سے احتیاط کرنی ضرور ہے۔ کنسٹر کے ساتھ ایک بنڈل چائے کا بھی بھائی فضل احمد صاحب کے ہمراہ بھیجدینا .... کے باب میں اب یہ صلاح قرار پائی ہے کہ انشاء اللہ غلام الثقلین بڑے دن کی تعطیل میں آوینگے اور اسکو اپنے ساتھ لیجاویں گے۔ حیدرآباد بھیجنے کے کاغذات اسی لفافہ میں بھیجتا ہوں ۔ رسید میں مہینہ اور سنہ درج ہے۔ اس کے موافق چٹھی میں بھی درج کر دینا اور لکھدینا کہ سہ ماہی پوری ہوگئی ہے تین مہینے کی تنخواہ بھیجدیجئے اور سرٹیفکٹ پر تاریخ اور دستخط ثبت کر کے جلدی روانہ کر دینا۔

بھائی فضل احمد صاحب سے بعد دعا و سلام کے کہدینا کہ .... کا

جواب آگیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں بدل وجان مقبول حسین کے لیے کوشش کروں گا۔ مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نمبر وار ترقی دیتے ہیں اور ابھی مقبول حسین کا نمبر نہیں آیا ہے البتہ وہ قائم مقام باضابطہ ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ ملک محمد خاں جو بافضل صاحب پٹیلے کی نائب تحصیلداری پرجاتے ہیں۔ انکی قائم مقامی کے لیے میں نے مقبول حسین کے واسطے سپرنٹنڈنٹ سے کہدیا ہے زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ر اکتوبر ۹۸ء

۳۳۱ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - الحمدللہ کہ فرزند علی کو اور سیر کلاس میں داخل کرلیا گیا - وہ تمہارا خط آنے سے ایک روز پہلے رڑکی روانہ ہوگیا تھا - اس ارادہ سے کہ ایک سال پھر داخلہ کے امتحان کی تیاری کروں - میں نے فوراً اسکو اطلاع دیدی - چنانچہ آج اس کا خط سہارنپور سے آگیا اور وہ رڑکی پہنچکر اپنی منظوری کی اطلاع پرنسپل صاحب کو دیگا۔ تم ایک چٹھی میری طرف سے بلور شکریہ کے بک صاحب کو ضرور لکھ بھیجنا۔ جنکی سفارش کا یہ نتیجہ ہوا ہے - تمہاری والدہ آنے کو تیار ہیں - غالباً دسہرہ کی تعطیل میں جب تم مع الخیر آؤ گے اُس وقت تمہارے ساتھ جائیں گی - بھائی فیاض حسین صاحب کی گھڑی اگر وصول ہوگئی ہو تو ساتھ لیتے آنا - گھر میں برخورداری .... طال عمرہم کو بہت بہت دعا کہدینا - پکانے والی کی تلاش درپیش ہے - شاید تمہارے آتے تک کوئی عورت بہم پہنچ جائے - زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۵ء

۳۳۲ - برخوردار طال عمرہٗ - آج جو تمہارا کارڈ بھائی فیاض حسین کے نام آیا ہے اُس سے معلوم ہوا کہ خدانخواستہ اُسی درد کی کسک پھر معلوم

ہونے لگی ہے جو پارسال اِن دنوں میں کرنال میں ہوا تھا - اِس کی بہت جلد تدبیر کرنی چاہیئے - اور جب تک پورا اطمینان نہ ہوجائے دَورہ ملتوی رکھنا چاہیئے - میرے نزدیک اگر یہ التزام ہمیشہ رکھو کہ دَورہ میں ہر روز میل دو میل پیدل چلا کرو تو خدا کی ذات سے امید ہے کہ یہ شکایت کبھی نہ ہو - اپنے مزاج کی کیفیت سے فوراً اطلاع دو - بھائی محمد علی صاحب پانچ چھ روز سے قے اور دست میں مبتلا ہیں - نہایت نحیف ہو گئے ہیں - رات سے فی الجملہ افاقہ ہے مگر بالکل شکایت رفع نہیں ہوئی - ولایت علی ایکدن کو آئے تھے آج واپس جاتے ہیں اور ایک مہینے کی رخصت لے کر آنے کا ارادہ ہے بھائی فیاض حسین بھی جب تک کہ اُن کو کل آرام نہ ہوجائے نہیں آسکتے کل برخوردار محب علی کے آنے کی بھی خبر ہے - زیادہ دعا - گھر میں سبکو دعا و سلام پہنچے -

الطاف حسین از پانی پت - ۲ر نومبر ۱۸۹۸ء

مجھے پانچ روز سے زکام اور کھانسی کی بہت تکلیف ہے مگر کوئی تردد کی بات نہیں ہے - سِوائے اِس کے کہ لکھنا پڑھنا موقوف ہوگیا ہے اور کوئی حرج نہیں ہے +

۳۱۲ - بھائی محمد علی کی طبیعت بدستور بیمار چلی جاتی ہے - دست اور پیچش اور اس کے ساتھ پانچ چھ روز سے ہچکی لگی ہوئی ہے - آج کیاسٹر آئل دیا گیا ہے - ولایت علی اور حامد علی موجود ہیں - مرض میں کسی طرح تخفیف نہیں ہوتی - میں اچھا ہوں کھانسی اور زکام کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے - بہت دیر میں آرام ہوگا مگر کچھ زیادہ تکلیف نہیں ہے - تم دلی میں پہنچکر اپنی خیر و عافیت ضرور لکھنا - زیادہ دعا - الطاف حسین از پانی پت - ۱۰ر نومبر ۱۸۹۸ء

۳۱۴- برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ امید ہے
کہ تم اور بھائی اور بھاوج صاحبہ کل مع الخیر دلی پہنچ گئے ہوں گے - کل شام کو
برخوردار غلام الحسنین کی زبانی معلوم ہوا کہ لالہ نندکشور رخصت پر جاتے ہیں -
اور اُن کی جگہ صاحب انسپکٹر کا ارادہ تم کو مقرر کرنے کا ہے - اُن سے
کرنیل محمد اکرم خانصاحب نے شاید خود ہاروے صاحب سے سُن کر کہا تھا -
اور پیارے لال کلرک کے فحوائے کلام سے بھی اُن کو ایسا ہی معلوم ہوا تھا
پھر رات کو جب میں بھائی محمد علی کے پاس گیا تو برخوردار ولایت علی نے بیان کیا
کہ ہاروے صاحب کا چپراسی تم کو بلانے کو آیا تھا - معلوم نہیں کہ صاحب کو
تمہارے یہاں آنے کی کیونکر اطلاع ہوئی - ولایت علی نے چپراسی سے
کہدیا کہ خواجہ صاحب پرسوں ایک دن کو یہاں آئے تھے پھر واپس چلے گئے
چپراسی یہ سنکر واپس چلا گیا - امید ہے کہ کوئی حکم اس باب میں آج ہی کل میں
تمہارے پاس پہنچے - اُس سے فوراً مطلع کرنا - ہاروے صاحب کل یہاں
آئے تھے اور آج غالباً مدرسہ کا امتحان لے رہے ہوں گے - میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ
درزی کپڑے دیدے تو دو تین روز میں وہاں پہنچوں گا -

امید ہے کہ حیدرآباد کے کاغذات تم نے مرتب کر کے یہاں آنے سے
پہلے روانہ کر دیے ہوں گے - بھائی فیاض حسین صاحب کو بہت بہت سلام
کہدینا - کرنال سے ابھی تک خبر نہیں آئی کہ صاحب جج نے تاریخ بڑھائی یا
نہیں؟ .... طالعہ ہم کو بہت بہت دعا پہنچے - بھائی فیاض حسین صاحب
کی واپسی تک اگر میں نہ پہنچ سکوں تو وہ اپنی ہمشیرہ کو ضرور ضرور ساتھ
لیتے آویں - باقی خیریت ہے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۳ نومبر ۱۸۹۵ء

۳۱۴ - تمہاری طرف طبیعت متعلق ہے - میرا ارادہ آجکل میں برخوردار محب علی کے ساتھ دو چار روز کے لیے دلی آنے کا ہے - غلام الثقلین ابھی یہاں نہیں پہنچے - معلوم نہیں کہ بالا بالا لاہور چلے گئے یا کیا؟ میرا جانا موقوف رہا - میں نے اپنی اسپیچ لکھ کر لاہور بھیجدی ہے - امید ہے کہ تم بلب گڈھ سے مع الخیر دلی میں پہنچ گئے ہو - گھر میں لڑکیوں کو اور انکی والدہ کو اور والدہ غلام الحسنین کو بہت بہت دعا کہدینا - تمہاری والدہ اور ماموں صاحب اور بہن بہت بہت دعا تم کو اور سب کو کہتے ہیں - شاید ابو بھی میرے ساتھ آئے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۶ دسمبر ۱۸۹۸ء

۳۱۵ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے اور تمہاری اور تمہارے متعلقین کی خیریت کے سب چھوٹے بڑے خواستگار ہیں - خصوصاً .... طال عمرہا کی طرف سب کو تعلق خاطر ہے اور سب کی خوشی یہ ہے کہ اب یا مہینا دو مہینے بعد اپنے گھر چلی آویں - حب جدوار کیواسطے مینے خانصاحبکو لکھا ہے مگر ابھی وہاں سے جواب نہیں آیا - میرے نزدیک اسکا استعمال ضرور مفید ہوگا - تم جب یہاں آنے کا مع الخیر ارادہ کرو تو دو تین روز پہلے اطلاع دینا - میں اب کی دفعہ مولوی عبد العلی صاحب کے موجود نہ ہونے کے سبب اکثر ضروری اشیا جو لانی منظور تھیں نہیں لایا - اب مولوی عبد العلی کو لکھوں گا وہ تمہاری روانگی سے پہلے سب چیزیں تمہارے پاس پہنچا دینگے

....

یہاں پہنچنے کے بعد مسٹر بک کے پاس سے اول ایک لفافہ آیا جس میں

ایک طولانی خط اور ایک ٹکٹ دار لفافہ میں ووٹ کا کاغذ تھا۔ حسب الطلب
اُن کے ووٹ کے کاغذ پر جس پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگا ہوا تھا تیسری بار
پھر اپنے دستخط کرکے اُسی دن بھیجد یے .... آنریبل سید محمود نے
جن تجویزوں کی تحریک کی ہے وہ میرے نزدیک سب منظوری کے قابل ہیں
اُن کی نسبت کیا کارروائی کی جائے؟ بظاہر اسالانہ جلسہ میں میرا شریک ہونا
مشکل ہوگا۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن کی تمام تجویزوں کی نسبت اپنی
منظوری لکھ بھیجوں۔ اُنکی تجویزوں کے ساتھ ایک انگریزی میں چھپا ہوا
کاغذ بھی ہے جسپر بخطِ فارسی لکھا ہوا ہے کہ "ترمیمات مجوزہ آنریبل سید محمود
لائف آنریری سکرٹری" آیا یہ وہی تجویزیں ہیں جو اردو میں سبز کاغذ پر
چھپی ہوئی ہیں یا اور کچھ ہیں؟ اس سے بھی مطلع کرنا چاہیئے۔

مولوی مشتاق حسین صاحب نے جو دو تجویزیں پیش کی ہیں اُن کی
نسبت کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟ اگرچہ انہوں نے محض نیک نیتی اور
کالج کی بھلائی کے خیال سے یہ باتیں پیش کی ہیں مگر اول تو ان میں طوالت بہت
ہوجائے گی اور اس وقت جبکہ گورنمنٹ بہت جلد سب کام طے ہوجانے چاہتی
اِن تجویزوں کا منظور ہونا مشکل ہے مگر آئندہ کسی اجلاس میں پیش ہوسکتی ہیں
بہرحال ہم کو ان کے متعلق سکوت کرنا چاہیئے یا کچھ لکھنا چاہیئے۔

.... نے مسٹر بک اور محسن الملک سے سخت مقابلہ آرائی پر
کمر باندھی ہے۔ کل علاوہ سابقہ کاغذات کے ایک اور چھپی ہوئی چٹھی
موسومہ سید محمود علیحدہ لفافہ میں موصول ہوئی ہے جسمیں مسٹر بک پر نہایت
سخت حملہ کیا ہے۔ دیکھیئے اِن جھگڑوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ کل میرے پاس
بک صاحب نے ہزآنر کی اسپیچ اردو اور فارسی میں چھپی ہوئی بھیجی ہے۔

اِس سے جہاں تک کہ میں سمجھ سکتا ہوں صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن ترمیمات میں انہوں نے تغیر تبدل کیا ہے اور جن کی نسبت ہم نے منظوری کا ووٹ بھیجا ہے اُنہیں کو وہ منظور ہونا چاہتے ہیں اور مسٹر بک کی اور نیز یورپین سٹاف کی مراعات کی طرف اِسمیں جابجا اشارے کیے ہیں۔ جہاں اسپیچ میں بڑے بڑے اصول کی طرف اشارہ ہے اس سے یہی مراد معلوم ہوتی ہے کہ مسٹر بک کے اختیارات کو وسعت دیجائے اور کالج کی آئندہ زندگی انہیں اصول پر یعنی یورپین اسٹاف کی توسیع اختیارات پر منحصر رکھی ہے۔ پھر میں نہیں سمجھتا کہ .... کی اس مخالفانہ کارروائی کا کیا نتیجہ ہوگا۔

محسن الملک کے سکرٹری ہونے پر ہز آنر نے کہیں کچھ زور نہیں دیا۔ یہ صرف مسٹر بک نے اِس خیال سے کہ مسلمان عموماً اُن کا سکرٹری ہونا چاہتے ہیں ان کو مصلحتہً سکرٹری بنانا تجویز کیا ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ محسن الملک سکرٹری شپ سے دست بردار ہوجائیں اور اُس وقت معلوم نہیں کیا فتور پڑے۔ بہرحال خدا انجام بخیر کرے کالج کی حالت نہایت نازک ہے زیادہ دعا۔ الطاف حسین از پانی پت۔ ۸ رجنوری ۱۸۹۹ء

۳۱۶۔ برخوردار طال عمرہٗ .... علی گڈھ سے کل میرے پاس بھی ایک بڑا لمبا چوڑا خط محسن الملک کا آیا تھا کہ سالانہ جلسہ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ میں نے لکھدیا ہے کہ میں ضرور آؤں گا۔ نواب احمد سعید خانصاحب نے بھی مجھ سے پوچھا ہے کہ جاؤ گے یا نہیں۔ ابھی میں نے اُن کو جواب نہیں لکھا۔ امید ہے کہ وہ بھی چلیں گے۔ اور نواب محمد علی خانصاحب کو بھی لکھتا ہوں کہ وہ بھی چلیں۔ وہ بھی یقیناً چلیں گے تم مولوی نذیر احمد صاحب اور ڈپٹی الٰہی بخش صاحب کو آمادہ کرلو

.... میں انشاء اللہ ۲۸ر یا ۲۹ر جنوری کو دلی پہنچوں گا - اور وہاں سے ۳۰ر کو علی گڈھ - میرے نزدیک تم کو ۲۷ر جنوری سے ۳۱ تک پانچ دن کی رخصت اتفاقیہ لینی چاہیئے اور .... کو ۲۷ر یا ۲۸ر کی شام کو سہارنپور کر ٹونڈلہ پہنچنا چاہیئے اور دوسرے دن اسکو بمبئی میل میں سوار کرا کر اسی روز علی گڈھ آفتاب احمد خاں کے پاس آجانا چاہیئے - ۳۰ر کو انشاء اللہ ہم بھی آملیں گے اور ۳۱ر کی شام کو یا یکم کی صبح کو واپس چلے آویں گے ....

جوب جدوار خانصاحب کے ہاں سے آگئی ہوں گی اور انکا استعمال بھی شروع ہوگیا ہوگا - امید ہے کہ فائدہ ہوگا - دونوں لڑکیوں کو اور اُن کی والدہ کو بہت بہت دُعا - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۱ر جنوری ۱۸۹۹ء

۱۳۱/۷ - آج مع الخیر برخوردار غلام السبطین مع اپنی بھاوج وغیرہ کے دہلی کو روانہ ہوگئے - جب تک دلی میں ٹھیری رہے گھر میں سب کو تاکید کردو کہ اس کے سامنے رنج و غم کی باتیں نہ کریں بلکہ ایسی باتیں کریں جن سے اس کے دل کو تقویت ہو - اور حزن و ملال زیادہ نہ ہو - یہاں آٹھ سات روز تک عورتوں نے اس کو دن بھر بلکہ رات بھر بھی رُلایا ہے - اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ وہ علیل نہ ہوجائے اور راہ میں تم جانتے ہو کہ ڈاکٹر ہر جنکشن پر دیکھتے ہیں اور ذراسی حرارت وغیرہ پر مسافروں کو روک لیتے ہیں - خواجہ غلام عباس اس ارادہ سے ساتھ گئے ہیں کہ اُن کو کل ہی دلی سے آگے کو روانہ کردیں - مگر وہ مانیں تو دو تین روز تک اسکو دلی میں ٹھیرانا اور اُس کے ہوش و حواس درست کرنے چاہئیں - اسکو روزہ نہ رکھنے دینا اور

بجائے پانی کے زیادہ تر چائے کا استعمال رہے تو بہتر ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۴ر جنوری ۹۹ء

۳۱۸۔ برخوردار۔ میں آج رات کے بارہ بجے بمبئی میل میں یہاں سے روانہ ہوں گا۔ دلی میں ٹھیرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ کل علی الصباح ۳۰ر جنوری کو علی گڈھ پہنچوں گا۔ اب تک خبر نہیں کہاں ٹھیرنا ہوگا۔ غالباً نواب محسن الملک نے کچھ بندوبست کیا ہوگا۔ یا مولوی وحید الدین صاحب نے بورڈنگ ہوس میں ماسٹر ولایت حسین صاحب کے ذریعہ سے کچھ انتظام کیا ہوگا۔ میں نے اُن کو کل لکھ بھیجا تھا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۹ر جنوری ۹۹ء

۳۱۹۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ حیدرآباد بھیجنے کے کاغذات بابت ماہ اسفندیار ۱۳۰۸ء فصلی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ ان کو یاد کرکے حسب دستور بعد تحریر و تکمیل کے روانہ کردینا ...... کو خط ہفتہ عشرہ میں ضرور بھیجدیا کرو وطن سے جو خط وہاں پہنچتا ہے اسکو بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔ کل بھاوج صاحبہ کے نام اُس کا اور خط آیا ہے۔ سب طرح خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

دونوں لڑکیوں کو اور اُن کی والدہ کو بہت بہت دعا کہدینا اور گھر میں سب سے کہدینا کہ دو تین روز تک دن کو کھانا بہت کم کھادیں۔ کیونکہ مہینے بھر سے دن کے کھانے کی عادت نہیں رہی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱ر فروری ۹۹ء

۳۲۰۔ برخوردار خواجہ سجاد حسین طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ حیدرآباد بھیجنے کے کاغذات تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ حسب دستور چٹھی اور

سرٹیفکٹ موافق رسید کے مکمل کرکے پرسوں ۶ر مارچ کو روانہ کردینا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ میاں غلام عباس اور بھائی فیاض احمد نے حسبِ ہدایت عدالت پنچ مقرر کردیے ہیں۔ ۲۲ر مارچ تک فیصلہ کردینے کا حکم ہوا ہے۔ میں اور بھائی فیاض حسین صاحب مع برخوردار عبدالولی کے انشاءاللہ ۹ر مارچ کو وہاں پہنچیں گے۔ آغا محمد حسین صاحب نے میری تحریر بجنسہٖ برخوردار عبدالعلی کے پاس (کہ وہ رام پور میں بدل آئے ہیں) بھیجدی تھی۔ اس کے جواب میں جو تین چار سطریں انھوں نے میرے خط کی پشت پر لکھدی تھیں وہی بجنسہٖ انھوں نے میرے پاس بھیجدی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں رام پور میں بدل آیا ہوں اور میری تلی بڑھ گئی ہے۔ اِس سبب سے تندرست نہیں رہتا اور اسی وجہ سے گھر کو خط نہیں لکھ سکا۔ اب لکھا کروں گا۔ مگر اب تک اُن کا کوئی خط براہِ راست میرے پاس نہیں آیا ابھی برخورداری .... کا خط پہنچا۔ میری اور اُن کی پُھپّی کی طرف سے بہت بہت دعا کہدینا۔ بھائی فیاض حسین نے ابھی اسکو نہیں دیکھا .... اور .... کو بھی بہت بہت دعا کہدینا۔ ابّو خوش ہیں اور دلی آنیکی تیاری کررہے ہیں۔ گلبرگہ سے .... کا خط پرسوں آیا ہے۔ غلام السبطین بعنایتِ الٰہی پاس ہوگئے ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۴ر مارچ سنہ ۹۹ء

۱۳۲۱۔ برخوردار۔ تمہارا کارڈ ابھی پہنچا .... کو اسیوقت بُلا کر کارڈ دکھا دیا گیا۔ وہ کل دوپہر کی گاڑی میں سوار ہوکر سہ پہر کو دہلی پہنچیگا چکن کے تھان کی واپس شدہ قیمت گھر میں دیدینا۔ ریل پر سے اسباب سب اطمینان کے ساتھ اُتار لیا گیا تھا۔ برخوردار تصدق حسین نے

گھر کے لوگوں کا سر دست بلانا بعض مصالح سے ملتوی کر دیا ہے۔ قسمت دہلی میں اُن کی بدلی ہو جانے کی امید ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت (۱۲ مارچ ۹۹ء)

خانصاحب سے گولیاں جدوار کی غالباً منگوالی ہونگی۔ دریافت کرکے یہ ضرور لکھنا کہ جس بلاپ کے لیے مولوی عبدالاحد صاحب اور دیگر اصحاب کوشش کر رہے تھے وہ ہوا یا نہیں؟

۳۲۲۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ کل تمہارا خط بہت دنوں کے بعد نہایت انتظار کی حالت میں پہنچا۔ تم سب کی خیریت معلوم کرکے شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ یہاں بخاروں نے انفلوئنزا کی سی صورت اختیار کر لی ہے جسکو بخار آتا ہے اسکو زکام اور کھانسی بھی ضرور ہوتی ہے۔ اول تمہاری والدہ کو اسیطرح کا بخار آیا۔ پھر مجھے آیا۔ پھر بھائی فیاض حسین کو آیا۔ مجھے بخار کی تکلیف کسی قدر زیادہ رہی۔ پانچ روز تک پلنگ سے نہیں اُٹھ سکا۔ مگر اب بعنایت الٰہی بخار کسی کو باقی نہیں ہے لیکن ضعف اور کھانسی اور بلغم کی کثرت سب کو بدستور ہے۔ تمہاری والدہ ریزش کے زیادہ ہونے سے بہت کمزور ہو گئی ہیں اور سب طرح سے اچھی ہیں اسی کمزوری کی حالت میں گھر کا کام کاج کیے جاتی ہیں .... اور اُسکی والدہ طال عمرہا کو سب کی طرف سے دعا کہدینا۔ طال عمرہا بخیریت ہے۔ اور تمہیں اور والدہ کو اور بہن کو ادآب کہتی ہے۔ تم سب کے آنے کے ہم سب لوگ منتظر ہیں۔ گھر میں لپائی ہو رہی ہے۔ سفیدی کی ابھی تک میری علالت کیوجہ سے نوبت نہیں پہنچی۔ میں اپنے بڑے کمرہ میں بھی کوچی کراؤں گا اور تمہارے بغلی دالان میں بھی اسی وقت کوچی ہوگی۔ اور شاید بڑے

دالان میں بھی نوبت پہنچ جائے - بکرید کی بارھویں تیرھویں سے سفیدی کا کام شروع ہوگا - تم یہ لکھو کہ گھر کے لوگوں کو کب تک یہاں لانے کا ارادہ ہے اور تمہارا رخصت لینے کا ارادہ ہے یا نہیں؟ شان محمد خاں صاحب غالباً پیر کے دن ۱۰ اپریل کو یہاں تشریف لائے تھے - چونکہ ڈاکخانہ میں سخت واردات ہوگئی ہے اس لیے اُن کو زیادہ ٹھیرنا پڑا - میں نے چار وقت تو اُن کے ساتھ کھانا کھایا مگر پھر بخار نے ایسا دبایا کہ اُن تک کسی طرح جانا ممکن نہیں ہوا - اُن سے نہایت شرمندگی ہے کہ اُن کی مدارات کچھ نہ ہوسکی - جب تک بھائی فیاض حسین اچھے رہے وہ اُن کے ساتھ کھانا کھاتے رہے پھر آخیر کو ایک آدھ وقت وہ بھی شریک نہیں ہوسکے .... اُن سے ملو تو بیماری کی وجہ سے مدارات میں کمی ہونیکا عذر کر دینا آدمی بہت لائق اور شریف ہیں - بلغم کی اسقدر طغیانی ہے کہ ابھی پندرہ بیس روز تک طبیعت اصلاح پر آتی معلوم نہیں ہوتی - اس لیے تمہارے یہاں آنے سے پہلے میرے وہاں آنے کی امید نہیں ہے - جناب آغا صاحب سے سو روپے کا نوٹ لے کر اُس کے نصف نصف ٹکڑے دو دفعہ کر کے بذریعہ رجسٹری میرے پاس بھیجدو - .... زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ اپریل ۱۸۹۹ء

۳۲۳ - پانچ چار روز سے یہاں گرمی بہت سخت پڑنے لگی ہے اور چونکہ طبیعت پہلے سے کمزور تھی گرمی کا اثر بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے - دن بھر پڑے رہنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا - اس صورت میں دلی آنے کی جرأت سردست نہیں ہوسکتی - گھر کے لوگوں کو تمہیں خود ہی پہنچانا پڑے گا - اگر میرا آنا ہوتا تو بھائی فیاض حسین کو بھی میں اپنے ساتھ

لے آتا اب شاید وہ بھی نہ آسکیں - حامد علی محرم سے ایک دو دن پہلے گھر کے لوگوں کو لیکر آویں گے - اُنھوں نے پوچھا ہے کہ ہمشیرہ صاحبہ دلی سے کب آویں گی - میں آج اُن کو لکھتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو تم دلی میں خط کتابت کر کے یہ بات طے کر لو کہ فلاں تاریخ ہم دلی میں پہنچیں گے اور وہاں سے زنانی سواریوں کو اپنے ساتھ لے کر پانی پت جائیں گے - اِس صورت میں تم کو ساتھ آنے کی ضرورت نہ رہے گی - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت ۴ مئی ۹۹ء

۳۲۴ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے معلوم ہو کہ تم نے اب تک اپنی خیر و عافیت نہیں لکھی - اِس خط کے پہنچتے ہی مزاج کی کیفیت سے مطلع کرو - اخبار روزانہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آج کل ضلع دہلی و ضلع گوڑگانوہ میں بھی ڈاکہ زنی کا غل ہو رہا ہے - ریواڑی اور فرید آباد وغیرہ میں چند واقعات گذر چکے ہیں - ایک یکہ لوٹ لیا - ایک ہرکارہ سے ڈاک کا تھیلا چھین لیا وغیرہ وغیرہ - اِس سبب سے بہت تشویش ہو گئی ہے اگرچہ دن کو گرمی زیادہ ہوتی ہے مگر جہاں تک ممکن ہو دن ہی کو سفر کرنا چاہیئے اور بہت احتیاط رکھنی چاہیئے - نانو خاں آج صبح کو اپنے بچہ کو لے کر آیا تھا - شاید پہلے کی نسبت کچھ اُنیس بیس کا فرق ہو گیا ہو مگر بظاہر اُس کی حالت اچھی نہیں معلوم ہوتی - وہ آج رات کو دلی جانے کے لیے کہتا تھا - اُس کا دلی منشا یہ تھا کہ بچہ کی حالت دیکھ کر دو چار روز ٹھیرنے کی اور اجازت دیدیں مگر میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا - اب دیکھیئے وہ شام کو جاتا ہے یا نہیں - مجھے آدمی کی طرف سے برابر وہی تکلیف چلی جاتی ہے - چھمّن کلو کا بیٹا جیتند میں، اپنے ماموں کے پاس ہے - اسکو ایک روپیہ کا اجورہ دار

سفر کر کے جنید سے بلوایا ہے - آج اجودہ وار روانہ ہوا ہوگا - دو دن میں وہاں پہنچیگا اور دو دن میں آویگا اور دیکھئے اُس کا ماموں آنے دے یا نہیں - اُس کی ماں تو بہت چاہتی ہے کہ وہ آجاتے - پرسوں سے یہاں بہت سخت گرمی پڑ رہی ہے وہاں بھی غالباً یہی حال ہوگا - ڈاکوؤں کا حال جو کچھ تم نے سنا ہو اُس سے بھی اطلاع دینا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ر مئی ۱۸۹۹ء

۳۲۶ - برخوردار سعادت آثار طلال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا - جب تک ہاتھ کی پھنسی اور مسوڑوں کی شکایت بالکل رفع ہو ہر روز ایک کارڈ برابر بھیجتے رہو - ظاہراً اب تک کسی ڈاکٹر کو نہیں دکھایا - دہلی کے روزانہ اخبار سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ودیا ناتھ دہلی کے شفاخانہ میں تبدیل ہوئے ہیں اور کچھ عجب نہیں کہ وہاں پہنچ گئے ہوں - اگر وہ آگئے ہوں تو اُن سے ضرور ملنا چاہیئے - ورنہ اور بیسیوں ڈاکٹر دلی میں موجود ہیں - مسوڑوں کا علاج بہت توجہ سے کرنا چاہیئے اور جن اسباب سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہے اُن سے بچنا چاہیئے - اخلاق حسین کا یہاں بھی خط آیا ہے .... کی طرف سے اور نیز موسم کی سختی کی وجہ سے کہ ایسی حالت میں کیونکر بچوں کو لے کر آویں گے بہت خلجان ہے -

(نانو کے بچہ کا حال کل سے معلوم نہیں ہوا - وہ شاید کل یا پرسوں پھر آیا تھا اور کہتا تھا کہ بچہ کا دم چلتا ہے - مجھے بھی اُس کے بچنے کے کچھ آثار معلوم نہیں ہوتے - ایسی حالت میں جب تک کہ معاملہ یکسو نہ ہو جائے اُس پر تقاضہ نہیں کیا جا سکتا - بہرحال ایک دو دن میں حال کھل جائیگا - اگلی دفعہ جو خط لکھو تو مولوی عبد العلی کا حال دریافت کر کے لکھنا کہ وہ وطن سے واپس آگئے

یا نہیں اور اُن کے بھائی کا کیا حال ہے؟ ابھی دورہ پر جانے میں دو چار روز توقف کرنا پڑے۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں۔ بھائی فیاض حسین صاحب کل سے کرنال گئے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ آج رات کو آجائیں گے۔ خان محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات پرسوں رات کو ریل سے یہیں چلے آئے تھے کل رات کو واپس دہلی چلے گئے۔ آدمی کی طرف سے ابھی تکلیف برابر چلی جاتی ہے چھمن اگر آیا تو شاید پرسوں کو یہاں پہنچ جائے۔ تم کو سب دعا و سلام کہتے ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۳ رمئی ۱۸۹۹ء

۳۲۶۔ نانو کا بیٹا کل گذر گیا۔ نانو آج صبح کو آیا تھا۔ پرسوں رات کی گاڑی میں جانیکو کہہ گیا ہے۔ تم اپنے مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو اور جب تک مسوڑوں کی تکلیف رفع نہ ہو کھٹائی اور دہی سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے اور گوشت کی بوٹی بھی مضر ہے۔ دیکھیئے محرم کی تعطیل میں یہاں آسکو گے یا نہیں؟ مولوی عبدالعلی کے حال سے ضرور مطلع کرنا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت (۱۵ رمئی ۱۸۹۹ء)

۳۲۷۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے معلوم ہو کہ میرے خط کا جواب اب تک تم نے نہیں بھیجا۔ اگر محرم کی چھٹیوں میں مع الخیر آنے کا ارادہ نہ ہو تو فوراً اپنی خیر و عافیت اور دیگر مراتب مستفسرہ کا جواب لکھ بھیجو اور اگر آنے کا ارادہ ہو تو آتے ہوئے ایک حمائل قرآن شریف کی جس کو عورتیں اکثر سونے یا چاندی کے بازوبند بنوا کر ڈنڈ پر باندھتی ہیں اور جس کی قیمت ایک یا دو آنے سے زیادہ نہیں ہوتی اور بہت خفی قلم سے لکھی ہوتی ہے اگر ممکن ہو تو دریبہ سے منگوا کر ساتھ لیتے آنا۔ اور مولوی عبدالعلی کے حال سے

ضرور مطلع کرنا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۷ ارمئی ۱۸۹۹ء

۳۲۸- کل تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا۔ میں نے فرزند علی کو سو روپے بھیج دیے ہیں۔ اب شاید اُس کو دلی لکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں۔ خواجہ کلو نے دو جوڑے جوتیوں کے اور قند اور بسکٹ بحفاظت پہنچا دیے۔ منشی رحمت اللہ کو آٹھ سو پہنچ چکے ہیں اور دو سو اور مانگتے ہیں۔ تقاضہ کے کئی خط آچکے ہیں۔ جناب منجھلے آغا صاحب سے کہہ کر دو سو اور بھجوا دو۔ منی آرڈر ہی بھیجنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ منشی صاحب نے آٹھ دس روز بعد آم کان پور سے بھیجنے کو لکھا ہے مگر تمہارا کارڈ پہنچنے پر اُن کو لکھ دیا گیا ہے کہ جب تک یہاں سے نہ لکھا جائے آم روانہ نہ کرنا۔ خربوزے ابھی سونی پت سے نہیں پہنچے۔ مولوی عبدالعلی سے کہہ دینا کہ آدھا رِم عمدہ فرنچ کاغذ کا اور ایک بنڈل چائے کا جس پر فیملی مکسچر لکھا ہے خرید کر رکھ چھوڑیں۔ جب کوئی معتبر آدمی ملے تب بھیج دیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲ر جون ۱۸۹۹ء

اگر نواب محمد علی خاں مرحوم کی تعزیت کے لیے اب تک تم نہ گئے ہو تو اب جانا چاہیے۔ نواب محمد اسحاق خاں بہادر تو غالباً اب وہاں نہ ہوں گے مگر اکرام اللہ خاں صاحب کے پاس جانا چاہیے +

۳۲۹- برخوردار! بھائی فیاض حسین صاحب کہتے ہیں کہ بیٹھک میں سے ایک کرایہ دار کو اُٹھا دیا جائیگا پھر گھوڑے کی جگہ اچھی طرح نکل آئیگی۔ دو بوتلیں مالٹین کوڈ لور آئل کی بھی چاہیے اور کاغذ کے ساتھ بھیجنا۔ ابکی دفعہ کھانسی نے بہت طول پکڑا ہے اور بہت دن سے کوڈ لور آئل کا استعمال

نہیں ہوا۔ منشی رحمت اللہ لکھتے ہیں کہ جو آم کا پیوند کے ساتھ مخصوص ہے
اسکی بہار ختم ہونیوالی ہے۔ اگر دو چار روز میں منگاؤ تو بھیجے جا سکتے ہیں ورنہ
پھر اُن کا نشان نہ رہے گا۔ بغیر تمہارے منگوانے کو جی نہیں چاہتا۔ اگر تم کہو
تو اُن کو لکھ بھیجوں کہ کسی قدر آم تمہارے پاس بمقام دہلی بھیجدیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ / جون ۹۹ء

۳۳۰۔ بہت دن سے تم نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں کیا۔ چاہیئے
کہ بہت جلد اپنی خیریت سے مطلع کرو۔ اور اپنے آنے کی ٹھیک تاریخ سے
پھر دوبارہ اطلاع دو۔ اور مع الخیر آتے وقت کچھ قند اور نمکین بسکٹ ضرور
لیتے آنا۔ باقی یہاں ہر طرح پر خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت

نثار علی ولد خواجہ محمد ولی اور مولوی حبیب اللہ صاحب مخدوم زادہ۔ ان دونوں کے
انتقال کا یہاں سخت حادثہ گذرا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یکم جولائی ۹۹ء

۳۳۱۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
کل نو بجے رات کے جبکہ سب عزیز منتظر تھے خیر و عافیت کا تار پہنچا۔ خدا کا
شکر ادا کیا گیا۔ تمہارے ماموں صاحب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور کل رات سے
باہر بیٹھنے لگے ہیں۔ دوا بدستور جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز میں
اصلی حالت عود کر آئے گی۔ باقی اور سب عزیز اور خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔ تم
اس خط کے پہنچتے ہی وہاں کے مفصل حالات سے مطلع کرنا۔ حلقہ کا جو حصہ
تمہارے دورہ کے لیے مخصوص کیا گیا تھا اب بھی وہی حصہ تمہارے نامزد
رہے گا یا راولپنڈی وغیرہ میں آئندہ دورہ کرنا ہوگا؟ غالباً اس سال میں
بہر حال تم کو پشاور و جہلم وغیرہ کا دورہ کرنا ہوگا۔ آب و ہوا کا حال اندیشہ یہ کہ

گرمی وہاں اس طرف سے کچھ کم ہے یا نہیں ضرور لکھنا ۔ ایک اچھا آدمی
وہاں کے لوگوں کے مشورہ سے اُسی ملک کا باشندہ جو اُس ملک کی زبان
سے واقف ہو ضرور نوکر رکھنا چاہیئے ۔ اُس کے سبب سے زبان بہت
جلد آجائے گی اور سفر وحضر میں بہت آرام ملیگا ۔ وہاں کے رئیسوں سے
برخلاف اپنی عادت کے ضرور ملنا چاہیئے ۔ وہاں کے لوگ محبت اور تواضع
اور خاطرداری میں مشہور ہیں اور خاصکر تم سے بہت جلد مانوس ہو جائیں گے
میرے ایک دوست گل محمد خاں یا فقط گل خاں چارسدہ ضلع پشاور کے
رہنے والے ہیں جو پہلے پولیس میں ڈپٹی انسپکٹر تھے اور اب پنشن لیلی ہے
جب مع الخیر پشاور جانا ہو تو اُن کا حال ضرور دریافت کرنا کہ اب کہاں ہیں؟
اور غلام محمد خاں جنہوں نے مسدس کو پشتو میں ترجمہ اور نظم کیا ہو وہ بھی غالباً
چارسدہ کے رہنے والے ہیں ۔ اُن سے بھی ضرور ملنے کی کوشش کرنا
اور پشاور کے اور معزز لوگوں سے بھی ضرور ملنا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم
اِس ملک میں بہت خوش رہو گے ۔ بشرطیکہ زبان سے کسی قدر واقفیت
ہو جائے اور وہاں کے لوگوں سے میل جول زیادہ ہو جائے ۔ وہاں کے
لوگوں سے میل جول ہو جانے کا بہت عمدہ نتیجہ یہ ہوگا کہ شاید وہاں کے
لوگوں کو تمہاری وجہ سے تعلیم کی طرف زیادہ رغبت ہو جائے اور قطع نظر
گورنمنٹ کی خوشنودی کے مسلمانوں کو بھی زیادہ فائدہ پہنچے مگر کوشش
اور توجہ شرط ہے ۔ جہاں تک ہو سکے اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع
کرتے رہنا ۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ ۔ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء

(چودھویں صدی کے اڈیٹر صاحب سے بھی ضرور ملنا) بھائی فیاض حسین صاحب

کے لیے فوائد بہت جلد بھیجنا +

۳۳۲- برخوردار سعادت آثار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ پارسل محمولہ فوائد پرسوں وصول ہو گیا - انگور زیادہ بگڑ گئے تھے - باقی سب چیزیں بحفاظت پہنچ گئیں - بھائی فیاض حسین کی طبیعت اب بعنایتِ الٰہی اچھی ہے مگر وہی معمولی دردِ سر کی شکایت پھر ہونے لگی ہے .... اور اُس کی والدہ چار دن سے پرلی طرف بھاوج صاحبہ کے ہاں گئی ہوئی ہیں ...... کی پنڈلی میں اُسی پھنسی کا پھر اُبھار ہوا تھا - کل سے حفیظ اللہ کا علاج شروع کرایا ہے - انشاء اللہ دو چار دن میں آرام ہو جائیگا .... گاڑی کے واسطے احسان اللہ خاں کو لکھا ہے ابھی جواب نہیں آیا - ٹمٹم کی فروخت کا بھی فکر درپیش ہے - نالو خاں کے ہاں آج احمد خاں کو بھیجا تھا - اُس کی بیوی نے کہلا بھیجا ہے کہ بچہ خدا کے فضل سے اچھا ہے اور سب طرح خیریت ہے پشاور مع الخیر جاؤ تو مولوی احمد شفیع صاحب سے جو غالباً آجکل وہاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں ضرور ملنا اور میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا -

(۱۵ ستمبر کے چودھویں صدی میں ایک نہایت طولانی آرٹیکل آفتاب احمد خاں کا برخلاف .... کے چھپا ہے اگر تم نے نہ دیکھا ہو تو اُسکو منگوا کر ضرور دیکھنا - بہت عمدہ آرٹیکل لکھا ہے اور نہایت پوست کندہ حال بیان کیا ہے -)

آجکل پنجاب کے تمام اضلاع میں قحط کا زور شور معلوم ہوتا ہے اور اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اضلاع میں ڈاکے پڑنے لگے ہیں معلوم نہیں کہ اسسٹنٹ انسپکٹر کے ساتھ دورہ میں خاصکر اُن اضلاع میں کچھ سرکاری سپاہی بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ ....

اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - فرزند علی بخیریت رڑکی پہنچ گئے

پھوپند سے تمہارے بعد کوئی خط نہیں آیا۔ ان کو بتاکید لکھا گیا ہے کہ اکتوبر کی تعطیل میں سب کو لے کر چلے آؤ۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۹ء

۳۳۳۔ اپنی خیر وعافیت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہو۔ میرا مفصل خط غالباً تمہارے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔ نانو خاں کے گھر بالکل خیریت ہے۔ دورہ کا حال اور رستوں کی کیفیت اور یہ کہ اب تک سواری کا کیا انتظام رہا اور آب و ہوا کا حال اور اپنے مزاج کی کیفیت مفصل لکھو۔ اس ملک میں اب سردی روز بروز زیادہ ہوتی جائیگی۔ گرم کپڑا ابھی سے پہننا چاہیئے اور پسینہ کی حالت میں ہمیشہ سرد ہوا سے بچنا چاہیئے۔ چائے کے ساتھ بیفشہ نیم برشت کا استعمال ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۵ ستمبر ۱۸۹۹ء

سرد پہاڑوں پر ریاضت کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر ریاضت کے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ جس روز مقام ہو اس روز ضرور میل دو میل گشت کرنا چاہیئے۔

۳۳۴۔ برخوردار طال عمرہ۔ تمہارا تشویشناک خط اسیوقت پہنچا۔ ہم سب نہایت پریشان ہیں اپنی خیر وعافیت سے بہت جلد اطلاع دو۔ جو حال تم نے اپنا لکھا ہے۔ بعینہ میرا بھی یہی حال بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت ہوتا ہے یہ ایک طبیعی اور جبلی بات ہے جو کسی طرح بدل نہیں سکتی۔ میری اور بھائی فیاض حسین اور بھائی محمد علی صاحب سب کی یہی رائے ہے کہ اگر میدانی اضلاع میں دورہ کرنے کی اجازت ملجائے اور پہاڑی اضلاع میں دورہ کرنے سے تم کو بالکل مستثنیٰ کر دیا جائے اور

تم کو وہاں رہنا منظور بھی ہو تو اسسٹنٹ انسپکٹری پر رہنے کا مضائقہ
نہیں ورنہ بدستور اپنی ڈسٹرکٹ انسپکٹری پر چلے آؤ - تمہاری صحت
اور سلامتی سب چیزوں سے مقدم ہے - اگر طبیعت کو زیادہ کمزور دیکھو
تو ضرور رخصت کی درخواست کردو - اگر رعایتی رخصت نہ مل سکے تو
سِک لیو کی درخواست کرنی چاہیئے - اور اگر میڈیکل سرٹیفکیٹ نہ مل سکے تو
بوضع کل تنخواہ ایک یا دو مہینے کی رخصت لیکر چلے آؤ - جب تک تمہارا
دوسرا خط نہیں آنے کا یہاں سب کو تشویش رہے گی - امید ہے کہ اس
خط کے پہنچنے سے پہلے تم مع الخیر راولپنڈی میں پہنچ جاؤ گے - جو کچھ صاحب
انسپکٹر نے تمہاری درخواست کی نسبت حکم دیا ہو اُس سے بھی مطلع کرنا
اور جب تک طبیعت اپنی اصلی حالت پر نہ آوے راولپنڈی سے کہیں
نقل وحرکت نہ کرنا اور جہاں تک ممکن ہو تفریحِ طبع میں کوشش کرنا - تازہ
فواکہ مثل انار یا انگور یا سردہ کے سہ پہر کو ضرور استعمال کرنا اور شام یا
صبح کو میل آدھ میل واک ضرور کرنی چاہیئے مگر سخت ریاضت یا محنت یا
تیز رفتاری سے واک نہیں کرنی چاہیئے اور غذا بہت سبک استعمال
کرنی چاہیئے اور دوا کا استعمال برابر جاری رکھنا چاہیئے - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۸ ستمبر ۱۸۹۹ء

۳۳۵ - برخوردار طال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو کہ آج نہایت سخت
نگرانی اور انتظار کی حالت میں تمہارا خیریت نامہ پہنچا - تمہاری خیر وعافیت
دریافت کرکے شکرِ الٰہی ادا کیا گیا - اگر آج بھی خط نہ آتا تو تار دینا پڑتا ......
......(طبیعت کا حال بالکل ربڑ کا سا ہے - جسقدر اسکو بڑھاؤ بڑھتی
جاتی ہے اور جسقدر گھٹاؤ گھٹتی جاتی ہے - ہمت شرط ہے انشاء اللہ

دورہ کرنے سے جو تغیر طبیعت میں پیدا ہوا ہے یہ بھی جاتا رہے گا۔ میرے نزدیک قلب کی تقویت کے لیے ڈاکٹری دواؤں کا استعمال کرنا بہتر ہے۔ جو ہر جگہ بنی بنائی مل سکتی ہیں اور قوی العمل ہوتی ہیں مگر ضعف قلب ایسی شکایت نہیں ہے کہ دو چار روز میں رفع ہو جائے۔ کم سے کم چالیس روز تو برابر استعمال کرنا چاہیئے .... کو کل سے پھر وہی تکلیف ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر کی دوا پانچ چار روز پی کر چھوڑ دی تھی۔ حالانکہ ڈاکٹر نے تاکید کی تھی کہ کم از کم اکیس روز پینا چاہیئے۔ اب پھر ڈاکٹر نندلال کا علاج شروع کیا ہے مگر مجھے امید نہیں کہ وہ استقلال کے ساتھ علاج کریں۔ اگر وہ علاج کے طور پر علاج کریں تو مرض جہاں تک کہ خیال کیا گیا ہے زیادہ سخت نہیں ہے۔ معدہ اپنا عمل پورا پورا نہیں کرتا اس لیے غذا ہضم نہیں ہوتی۔ غذا کے ایک گھنٹہ کے بعد جب غذا پکنی شروع ہوتی ہے معدہ سے بخار اٹھنے شروع ہوتے ہیں اور وہ تمام سینہ اور پشت اور شانہ اور بازو وغیرہ میں پھیل جاتے ہیں اور اس کا سبب تمام دن اور رات یا بیٹھا رہنا یا سونا اور طبیعت کو شطرنج وغیرہ کی طرف مصروف کرنا ہے۔ جس سے وہ تدبیر بدن سے معطل ہو جاتی ہے اور اگر دس بیس دن ڈاکٹر کا علاج استقلال سے کریں اور جب فی الجملہ افاقہ ہو جائے تو صبح و شام پھرنا اختیار کریں اور کھانے پینے سونے جاگنے کے اوقات کا انضباط کریں تو میرے نزدیک یہ تمام شکایتیں رفع ہو سکتی ہیں مگر مجھے بہت ہی کم امید ہے کہ وہ ایسا کریں۔ تم اپنی خیریت جلد جلد لکھتے رہو۔ اخلاق حسین نے لکھا ہے کہ اکتوبر کی تعطیل میں آنے کا ارادہ ہے۔ میں نے بھی آج اُن کو آنے کا تقاضہ لکھا ہے۔ زیادہ دعا سب چھوٹے بڑے دعا اور سلام اور آداب کہتے ہیں۔ محمود علی

اب بہت دلکش حرکتیں کرنے لگا ہے۔ پنگوڑہ میں لیٹ کر بہت خوش ہوتا ہے۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۳؍ اکتوبر ۹۹ء

۳۳۶۔ افسوس ہے کہ تمہاری اور سارے کنبے کی عاشق اور ہمارے گھر کی سردار بھاوج صاحبہ کل دفعۃً چار گھنٹے بیہوش رہ کر انتقال کر گئیں میں جانتا ہوں کہ تم کو بہت رنج ہوگا مگر سوائے صبر کے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کے جزع و فزع کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ سارے کنبے کو سخت صدمہ ہے .... کی تسلی کا خط جلدی بھیجو اور اپنی خیر و عافیت لکھو۔ اخلاق حسین ابھی تک نہیں آئے۔ امید ہے کہ کل پرسوں تک پھپوند سے چلیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۹؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء

۳۳۷۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ جناب بھاوج .... صاحبہ کی وفات کا حال میں تم کو بتاریخ ۹؍ اکتوبر لکھ چکا ہوں۔ غالباً دورہ کے سبب سے کارڈ کے بھیجنے میں دیر ہوئی ہوگی کیونکہ جواب اب تک وصول نہیں ہوا۔ تمہارا مرسلہ منی آرڈر مورخہ ۴؍ اکتوبر تعدادی ساٹھ روپیہ پہنچ گیا ہے۔ پس ۴؍ اکتوبر کے بعد سے تمہاری خیر و عافیت معلوم نہیں ہوئی۔ اپنی خیریت سے مطلع کرو کہ طبیعت کو نہایت تعلق ہے۔ بھائی سید فیاض حسین صاحب نے خلیفہ محمد یوسف صاحب کا علاج کل سے شروع کیا ہے۔ ابھی طبیعت بالکل صاف نہیں۔ اس سبب سے ان کا مستقل طور پر علاج شروع کیا ہے اور سب طرح اچھے ہیں۔ مولوی عزت علی صاحب کے مزار پر پیدل چلے جاتے ہیں۔

اور بھاوج صاحبہ کے جنازہ کے ساتھ ریلوے اسٹیشن تک پیدل گئے تھے
اخلاق حسین طال عمرہ مع بیوی بچوں کے مع الخیر بہیوند سے آگئے ہیں۔ باقی
حالات پھر کسی وقت لکھوں گا۔ زیادہ دعا۔ جواب بہت جلد بھیجو۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء

برخوردار تصدق حسین کی تبدیلی دہلی ڈویژن کی ہوگئی ہے مگر ابھی ضلع
متعین نہیں ہوا۔ ۱۸ر اکتوبر کو یہاں آنیکا ارادہ لکھا ہے۔ بھائی فیاض حسین صاحب
بہت بہت دعا کہتے ہیں۔

۳۳۸۔ بہت دن سے تمہارا کوئی خط میرے نام نہیں آیا۔ اپنی
خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ برخوردار غلام الثقلین کے گھر میں
مع الخیر لڑکی پیدا ہوئی ہے مگر نہایت نحیف و کمزور اور ضعیف الخلقت پیدا ہوئی ہے
ہمارے بڑے گھر میں زچہ خانہ ہوا ہے۔ ہمارے گھر والے اور خواجہ غلام عباس
کے گھر والے اور دیگر اقربا وہیں جمع ہیں برخوردار تصدق پرسوں دلی جائیں گے
امید ہے کہ شاید ضلع دہلی اُن کو ملجائے۔ غلام الثقلین بھی آجکل میں آنیوالے ہیں
باقی خیریت ہے۔ تمہارے ماموں صاحب اچھی طرح ہیں۔ خلیفہ صاحب کا
علاج شروع کیا ہے اور اب طبیعت روز بروز اصلاح پر آتی جاتی ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۳ر اکتوبر ۹۹ء

۳۳۹ نہایت انتظار کی حالت میں مدت کے بعد تمہارا خط پہنچا۔
آئندہ بہت جلد جلد اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیتے رہو۔ اخلاق حسین
۶ یا ۷ ر نومبر کو تنہا جائیں گے اور پھر پانچ چار مہینے کی رخصت لیکر آویں گے
یہاں بعد وفات جناب بھاوج صاحبہ مرحومہ کے جیسی کہ توقع تھی جھگڑے
شروع ہوگئے ہیں اس لیے اُن کا گھر پہ رہنا ضرور ہے۔ برخوردار تصدق حسین

دلی پہنچ گئے ہیں۔ اُن کی نسبت قطعی فیصلہ بعد روانگی حضور والیسرائے کے
ہوگا کہ کون سے ضلع میں اُن کو بھیجا جائیگا مگر ظنِ غالب یہ ہے کہ دہلی میں رہیں۔
خدا ایسا ہی کرے۔ آب و ہوا اور مزاج کی کیفیت ضرور لکھنا ....
.... زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۲۸ راکتوبر ۱۸۹۹ء

۳۴۰۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ لبعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
تمہارا کارڈ پہنچا۔ بدریافت خیریتِ مزاج تمہاری کے شکرِ الٰہی ادا کیا گیا۔
اخلاق حسین انشاء اللہ ۶ر نومبر کو روانہ پہپوند ہوں گے۔ مگر اُن سے کہا
گیا ہے کہ مہینے دو مہینے کی اور رخصت بوضع کل تنخواہ لے کر چلے آویں۔
یہاں کے حالات جو بھاوج صاحبہ کے انتقال کے سبب پیش آرہے ہیں
وہ اس قابل نہیں ہیں کہ لکھے جا سکیں جب تم آؤ گے سُن لوگے۔ نالوخال
کے گھر خیریت ہے اور اُس کا بچہ بھی اچھا ہے۔ چند روز ہوئے کہ اُس کے
رہنے کے مکان میں آگ لگ گئی تھی مگر خیر گذر گئی اب کوئی تردد کی بات نہیں ہے
تمہارے ماموں صاحب نے خلیفہ محمد یوسف صاحب کی تجویز سے ایک
دوائے مسہلہ کا استعمال دس روز تک کیا کسی قدر ضعف ہوگیا ہے اور سب
طرح سے اچھے ہیں اور دونوں وقت میل دیڑھ میل برابر پھرتے ہیں۔ تمہاری
والدہ بھاوج صاحبہ کے روزِ انتقال سے پرلی طرف ہیں .... اور ....
چند روز سے یہاں آگئی ہیں۔ اب چالیسویں میں پھر جائیں گی .... کی
تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام سمجھ میں نہیں آتا۔ اِس باب میں اُن کے والدین کا
حال مثل ایک دیوار کے ہے۔ نہ اُن کو کھلانے پہنانے کا مطلق خیال ہے
نہ بیماری کا ہلی کا کچھ فکر ہے اور پڑھانا لکھانا اور نشست و برخاست سکھانا تو

بہت مشکل کام ہے - ظاہرا ان .... بچوں کا انجام بہت بُرا معلوم ہوتا ہے - تم اپنی خیر و عافیت سے جہاں تک ممکن ہو جلد جلد اطلاع دیتے رہو .... زیادہ دُعا

الطاف حسین از پانی پت - ۳ر نومبر ۹۹ء

۱۴۳ - برخوردار ! خدا کا شکر ہے کہ فرزند علی طال عمرہ امتحان میں پاس ہو گئے - اُنکا برخلاف قرار داد صرف ایک سبجکٹ میں امتحان ہوا تھا - اُسمیں کافی سے زیادہ نمبر حاصل کر لیے - یہاں خیریت ہے تم اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - اخلاق حسین پہپوند روانہ ہو گئے - پانسات روز بعد اور رخصت لیکر آنے کا قصد ہے - بھائی فیاض حسین صاحب کرنال پنشن لینے کو گئے ہیں - زیادہ دُعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۹ر نومبر ۱۸۹۹ء

۱۴۴ - میں اور بھائی فیاض حسین ۱۹ر نومبر کو دلی گئے تھے - اور ۲۳ر نومبر کو واپس آئے - یہاں آکر تمہارا تار دیکھا جو تم نے مقام کیمبل پور ضلع نامعلوم سے بھیجا تھا - خدا کا شکر ہے کہ تم تندرست ہو یہ سب محنت اور کام کی برکت ہے - مجھے بیس پچیس روز سے کھانسی - زکام اور خفیف حرارت برابر چلی جاتی ہے - دلی جانے سے اسکو زیادہ طول ہو گیا - اب امید ہے انشاء اللہ جلد افاقہ ہو جائیگا - ایک خط مفصل اپنے حالات کا لکھو کہ کون کونسا ضلع باقی ہے اور کب تک دَورہ جاری رہے گا - کون کون سے ضلعے دیکھ چکے ہو - بڑے دن کی تعطیل میں آنے کا ارادہ ہے یا نہیں ؟ اخلاق حسین انشاء اللہ کل علی الصباح پہپوند سے یہاں پہنچیں گے - مولوی عبدالصمد صاحب بھی تشریف لا دیں گے - سَیّد

عبد القادر صاحب نے ابوالقاسم کی شادی میں اُن کو بلایا ہے - باقی سب عزیز اور بزرگ بخیریت ہیں - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۶ ر نومبر ۱۸۹۹ء

۳۴۳ - برخوردار سعادت آثار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اول تمہارا خیریت کا تار اور پھر پوسٹ کارڈ متضمن خیر و عافیت پہنچا - خدا کا شکر ادا کیا گیا - میں اور بھائی فیاض حسین صاحب ۱۹ ر نومبر کو دِلّی گئے تھے اور ۲۴ ر کو واپس آ گئے - اُن کو بعض شکایتیں ابھی تک باقی ہیں لیکن بعنایت الٰہی اور سب طرح سے اچھے ہیں - پھرنے بہت لگے ہیں اور اس سے ضرور اُن کو فائدہ ہوا ہے - میں سوا مہینے سے کھانسی زکام میں مبتلا ہوں - بعد کھانا کھانے کے اکثر حرارت بھی ہو جاتی ہے - بلغم اور رطوبت ناک اور حلق سے بے انتہا نکلتی ہے مگر کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے - ہمیشہ زکام کے بعد یہی کیفیت ہوا کرتی ہے - اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر میل دو میل ہر روز میں بھی پھر آیا کروں تو چند روز میں طبیعت چاق ہو جائے - انشاء اللہ ایسا ہی کروں گا

۲۱ ر نومبر کو اشفاق حسین مع مولوی عبدالصمد صاحب اور حکیم مومن سجاد اور شیخ کلو کے حسب الطلب اپنے ساس سسرے کے بجھول رخصت ایک ماہ یہاں پہنچے - ابوالقاسم کی شادی ہو گئی اور کل مولانا صاحب اور اُن کے دونوں ساتھی واپس چلے گئے - اخلاق حسین بھی دلی تک اُن کے ہمراہ گئے ہیں - انشاء اللہ کل علی الصباح کلکتہ میل میں واپس آ جائیں گے - اب کی دفعہ بڑے دن کی چھٹیوں میں ایک دن اور بڑھ گیا ہے یعنی ۲۴ ر کو اتوار ہے - پس اگر تم مع الخیر ۲۳ ر کو کسی وقت وہاں سے چل پڑو تو

انشاءاللہ ۲۴ر کو یہاں پہنچ جاؤ گے اور اخلاق حسین سے مل سکو گے۔ وہ غالباً ۲۵ر کو رات کی ڈاک میں روانہ ہوں گے۔ اگرچہ میرا ارادہ اور رخصت بڑھوانے کا ہے مگر منصف جدید ہے۔ رخصت کے منظور ہونے کی بہت ہی کم امید ہے لیکن یہاں کی حالت اس بات کی مقتضی ہے کہ دو چار مہینے یہاں قیام کریں۔ تصدق حسین ایک مہینے کے لیے رائے ٹھاکر داس کیجگہ کرنال میں آگئے ہیں ۷ر دسمبر تک وہاں اُن کا رہنا ضروری ہے اس کے بعد دیکھیے کیا صورت پیش آئے۔ دہلی ڈویژن میں ابھی تک کوئی مستقل جگہ اُن کے لیے خالی نہیں ہے۔ آج اتوار کو گھر پر آئے تھے غالباً دس بجے رات کے روانہ ہو گئے ہوں گے۔ احمد حسین کو کرنال ضرور لے گئے ہوں گے اُس کو اپنے پاس رکھنے کا ارادہ ہے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اب مدرسہ حسینیہ میں انقلابِ عظیم ہوگا جو تنخواہ تصدق حسین دیتے تھے وہ بند ہو جائے گی اور مکان بھی چھن جائیگا۔ حقن اور گاگر کو اخلاق حسین نے .... کے پاس بڑوالی مسجد میں بٹھا دیا ہے کیونکہ مولوی عمر خاں کے پاس ایک جماعتِ کثیر طلبہ کی ہوگئی ہے اِس لیے وہ کسی بچہ کو خاص توجہ سے نہیں پڑھا سکتے تم مع الخیر یہاں آؤ گے تو دونوں بچوں کی تعلیم کا مستقل انتظام کیا جائیگا۔

دَورہ میں ہر روز میل دو میل پیدل ضرور چلا کرو اور چونکہ وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے اِس لیے سردی کی گزند سے بچنے کے لیے پوری احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر انڈا نیم برشت کھاؤ تو صرف دو چار انڈوں کی زردی کھالیا کرو سفیدی کو ڈاکٹر لوگ بہت بطئ الہضم بتاتے ہیں۔ تم نے آجتک یہ نہیں لکھا کہ دَورہ میں سواری کا کیا اِنتظام کر رکھا ہے۔ آیا کوئی گھوڑا خرید لیا ہے یا یکہ یا تانگہ میں جانا ہوتا ہے یا کسی کی سواری مستعار لے رکھی ہے۔ اِس سے

ضرور مطلع کرنا ۔ زیادہ دعا ۔ تمہاری والدہ اور بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں .... (جو کئی دن سے ہمارے ہاں آئی ہوئی ہے) .... بہت بہت آداب کہتی ہیں اور محمود علی اور .... بھی آداب و نیاز عرض کرتے ہیں ۔ محمود بہت تماشے کرنے لگا ہے ۔ نتھو جاٹ ساکن موضع آٹھ اکثر آٹھویں دسویں پندرھویں روز چلا آتا ہے اور گھنٹوں ہاتھ جوڑتا ہے اُس کا ایک بیٹا پانچویں جماعت میں داخل ہوگیا ہے اُس کا ارادہ ہے کہ پانی پت کے بورڈنگ ہوس میں داخل کردے مگر فیس کی معافی یا وظیفہ کے لیے تمہاری سفارش چاہتا ہے ۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین از پانی پت ۲ دسمبر ۹۹ء (وقتِ شب)

۳۴۴ ۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط خیریت نمط اور منی آرڈر تعدادی ایک سو ساٹھ روپیہ کا پہنچا ۔ مولوی عمر خاں کے ساٹھ روپے یعنی چھ مہینے کی تنخواہ چڑھی ہوئی تھی کیونکہ مدرسہ کا روپیہ میرے پاس اُٹھ گیا تھا ۔ پرسوں اُنکو بیباق کر دیا گیا ۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ۔ برخوردار احمد حسین کو اُس کے والد نے کرنال اپنے پاس بلا لیا ہے اور جہاں جائیں گے اپنے ساتھ رکھیں گے ۔ میں نے بھی اُن کو یہی مشورہ دیا ہے کہ اب اُس کو پانی پت میں چھوڑنا مصلحت نہیں ہے ۔ اب مدرسہ کی آمدنی میں آٹھ روپیہ ماہوار کی کمی ہوجائے گی ....

بہرحال مدرسہ اب تنزل کی حالت میں ہے ۔ میں نے مولوی عمر خاں کو تمہارے مع الخیر آنے تک تھام لیا ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے آنے پر مدرسہ کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائیگا ....

میرے نزدیک اگر ممکن ہو تو تم بڑے دن کی تعطیل سے پہلے

ایک دو روز کی اتفاقیہ رخصت ضرور لے لینا کیونکہ تعطیل شروع ہوجانے
کے بعد انٹر میڈیٹ کلاس میں مسافروں کی اس قدر کثرت ہوجائیگی کہ یہانتک
پہنچنا دشوار ہوجائیگا اور یہاں سے ۳۰ر یا ۲۹ر کو واپس روانہ ہوجانا۔ غالباً
تصدق حسین بھی تمہارے ساتھ لاہور تک جائیں گے۔ بشرطیکہ تم تعطیل
گذرنے سے دو تین روز پہلے روانہ ہوجاؤ۔ باقی سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں
اور سب تم کو آداب اور دعا کہتے ہیں۔ خان محمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ
ڈاکخانجات کے ضلع گوجرانوالہ میں پوسٹ ماسٹری پر جانے کی تجویز ہوگئی ہے
وہ کل ہم سے ملنے کو آئے تھے اور رات کو ڈاک گاڑی میں دہلی روانہ ہوگئے
زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۹ء

۳۴۵ - برخوردار - آج پانچویں جنوری کی ہے - تمہارا کوئی خیریت نامہ
اب تک نہیں آیا۔ اس لیے طبیعت متردد ہے - منزل مقصود پر پہنچتے ہی
اول خط لکھنا چاہیئے تھا پھر دوسرا کام کرنا تھا۔ اب بہت جلد اپنی خیر و عافیت
سے مطلع کرو۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے - برخوردار
عبدالعلی پرسوں رام پور سے آگئے ہیں - برخوردار محب علی رات کو سوار
ہوگئے ہوں گے - زیادہ دُعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۵ر جنوری ۱۹۰۰ء

۳۴۶ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
میرا خط غالباً پہنچا ہوگا - اُس کا جواب ابتک نہیں آیا - چونکہ آجکل یہاں بارش
اور اولوں کے سبب سردی بہت زیادہ ہے اِس لیے تمہارا اکثر خیال
آتا ہے کیونکہ وہ ملک یہاں کی نسبت زیادہ سرد ہے اور اگر وہاں بھی اولے

اور بارش ہوئی ہوگی تو سردی یہاں سے بہت زیادہ ہوگی اور دورہ سخت دشوار ہوگیا ہوگا۔ بہرحال جو کچھ کیفیت وہاں کی ہو اُس سے جلدی مطلع کرو اور سردی سے بچنے کی جہاں تک ممکن ہو بہت احتیاط کرنی چاہیئے ۔ اخلاق حسین انشاءاللہ کل رات کو کلکتہ میل میں روانہ ہوں گے .... بفضلہ تعالیٰ اچھی ہوگئی ہے مگر کمزور بہت ہے ۔ تمہاری بہن اور بھابجی بیس بائیس روز سے پرلی طرف ہیں ۔ عبدالعلی رام پور سے آئے ہوئے ہیں تمہاری بہن کو بخار نے تو چھوڑ دیا ہے مگر کھانسی چلی جاتی ہے سُنا ہے کہ کئی روز سے روزے رکھنے لگی ہیں .... اور اُنکی والدہ اور دادی سب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ روزہ داروں کے غصے بہت زوروں پر ہیں ۔ تمہاری والدہ نے سب روزے رکھے ہیں اور باوجود اس کے گھر کا سارا کام دن کو اور اگلے کو اور پچھلے کو خود کرتی ہیں کیونکہ .... کے ساتھ چلی گئی ہے اور کسی اور عورت کو رکھا نہیں ۔ ابّو اور حقّن یہیں رہتے ہیں حقّن کی تعلیم تاوقتیکہ پانسات گھنٹے کوئی اُستاد اُسکو برابر نہ پڑھائے ۔ قابلِ اطمینان نہیں ہے ۔ جو طالب علم اُسکو پڑھاتا ہے وہ سال کر کے گھنٹے سوا گھنٹے یہاں ٹھیرتا ہے ۔ شاید جب گرمی میں وقت بدل جائیگا اُس وقت اسکو زیادہ ٹھیرنے کا موقع ملیگا ۔ حقّن کی طبیعت جہاں تک کہ اب تک دیکھا گیا ہے حساب سے بالکل غیر مناسب ہے شاید آئندہ کچھ رنگ بدلے ۔

بھائی فیاض حسین صاحب بخیریت ہیں مگر بہت پژمردہ اور افسردہ خاطر رہتے ہیں ۔ اِس خط کا جواب جلدی لکھنا ۔

علی گڈھ کالج کی طرف سے نہایت تشویش ہے ۔ نواب محسن الملک کی

تحریر سے ایسا معلوم ہوا تھا کہ ووٹ بہت کم آئے ہیں اور مسٹر ماریسن نے
اپنا پرنسپلی پر رہنا اِس بات سے مشروط کیا ہو کہ .... اور ایسا ہی
ارادہ محسن الملک کا ہے - خدا خیر کرے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۵ ؍ جنوری ۱۹۰۰ء

۳۴۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہو کہ
کل مبلغ ساٹھ روپے کا منی آرڈر پہنچا اور پرسوں تمہارے کارڈ موسومہ
برادرم سید فیاض حسین صاحب سے مفصل حالات معلوم ہوئے - ہمارے
گھر سے ابکی دفعہ نزلہ اور زکام نکلتا معلوم نہیں ہوتا - تمہاری والدہ کو
ایسی شدت کی کھانسی ہے کہ بعض اوقات اُن کو اپنی زندگی کی امید منقطع
ہوجاتی ہے - مجھے چار مہینے کے قریب گذر گئے کسی طرح اس سے
نجات نہیں ہوتی - برخلاف گذشتہ برسوں کے ابکی دفعہ تین دفعہ حملہ
زکام اور کھانسی کا ہوچکا ہو - ایک دفعہ اصلی حالت عود کرنے نہیں
پاتی کہ پھر از سرِ نو حملہ ہوتا ہے - دماغ حد سے زیادہ کمزور ہوگیا ہے -
لائف کے تقاضے اطراف و جوانب سے آتے ہیں مگر میرا دماغ بالکل لکھنے
پڑھنے کے لائق نہیں رہا مگر میری اور تمہاری والدہ کی حالت اور سب
طرح سے اچھی ہے کوئی تشویش اور تردد کی بات نہیں ہے - البتہ
وہ چونکہ زیادہ کمزور ہیں اس سبب آن پر مرض کا زیادہ اثر معلوم ہوتا ہے -
امید خدا کی ذات سے یہ ہے کہ جوں جوں سردی کم ہوتی جائے گی -
اُسی قدر مرض میں خفت ہوتی جائیگی .... اپنے گھر ہے - اُس کی
کھانسی بھی ابھی تک بالکل رفع نہیں ہوئی .... کو بھی زکام اور کھانسی
کی تکلیف ہے - تم اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو ....

.... حقن انگریزی میں تو کچھ چل نکلا ہے مگر حساب میں بالکل
ابھی تک صفر ہے۔ ابھی دھیان اور توجہ پڑھنے لکھنے میں پیدا نہیں ہوئی
لیکن خصلتیں عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔ اطاعت اور حکم برداری مزاج میں
بہت ہے۔ کاہل نہیں ہے۔ روز بروز غریب ہوتا جاتا ہے۔ گھر جانیکا
کبھی نام نہیں لیتا۔ جس بات کو منع کردو۔ پھر نہیں کرتا۔ شاید کچھ ہو جائے
اگر اُس کے دل میں کچھ بھی شوق اور توجہ پیدا ہوجائے تو اُس کو علی گڑھ
ظہور حسین وارڈ میں داخل کردیا جائے مگر تا وقتیکہ اس طرف سے اطمینان
نہ ہو کچھ نہیں ہوسکتا۔ زیادہ دعا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۵ر فروری ۱۹۰۶ء

۳۴۸۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ
عین انتظار میں پہنچا۔ اپنے مزاج کی کیفیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو
یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ تمہاری والدہ اب پہلے کی نسبت بہت
اچھی ہیں۔ گھر کے کام کاج بدستور کرنے لگی ہیں۔ میں بھی بفضلہ تعالے
اچھا ہوں۔ فرزند علی ہولی کی تعطیل میں تین روز کے لیے آئے تھے۔ آج
انشاء اللہ دو بجے دن کے واپس جائیں گے۔ چودھری فیاض
ایف۔ اے کے امتحان میں اب کے سال پھر فیل ہوگیا ہے۔ وہ بھی
فرزند علی کے ہمراہ رڑکی جاتے ہیں اور اوورسیر کلاس کے داخلہ کے
امتحان کی جو جون میں ہونیوالا ہے وہیں رہ کر طیاری کریں گے۔ بھائی
فیاض حسین مع اہلیہ پٹیالہ سے واپس آگئے اور بخیریت ہیں۔ نالو خاں
کے ہاں کل روپے بھیجنے بھول گیا۔ آج انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بھیجدونگا
امید ہے کہ آخر مارچ تک تمہارا دورہ ختم ہوجائیگا۔ اس کے بعد رخصت

لینے کا ارادہ ہے یا نہیں؟ برخورداری .... آٹھ دس روز سے
بہ تجویز حکیم جعفر حسن صاحب منضج پی رہی ہیں۔ کل پرسوں تک مسہل شروع
ہو جائیں گے۔ معمولی شکایتوں کے سوا اور سب طرح سے بخیریت ہیں
سب چھوٹے بڑے اداب اور دعا و سلام کہتے ہیں۔ عفن اداب
عرض کرتا ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ر مارچ ۱۹۰۰ء

۳۴۹ - تم کو یہاں سے روانہ ہوئے آج پانچواں روز ہے۔ ہر روز
خط کا انتظار کیا جاتا ہے مگر اب تک نہ تم نے اپنی خیر و عافیت لکھی اور
نہ نالو خاں نے کچھ لکھا۔ جس نے کہا تھا کہ میں ایک کارڈ گجرات سے اور
دوسرا راولپنڈی سے فوراً روانہ کروں گا۔ طبیعت کو ہر وقت خلجان
رہتا ہے۔ چاہیئے کہ اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ یہاں
بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ سب چھوٹے بڑے دعا و سلام کہتے ہیں اور تمہارے
خط کے منتظر ہیں۔ دوکان مکان کے بدلہ میں لینے کی مرضی عورتوں کی
نہیں معلوم ہوتی۔ بھائی فیاض حسین صاحب کی اور میری رائے تو یہی ہے
کہ مبادلہ کر لیا جائے مگر بغیر مستورات کی مرضی کے مبادلہ نہیں ہو سکتا
خصوصاً تمہاری والدہ اسکی بہت مخالف ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۹ر اپریل ۱۹۰۰ء

۳۵۰ - برخوردار طالعمرہ .... تمہارا کارڈ کل صبح
پہنچا تھا۔ بدریافت خیریت شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ پشاور سے لانے کی
اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ سوا اس کے کہ علاقہ پشاور میں ایک قطعہ چند
میل یا چند بیگہ مشہور ہے جسمیں چاول بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ

لوگ کہتے ہیں ایسا چاول کہیں دنیا میں نہیں ہوتا - اگر خاص اُس قطعۂ زمین کا چاول بہم پہنچ سکے تو سیر دو سیر بطور نمونہ کے ساتھ لیتے آنا - فقط اُس کو دیکھنا ہے نہ کہ اُس کے کھانے کی عادت ڈالنا - زیادہ دعا - انسپکٹر صاحب اور مولوی محمد اشرف صاحب کو سلام و نیاز کہدینا - ٹانگ کا حال بدستور ہے علاج معالجہ کی مطلق فرصت نہیں اور بڑھاپے کی بیماریاں اکثر لاعلاج ہوتی ہیں - باقی سب عزیز بخیریت ہیں

الطاف حسین از پانی پت - یکم مئی ۱۹۰۰ء

۳۵۱ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو ساٹھ روپے کا منی آرڈر اور کارڈ اسی وقت پہنچا - بدریافت خیریت مزاج کے شکر الٰہی ادا کیا گیا - میں نے اسی سبب سے خط نہیں لکھا تھا کہ تمہارا ٹھیک پتہ معلوم نہ تھا مگر طبیعت متعلق تھی الحمدللہ کہ تردد رفع ہوا - پانچروپیہ نانو خاں کے ہاں آج بھیجدیے جائیں گے - بھائی حکیم محمد علی صاحب اور احمد حسین علیل ہیں - برخورداری .... آج پلی طرف گئی ہیں - برخوردار محب علی ایک مہینے کی رخصت لے کر آئے ہیں غالباً ۲۶ جون تک ٹھیریں گے - محمود کو کچھ نہ کچھ چرک دھانس برابر رہتی ہے - نہایت ضعیف الخلقت مثل اپنے باپ کے ہر مرض کے لیے ہر وقت طیار رہتا ہے - نانی نے اُس کے پیچھے اپنی جان لگا رکھی ہے رات دن اسی اُدھیڑ بُن میں رہتی ہے اور اُسکی وجہ سے ہمیں بھی خلجان رہتا ہے - حامد علی کی لڑکی ...... بھی بیمار ہے - اُس کے دیکھنے کو حامد علی کل یہاں آنیوالے ہیں - چیچک - کھسرا - کنٹھی - بخار اور دیگر انواع و اقسام کے امراض آجکل یہاں کثرت سے بچوں کو اور بڑوں کو برابر ہوتے ہیں - اموات کی

بھی تعداد بڑھی ہوئی ہے - تقریباً چھ سات نوجوان مرد اور عورتیں دن میں مر چکے ہیں برخوردار اخلاق حسین کے پاس سے کل خط آیا تھا بخیریت ہیں - تم نے بہت اچھا کیا کہ رخصت لینے کا آجکل ارادہ نہیں کیا بھائی سید فیاض حسین صاحب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور تم کو بہت بہت دعا کہتے ہیں - دلی کی آب و ہوا بھی ان دنوں میں بالکل ایسی ہی ہو رہی ہے جیسے یہاں کی - کبھی کبھی جو کچھ ترشح ہو جاتا ہے تو فی الجملہ امن ہو جاتا ہے پھر دو ایک روز کے بعد گرمی بشدت پڑنے لگتی ہے - ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ سرسید مرحوم کی لائف کو ختم کروں مگر مکروہاتِ دنیوی سے کسیطرح نجات نہیں ہوتی پھر بھی کچھ نہ کچھ کیے جاتا ہوں - باوجود اس قدر گرمی کے ٹانگ کا درد بدستور موجود ہے اور علاج کرنیکی فرصت نہیں مگر خدا کا شکر ہے کہ اور سب طرح سے اچھا ہوں - تمہاری والدہ اور بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں - دونوں لڑکیاں اور .... بھی ادآب کہتی ہیں - حقن بھی ادآب کہتا ہے - زیادہ دعا اپنی خیرو عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - فقط -

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۸ رجولائی سنہ ۱۹۰۰ء

۲۵۲ - بہت دن سے تمہارا خط نہیں آیا طبیعت متعلق ہے - اپنی خیرو عافیت سے جلدی مطلع کرو - جناب بھائی حکیم محمد علی صاحب نہایت سخت بیمار ہو گئے تھے - یہاں تک کہ تینوں بیٹے رخصت لے لے کر آئے اور مایوسی کی حالت ہو گئی مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب وہ حالت نہیں رہی اور روز بروز حالت بہتر ہوتی جاتی ہے - تینوں لڑکے اپنی اپنی نوکری پر روانہ ہو گئے - یہاں اور سب طرح سے خیریت ہے - حامد علی

آئے ہوئے ہیں اور اپنا نو خرید مکان بنوا رہے ہیں۔ بارش اب تک یہاں نہیں ہوئی۔ دوسرے تیسرے دن دو چار بوندیں پڑ جاتی ہیں۔ گرمی کی کچھ انتہا نہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۷ر جون ۱۹۰۰ء

۳۵۳- پچپن روپے معمولی اور پانچ روپے زائد وصول ہوئے اور چار ٹوپیاں اور کلاہیں اور چھ ہاتھ کی لکڑیاں جو مولوی محمد اشرف نے کرنال سے بھیجی تھیں وہ بھی پہنچیں مگر معلوم نہیں ہوا کہ ٹوپیاں کس کس کے لیے ہیں۔ ان کو جب تم خود مع الخیر آتے تو اپنے ساتھ لانا مناسب تھا اور اب بھی وہ تمہارے مع الخیر آنے تک بدستور رکھی رہیں گی۔ فرزند علی کا امتحان ۹ر جولائی کو یعنی پرسوں شروع ہوگا۔ خدا تعالیٰ اُس کی اور ہماری مدد کرے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ تین دن سے ہر روز شام صبح اور کبھی رات کو بارش ہوتی ہے اور ایک آدھ معقول مینہ برس گیا ہے۔ جس سے لوگوں کی مایوسی مبدل بہ امید ہوگئی ہے مگر تا وقتیکہ عالمگیر مینہ نہ برسے ملک کا کچھ بھلا نہیں ہو سکتا۔ اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ بھائی صاحب وقبلہ کا حال بدستور ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۷ر جولائی ۱۹۰۰ء

۳۵۴- برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تم نے بہت دن سے اپنا کچھ حال نہیں لکھا۔ طبیعت نہایت پریشان ہے معلوم نہیں کہ دَورہ شروع ہو گیا یا نہیں اور کون سے ضلع سے شروع کیا گیا ہے؟ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت ہے مگر فرزند علی کے معاملہ نے سخت پریشان کیا۔ اٹھارویں تاریخ کا پنجاب آبزرور یہ خبر لایا کہ

رڑکی کالج میں چار مسلمان طالبِ علموں کو اوورسیر کلاس کا درجہ سوم کا
سرٹیفکیٹ ملیگا جنمیں سے ایک کا نام خواجہ فرزند علی بھی تھا اُس کو دیکھ کر
سب کو یقین ہوگیا کہ فرزند علی پاس ہوگیا ہے دوسرے تیسرے روز برخوردار
تصدق حسین کا مبارکباد کا خط اسی اخبار کی خبر کی بنیاد پر پہنچا۔ اب اور بھی
زیادہ اطمینان ہوگیا مگر یہ تردد رہا کہ فرزند علی نے اب تک کیوں ایسی ضروری
خوش خبری نہیں لکھی۔ ہم اسی تردد میں تھے کہ ۲۱ کو فرزند علی خود آن پہنچے
اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ اخبار کا اگر یہی مطلب ہے جو لوگ سمجھے ہیں تو بالکل
غلط ہے۔ نتیجہ امتحان اب تک برآمد نہیں ہوا اور مجھے اپنے پاس ہونیکی
امید نہیں ہے کیونکہ ایک مضمون میں بجائے سولہ کے گیارہ نمبر مجھے ملے ہیں
پانچ کی کمی ہے۔ کل ۲۳ کو روڑکی سے اُن کے ایک کلاس فیلو کا خط آیا۔
جس سے معلوم ہوا کہ نتیجہ نکل آیا ہے اور فرزند علی کو فیل کردیا ہے۔ اور بہت
تقاضے کے ساتھ فرزند علی کو روڑکی میں بلایا تھا تاکہ وہ اس خاص مضمون
(یعنی اکونٹ) میں دوبارہ امتحان ہونے کی درخواست کریں اور چونکہ انجنیرنگ
کلاس کے فیل شدہ سٹوڈنٹس کا دوبارہ امتحان ہوا ہے۔ اور نیز اکونٹ کا
مضمون چنداں ضروری نہیں ہے اور فرزند علی کے نمبروں کا ٹوٹل عمدہ ہے۔
اس لیے یہ امید کی گئی ہے کہ ان کو بھی ایک مضمون میں دوبارہ امتحان دینے کی
اجازت مل جائے گی۔ فرزند علی کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ جس روز اکونٹ کا
امتحان تھا اُس کی رات کو اُس کے پیٹ میں دفعتاً درد ہوگیا تھا۔ چنانچہ
رات ہی کو مسہل لیا اور رات ہی کو کچھ دست آئے تب دن کو امتحان میں
یٹھ سکا۔ یہ بھی ایک عذر شاید قابلِ لحاظ ہو۔ بہرحال فرزند علی آج ایک بجے
ن کے براہِ دہلی روانہ روڑکی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ پانی کی طغیانی کے سبب

مارکنڈے کے قریب کئی میل تک ریل کی سڑک ٹوٹ گئی ہے اور آٹھ دس روز سے اسطرف ریل بند ہوگئی ہے - تم اپنی خیر و عافیت سے بہت جلد اطلاع دو -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

۳۵۵ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ پرسوں سات بجے صبح کے جناب بھائی حکیم محمد علی صاحب نے دنیا سے رحلت کی - اِنا للہ وانا الیہ راجعون - غالباً برخوردار محب علی کی تحریر سے تمہیں معلوم ہوا ہوگا - اگرچہ اس زمانہ میں جو عمرِ طبیعی اس ملک کے آدمیوں کی ہے اُس کے لحاظ سے انکی موت وقت پر ہوئی ہے مگر اس وجہ سے کہ ہمارے خاندان میں بلکہ تمام انصاریوں اور مخدوم زادوں میں ایسا ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا اور بخاص کر ہمارے خاندان میں اُن کا موجود ہونا برکت کا باعث تھا - اسلیے اُن کی موت ایک سخت افسوسناک واقعہ ہے مگر سوائے صبر کے اور کیا چارہ ہے

فرزند علی کا مفصل حال میں تم کو لکھ چکا ہوں امید ہے کہ راولپنڈی ہو کر میرا خط تمہارے پاس سیالکوٹ پہنچ گیا ہوگا - خلاصہ یہ ہے کہ ایک مضمون میں پانچ نمبروں کی کمی کی وجہ سے فیل ہوگیا تھا اور نتیجہ نکلنے سے پہلے گھر چلا آیا تھا - مگر نتیجہ معلوم ہونے کے بعد اُس کے ہم جماعتوں نے اُس کو سخت تقاضہ کرکے رُوڑکی بلایا - وہاں جاکر اُس نے پرنسپل سے درخواست کی کہ موافق قاعدہ جدید کے جو دو برس سے وہاں جاری ہے مجھکو اجازت دیجائے کہ بعد تعطیل کے اس مضمون میں جسمیں فیل ہوا ہوں دوبارہ امتحان دوں - اِس درخواست پر صاحب پرنسپل نے حسبِ دلخواہ حکم دے دیا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ ہم تمہارے واسطے دوبارہ امتحان کے لیے گورنمنٹ میں پہلے ہی لکھ چکے ہیں

اگر وہاں سے منظور ہی آگئی تو تم کو دوبارہ نومبر میں امتحان دینا ہوگا - خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس کے لیے یہ صورت نکل آئی - امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جس مضمون میں پہلے کم نمبر پائے تھے اب تین مہینے میں اس کے لیے تیار ہو جائیگا - وہ کوئی علمی مضمون نہیں ہے بلکہ صرف حساب کتاب رکھنے کے طریقے اور قاعدے اور اکؤنٹو انجینئر کے دفتر میں جسقدر رجسٹر رہتے ہیں اُن کے نمونے وغیرہ ہیں -

تمہارا خط بہت دن سے نہیں آیا - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۴ر اگست ۱۹۰۰ء

۳۵۶ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو کہ یہاں پندرہ بیس روز سے ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے چنانچہ پرسوں تمہاری والدہ کو دس بجے رات کے اِس کا اثر ہوا اور کل نو بجے رات کے اِنتقال ہو گیا - اِنا للہ و انا الیہ راجعون - اگرچہ اس حادثۂ ناگہانی سے جو صدمہ سب عزیزوں اور متعلقوں اور ہمسایوں اور راہ چلتوں کو ہوا ہے اُس کا بیان کرنا مشکل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اُن کی اولاد کو سب سے زیادہ صدمہ ہوا ہے اور ہوگا - مگر میری جان والدین کا اولاد کے سامنے گذر جانا والدین کی خوش نصیبی ہے اور اولاد کا قدیم ورثہ ہے - خدا کا شکر ہے کہ تمہاری والدہ کی جیسی عمدہ زندگی اور عمدہ موت ہوئی ہے اُس کی ہر شخص کو تمنا ہونی چاہیئے انہوں نے سعادتمند اولاد چھوڑی ہے اور اُن کو بفضلہ تعالیٰ اچھی حالت میں چھوڑا ہے - ایک زمانہ کو اپنا مداح و ثناخواں و شکرگذار چھوڑا ہے - وہ اپنی خلقی اور اصلی نیکیوں کی تمام عشیرہ میں ایک عمدہ مثال تھیں - اُنہوں نے

ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی خدمت گزاری سے مخدومیت کا درجہ حاصل کیا تھا۔ اور آخیر وقت میں جب تک اُن کو ہوش رہا برابر خدا کی یاد اُن کے وردِ زبان رہی۔ جس شخص کی ایسی عمدہ زندگی اور ایسی عمدہ موت ہو اُس سے زیادہ اور کون خوش نصیب ہو سکتا ہے اور اُس کی اولاد کے لیے اس سے زیادہ کیا فخر کی بات ہو سکتی ہے۔ پس ان تمام باتوں پر نظر کر کے امید ہے کہ تم صبر اختیار کرو گے۔ اِس حادثہ سے بھائی سید فیاض حسین کو۔ تمہاری بہن کو خاصکر بہت رنج ہوا ہے۔ ماموں صاحب کو فوراً تعزیت کا خط لکھو اور اُس میں ایسی باتیں درج کرو جو اُن کو صبر پر آمادہ کریں اور جن سے اُن کو یقین ہو کہ اُن کی بہن نے بھائی کے لیے اپنے عمدہ قائم مقام چھوڑے ہیں۔ اور ایک خط اپنی بہن اور بھتیجی اور بھانجی اور بی بی کی تشفی کے لیے بھی لکھو کہ یہ سب حد سے زیادہ بیقرار ہیں۔ زیادہ سوائے دعا کے اور صبر و شکر کی تاکید کے اور کیا لکھوں۔

الطاف حسین عفی عنہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء

۳۵۷۔ تمہارے خط موسومہ برادرم سید فیاض حسین سے معلوم ہوا کہ تمہارا ارادہ دس بارہ روز کی رخصت لیکر یہاں آنے کا ہے۔ مگر سردست یہاں آنا مصلحت نہیں۔ یہاں وبا کا حال بدستور ہے بلکہ کسی قدر ترقی ہے۔ راہ میں ستلج اور سرستی کے پُل مخدوش ہیں اور یہاں آنے کی کوئی ایسی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل و کرم رکھے تو آغاز موسم سرما میں اگر ممکن ہو تو مہینا دو مہینے کی رخصت لے کر آنا۔ اخلاق حسین اس واقعہ سے ایک روز پہلے یہاں سے روانہ پہیونہ ہو گئے تھے۔ اُن کو حد سے زیادہ رنج ہوا ہے۔ تمہاری والدہ مرحومہ اپنی وصیت کے موافق حسین والہ پر اپنی ماں کے پہلو میں دفن ہوئی ہیں۔ سب چھوٹے بڑے تم کو دعا اور سلام کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۰ء

۳۵۸ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارے پاس سے بہت دن ہوئے کوئی خط نہیں آیا - اپنی خیر و عافیت جلدی لکھو - اور اُس نواح کی آب و ہوا کی کیفیت سے بھی مطلع کرو - سنا ہے کہ پشاور میں وبا کی شدت ہے - محمد رضی سونی پتی جو کہ پشاور میں ریل پر ملازم تھے اُن کے انتقال کا تار کل یہاں پہنچا - اس حادثہ سے اُن کے خاندان پر قیامت گذر گئی ہوگی انا للہ وانا الیہ راجعون -

یہاں ابھی تک وبا موجود ہے شاید کچھ اُنیس بیس کا فرق ہوگیا ہو - مگر ہر روز وارداتیں برابر ہوتی رہتی ہیں - برادری اور کنبے میں چند موتیں نہایت سخت ہوگئی ہیں - خداتعالیٰ باقیماندوں کی خیر رکھے اور اس بلا کو جلدی یہاں سے دفع کرے - بحق النبی وآلہ الامجاد -

مولوی محمد اشرف کی زبانی معلوم ہوا کہ اس سال تمہارا سالانہ معائنہ پشاور وغیرہ اضلاع میں ہوگا - اُن اضلاع کی آب و ہوا کا حال ضرور دریافت کرکے لکھنا اور رخصت لے کر یہاں آنے کی ممانعت میں تم کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب پھر لکھتا ہوں کہ سردست رخصت ہرگز نہ لینا اور یہاں آنے کا ارادہ مت کرنا پرسوں بھائی سید عبدالقادر صاحب کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے - اُن کی رسولی پھٹ گئی تھی اور وہ ڈیڑھ مہینے سے سخت بیمار تھیں آخر جانبر نہ ہوئیں - بھائی سید عبدالقادر کو تعزیت کا خط لکھنا چاہیے اور اُس میں اپنی بھاوج کو اور ابوالقاسم کو تسلی آمیز الفاظ لکھنے چاہئیں - باقی ہمارے گھروں میں بفضلہ تعالیٰ اب تک خیریت ہے .... کا بڑا لڑکا منظور بھی وبا کی زد میں آگیا تھا اور اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب اُس کا حال قابلِ اطمینان ہے - کل برخورداران محب علی اور تصدق حسین

حصار سے اور برخوردار عبدالعلی رام پور سے آئے ہیں آٹھ دس روز یہاں ٹھیریں گے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جملہ آفات سے محفوظ رکھے۔ فرزند علی یہاں بہت پریشان رہتا تھا اور امتحان کی تیاری اس سے کچھ نہ ہو سکتی تھی اس لیے اسکو روہتک روانہ کر دیا ہے۔ آج سید محمود صاحب کا رجسٹری شدہ خط تمہاری والدہ کی تعزیت کا آیا ہے اُس میں تم کو تعزیت آمیز الفاظ لکھے ہیں..........
..................مولوی محمد اشرف صاحب اور اپنے انسپکٹر صاحب کو میری طرف سے ما وجب کہدینا اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۶ ستمبر ۱۹۰۰ء

بھائی سید ضیاء حسین صاحب اِس وقت یہیں موجود ہیں اور تم کو بہت بہت دعا کہتے ہیں۔

۳۵۹ - تمہاری تحریر سے بہت افسردگی اور پژمردگی ظاہر ہوتی ہے اور یہی حال اخلاق حسین کا معلوم ہوتا ہے۔ تم کو چاہیئے کہ اپنی والدہ کی محبت اور اُنکی خوبیوں کو بہت بہت یاد کرو اور اس دعا کا زیادہ ورد رکھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ یعنی "الٰہی مجھے اپنی محبت اپنی جان اور اپنے کنبے سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ دے" خدا تعالیٰ ہم سبکو اپنی محبت عنایت کرے کہ یہی ہر ایک رنج اور غم کا بہترین علاج ہے۔ تم سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے مگر موسم کی طرف سے یہاں اطمینان کلی ابھی تک نہیں ہوا اگرچہ بفضلہ تعالے وبا کا زور بہت کم ہو گیا ہے۔ اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ میرے نزدیک بعد سالانہ معائنہ کے مع الخیر ہمینا دو مہینے کی رخصت لے کر آؤ تو بہتر ہے۔ اِنہیں دنوں میں تصدق حسین بھی انشاء اللہ

دو مہینے کی رخصت لیں گے اسوقت موسم بھی عمدہ ہوگا اور رستے بھی صاف ہوں گے آئندہ جو تمہاری مرضی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ ستمبر ۱۹۰۰ء

۳۶۰۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ اب وبا کا نہایت ہی خفیف اثر باقی رہ گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز میں بالکل امن ہو جائیگا مگر اس وقت تمہارا یہاں آنا میرے نزدیک ہرگز مناسب نہیں کیونکہ بارش کی حد سے زیادہ افراط کے سبب ریل کی تمام سڑکیں اور خاص کر پنجاب لین نہایت مخدوش ہے۔ اور یہاں گو وبائے ہیضہ کا اب خوف نہیں رہا مگر پیچش اور بخار وغیرہ میں ہزاروں آدمی مبتلا ہیں اور پانسات روز کے لیے اس قدر دور دراز مسافت کرنا محض فضول ہے خدا تعالیٰ تمہارا حافظ و نگہبان ہے بسم اللہ کر کے سالانہ معائنہ شروع کرو مارچ یا اپریل میں رعایتی رخصت لیکر مع الخیر آنا اللہ معکم اینما کنتم

الطاف حسین از پانی پت ۱۶ ستمبر ۱۹۰۰ء

۳۶۱۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ تم اپنی خیر و عافیت بہت جلد جلد بھیجتے رہو اور یہ لکھو کہ جن اضلاع میں تم کو سالانہ معائنہ کے لیے جانا ہے وہاں اب آب و ہوا کا کیا حال ہے اور بارش کی اسطرف کیا کیفیت ہے۔ یہاں تو بارش کی افراط اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ روز بروز فصل کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ کرنال میں دس بارہ روز ہوئے آٹھ انچ پانی برسا۔ سینکڑوں مکان گر گئے۔ یہاں بھی اسی کے قریب قریب بارش ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ آدمی اور بیل وغیرہ یہاں بھی مکانوں میں دب کر مر چکے ہیں۔ زیادہ دعا۔ اللہ معکم اینما کنتم

الطاف حسین از پانی پت - ۲۲ ستمبر ۱۹۰۰ء

۳۶۲ - جو اشیا تم نے منگوائی تھیں وہ سب تیار ہیں - اگر کہو تو تمہارے پشاور جانے سے پہلے بریک میں روانہ کردی جائیں ....

یہاں اب بفضلہ تعالیٰ وبا کا کوئی اثر باقی نہیں ہے - آج بہت دن کے بعد دھوپ نکلی ہے - تمہاری والدہ کے چہلم کی آج فاتحہ ہو کیونکہ اکثر مستورات آئی ہوئی ہیں..... اور آج ہی ہے - اخلاق حسین انشاء اللہ ۲۹ یا ۳۰ کو بڑی تعطیل میں یہاں آجائیں گے اپنی خیر و عافیت سے بہت جلد جلد مطلع کرتے رہو - سر سید کی لائف اب ختم پر آپہنچی ہے - اُمید ہے کہ اس سال کے آخر تک شائع ہو جائیگی - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء

۳۶۳ - آجکل یہاں اور اطراف و جوانب میں بسبب افراطِ بارش کے بخار بہت پھیلا ہوا ہے - کچھ عجب نہیں کہ اُس طرف بھی ملیریا فیور کا زور ہو - اگر مناسب سمجھو تو خفیف مسہل سالٹ وغیرہ کا لیکر کونین کا استعمال شروع کردو دو گرین ہر روز کھالینا کافی ہے انشاء اللہ بہت مفید ہوگی - اگر اُس طرف بخار نہ ہو تو بھی معدہ کا صاف کرلینا بہتر ہے اور دورہ میں کونین ضرور ہمراہ رکھنی چاہیئے - یہاں بفضلہ تعالیٰ اور سب طرح سے خیریت ہے - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۷ ستمبر ۱۹۰۰ء

۳۶۴ - اپنی خیر و عافیت جلد لکھو اور پارسل کے پہنچنے سے مطلع کرو - تمہاری بڑی لڑکی کو بخار آئے جاتا ہے - تیسرے دن جاڑے کے ساتھ چڑھتا ہے اور محمود کو بھی تیسرے دن سخت بخار ہوتا ہے نہایت مضمحل ہوگیا ہے باقی خیریت ہے - علی گڈھ سے جو خط درباب استعفائے نواب محسن الملک جاری ہوا ہے اُس کا جواب تمہاری طرف سے اب تک وہاں نہیں پہنچا - وہاں سے سخت تقاضہ آیا ہے کہ ان کا جواب جلد منگوادو

امید ہے کہ اب پہنچ گیا ہوگا۔ اگر ابھی جواب روانہ نہ ہوا ہو تو فوراً بھیج دینا چاہیئے
زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۰ء

۳۶۵۔ تمہارا کارڈ کل پہنچا۔ بدریافت خیریت مزاج شکر الٰہی ادا
کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ دونوں برخورداریاں اور اُن کی والدہ اور تمہاری بہن اور
اُن کے بچے سب تندرست ہیں مگر البتہ محمود کو ایک مہینے سے بخار برابر آتا ہے
اور کسی تدبیر سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔ جب بخار اُتر جاتا ہے تو ہنسنے بولنے لگتا ہے
پھر وہی حالت ہو جاتی ہے۔ نانو خاں کے ہاں گھر میں سے روپے بھیج دیے ہیں
کمبل کی قیمت ساڑھے تین روپے ہیں نے دیدیئے ہیں۔ اپنی خیر و عافیت سے
جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲ر نومبر ۱۹۰۰ء

۳۶۶۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
مبلغ پچاس روپے وصول ہوئے اور تمہارے گھر میں دیدیے گئے۔ یہاں
بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم حسین صاحب کا انتقال
ہو گیا اور چودھری ریاست علیخاں کا بیٹا جو ڈپٹی منظر علیخاں کا داماد تھا وہ بھی
پرسوں مر گیا۔ یہ حادثہ راجپوتوں میں نہایت سخت ہوا ہے۔ حامد علی کا بچہ بیمار
چلا جاتا ہے اور اُس کی ماں اور نانی بیماروں سے بدتر اُس کی بیمارداری میں
ہو گئی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ فرزند علی پاس ہو گیا۔ وہ بالفعل رام پور گیا ہے۔
وہاں سے اپنے باپ کو ساتھ لیکر کہ اکثر بیمار رہتے ہیں انشاء اللہ سولھویں
سترھویں نومبر تک یہاں آویگا۔ دیکھیے اُس کو پوسٹ کب ملے؟ ....
معلوم نہیں کہ بڑے دن کی تعطیل میں مع الخیر یہاں آنے کا ارادہ ہے یا

نہیں۔ اگر ارادہ ہو تو کچھ رخصت رعایتی یا اتفاقی اس میں شامل کرکے آنا چاہیئے ورنہ یہاں تین چار روز سے زیادہ نہ ٹھیر سکوگے۔ اس کا جواب بہت جلد لکھنا چاہیئے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت

لڑکیاں آداب کہتی ہیں اور تمہاری بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں۔ از پانی پت۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۰۰ء

۲۶۷۔ برخوردار طالعمرہ۔ بہت دن سے تم نے خط نہیں بھیجا۔ اسلیے تردد ہے۔ اپنی خیریت سے جلدی مطلع کرو۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم حسین صاحب نے بھی انتقال کیا۔ اُن کے مرنے سے محلہ خالی ہوگیا .... میں پانسات روز سے علیل ہوں۔ آج اور دنوں سے کسی قدر افاقہ ہے۔ کانفرنس میں عظیم آباد جانے کو بہت جی چاہتا تھا مگر اول تو طبیعت درست نہیں پھر سفر بہت لمبا ہے اور تم انہیں دنوں میں انشاء اللہ یہاں آنے والے ہو اس لیے ارادہ فسخ کردیا گیا۔ افسوس ہے سرسید کی لائف ظاہرا کانفرنس تک شائع نہ ہوسکیگی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت ۲۹ر نومبر ۱۹۰۰ء

۲۶۸۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا اور شیخ محمد علی صاحب کا کارڈ پہنچا۔ اطمینان ہوا۔ امید ہے کہ مہاوٹ اُس طرف بھی شروع ہوگئی ہوگی۔ یہاں تو آج چار پانچ روز سے مہاوٹ کا عمل دخل ہو رہا ہے۔ پہلے روز خوب اولے پڑے۔ پھر برابر ابر رہا آج رات کو خاصی بارش ہوگئی اور اب آخر میں سردی بھی خوب ہونے لگی ہے۔ پرسوں باجڑے گاؤں میں ایک دائیں بجلی کے گرنے سے مرگیا۔

تم اپنی خیر و عافیت اور مہاوٹ اور سردی کا حال اور یہ کہ شاہپور کے ضلع سے کب فارغ ہوگے جلدی لکھو۔ نیز یہ بھی لکھنا کہ روزے ہوتے ہیں یا نہیں۔ میرے تو آج آٹھ روزے ہوئے ہیں اور سات افطار کیے گئے۔

اخلاق حسین کی لڑکی ظاہر اچھی تو گئی ہے مگر کمزور بے انتہا ہوگئی ہے۔ خدا نگہبان ہے .... اور .... سات آٹھ روز سے اپنے گھر ہیں عبدالعلی رام پور سے آگئے ہیں .... کی طبیعت اب اچھی ہے اخلاق حسین نے پندرہ روز کی رخصت اور منگائی ہے۔ چوبیسویں یا پچیسویں کو انشاءاللہ روانہ پھپوند ہو جائیں گے۔ تمہارے گھر میں خیریت ہے۔ لڑکیاں آداب کہتی ہیں .... تمہاری بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں۔ زیادہ دعا شیخ محمد علی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

الطاف حسین عفی عنہ

۳۶۹۔ تمہارا کارڈ اسیوقت پہنچا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے اور تمہاری خیر و عافیت دریافت کرکے شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ یہاں ہم لوگوں نے تحصیلدار صاحب کو آمادہ کیا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی یادگار میں پانی پت کے مڈل سکول کو ہائی سکول کر دیا جائے۔ میں سر سید کی لائف کی انڈکس بنانے میں بارہ تیرہ روز سے مصروف ہوں۔ دو چار دن میں یہ کام ختم ہو جائیگا اسکے بعد میرا خود ارادہ چندہ کرنے کا ہے۔ بیس پچیس روپے فہرست میں اپنی طرف سے لکھونگا جسقدر تم لکھو تمہارے نام پر لکھدیا جائے۔ بہت جلد اس کا جواب بھیجو۔ مسلمانوں میں سوائے چند تعلیم یافتہ لڑکوں کے کسی سے چندہ دینے کی اُمید نہیں ہے مگر ہندوؤں سے امید کیجاتی ہے۔ تحصیلدار صاحب نے روئی اوٹنے کے کارخانہ دار سے گیارہ سو روپیہ لینا کیا ہے۔ پٹیوں کے

نمونے پہنچ گئے ہیں - بھائی فیاض حسین جواب لکھیں گے - زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت - ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

۳۷۰ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے
تمہارا کارڈ وصول ہوا - بدریافت خیریتِ مزاج تمہاری کے شکرِ الٰہی ادا
کیا گیا - یہاں خوب اولے پڑے - اگرچہ اولے پڑنے کے بعد مطلع بالکل
صاف ہوگیا ہے مگر سردی بہت سخت پڑ رہی ہے - تمہاری طرف سے
ہر وقت تشویش رہتی ہے - ضلع پہاڑی ہے اول تو سردی زیادہ ہوگی
دوسرے بارش کا خدشہ بھی برابر لگا رہتا ہوگا - پھر رستہ کی ناہمواری
مہاوٹ میں اولوں کا بھی خطرہ ہے - بہرحال خدا تمہارا حافظ و نگہبان ہے
یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے - تم جہاں تک ممکن ہو جلد جلد اپنی خیریت کے
پوسٹ کارڈ روانہ کرتے رہو اور ہمارے خطوں کے منتظر نہ رہو - اٹھارویں سے
میں بھی روزہ رکھنے لگا ہوں - کچھ تو روزے کی وجہ سے ہوش ٹھکانے
نہیں ہیں - دوسرے حیاتِ جاوید کی فہرست اور غلط نامہ اور انڈکس تیار
کر رہا ہوں فرصت بہت کم ہے - اس کے سوا یہ بھی امید نہیں کہ ہمارا خط دوسرے
تیسرے دن وہاں پہنچ جائیگا - اِس لیے ہمارے خطوط کا انتظار کرنا بیسود ہے
اپنا حال جلد جلد لکھتے رہو - برخوردار تصدق حسین نے یکم مئی سے رخصت
کی درخواست کردی ہے - تم بھی مع الخیر انہیں دنوں میں رخصت لینا -
زیادہ دعا - فرزند علی کی ابتک کہیں سے بلاؤ نہیں آئی -
الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

۳۷۱ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
تمہارا کارڈ اور منی آرڈر للعہ کا وصول ہوا - روپیہ گھر میں دیدیا گیا -

تمہاری خیر و عافیت بہت دیر دیر میں پہنچتی ہے اِس لیے اکثر طبیعت نگران رہتی ہے۔ چندہ کا روپیہ جس وقت ضرورت ہوگی فوراً منگوالیا جائیگا۔ چھپے ہوئے پوسٹ کارڈ کچھ کم ساٹھ آدمیوں کے نام باہر روانہ کیے گئے ہیں اور تیس چالیس نام ہندو ملازموں کے باقی ہیں اُنکو ابھی نہیں بھیجے گئے مگر اب تک قابلِ اطمینان جواب کہیں سے نہیں آیا۔ باہر سے دو چار معقول رقمیں بھی وصول ہو جائیں یا وعدہ ہی ہو جائے تو شہر میں چندہ کھولا جائے۔ جب تک ساڑھے تین ہزار روپیہ کم سے کم جمع نہ ہو جائے ہرگز اُمید نہیں کہ افسرانِ سررشتۂ تعلیم ہائی سکول کے لیے سفارش کریں۔ ایک ہزار روپیہ کپاس کے کارخانہ والے تحصیلدار صاحب نے وصول کرلیا ہے۔ اِس سے دو کمرے مکانِ مدرسہ میں اضافہ کیے جائیں گے۔ اور ہائی سکول کے ماہواری خرچ کا اندازہ تقریباً ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کیا گیا ہے۔ پچاس چالیس روپیہ ماہوار کی توفیس کی آمدنی اندازہ کی گئی ہے اور تحصیلدار صاحب کے نحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمیٹی سے ملجائیگا۔ اب جو کمی رہ گئی ہے اُس کے لیے پانچ برس کا خرچ پیشگی سرکار میں داخل کرنا پڑیگا ورنہ کہتے ہیں کہ ہائی سکول منظور نہیں کیا جائیگا۔ اور پانچسو روپیہ ہائی سکول کے سامان کے لیے درکار ہوگا۔ غرضکہ ساڑھے تین یا چار ہزار روپیہ نقد ہو تب ہائی سکول بنانے کی درخواست کیجاسکتی ہے۔ تحصیلدار اپنا کسی طرح کا دباؤ باشندوں پر ڈالنا نہیں چاہتے۔ پس یہ سارا بوجھ مجھ پر پڑ گیا ہے۔ خدا تعالےٰ شرم رکھے۔ اب تک مردم شماری کے بکھیڑے کی وجہ سے شہر میں چندہ نہیں کھولا گیا۔ کل سے اِس کی فکر کی جائیگی۔ فرزند علی خاں کی ضلع گوجرانوالہ سے اِستعفا دے کر شاہپور نہر جہلم کے تیسرے ڈویژن میں جا پہنچے ہیں اور وہاں اُن کو ۷۵ ماہوار کی ایک آسامی مل گئی ہے اور ۱۵ ماہوار گھوڑے کا خرچ ملے گا۔

رضا اللہ بھی اسی ضلع میں بمشاہرہ ماہ ۵ اسسٹنٹ انجنیر ہوگئے ہیں - اور
دو تین مہینے تک فرزند کو شاہپور سے ساٹھ ستر میل تک پیمائش کا کام
کرنا پڑیگا - اگر کوئی یا بونیس چالیس روپیہ کا خرید کر تم اُس کے پاس بھجوا دو تو
بہت بہتر ہوگا - آج ہی اُس کا خط آیا ہے - خانگی میں اُس نے قریب پندرہ روز
کے کام کیا تھا مگر چونکہ مہینا گذرنے سے پہلے استعفا دیدیا اِس سبب سے تنخواہ
وہاں کے قاعدہ کے موافق اُسکو نہیں ملے گی - یہاں سے پچاس روپے لیگیا تھا
وہ عنقریب باختم ہوجائیں گے کیونکہ عبد العلی اور چھمّن اُس کے ساتھ گئے ہیں - اب
اُسکو خرچ اور بھیجنا پڑیگا - مگر یہاں سے گھوڑا بھیجنا مشکل ہے اور یہاں
دستیاب بھی نہیں ہوسکتا - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۳ر مارچ ۱۹۰۱ء

۳۷۲ - بہت دن سے تمہاری خیر و عافیت معلوم نہیں ہوئی - اپنی
خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - اور گھر کی تنخواہ اور چندہ یادگار ملکہ معظمہ
بھیجدو - روز بروز اُمید بندھتی جاتی ہے کہ چار ہزار روپیہ باشندگان قصبہ
پانی پت سے وصول ہوجائیگا - یہ بھی لکھنا کہ معائنہ سالانہ کب ختم ہوگا - اور
مع الخیر رخصت لینے کا کب تک ارادہ ہے - ایسے میں اگر تم بھی یہاں پہنچ جاؤ
تو فراہمی چندہ میں بہت آسانی ہوجائے - زیادہ دعا

خاکسار الطاف حسین از پانی پت

چندہ میں صہ ۵ تمہارے ماموں صاحب نے اور صہ ۵ میں نے لکھدیے ہیں

۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء

۳۷۳ - اُمید ہے کہ تم مع الخیر راولپنڈی پہنچ گئے ہوگے مگر خیر و عافیت
اب تک نہیں لکھی - اِس لیے تردد ہے جلدی اپنی خیر و عافیت لکھو - اور

رخصت کے متعلق کیا ارادہ ہے اس سے بھی اطلاع دو۔ برخوردار محب علی کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آج تیرہ دن کا ہوا ہے۔ اُن کو اور اُس کی دادی صاحبہ کو مبارکباد لکھنی چاہیئے۔ یہاں سب عزیز اور بزرگ بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۴ر اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

۳۷۴۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرهٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط اور منی آرڈر تین سو اسّی ۳۸۰ روپیہ کا عین انتظار کی حالت میں پہنچا۔ خیر و عافیت دریافت کر کے شکرِ الٰہی ادا کیا گیا۔ رخصت کی درخواست خدا کا نام لے کر بھیج دینی چاہیئے اور تاریخ استفادہ ایسی مقرر کرنی چاہیئے کہ اُس سے پہلے رپورٹوں کے لکھنے سے فراغت حاصل ہو سکے۔ میں نے چندہ کا کام چھیڑ تو دیا ہے مگر سارا بوجھ مجھی پر پڑ گیا ہے۔ لوگ رضامندی تو عموماً ظاہر کرتے ہیں مگر جو تدبیریں روپیہ جمع کرنے کی قرار دی گئی ہیں اُن پر عملدرآمد خود کوئی نہیں کرتا۔ ایک ایک کام کے لیے بیس بیس دفعہ تقاضوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایسے میں تم بھی مع الخیر یہاں آ جاؤ تو بہت مدد ملے۔ غالباً رعایتی رخصت کا حق دو مہینے سے زیادہ کا نہ ہوگا۔ پس پورے دو مہینے کی رخصت لینی چاہیئے۔

حیاتِ جاوید چھپ چکی ہے اور دو سو کاپیاں کانپور سے دلی روانہ ہو چکی ہیں غالباً آجکل میں پہنچ جائیں گی۔ ڈیوٹی شاپ میں ابھی کتابیں نہیں بھیجی گئیں۔ سو جلدیں قسم اول کے کاغذ کی منشی رحمت اللہ صاحب رعد نے فی جلد ۸؍ کے حساب سے جلدبندی کے لیے کلکتہ نیومن کمپنی کے کارخانہ میں بھیجدی ہیں۔ جب تک وہ علی گڈھ میں نہ آ جائیں اُسوقت تک ادنیٰ اور اوسط درجہ کی کتابیں وہاں بھیجنی مناسب نہیں سمجھیں۔ اِس کتاب کی تیاری میں

بہت سے غیر معمولی اخراجات ایسے پڑ گئے ہیں کہ باوجود گراں قیمت مقرر کرنیکے
بھی اصل لاگت وصول ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ فرض
ادا ہو گیا اور یہ کہنے کی کسی کو گنجائش نہیں رہی کہ جس شخص نے قوم کی ایسی
خدمات کیں قوم میں کسیکو بھی اُسکی لائف لکھنے کی توفیق نہ ہوئی - تم صبح یا
شام کو کسی قسم کی ریاضت اور کم سے کم ہواخوری بلاناغہ ضرور کرتے رہو
انشاء اللہ تعالیٰ تمام دماغی شکایتیں رفع ہو جائیں گی - اور صبح کو منہ دھوتے
وقت ایک دو لوٹا ٹھنڈے پانی کا دماغ پر ہمیشہ ڈالا کرو - اور اگر ہر روز
آب سرد سے علی الصباح غسل کرتے رہو تو انشاء اللہ بہت ہی مفید ہوگا -
باقی ڈاکٹروں کا زیر مشق بننے سے کچھ فائدہ نہیں اور تحریر کا کام عینک لگا کر
کیا کرو تو میرے نزدیک بہتر ہے - سر کے بال برشی کرا لینے چاہئیں اور
سہ پہر کو اگر ممکن ہو نو اکہ کا استعمال کیا کرو اور قبض کی کبھی شکایت نہ ہونے دو
کبھی کبھی ہاوے یا بیچم کی گولیاں کھا لیا کرو - میرا ارادہ مع بھائی فیاض حسین کے
۱۴ اپریل کو دلی جانے کا ہے - حافظ عبدالکریم تاجر چرم نے شادی پسر کی
تقریب میں اکثر اہل پانی پت کو بلایا ہے اور ہم کو زیادہ تر جانیکی یہ ضرورت ہی
کہ انہوں نے صرف ۲۵ روپے چندہ میں دیئے ہیں - یہاں کے قاعدہ کے
موافق اُن سے ۷۵ اور لینے ہیں - برخوردار تصدق حسین نے بھی ۵۰
دینے کا وعدہ کیا ہے - بعد دعوت کے دو چار روز دلی ٹھیرنے کا ارادہ ہی
پھر اُدھر سے اُدھر ہی علی گڈھ جانے کا قصد ہے کیونکہ ۲۵ اپریل کو
لارڈ کرزن علی گڈھ کے ملاحظہ کے لیے تشریف لائیں گے - تم اندازہ کر کے
جلدی اطلاع دو کہ کب تک مع الخیر تمہارے یہاں آنے کی اُمید کی جائے -
فرزند علی کے پاس سے باوجود اس کے کہ عبدالعلی اُس کے پاس موجود ہیں

اور اُن کو کوئی کام نہیں ہے خط گویا بالکل نہیں آتا - ایک مہینے بعد پر سول بیس روپیہ کا منی آرڈر آیا ہے اُس کے کوپن پر ڈیڑھ سطر لکھی ہے - تمہاری لڑکیاں اور بہن اور بھتیجی سب سلام اور دعا کہتی ہیں - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۹ را پریل ۱۹۰۱ء

۳۷۵ - مسترنامہ پہنچا - اگرچہ میری طبیعت اچھی نہیں ہے مگر حافظ عبدالکریم تاجر صدر بازار دہلی کے ہاں شادی ہے اور اُن سے وعدہ کر لیا ہے اس لیے آج میں اور نیز غالباً بھائی صاحب دلی جائیں گے اور وہاں سے بغرض چندہ ہائی سکول سیدھے کرنال آئیں گے اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ را پریل تک واپس پانی پت آنے کا قصد ہے - بھائی فیاض حسین کا ارادہ علی گڈھ کا ضعیف ہو گیا تھا لیکن اگر تم بھی آؤ تو وہ انشاء اللہ ضرور چلیں گے - تمہارا قبل از حصول رعایتی رخصت پانچ چار دن کے لیے آنا اور پھر واپس جانا اور پھر مئی کی دس یا پندرہ کو مع الخیر رخصت لے کر آنا خالی از دقت نہیں معلوم ہوتا مگر چاہتے سب یہی ہیں کہ تم اب بھی آؤ اور پھر بڑی رخصت لے کر مئی میں آؤ - بہر حال جیسا مناسب سمجھو ویسا کرو - اگر اتفاقی رخصت لو تو فوراً یہاں مع الخیر پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کرنا - میرا ارادہ انشاء اللہ ۲۲ را پریل کو علی الصباح علی گڈھ پہنچنے کا ہے اگر تمہارے آنے کی اُمید ہو گی تو تمہارے ماموں صاحب بھی ضرور چلیں گے - لالہ شو دیال صاحب کی خدمت میں بندگی -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۴ را پریل ۱۹۰۱ء

۳۷۶ - کل ایک کارڈ بھیج چکا ہوں - رات کو دلی جانے کا مصمم ارادہ تھا مگر مجھے دستوں کی شکایت ہو گئی روز سے کم کم تھی دفعتہً

زیادہ ہوگئی اس لیے دلی جانا موقوف رہا۔ ظاہرا یہ شکایت دو تین روز میں جاتی رہے گی لیکن اگر اس شکایت کو طول ہوگیا تو کرنال اور علی گڈھ بھی جانا نہ ہوسکیگا۔ میرے نزدیک تم بھی اتفاقیہ رخصت کی درخواست نہ کرنا۔ مگر بڑی رخصت جلد لینی چاہیئے۔ باقی بہر نوع خیریت ہے۔ دستوں کی شکایت جسوقت موقوف ہوجائیگی فوراً تمہیں اطلاع دونگا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۱ء

۳۷۷۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ میں اب بفضلہ تعالیٰ اچھا ہوں اور اسی وقت دو بجے دن کی گاڑی میں مع ایک ڈیپوٹیشن کے کرنال جاتا ہوں بغرض تحصیل چندۂ ہائی سکول پانی پت۔ وہاں سے کل لوٹنے کا ارادہ ہے اور ۲۲ کو بشرط خیریت علی گڈھ پہنچنے کا قصد ہے۔ غالباً بھائی صاحب بھی ہمراہ چلیں گے۔ اگر تم نے رخصت لیلی ہے تو خدا کا نام لیکر چلے آؤ۔ باقی خیریت ہے زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۸ اپریل ۱۹۰۱ء

۳۷۸۔ میں اور بھائی سید فیاض حسین صاحب ۲۳ اپریل کی صبح کو علی گڈھ پہنچے اور ۲۴ کو دلی پہنچکر دو دن وہاں قیام کیا۔ کل ۲۶ کو واپس پانی پت آگئے۔ تمہارا علی گڈھ میں سخت انتظار رہا۔ امید تھی کہ پانی پت میں پہنچکر تمہارا خط ملیگا اور نہ آنیکی وجہ معلوم ہوگی مگر یہاں آکر کوئی خط نہیں پایا۔ اس لیے طبیعت متعلق ہے۔ چاہیئے کہ مزاج کی کیفیت اور نہ آنیکی وجہ جلدی لکھو۔ اخلاق حسین محرم کی تعطیل میں آئے ہوئے ہیں۔ تصدق حسین کے قبائل حصار سے آگئے اور وہ خود مئی میں آویں گے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۷ اپریل ۱۹۰۱ء

۳۷۹- اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ چالیس روپے پہنچ گئے برخوردار تصدق حسین دو ماہ کی رخصت لیکر آئے ہیں۔ تمہارے آنے کے منتظر ہیں۔ مفصل لکھو کہ کب تک بالخیر رخصت سے مستفید ہونیکا قصد ہے۔ شام لال صاحب تحصیلدار یہاں سے بدل کر نارائن گڈھ آج ہی جانے والے ہیں اور سنا ہے کہ میر سجاد حسین صاحب اُنکی جگہ آج صبح کے میل میں دلی سے آگئے ہیں۔ وہ دو مہینے سے رخصت پر تھے۔ اپنے مزاج کی کیفیت سے ضرور مطلع کرنا کہ اب کیا حال ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین حالی از پانی پت - ۹ مئی ۱۹۰۱ء

۳۸۰- برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا کارڈ موسومہ برادرم سید فیاض حسین صاحب پہنچا۔ خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ افسوس ہے کہ مولوی محمد اشرف صاحب بہت دیر میں رخصت سے مستفید ہوئے۔ ظاہرا جولائی سے پہلے تم یہاں نہیں آسکتے مگر اب یہاں گرمی سخت پڑنے لگی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ تمہارے آنے تک ایک دو چھینٹا پڑ جائیگا۔ گرد و غبار دب جائیگا اور ہوا میں خنکی آجائیگی۔ وکٹوریا میموریل ہائی سکول کا چندہ اب سرگرمی کے ساتھ جمع ہو رہا ہے سید سجاد حسین صاحب جب سے پانی پت میں آئے ہیں اُنہوں نے اِس کام میں بے انتہا مدد دی ہے اور توقع سے زیادہ کامیابی کی امید دلائی ہے۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ یہ کام حسبِ دلخواہ سرانجام ہو جائیگا۔ اُن کا ارادہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بورڈنگ کی عمارت کو زیادہ وسعت دیں اور بورڈروں کی آسائش کا جہاں تک ممکن ہو عمدہ انتظام کریں۔

غالباً سائم صاحب ولایت روانہ ہو گئے ہوں گے۔ بل صاحب کی

نسبت .... کے ریکارک سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اُنکی تقریر سے بہت خوش ہوئے ہیں مگر نہ اُس کی تعریف کا کچھ اعتبار ہے نہ تنقیص کا۔

تم نے یہ نہیں لکھا کہ مزاج کی اب کیا کیفیت ہے اور سالانہ رپورٹ لکھ چکے یا ابھی کچھ لکھنا باقی ہے۔ ظاہرا برخوردار تصدق حسین تمہارے مع الخیر آنے سے پہلے چلے جائیں گے۔ فقیر افتخار الدین جو لفٹنٹی میں میرمنشی ہیں اُنکا خط برخوردار تصدق حسین کے نام آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ وہ تین مہینے کے لیے رخصت پر جاتے ہیں اور اُن کی جگہ برخوردار تصدق حسین کو مقرر کیا گیا ہے۔ اُن کی خواہش تو یہ ہے کہ وہ ۱۵ رجون سے کام چھوڑ دیں اور تصدق حسین ۱۵ رتک لاہور پہنچکر اُن سے چارج لے لیں۔ مگر برخوردار موصوف چاہتے ہیں کہ رخصت پوری کرکے وہاں پہنچیں۔ بہر حال میرے نزدیک مفصلات میں رہنے سے وہاں رہنا شاید زیادہ مفید ہو ....

معلوم نہیں کہ میرا یہ خیال صحیح ہے یا نہیں۔ اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہو یہاں بفضلہ تعالیٰ سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں البتہ .... اور اُس کا بچّہ اکثر بیمار رہتا ہے اور پانچ چھ روز سے .... کو کبھی بخار آنے لگا ہے مگر امید ہے کہ جلد رفع ہو جائیگا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۳۰ رمئی ۱۹۰۱ء

۳۸۱۔ خوبانیاں بہت اچھی حالت میں پہنچ گئیں۔ آج برخوردار تصدق حسین کی چھوٹی لڑکی خاتون ڈیڑھ مہینے بیمار رہ کر گذر گئی۔ محب علی کی بیوی بھی بیمار ہے خدا شفا دے۔ یہاں گرمی بہت سخت پڑنے لگی ہے۔ تم اپنے مزاج کی کیفیت سے جلدی مطلع کرو۔ اور وہاں کی گرمی اور موسم کا حال لکھو زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۱ رجون ۱۹۰۱ء

۳۸۲ - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ خوبانیاں تقسیم کرنیکا کام بھائی فیاض حسین صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔ اُن کے مزاج میں نسیان حد سے زیادہ ہے۔ وہ نانو خاں کے ہاں بھیجنا بالکل بھول گئے۔ اب جو معلوم ہوا تو سب کو نہایت افسوس ہوا۔ نانو خاں کو چاہیئے کہ اپنے بال بچوں کے لیے خوبانیاں خود خرید کرلاوے اُس کی قیمت میں دُونگا۔ برخوردار تصدق حسین غالباً ۲۵ رجون کو حصار جائیں گے اور وہاں چارج دیکر اُدھر سے اُدھر ہی لاہور چلے جائیں گے۔ پس تم کو ایسے وقت میں آنا چاہیئے کہ وہ لاہور میں پہنچ جائیں۔ اُن کے قیام گاہ کا پتہ خود اُن سے قبل از روانگی استفسار کر لینا۔ یہاں ایک بارش معقول ہوگئی ہے۔ لُو کی سختی جو آخر میں حدِ نہایت کو پہنچ گئی تھی رفع ہوگئی ہے۔ وہاں کا حال بھی لکھو کہ کوئی چھینٹا ہوا یا نہیں؟ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۶ رجون سنہ ۱۹۰۱ء

۳۸۳ - تمہارا کارڈ اسی وقت پہنچا۔ خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں۔ سب کو تمہارے آنے کا انتظار ہے۔ برخوردار تصدق حسین کل ۲۸ رجون کو حصار سے روانہ ہوگئے ہوں گے اور آج صبح کو لاہور پہنچ گئے ہوں گے۔ لاہور میں معرفت فقیر سید افتخار الدین صاحب میر منشی سابق اُن کو خط بھیجنا اور اپنی روانگی کی اطلاع راولپنڈی سے الگ اور لاہور سے الگ دینا۔ یہاں گرمی کی سخت شدت ہے۔ بارش کا ہر وقت انتظار ہے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۹ رجون سنہ ۱۹۰۱ء

۳۸۴ - امید ہے کہ انشاء اللہ آج مع الخیر کسی وقت تم راولپنڈی میں

پہنچ جاؤ - وہاں پہنچتے ہی اپنی خیریت اور گُدّی کے زخم کی کیفیت لکھنا اور وہاں کے اسسٹنٹ سرجن کو ضرور دکھانا اور اُس کی مرہم پٹی سے غافل نہ رہنا - یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے - اپنی خیر و عافیت جلد جلد لکھتے رہنا زیادہ دعا - جناب انسپکٹر صاحب کی خدمت میں بہت بہت تسلیم و نیاز کہدینا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ - ۱۵ ستمبر ۱۹۰۱ء

۳۸۵ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ اور دونوں ملفوف خط اور منی آرڈر تعدادی سا ۱۹ روپیہ کا پہنچا تمہاری خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - ناشپاتیوں کا پارسل بھی وصول ہوگیا مگر تولنے سے بجائے ۲۴ ثار کے ۱۸ ثار ناشپاتیاں نکلیں - اُن میں سے بھی قریب ایک چوتھائی کے بہت کچھ گل گئی تھیں - ناشپاتیاں عمدہ تھیں فوراً سب عزیزوں کو تقسیم کردی گئیں ....

میں نے تمہاری روانگی کے دوسرے ہی روز تم کو ایک کارڈ لکھا تھا - مگر تمہاری کسی تحریر سے اُس کا پہنچنا معلوم نہیں ہوتا -

تعجب ہے کہ اِس سال بھی تم کو اُنہیں اضلاع میں دورہ کرنا پڑے گا جنہیں سالِ گذشتہ کیا تھا - حالانکہ انسپکٹر صاحب نے جو کچھ تم کو لکھا تھا اُس سے اِس کے خلاف سمجھا جاتا تھا اور جب پشاور وغیرہ اضلاع کا دورہ اِس سال بھی قرار پایا ہے تو ضلع ہزارہ کے مدرسوں سے تمہیں کیا مطلب تھا معلوم نہیں کہ برخوردار تصدق حسین سے اُس جگہ کے متعلق جو یونیورسٹی میں خالی ہونیوالی ہے کچھ ذکر آیا تھا یا نہیں ؟ اِن تمام حالات سے مجھے ضرور مطلع کرنا - اخبار میں آفریدیوں کے ایک حملہ کا حال لکھا ہے جو اُنہوں نے پشاور و کوہاٹ کی راہ میں ایک رہگیروں کی جماعت پر حال ہی میں کیا ہے - اُس کی

کیا اصل ہے؟ یہ بھی لکھنا اور جہاں تک ممکن ہو ایکی بار اسطرح کبھی سفر نہ کرنا کہ منزل پر رات کو پہنچنا ہو۔ اپنی طرف سے احتیاط شرط ہے اور حافظ حقیقی خدا ہے۔ تعمیر بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری ہے۔ دو ٹکڑے پٹیوں کے جو تم سہواً یا اراداتاً چھوڑ گئے ہو اُنمیں سے میں نے چاہا تھا کہ ایک چھوٹا کوٹ میرا بنجائے اور دوسرے ٹکڑے میں سے بھائی فیاض حسین بنوالیں مگر وہ چھوٹا کوٹ بنوانا پسند نہیں کرتے .... اور محمود طالعمرہ اب بہت اچھے ہیں .... تم اپنی گردن کے زخم کا حال جلد لکھو کہ اب تو بالکل خشک ہوگیا؟ سب لڑکیاں اور .... سلام اور دعا کہتی ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء

۳۸۱۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو منی آرڈر سو روپے کا پہنچا مگر نہ اُس کے ساتھ کوئی خط وصول ہوا اور نہ کوپن میں یہ لکھا کہ یہ روپیہ کس غرض کے لیے بھیجا ہے۔ ظاہراً تعمیر کے خرچ کے لیے بھیجا ہوگا۔ نیچے کی منزل کی کل دیواریں اور ڈاٹیں تیار ہوگئی ہیں اور پہل خانہ کی اندر کی گہہ چھپ بھی گئی ہے۔ اگر کڑیوں کا انتظار نہ ہوتا تو سب نیچے کی چھتیں ڈیوڑھی کے سوا پٹ جاتیں۔ تمہارے جانے کے بعد نقشہ میں یہ تبدیلی ہوئی ہے کہ بیٹھک کی پشت پر جو بھراؤ کیا گیا تھا وہ سب مٹی نکلوا کر اور اِس دیوار کو جسمیں الماری لگی تھی اُتروا کر بجائے اُس کے سہ درہ کھڑا کرنا تجویز ہوا ہے جیسا کہ پہلے مجھے خیال تھا۔ مگر اب یہ تبدیلی بھائیصاحب نے خود تجویز کی ہے۔ اُس کی اندر کی گہہ میں دو الماریاں اور ایک کوٹھی جو باہر سے الماری معلوم ہوگی رکھی گئی ہیں۔ آج کڑیوں کے انتظار میں اوپر کا غسل خانہ بن رہا ہے۔ پہلخانہ کے اوپر سر راہ ٹوڈے لگا کر برآمدہ بنانے کی سب کی رائے ہے مگر بھائیصاحب

صرف کفایت خرچ کے خیال سے اُس کے بنانے پر راضی نہ تھے۔ اور لوگ تو مکان کی شان و شوکت کے واسطے برآمدہ کی صلاح دیتے تھے مگر میں اسکو نہایت ضروری اور اُس کے نہ بننے کو آرام کا مخل سمجھتا تھا۔ اِس لیے میں نے بھائی فیاض حسین کو راضی کر لیا ہے اور اُس کا خرچ نانڈا اپنے ذمہ لیا ہے اِس برآمدہ سے (اگرچہ تم اسمیں کبھی نہ بیٹھو) جو آرام انشاء اللہ تعالیٰ تم کو ملیگا وہ اس کے بننے کے بعد معلوم ہوگا۔

بہت دن سے تمہارا خط نہیں آیا اِس لیے طبیعت متعلق ہے۔ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو اور کوئی ایسی ترکیب بتاؤ کہ ہمارے خطوط بھی تمہارے پاس جلد جلد پہنچتے رہیں۔ کل میاں عنایت اللہ کا خط آیا تھا اُنہوں نے دریافت کیا تھا کہ خواجہ سجاد حسین پانی پت میں ہیں یا راولپنڈی کو روانہ ہو گئے۔ میں نے کل ہی اُن کو جواب بھیج دیا ہے۔ وہ ۱۸؍ اکتوبر کو بتقریب تعطیل ایک ماہ دلی آنے والے ہیں۔ لڑکیاں اور .... سب با وجہ بخیریت ہیں .... کل تیسرا دن ہے .... سے اچھی ہو گئی ہے .... کو سخت شدائد اور تکالیف کے بعد اب آرام ہوا ہے۔ ان بیماری ہیں اور بڑی بیمار رہیں گھل گئی ہیں [illegible] پیروں سے کسیقدر علیل ہے مگر یہ عارضی شکایتیں جب تک کہ دانت اور داڑھیں نہ نکل آئیں گی برابر چلی جائینگی اب وہ بھی بہت تماشے کرنے لگا ہے۔ باقی حالات بدستور ہیں اور سب عزیز بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۹؍ اکتوبر ۱۹۰۱ء

۳۸۲۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہم۔ بعد دعا کے واضح ہو تمہارا کارڈ سخت انتظار اور تشویش کے بعد پرسوں یا اترسوں موصول ہوا۔ خدا کا

شکر ادا کیا گیا۔ مجھے آٹھ دس روز سے زکام اور کھانسی وغیرہ کی وہی معمولی
شکایت ہے جو آغاز سرما میں ہمیشہ ہوا کرتی ہے .... طالع ہر طرح طرح کے
امراض میں مبتلا ہے۔ ابکی دفعہ بچ گئی تو دوبارہ زندگی ہوگی۔ اُس کی ماں اور
دادی کل سے اخلاق حسین کے ہاں آگئی ہیں۔ اخلاق حسین ۲۴ر اکتوبر کو
شکوہ آباد سے آگئے۔ باقی خیریت ہے۔

آج دس گیارہ روز ہوئے کہ .... والدہ برخوردار حامد علی کا انتقال
ہوگیا۔ خیال کیا گیا ہے کہ غلطی سے بجائے اینٹی فیبرین کے اسٹکنیا کھلا دیا گیا
بہر حال اُن کا مرنا ایک سخت حادثہ ہے۔ تم فوراً تعزیت کا خط بھائی محمد علیم صاحب کو
کہ اُن پر صدمہ عظیم گذر رہا ہے لکھ بھیجو۔ تمہاری ممانی صاحبہ بھی ایک عرصہ سے
علیل ہیں مگر زیادہ اندیشہ کی کوئی بات نہیں۔ تمہارے گھر میں بھی پانچ چار
روز سے زکام وغیرہ کی معمولی شکایت ہے۔ آجکل یہاں ذرا بیماری کی زیادتی ہے
مگر گرد و نواح کے دیگر مقامات سے بہت کم ہے۔ مجھے اسی بدمزگی طبیعت
کی حالت میں ڈپوٹیشن مدرسہ طبیہ کے ہمراہ حسب الطلب حکیم اجمل خانصاحب
۲ر نومبر کو علی گڈھ جانا ہے۔ تعمیر کے لیے خرچ کی ضرورت ہے۔ بھائی
فیاض حسین کے پاس سے تقریباً ڈیڑھ یا دو سو روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ تم
جسقدر ممکن ہو تھوڑا تھوڑا بھیجتے رہو۔ انشاءاللہ یہاں کام بند نہیں ہونے
پائیگا۔ برآمدہ کے زائد خرچ کا میں ذمہ دار ہوگیا ہوں۔ جبوب کاڈلور آئل کی
دو شیشیاں مرسلہ عطا محمد صاحب پہنچیں مگر ابھی تک اُنکی ترکیب استعمال
جو شیشیوں کے ساتھ آئی ہے اُس کا ترجمہ نہیں کرایا گیا۔ میرا اور بھائی
فیاض حسین صاحب کا پٹاور آنا دشوار ہے۔ برخوردار تصدق حسین نے
مجھے اور اُن کو پٹیالہ بُلایا تھا وہاں بھی نہ جا سکے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک

تعمیر جاری ہے اُن کا یہاں ہر وقت موجود ہونا ضروری ہے - ظاہرا ایک مہینے میں تعمیر کا کام تو ختم ہو جائیگا مگر کواڑوں کی جوڑیاں اور دروازوں کے کواڑ اور پھاٹک اور استرکاری ولپائی اور سائبان وغیرہ پھر بھی باقی رہجائینگے تم اپنی خیر وعافیت جلدی لکھو - اور پشاور کے بعد کون سے ضلع کا دورہ شروع ہوگا اس سے بھی مطلع کرو - سب چھوٹے بڑے دعا وسلام کہتے ہیں زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ - ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء

۴۸۳ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ دِلّی سے آکر ایک خط راولپنڈی کے ڈاکخانہ کی معرفت تمہارے نام روانہ کیا تھا مگر جو کارڈ کل تمہارے پاس سے آیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ نومبر تک وہاں نہیں پہنچا - میں بفضلہ تعالیٰ اچھا ہوں - البتہ ضعف ابکی دفعہ بہت ہوگیا ہے اور کسی قدر درد بھی بائیں کوکھ میں چلا جاتا ہے جسکی کیفیت کسی قدر ڈکار یا چھینک یا ہچکی لینے وقت معلوم ہوتی ہے - مگر کوئی اندیشہ اب بظاہر باقی نہیں ہے - مجھ سے بھی زیادہ نحیف اور کمزور بھائی فیاض حسین ہوگئے ہیں - اِس دفعہ نزلہ اور کھانسی کا اُن پر ایسا سخت حملہ ہوا تھا کہ پہلے شاید کبھی نہیں ہوا - مگر خدا کا شکر ہے کہ پرسوں سے اُن کی طبیعت سنبھلنی شروع ہوگئی ہے - امید ہے کہ اب بہت جلد اُنکو آرام ہو جائیگا - اُن کے گھر میں بھی دو تین مہینے سے سخت علالت تھی مگر خدا کا شکر ہے کہ آٹھ سات روز سے افاقہ ہے ....

اپنی خیر وعافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - یہ ضرور لکھنا کہ بعد ضلع جہلم کے اور کون کون سے ضلع کا دَورہ کرنا باقی رہے گا اور بڑے دن کی تعطیل ہیں

مع الخیر آنے کا قصد ہے یا نہیں؟ شاید ایک مہینے کی رخصت لے کر شروع دسمبر سے اخلاق حسین بھی آویں۔ زیادہ دعا۔ سب چھوٹے بڑے دعا و سلام کہتے ہیں۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۸ نومبر ۱۹۰۱ء

۳۸۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا تار دلی میں پہنچا۔ اُس کا جواب اُسی وقت دیدیا گیا تھا اور خط مفصل بھیجنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ میں اگلے دن ۱۸ نومبر کو پانی پت چلا آیا۔ یہاں آئے ہوئے آج ساتواں دن ہے ہر روز تم کو خط لکھنے کا ارادہ کرتا تھا مگر ضعف اس قدر ہو گیا ہے کہ سوا پڑے رہنے کے اور کسی بات کو جی نہیں چاہتا۔ اگرچہ اب بظاہر کوئی مرض نہیں معلوم ہوتا صرف بائیں کوکھ میں کسی قدر ڈکار یا ہچکی یا چھینک لیتے وقت درد معلوم ہوتا ہے مگر ضعف اس قدر ہو گیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ جب سے یہاں آیا ہوں بفضلہ تعالیٰ حالت بتدریج بہتر ہوتی جاتی ہے۔ لیکن بھائی فیاض حسین کو یہاں آکر اپنے سے بھی زیادہ کمزور اور نحیف پایا۔ ابکی دفعہ اُن پر کھانسی اور نزلہ کا ایسا سخت حملہ ہوا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور اب بھی سوا اس کے کہ بظاہر بخار جاتا رہا ہے باقی تمام شکایتیں موجود ہیں۔ گھر سے باہر نکلنے کے قابل نہ میں ہوں اور نہ وہ ہیں۔ تعمیر کا کام برابر جاری ہے مگر اُس کا دیکھنے والا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے عاجل عنایت فرمائے۔ تعمیر میں اندازہ سے بہت زیادہ روپیہ لگ گیا اور برابر لگ رہا ہے۔ قریب پانسو روپے کے اِدھر اُدھر سے قرض وام کرکے خرچ کیا گیا ہے۔ تم نے بہت دن سے نہ تعمیر کے لیے کچھ بھیجا اور نہ گھر پر معمولی خرچ روانہ کیا۔ اب فوراً جسقدر روپیہ بھیجنا ممکن ہو

بذریعہ منی آرڈر کے روانہ کرو کیونکہ یہاں کرنسی نوٹس کے بھنوانے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ لیکن نوٹوں کے بھیجنے میں پانچ چار روپیہ کی بچت نکل آئیگی۔ بہر حال جسطرح مناسب سمجھو خرچ جلدی بھیجو اور ماموں صاحب کی مزاج پرسی کا خط فوراً لکھو۔ اُن کے گھر میں بھی کئی مہینے سے بیمار ہیں اور نہایت کمزور ہوگئی ہیں۔ تمہاری بیوی اور بڑی لڑکی پندرہ بیس روز سے وہیں اُن کی بیمارداری میں مصروف ہیں۔ زیادہ دعا............عبدالولی اور حقی بہت بہت دعا اور ادآب اور نیاز کہتے ہیں۔

راقم۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء

۳۸۵۔ برخوردار! کل تمہارا کارڈ پہنچا۔ بدریافت خیر و عافیت شکرِ الٰہی ادا کیا گیا۔ میں جب سے پانی پت آیا ہوں۔ دو خط لفافہ دار روانہ کرچکا ہوں مگر کل کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ کوئی خط اب تک نہیں پہنچا۔ میں اب اچھا ہوں۔ ضعف بہت کم ہوگیا ہے مگر بائیں کوکھ میں خفیف سا درد چلا جاتا ہے۔ یہ بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا۔ خرچ کی نہایت ضرورت ہے تعمیر کے لیے اور نیز گھر کے اخراجات کے لیے۔ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد معقول خرچ بھیجو ورنہ تعمیر کا کام بند ہو جائیگا۔ کئی سو روپیہ ادھر اُدھر سے قرض وام کرکے خرچ کیا گیا ہے۔ برخوردار تصدق حسن کے گھر میں دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا مبارک کرے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۱ء

۳۸۶۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے خلاصہ مدعا یہ ہے کہ تم کو آج یہاں سے رخصت ہوئے چودھواں دن ہے۔ اِس عرصہ میں کوئی خط یا کارڈ تمہارے پاس سے وصول نہیں ہوا۔ ایک

پارسل پنڈدادن خاں سے مرسلہ سردار علی اسکول ماسٹر پہنچا ہے۔ جس سے تمہاری خیر و عافیت کا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ اب چاہیئے کہ اس خط کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرو۔ اور یہ بھی لکھو کہ لاہور میں انسپکٹر صاحب اور ڈائرکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی تھی یا نہیں اور ملاقات کا کیا نتیجہ ہوا؟ دو جوڑے جوتیوں کے جو پنڈدادن خاں سے آئے تھے اُن میں سے جو میرے پاؤں کا جوڑا تھا وہ میرے پاؤں میں بہت ڈھیلا آیا۔ چنانچہ برخوردار تصدق حسین کو دیدیا گیا۔ اور بھائی فیاض حسین صاحب کے پاؤں کا جوڑا بھی کسیقدر اُن کے پاؤں میں ڈھیلا ہے مگر جراب پر ٹھیک آجاتا ہے۔ اب کی دفعہ یہ جوتیاں بہ نسبت پہلی جوتیوں کے سخت زیادہ ہیں۔ اب تم خاصکر میرے لیے جوتا بنوانے کی فکر نہ کرنا۔ میرے پاؤں کے قابل اتفاق سے کوئی ایسا جوتا مدت کے بعد ملجاتا ہے جو پاؤں کو پورا پورا آرام دے ورنہ فیصدی ۹۵ جوتے تکلیف دیتے ہیں کیونکہ پاؤں حد سے زیادہ کمزور ہوگیا ہے۔ ہر ایک جوتا پاؤں پر غالب آجاتا ہے پاؤں جوتے پر غالب نہیں آتا۔ بھائی فیاض حسین صاحب کے گھر میں برابر تکلیف چلی جاتی ہے۔ غالباً پانچ چار روز میں اُن کا کرنال جانا ہوگا۔ یورپین مس کا علاج کرانے کا ارادہ ہے۔ افسوس ہے کہ گذشتہ جمعرات کو یعنی بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک مولوی سلامت اللہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اسہال کا مرض تھا اور غذا بالکل چھوٹ گئی تھی۔ باوجود اس کے تمام رمضان کے روزے رکھے۔ یہاں تک کہ جس رات کو انتقال ہوا اُس کے دن کو بھی روزہ تھا۔ اِس شخص کا دم محلہ انصار میں بہت غنیمت تھا۔ اُن کے مرنے سے محلہ خالی ہوگیا وہ جہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہے عمر میں مجھ سے بیس چھ مہینے چھوٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بخشے اور ہمارا بھی انجام بخیر کرے۔

خرچ کی گھر پر بھی بہت ضرورت ہے اور تعمیر کے کام میں تو حد سے زیادہ ضرورت ہے۔ ضلع جہلم کے دورہ سے فارغ ہو کر جب مع انجیر راولپنڈی جاؤ تو معقول خرچ بھیجنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ تم اپنی پر اکسی علیگڈھ بھیجو تو نواب محسن الملک کو اپنی طرف سے نائب کرنا اور کسی کو نہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت

بعد تحریر خط کے منی آرڈر تعدادی ماصعہ پہنچا فقط

از پانی پت - ۱۳ر جنوری ۱۹۰۲ء

۳۸۷ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو منی آرڈر تعدادی ڈیڑھ سو روپیہ وصول ہوا .... چنائی کا کام ختم ہو گیا ہے بالفعل منڈیروں پر چونہ کا کام ہو رہا ہے اور جوڑیاں کواڑوں کی تیار ہو رہی ہیں اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہا کرو۔ کم سے کم اتنا تو ہو کہ جب تمہیں فرصت نہ ہو تو نانو خاں ایک دو حرفی کارڈ لکھ بھیجا کرے۔ بعض اوقات خط کے نہ پہنچنے سے طبیعت زیادہ متردد رہتی ہے .... اخلاق حسین نے ڈیڑھ ہفتے کی چھٹی اور لی تھی۔ سو آج انشاء اللہ شام کے پانچ بجے روانہ شکوہ آباد ہوں گے۔ میں نے ابکی دفعہ گاگر کو بھی اُن کے ساتھ بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ یہاں اُس کی مٹی خراب تھی اور سب سے زیادہ یہ خرابی تھی کہ میری نظروں سے بالکل اوجھل تھا۔ جہاں مدرسہ سے آیا اور ننگے سر اور ننگے پاؤں گھر سے باہر نکل گیا .... کوئی اس کا خبر گیراں نہ تھا۔ امید ہے کہ شکوہ آباد میں رہنا اُس کے حق میں مفید ہوگا۔ وہاں ورنیکلر مڈل سکول ہے اور مدرسہ مکان کے پاس ہی ہے۔ ایک اپرنٹس جو اخلاق حسین کے پاس ہی رہتا ہے مڈل پاس ہے۔ اُس سے بہت مدد ملے گی۔ آدمی نیک بخت ہے۔

جولائی تک چھ مہینے مع الخیر گذر جائیں تو فرلو لینے کا ضرور انتظام کرنا چاہیئے۔
اگر اخلاق حسین کو نصف تنخواہ پر رخصت مل گئی تو وہ بھی فرلو لیکر آجائیں گے۔
بھائی فیاض حسین کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ اُن کی حالت بہت نازک
ہوگئی تھی مگر ایک نسخہ نے بہت فائدہ کیا ہے۔ باقی گھر میں سب خورد و بزرگ
اچھی طرح ہیں۔ عبدالولی کی شکایت ابھی تک رفع نہیں ہوئی۔ میرا پہلا خط
غالباً تم کو مل گیا ہوگا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

۳۸۸۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ مدت کے بعد کل تمہارا کارڈ
پہنچا جسکو پڑھکر سب کو نہایت تشویش ہوئی۔ سب کی یہ رائے ہے کہ
چھ مہینے یا برس روز کی فرلو کی ابھی درخواست دیدو۔ اور اگر ابھی فرلو لینی
نہیں چاہتے تو کم از کم دو مہینے کی سِک لیو بذریعہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کے لینی چاہیئے
اصل یہ ہے کہ ہم کو تمہاری اس ترقی سے کچھ خوشی نہیں ہوئی۔ اس سے
بہت بہتر تھا کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹری پر قناعت کرتے۔ اپنے ارادہ سے کہ
رخصت لینے کا قصد ہے یا نہیں جلد مطلع کرو۔ اور نسخہ ذیل کا پانسات روز برابر
استعمال کرنا چاہیئے۔

ہو الشافی

گل بنفشہ	ملٹھی	عناب	سپستان	تخم خطمی	تخم خبازی	گاؤزبان
۷ ماشہ	۵ ماشہ	۵ دانہ	۹ دانہ	۷ ماشہ	۷ ماشہ	۵ ماشہ

شب در آب گرم تر داشتہ صبح مالیدہ صاف نمودہ خمیرہ بنفشہ (۲ تولہ) اضافہ
کردہ بنوشند

اگر خمیرہ بنفشہ عمدہ وہاں نہ ملے تو مصری ۳ تولہ رات ہی کو گرم پانی میں بھگو دیا کرو یا عمدہ شربت بنفشہ ملے تو ۳ تولہ شربت بنفشہ ملا کر پینا چاہیئے۔

جب تک یہ نسخہ پیو دودھ کی چائے چھوڑ دینی چاہیئے۔ ہاں سادی چائے جسمیں دو چار پتّے چائے کے ڈالے جائیں بعد کھانے کے پی لیا کرو۔ اور جہانتک ممکن ہو ٹھنڈا پانی کم پیو۔ معدہ کی بھی کبھی کبھی صفائی کرتے رہو۔ کونین کا استعمال بھی کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے کرتے رہا کرو۔ لیکن اگر ممکن ہو تو رخصت لینے کی ضرور فکر کرنی چاہیئے۔ ایک خط کل بھائی فیاض حسین صاحب نے روانہ کیا ہے۔ اسکا اور اس خط کا جواب جلدی بھیجو۔ مجھے بھی کئی روز سے کھانسی اور نزلہ کی شدت ہے مگر ہر طرح خیریت ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۵ر فروری ۱۹۰۲ء

۳۸۹ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا۔ جس سے کسی قدر اطمینان ہوا۔ مگر چونکہ دماغ کی کمزوری بدستور موجود ہے اور کام تحریر کا کثرت ہے اِس سے اندیشہ ہے کہ اگر طبیعت کو آرام نہ دیا گیا تو کوئی زائد شکایت نہ پیدا ہو جائے۔ اگرچہ اپنی مصلحتوں کو تم ہی خوب سمجھتے ہو مگر یہاں سب کی یہ خواہش ہے کہ مہینا دو مہینے کی رخصت بذریعہ میڈیکل سارٹیفکٹ کے لیکر چلے آؤ۔ کیونکہ جب تک طبیعت کو چند روز آرام نہ ملیگا۔ مزاج کا اعتدال پر آنا مشکل ہے۔ اِس کے سوا اِن شاء اللہ العزیز ذی الحجہ میں برخورداری کا عقد ہونیوالا ہے۔ اُسمیں بھی شریک ہونا ضرور ہے۔ جو کچھ اس باب میں تمہاری رائے قرار پائے اُس سے بہت جلد مطلع کرو۔ اور بھائی میر فیاض حسین صاحب کے خط کا جواب بہت جلد لکھو کہ شادی کا موقع بہت قریب آگیا ہے اور تمہارا جواب آنے پر سارے کام

ملتوی ہو رہے ہیں .... اگر تم اجازت دو تو زیور وغیرہ گرو کر کے روپیہ نکلوا لیا جائے۔ آئندہ انشاء اللہ بتدریج ادا ہو جائیگا۔ تمہارا اپنا ارادہ جو کچھ بیٹی کو دینے کا ہے اُس کی اِسی موقع پر کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب چاہو اُس کے ساتھ سلوک کر سکتے ہو۔ مگر عورتوں کے خیالات کے موافق جو رسوم اِس وقت ادا کرنی ضرور ہیں اُن سے کسیطرح گریز نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ تم اُن کے خط کا جواب آجکل میں بھیج چکے ہوگے۔ اگر ابھی نہ بھیجا ہو تو اب بہت جلد سیالکوٹ جانے سے پہلے مختصر طور پر لکھ بھیجو۔ سب چھوٹے بڑے دعا و سلام و آداب کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۶ر فروری ۱۹۰۲ء

۳۹۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہاری تحریر کے موافق بھائی فیاض حسین صاحب کے خط کا جواب کل پہنچ جانا چاہیئے تھا مگر وہ آج تک نہیں پہنچا۔ اب بہت جلد اُس کا جواب بھیجنا چاہیئے ضلع سیالکوٹ کا دَورہ شروع ہونیوالا ہے۔ سُنا ہے کہ اِس ضلع میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ جو دیہات مبتلا ہیں غالباً اُن کا دَورہ بالفعل ملتوی ہو گیا ہوگا اور اُن کے اندر جانے کی ممانعت ہوگی مگر پھر بھی احتیاط کرنی ضرور ہے اور بڑی احتیاط یہی ہے کہ ایسے دیہات کے باشندوں کے میل جول سے بچنا چاہیئے۔ جو ٹیکا ڈاکٹر ہفکین نے نِکالا ہے اُس کو بہت مفید بتلاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ٹیکا لگوانے کے بعد پھر ایسے دیہات میں یا ایسے گھروں میں جانا جہاں طاعون کا اثر پھیلا ہوا ہے مُضر نہیں بتاتے۔ انبالہ چھاونی کا اثر کچھ کچھ ضلع کرنال میں بھی پہنچا ہے۔ جو لوگ وہاں سے کرنال اور پانی پت میں چلے آئے تھے اُن میں سے بعض آدمی مر گئے ہیں۔ اِس سبب سے کرنال

اور پانی پت میں کسیقدر ہراس پھیل گیا ہے۔ مولوی ذکاء اللہ صاحب کا
آج ہی ایک کارڈ آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ دلّی میں بھی کچھ آدمی وبازدہ
مقامات سے آکر مرگئے ہیں اس لیے وہاں بھی تشویش پیدا ہوگئی ہے۔
سب سے بڑی تشویش یہ ہے کہ ہمارے ملک کے عالم و جاہل اور مرد و عورت
سب اُن تدبیروں کو لغو و پوچ سمجھتے ہیں جو ڈاکٹر ہیفکن اور دیگر ڈاکٹر
طاعون کے اثر سے بچنے کے لیے بتلاتے ہیں اور جن کا اُنھوں نے صدہا
موقعوں پر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر اکثر مقامات میں سخت فساد ہوگیا
بالفعل پٹیالہ میں بڑا بھاری فساد وہاں کے باشندوں سے ظہور میں آیا ہے
سیکڑوں آدمی اس جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ برخوردار [illegible] علی پولیٹیکل
ایجنٹ ریاست پٹیالہ کے دفتر میں بمشاہرہ ۵۰ ماہوار بالاستقلال محافظ
دفتر مقرر ہوگئے ہیں۔ وہ پٹیالہ سے بہت دور موتی باغ میں جہاں ایجنٹی کا
کل سٹاف اور دفتر رہتا ہے مقیم ہیں۔ شہر میں جانے کی ممانعت ہے۔
تم کو چاہیئے کہ کسی ڈاکٹر سے پوچھ کر کچھ دوائیں مثل کاربالک ایسڈ یا
سبلی میٹ یا فینل وغیرہ کے اپنے ساتھ رکھو اور جہاں دورہ کی حالت میں
ٹھیرا کرو اور دو دو تین پانی ملاکر مکان میں چھڑکوا دیا کرو۔ اوپر کی دونوں
دواؤں کو اسطرح استعمال کرنا چاہیئے کہ ایک حصے دوا۔ اور سو حصے
پانی ملاکر چھڑکنا چاہیئے۔ لکھا ہے کہ اس سے طاعون کے کیڑے مرجاتے ہیں
بہرحال جہاں تک ممکن ہو جان کی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ میں نے تو
پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اگر یہاں کوئی ٹیکا لگانے والا آگیا تو سب سے پہلے
میں اپنے اوپر ٹیکا لگواؤں گا۔ نہ صرف اس لیے کہ مجھے اپنی جان عزیز ہے
بلکہ زیادہ تر اس لیے کہ اور لوگوں کو ٹیکا لگوانے کا حوصلہ پیدا ہو۔ پٹیالہ میں

خواجہ حیدر علی اور الطاف حسین عرف بندو ٹیکا لگوا چکے ہیں اور مجیب علی نے بھی لکھا ہے کہ غالباً مجھے بھی ٹیکا لگوانا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ اس بلا کو ملک سے جلدی دفع کرے۔ بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۷ فروری ۱۹۰۲

۳۹۱۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ آج نہایت نگرانی اور انتظار کی حالت میں تمہارا خط پہنچا۔ دریافت خیریت مزاج کے سب نے شکر الٰہی ادا کیا۔ جو تحریک ہو رہی ہے اس میں بفضلہ تعالیٰ بظاہر کامیابی کی امید معلوم ہوتی ہے اگر یہ آسامی تم کو مل گئی تو میں امید کرتا ہوں کہ یہ تقرر نہ صرف تمہارے لیے بلکہ یونیورسٹی اور پبلک کے لیے بھی مفید ہوگا۔ اس معاملہ کے متعلق جو نئی اطلاع وقتاً فوقتاً تم کو حاصل ہوتی رہے اس سے مطلع کرتے رہو۔ تمہاری ممانی صاحبہ کے لیے جو تین نسخے حکیم واصل خانصاحب کے مجوزہ دلی سے آئے تھے انہیں سے دو نسخوں کا استعمال برابر جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اس وقت سے اب تک کوئی شکایت ادرار خون کی نہیں ہوئی البتہ کبھی کبھی دست زیادہ آجاتے ہیں۔ سو یہ حال دلی لکھدیا گیا ہے ابھی جواب نہیں آیا۔ نئے مکان میں بعنایت الٰہی کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔ پانچ چھ روز تک جو پروا چلتی رہی وہاں دن اور رات دونوں بہت اچھی طرح گذرے مگر دو ایک روز سے پھر لو چلنے لگی ہے۔ اس لیے شام کو کھانا پکنے کے وقت کسی قدر گرمی کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے ان شاء اللہ برسات شروع ہوتے ہی یہ تکلیف جاتی رہے گی بلحاظ اس مکان کے متعلق جو حالات قابل تحریر ہیں وہ میں عنقریب مفصل لکھوں گا ابھی معاملہ یکسو نہیں ہوا .... برخوردار فرزند علی

طالِ عمرہٗ کا ایک کارڈ دھر ہیہ تحصیل شاہ پور ضلع شاہ پور سے آیا ہے۔
اُس کی طبیعت علیل ہے۔ بھوک نہیں لگتی اور کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ اکثر
پڑا رہتا ہے۔ یہاں سب پریشان ہیں۔ اگر ہو سکے تو نانو خاں کو ایک دو
روز کے لیے اُس کے پاس بھیجدو تاکہ مفصل کیفیت اُس کے مزاج کی معلوم ہو
اور اگر طبیعت کی اصلاح ابتک نہیں ہوئی تو سِک لیو لینے کی تاکید لکھ بھیجو
اگر میڈیکل سرٹیفکیٹ مل سکے تو بوضع تنخواہ رخصت لیلے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۴ر جون ۱۹۰۲ء

۳۹۲۔ برخوردار! تمہارے خطوط اور پوسٹ کارڈ سب پہنچ گئے
یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ برخورداری .... اچھی طرح ہیں
.... مع الخیر دوسرا چلّہ نہاکر اپنے گھر جاچکی۔ اُسکی دونوں لڑکیاں اچھی ہیں
اور سب عزیز بخیریت ہیں۔ اٹاوہ سے بھی ابھی خیریت کا خط آیا ہے۔ مقدماتِ
فوجداری و دیوانی جن کی ہمارے محلہ میں دھوم تھی اُن میں سے فوجداری کے
سب مقدموں میں راضی نامے ہوگئے اور دیوانی کے مقدمہ میں فریقین نے
ایک وکیل کو ثالث مقرر کیا تھا اُس نے مدعیان کا دعویٰ خارج کردیا۔ مگر
مغلوب فریق کو اس سے اور اشتعال ہوا ہے خدا خیر کرے۔ مکان کا روپیہ
ابھی تک نہیں دیا گیا۔ عورات سب مخالف ہیں مگر چونکہ تم کو اصرار ہے اور
تمہارا اصرار بجا ہے اس لیے ضرور مکان لیا جائیگا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ یکم جولائی ۱۹۰۲ء

۳۹۳۔ برخوردار سعادت آثار طالِ عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو تمہارا
کارڈ پرسوں پہنچا تھا۔ بدریافتِ خیریت شکرِ الٰہی ادا کیا گیا۔ نانو خاں
میرے پاس صرف ایک دفعہ آیا تھا۔ میں نے حکیم برکت کو رقعہ لکھدیا تھا کہ

اس کی بیوی کا علاج توجہ سے کریں۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا
ظاہراً اُس کی بیوی ابھی بیمار ہے۔ میں نے اُس کو تقاضا کہلا بھیجا ہے کہ اپنی
بیوی کا حال مفصل لکھ کر اور یہ کہ کب تک وہ یہاں سے جا سکیگا تمہارے
پاس بھیجدے۔ خدا کا شکر ہے کہ طباخوں نے بیع کا قبالہ لکھ کر اُس کو
رجسٹری کرا دیا ہے اور بغیر عدالت کی کشمکش کے مکان ہاتھ آگیا۔ اللہ تعالیٰ
تم کو مبارک کرے اور تم خیر و برکت کے ساتھ اُس میں آباد رہو۔ ابھی اسمیں
کرایہ دار طباخ اور کملئے رہتے ہیں۔ امید ہے کہ دس پندرہ دن میں
خالی ہو جائیگا۔ اکثر لوگوں کی یہ رائے تھی کہ عدالت سے رجوع کیجائے اور
اس بات کا یقین دلاتے تھے کہ آٹھ سو روپے سے زیادہ نہیں دینا پڑے گا
مگر عدالت کی کشمکش سے بچنے کے لیے ہزار روپیہ دینا گوارا کیا گیا اور یہ بھی
محض ایک احتمال تھا کہ عدالت آٹھ سو سے زیادہ نہیں دلوائے گی۔ معلوم نہیں کہ
آخر کار کیا نتیجہ ہوتا کیونکہ اگر مکان کی حیثیت پر لحاظ کیا جاتا تو ضرور ہزار روپیہ
واجبی قیمت قرار دیجاتی۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ جو تمہاری خواہش تھی
پوری ہوگئی۔ بالفعل ساڑھے تین سو روپے میں نے اپنے پاس سے دیے ہیں
اور باقی ساڑھے چھ سو تمہاری امانت میں سے دیے گئے ہیں۔ اب تم
جسقدر روپیہ بھیج سکتے ہو دس بیس روز میں بھیجدو تاکہ اُس میں کچھ اور
روپیہ اپنے پاس سے شامل کر کے پانسو کا قرضہ مع سود کے ادا کر دیا جائے
.... یہاں تین چار روز سے یہ افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ
برخوردار تصدق حسین ریاست بھوپال میں بجائے مولوی عبد الجبار خاں کے
مدار المہام مقرر ہو گئے ہیں مگر اب تک برخوردار موصوف نے اس کے متعلق
کچھ نہیں لکھا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ

سب خرد و بزرگ دعا و سلام کہتے ہیں۔

۱۶ر جولائی ۱۹۰۲ء

۳۹۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ امید ہے پرسوں تک مع الخیر تم راولپنڈی میں پہنچ جاؤ گے۔ اسی لیے آج یہ خط لکھتا ہوں۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ بارش بہت اعتدال کے ساتھ اب تک ہوتی رہی ہے اور بظاہر شہر میں کوئی عام بیماری نہیں ہے۔ نیا مکان اور تو کہیں سے نہیں ٹپکا مگر بیٹھک کی چھت یعنی اوپر کے مکان کا صحن ایسا ٹپکا کہ فرش از سر تا سر چونے سے لگوانا پڑا۔ اور ساینٹوں کی درزوں پر سیمنٹ کی ٹیپ کرائی گئی۔ اب بظاہر ٹپکنے کا اندیشہ بالکل جاتا رہا ہے۔ نوخرید مکان میں جتنے کرایہ دار طباخ رہتے ہیں وہ اب تک نہیں اٹھے۔ اسی سبب سے اب تک مکان کو اچھی طرح نہیں دیکھا جا سکا کیونکہ اُن کی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ کل سے بھائی فیاض حسین ...... اور تمہاری اہلیہ اور تمہاری ممانی صاحبہ کے ہمراہ برخورداری .... کی مزاج پرسی کے لیے جو کئی مہینے سے کرنال علاج کے لیے گئی ہوئی ہے کرنال گئے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ آج رات کو آجائیں گے ...... کو مدت کی علالت کے بعد اب مس مولر کے علاج سے گونہ افاقہ ہوا ہے۔ تم بھی اُس کی مزاج پرسی کا ایک خط ولایت علی کو لکھ بھیجو تو بہتر ہے۔

وکٹوریہ میموریل کمیٹی کا روپیہ چونکہ اب تک شہر کے دو صاحبوں کے پاس جمع تھا اور ہائی سکول تا ہنوز قائم نہیں ہوا۔ اس لیے ایک شہر کے بنیے نے نالش کر دی کہ چندہ کا روپیہ ہم کو واپس دلوانا چاہیے۔ آجکل سید محمد مرزا یہاں تحصیلدار کے قائم مقام ہیں اُن کی رائے ہے کہ یہ

کل روپیہ سیونگ بنک میں رکھوا دینا چاہیئے اور ایسے روپے پر جو کسی رفاہ عام کے کام کے لیے چندہ سے اکٹھا کیا جائے پوسٹ آفس سود بھی دیتا ہے۔ بشرط منظوری بہ اجازت انسپکٹر جنرل۔ اسی غرض سے ایک دو روز میں کمیٹی مذکور کا ایک جلسہ ہونیوالا ہے اور امید ہے کہ باتفاق جملہ ممبران کے زرِ چندہ تمام و کمال پوسٹ آفس میں جمع کیا جائیگا ....

معلوم نہیں کہ سالانہ دورہ کب سے شروع ہوگا اور اب تمہارا قیام راولپنڈی میں کب تک رہے گا۔ اور اب طبیعت کیسی رہتی ہے خدانخواستہ یہاں سے جا کر تو کسی قسم کی شکایت نہیں ہوئی۔ اِن تمام مراتب سے مطلع کرو۔

اخلاق حسین کو اٹاوہ میں کوئی مکان حسبِ دلخواہ نہیں ملا۔ اور بگا گر کا اب تک مدرسہ میں جی نہیں لگا۔ کچھ عجب نہیں کہ دیوانی کی تعطیل میں وہ گھر کے لوگوں کو یہاں پہنچا جائیں .... مع .... کے انشاء اللہ تعالیٰ پانسات روز میں ہمراہی غلام السبطین کے میرٹھ جانیوالی ہے۔ تمہیں بہت بہت آداب کہتی ہے

....

کل فرزند علی کا خط آیا ہے وہ دھرمپور سے بہلوال ضلع شاہ پور میں تبدیل ہو گیا ہے اور بظاہر خوش معلوم ہوتا ہے۔ ظاہر اب وہ کسی سب اورسیر یا اورسیر کی ماتحتی میں نہیں رہے گا۔ نانو خاں تین چار روز ہوئے ملا تھا۔ اُس کی بیوی کو اب آرام ہے۔ اُس نے راولپنڈی جانے کی کوئی تاریخ معین نہیں کی مگر جانے کا ارادہ ظاہر کرتا تھا۔ آج یا کل اُس کو بُلا کر پوچھوں گا کہ کب جائیگا اور جائے گا یا نہیں؟

زیادہ دعا .... اور .... آداب کہتی ہیں .... بہت بہت

دعا کہتی ہیں اور بلائیں لیتی ہیں۔ ابو اور حقی آداب کہتے ہیں۔ زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۰ جولائی ۱۹۰۲ء

۳۹۵۔ کل تمہارا ٹیلیگرام پہنچا۔ نانو خاں نے ایک دعویٰ تحصیل میں دائر کر رکھا ہے اور پرسوں ۱۶ کو اُس کی پیشی ہے۔ اِس پیشی کے بعد جس طرح ہو سکیگا وہ ۱۶ یا ۱۷ کو سیالکوٹ روانہ ہوگا۔ تار میں لکھا ہے کہ جاڑے کے کپڑے اور لال ٹین ساتھ نہ لانا مگر قرینہ سے یہ سمجھا گیا ہے کہ یہ چیزیں ساتھ لانے کو لکھا ہے۔ غلطی سے بجائے ڈُو کے ڈُو ناٹ لکھا گیا ہے۔ میرے مفصل خط کا جو راولپنڈی بھیجا گیا تھا ابتک تم نے جواب نہیں دیا۔ اب اُس کا جواب اور اپنی خیریت مفصل لکھو۔ اور نیز ضلع سیالکوٹ کی آب و ہوا کا حال بھی لکھنا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ دیگر حالات مفصل خط میں جہاں تم لکھو گے تحریر کیے جائیں گے زیادہ دعا۔ الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۴ اگست ۱۹۰۲ء

۳۹۶۔ برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ۔ دعا۔ نانو کے مقدمہ کی تاریخ بدل گئی۔ اب ۲۵ اگست مقرر ہوئی ہے۔ وہ پختہ طور سے کہتا ہے کہ پچیسویں تاریخ کو بعد صدور حکم کے آئندہ مقدمہ کی پیروی کیلئے بنارسی داس کو مختار کر کے اُسی تاریخ سیالکوٹ روانہ ہو جاؤں گا۔ چند روز کی اور تکلیف ہے۔ اِنشاءاللہ وہ ۲۶ - ۲۷ تک وہاں پہنچ جائیگا۔ یہاں انا کولیشن کا بڑا غل پڑ رہا ہے۔ لوگ گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگے چلے جاتے ہیں۔ تقریباً دو ڈھائی سو اب تک جا چکے ہیں۔ بظاہر سرکاری حکم میں ملازموں کے سوا اور کسیکو مجبور نہیں کیا گیا۔ مگر اصلی منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر کثرت سے لوگ ٹیکا لگوائیں بہتر ہے۔ اور

اِس لیے سرکاری افسر اور نمبردار وغیرہ غربا پر ضرور تشدد کریں گے
سنا گیا ہے کہ جن لوگوں کو مادّۂ سوداوی کی شکایت اب ہو یا پہلے
ہوئی ہو اُن کے لیے یہ ٹیکا سخت مضر ہے۔ ظاہرا ملازم عموماً مجبور کیے
جائیں گے۔ پس اگر اس قسم کی کوئی شکایت تم کو خدانخواستہ اب ہو
یا پہلے ہوئی ہو تو ڈاکٹر سے سرٹیفکٹ حاصل کر لینا چاہیئے کہ ٹیکا
نہ لگایا جائے اور وہاں کے حالات سے جلدی مطلع کرو کہ اُن اضلاع
میں ٹیکے کے متعلق کیا چرچا ہے۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت

لال ٹین اور گرم کپڑے اِنشاءاللہ نانو کے ہاتھ بھیجے جائیں گے۔
۲۱ راگست ۱۹۰۲ء

۳۹۷۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے خلاصہ
مدعا یہ ہے کہ نانو خاں نے جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اُس کی پیشی کی
تاریخ ۱۵ راکتوبر سنہ حال مقرر ہو گئی۔ اِس لیے لاچار اُس نے اپنی
طرف سے بنارسی داس کو مختار مقرر کر کے آپ کل ۳۱ راگست کو
تمہارے پاس جانے کا ارادہ کیا ہے۔ غالباً وہ کل صبح کو یا بعد دوپہر کے
روانہ ہو جائے گا .... تمہارے کارڈ سے
جو چار روز ہوئے آیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اب تک میرا خط تمہیں
نہیں ملا تھا۔ حالانکہ میں نے اُس کو ایسا اندازہ کر کے بھیجا تھا کہ
دوسری تیسری اگست کو تمہیں سیالکوٹ میں مل جائے۔ اب مع الخیر
اُس کی اور اِس خط کی اور نانو خاں کی رسید سے جلدی مطلع کرو
یہاں بفضلہ تعالیٰ سب عزیز بخیریت ہیں .... کو کسی قدر

پیٹ کی شکایت رہتی ہے مگر کوئی تردد کی بات نہیں ہے - آج کل اکثر ادس میں سونے کا اتفاق ہوتا ہے اس لیے کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا - یہاں بفضلہ تعالیٰ سخت اِمساک کے بعد حبس کی وجہ سے عموماً مایوسی پھیل گئی تھی ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ ہوا خوب بارش ہو رہی ہے - اول تین چار روز لگاتار بارش رہی اب کبھی کھل جاتا ہے کبھی برس جاتا ہے جیساکہ بھادوں کی بارش کا دستور ہے - تمہارا نیا مکان بالکل نہیں ٹپکا مگر نوخرید مکان کی کڑیاں بدلوانے کے لیے اُس کی چھت اُدھڑوا دی گئی تھی اور چھت کی تمام مٹی کا انبار دالان میں لگا ہوا تھا - اِس بارش سے وہ مٹی گل در بگل ہو گئی اور تمام مکان سیل گیا ہے - اِنشاءاللہ دو چار دن کی دھوپ میں ساری سیل جاتی رہے گی .... طالعہ بانشاءاللہ دو تین روز میں میرٹھ جائے گی مگر کچھ دودھ پلانے سے اور کچھ بخار کے گذشتہ حملے سے نہایت نحیف ہو گئی ہے - فرزند علی طالعہ کا خط بہت دن سے نہیں آیا - تم اپنی خیر و عافیت اور مزاج کی کیفیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - ڈپٹی رکن الدین صاحب نے میری تحریک سے بیس پچیس آدمیوں کا چندہ ممبری کانفرنس کرنال سے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے - میں بھی اپنا اور تمہارا چندہ یا تو اُن کے پاس بھیج دوں گا یا اگر اُنہوں نے کرنال کا چندہ میری معرفت بھیجنا چاہا تو یہاں سے اُس میں پانی پت کے دو چار ممبروں کا چندہ شامل کر کے بھیج دوں گا - جب مع الخیر راولپنڈی پہنچو تو پاس بک یا نقد روپیہ جلد بھجوا دینا - .... انا کیوشن کا یہاں بہت غل

پڑ رہا ہے - ظاہر تو یہی کیا گیا ہے کہ کسی پر جبر نہ ہوگا - اور ایک متنفس بھی قصبہ میں رضامندی نہیں ظاہر کرتا - پھر خیال میں نہیں آتا کہ ۶۵ لاکھ آدمیوں کے صرف پنجاب میں کیونکر ٹیکا لگیگا - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۳۰ / اگست ۱۹۰۲ء

۳۹۸ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو یہاں سب عزیز بخیریت ہیں - کل عزیزی تصدق حسین شملہ سے آئے ہیں - دو تین روز بعد لاہور جائیں گے ....

کانفرنس کا چندہ بقدر ساٹھ روپیہ کے پانی پت سے میں نے وصول کر لیا تھا - کل ڈپٹی رکن الدین صاحب بھی کرنال سے آ گئے اور سو روپے اور وصول ہو گئے - اسی قدر روپیہ شاید وہ کرنال سے بھی وصول کر لیں گے - امید ہے کہ آخر تک تقریباً تین سو روپیہ اس ضلع کا ہو جائے گا - میں نے اپنا اور تمہارا اور تصدق حسین کا چندہ بھی ڈپٹی صاحب کو دے دیا ہے وہ کرنال سے سب روپیہ روانہ کریں گے - اگر تم سے بھی ہو سکے تو کچھ روپیہ چندہ ممبری کا اور اگر ممکن ہو تو لاجنگ اور بورڈنگ کی فیس کا بھی اُدھر سے وصول کر کے بنام مولوی عبدالاحد صاحب سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے نام مطبع مجتبائی کے پتے سے بھجوا دینا چاہیئے - اپنی خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۹ / ستمبر ۱۹۰۲ء

۳۹۹ - برخوردار! مجھے آٹھ دس روز سے خود بخود دست آ رہے ہیں - ضعف ہو گیا ہے - اس سبب سے مفصل خط لکھنے کی

طاقت نہیں ہے - چند ضروری باتیں لکھتا ہوں - تمہارے خطوط بہت بہت دیر میں آتے ہیں - اگر فرصت نہ ہوا کرے تو نانو ہی سے خیر و عافیت لکھوا بھیجا کرو - منی آرڈر ۱۴۵ کا پہنچ گیا - ۴۵ گھر میں اور سَو بھائی صاحب کو دے دیے گئے - چندۂ کانفرنس کے ۲۰ر نہیں پہنچے - تمہاری ممانی صاحبہ کو پٹیالہ لے جانے کا ارادہ ہے - دو چار دن کے واسطے بشرطِ صحت میں بھی اُن کے ہمراہ جاؤں گا - غالباً ۲۵ر اکتوبر تک جانا ہوگا ابّو کو تصدق حسین اپنے ساتھ لے گئے ہیں مگر وہ ابھی سے اُس کی عادتوں کے بہت شاکی ہیں - دیکھئے وہاں نباہ ہو یا نہیں؟ بہت جلد لکھو کہ دَورہ سالانہ کون سے ضلع سے شروع ہوگا؟ یہ بھی لکھو کہ فرلو اب تم کو کب تک مل سکے گی زیادہ دعا -

بہن کی طرف سے بہت بہت دعا پہنچے - لڑکیاں آداب کہتی ہیں - بھائی صاحب مکان نوخرید کی مرمت میں مصروف ہیں -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

۴۰۰ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ!

بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ مجھے اب دستوں کی تو چنداں شکایت نہیں ہے لیکن پانچ چھ روز سے وہی زکام اور کھانسی کا معمولی دَورہ شروع ہوگیا ہے - چار روز سخت تکلیف رہی - اب وہ تکلیف تو جاتی رہی ہے مگر جو بے لطفی

باقی ہے پر شاید بہت دن تک باقی نہ رہے۔ بہرحال میں اچھا ہوں جیسا کہ ہمیشہ جاڑے میں رہا کرتا ہوں۔ نانوخاں کا جو کارڈ آج آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ دو روز ادھر تم کو پیچش کی شکایت ہوگئی تھی۔ میرے نزدیک کسی تعطیل کے دن مسہل لیکر معدہ صاف کرلو پھر کونین کا استعمال زیادہ مفید ہوگا۔ تمہارے گھر میں آج دوسرا مسہل ہے۔ بفضلہ تعالیٰ حالت اچھی ہے۔ اخلاق حسین دیوالی کی تعطیل میں گھر کے لوگوں کو نہیں لائے مگر ہم سے ملنے کو پانچ سات روز کو آئے ہیں شاید کل پیچ الیفسر واپس جائیں گے۔ باقی سب عزیز بخیریت ہیں۔ تمہاری بھائی صاحبہ کو بھی پانچ چار روز سے آرام ہے مگر بے انتہا ضعف ہوگیا ہے۔ اور افاقہ کا ابھی کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تم اپنی خیروعافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ اخلاق حسین اور ...... کی طرف سے بہت بہت دعا پہنچے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء

۴۰۱۔ تمہارا کارڈ پہنچا۔ بدریافت خیروعافیت شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ تم نے اپنے مزاج کی کچھ کیفیت نہیں لکھی کہ آج کل کیا صورت ہے۔ یہاں دس بارہ روز سے غیر معمولی سردی ہورہی ہے اسی وجہ سے میں اب تک بالکل تندرست نہیں۔ کھانسی و بلغم کی افراط بدستور چلی جاتی ہے۔ انشاء اللہ اس عارضی سردی کے رفع ہونے کے بعد طبیعت اعتدال پر آجائے گی تو کا حال بدستور ہے۔ حکیم اجمل خاں صاحب کی تجویز سے کل

مسہل ہوا اور کل کو پھر مسہل ہوگا۔ مرض کے دورے کل بھی برابر ہوتے رہے۔ مسہلوں کے بعد علاج کا نتیجہ معلوم ہوگا۔ میں دو دن کے لیے میرٹھ بھی گیا تھا۔ تمہاری بھتیجی اور آس کی لڑکیاں اچھی ہیں۔ تمہارے خط کا بہت انتظار رکھتی ہے۔ کمزوری حد سے زیادہ ہوگئی ہے۔ انوری کا دودھ ڈاکٹر نے چھڑوا دیا ہے۔ انا نوکر رکھ لی ہے۔ تمہاری بہن اور بھانجی اور ابّو اور حقّی دعا اور دادا آ سب کہتے ہیں۔

الطاف حسین از دہلی۔ ۱۵ر مارچ ۱۹۰۳ء

۲۰۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ محرم کی ۸ر کو رات کے وقت تمہارے مکان میں کچھ کم دو ہزار روپیہ کے زیور کی چوری ہوئی اور مجھے گیارھویں کو اطلاع ملی۔ میں ۱۲ر کو وہاں پہنچا۔ کل ۱۵ر کو وہاں سے واپس آیا ہوں۔ ایک ملزم دلّی میں گرفتار کیا گیا ہے اور سندے خاں کوتوال کے زیر حراست ہے۔ آج کوتوالی گیا تھا۔ سندے خاں برآمد مال کے لیے بظاہر دل سے کوشش کر رہے ہیں۔ تین ملزم پانی پت میں ماخوذ ہیں جن میں سے ایک بندہ ہے۔ اُن میں سے ایک ملزم نے چاروں ملزموں کا نام اور اپنا شریک ہونا ظاہر کیا ہے۔ اب تک مال کا کچھ پتا نہیں لگا .... کا کُل زیور اور .... کا تقریباً پانسو کا زیور اور کچھ رقمیں .... کی اور سکّوں کی ڈبیا اور ایک قیمتی کمر بند اور ایک ریشمی رومال چوری گیا ہے۔ کپڑا بالکل نہیں گیا۔ دس روز تک مکان بالکل خالی رہا اور باہر کے دروازہ کو صرف کنڈا لگا رہا ہے۔ بدمعاشوں کو عموماً

معلوم ہوگیا کہ مکان خالی پڑا ہے اور محرم میں مستورات زیور بالکل اُتار دیتی ہیں اور یہ بھی غالباً کسی بھیدی نے اطلاع دیدی کہ زیور اسی مکان میں چھوڑ گئی ہیں ساتھ نہیں لے گئیں۔ باقی حالات پھر کبھی لکھوں گا۔ تم اپنے دل میں کچھ خیال نہ کرنا۔ دنیا میں اس قسم کے مکروہ واقعات کون شخص ہے جس پر نہیں گذرتے۔ اور اگر غور کیجیے تو دنیا میں راحت پیدا ہی نہیں کی گئی پھر دنیا میں راحت کا ڈھونڈنا ہی ہماری غلطی ہے۔ بھائی فیاض حسین رات دن اس مقدمہ کی تفتیش میں سرگردان ہیں۔ اُن کے گھر کے لوگ کل کرنال میں منس مولر کا علاج کرانے کو گئے ہیں وہ اسی مقدمہ کی وجہ سے ساتھ نہیں جا سکے۔ عبدالولی کا حال بدستورِ سابق ہے۔ ابتک فائدہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور حکیم جی پانی پت جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اخلاق حسین کی بیوی پھپھوندیں سخت بیمار ہے حرکت اور جنبش تک کی طاقت نہیں رہی۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از دھلی

کتابیں عنقریب بھجوادی جائیں گی۔ تمہارا خط مجھے آج دلی پہنچکر ملا ہے۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۳ء

۴۰۳۔ ہم سب مع الخیر ۲۵ اپریل کو پانی پت میں پہنچ گئے۔ عبدالولی کے مرض میں بظاہر خفت تو معلوم ہوتی ہے لیکن ابھی تک مرض زائل نہیں ہوا۔ پانچویں ساتویں روز دورہ ضرور ہو جاتا ہے دواؤں کا استعمال جاری ہے۔ مولوی محمد اشرف کے فحوائے کلام سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید تم لاہور سے دو چار دن کے لیے آجاؤ گے

اور اس لیے ۲۹ اپریل تک تمہارا انتظار رہا۔ اگر کام سے فراغت ہونے کے بعد آنے کا خیال ہو تو رخصت کے قواعد پر خوب غور کرنیکے بعد ایسی اور اس قدر رخصت لینی چاہیئے جو آئندہ ترقی میں مخل نہ ہو۔ برخوردار حامد علی انبالہ میں سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں اور اُمید ہے کہ عنقریب مستقل ہو جائیں گے۔ تمہارے ہاں کی چوری کا اب تک کچھ پتا نہیں لگا۔ تمہارے ماموں صاحب کو زکام کھانسی کی شکایت ہے اور تمہاری ممانی صاحبہ کرنال علاج کو گئی ہوئی ہیں۔ تمہاری بہن بھانجی اور بھتیجی اور ابو حقن اور محمود دعا اور آداب کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ یکم مئی ۱۳ء

۴۰۴ برخوردار طالعمرہ۔ بہت دن سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا طبیعت متعلق ہے۔ بہت جلد اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرو اور یہ بھی لکھو کہ آنے کا ارادہ ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو کب تک؟ چوری کا کچھ پتا نہیں لگا اور نہ آئندہ کوئی اُمید ہے۔ تمہاری بہن بہت بہت دعا کہتی ہیں اور دونوں لڑکیاں اور بھتیجی کہ آجکل یہیں آئی ہوئی ہے بہت بہت آداب کہتی ہیں۔ محمود ...... طالعمرہا آداب کہتے ہیں۔ انواری اب بہت تماشے کرنے لگی ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۷ مئی ۱۳ء

۴۰۵۔ تمہارا خط آج نہایت انتظار کی حالت میں پہنچا۔ اُس کا مضمون پڑھنے سے فی الجملہ اطمینان ہوا مگر اس بات کے

معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ شکایت صحت کے متعلق ہوتی ہے ہمیشہ خلجان رہتا ہے۔ میرے نزدیک چار پانچ دن کے لیے آنا تو محض فضول ہے اور چھ ہفتہ کی رعایتی رخصت لینا بھی اس حالت میں مناسب ہے کہ فرلو کے لینے میں حارج نہ ہو۔ میری رائے یہ ہے کہ جس وقت فرلو کا استحقاق ہو پوری ایک سال کی فرلو لے کر مع الخیر مکان پر آؤ۔ کرنال یا دلی چل کر اطمینان کیساتھ علاج کرو۔ تمہاری صحت فی الواقع درست نہیں ہے اور میرے نزدیک یونانی مسہل یا مارالجبن لینا ضرور ہے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ عبدالولی کا مرض بدستور موجود ہے۔ والدہ حقّن سخت بیمار ہو گئی تھی مگر اب اچھی ہے۔ لیکن ضعف بدرجۂ غایت ہے اسی لیے اب تک یہاں نہیں آسکی۔ عزیزی تصدق حسین کا مکان انشاء اللہ عمدہ بن جائیگا۔ سب کی طرف سے دعا و سلام

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۴ مئی سنہ؁

۴۰۵۔ برخوردار جمال عمرہٗ۔ میں .... کو اس کے شوہر کے پاس پہنچانے کے لیے انبالہ گیا ہوا تھا۔ میرے پیچھے تمہارا رجسٹری شدہ خط پہنچا تھا۔ وہاں سے آکر خط دیکھا۔ آٹھ دس روز سے آنکھوں پر آشوب تھا اس لیے جواب لکھنے میں دیر ہوئی اگرچہ اب کسی کی فرمائش پر کچھ لکھنا سخت شاق معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ تم صاحب انسپکٹر سے وعدہ کر چکے ہو اس لیے طوعاً و کرہاً کچھ کرنا پڑےگا۔ تم انگریزی نظموں کا اردو ترجمہ کرکے فوراً بھیجدو۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کی رپورٹ جواہر گھر میں مل گئی تھی

آج رجسٹری کرا کے اُس کو بھی بھیجتا ہوں۔ اُس میں ایک پرچہ تہذیب النسواں کا بھی رکھ دیا ہے جس میں اودھ پنچ سے کچھ لوریاں نقل کی گئی ہیں اور ہادی النساء مولوی سید احمد دہلوی کی لاہور سے سید ممتاز علی بصیغۂ ویلیو بھیجیں گے وہ لے لینا۔ اُنہیں غالباً تمہاری مطلوبہ چیزیں بہت ملیں گی۔ تلعہ پہنچ گئے۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۵ر جون سنہ ۳ء

۴۰۷۔ برخوردار۔ میرا کارڈ اور ریزہ جو اس کے ساتھ تہذیب النسواں کی لوریاں اور کتاب ہدایت النساء (لاہور سے) پہنچ گئی ہوگی۔ یہاں آجکل گرمی کی بہت شدت ہے۔ معلوم نہیں وہاں کیا حال ہے۔ میری آنکھوں پر پندرہ سولہ روز سے آشوب ہے اور ناک میں پانچ چار روز سے ایک دانہ نکل رہا ہے اس سے بھی کسی قدر تکلیف ہے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے مگر آج اسیوقت سُنا ہے کہ برخوردار تصدق حسین کا چھوٹا لڑکا محمد حسین جو بہت دن سے بیمار تھا گذر گیا۔ برخوردار موصوف بیس بائیس روز یہاں اور ٹھیریں گے۔ چودھویں صدی سے معلوم ہوتا ہے کہ چھاؤنی راولپنڈی میں طاعون نمودار ہوا ہے اور شہر میں بھی چند کیس ہوئے ہیں اس کا مفصل حال لکھو اور صاحب اکونٹنٹ جنرل کے دفتر سے جو جواب آیا ہو اور درخواست رخصت بھیجنے یا نہ بھیجنے کا حال جلدی لکھو۔ ابو اور حقن آداب کہتے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۰ر جون سنہ ۳ء

۴۰۸۔ بہت دن سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ ایک کارڈ

جواب طلب بھیجا گیا تھا اُس کا جواب بھی نہیں آیا۔ اب اِس کارڈ کا جواب اور اپنی خیر و عافیت اور راولپنڈی کی آب و ہوا کا حال اور اپنی رخصت کی منظوری وغیرہ کا حال فوراً لکھو۔ فرزند علی طالعمرہٗ کی بدلی ضلع شاہ پور سے شاہ جیونا ضلع جھنگ میں ہوگئی ہے کلو کی بیوی چھ مہینے بعد اُس کے پاس سے بدلی کی خبر سنکر آئی ہے اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ کام کی بہت کثرت ہے اور آرام کسیطرح کا نہیں۔ دیکھیے شاہ جیونا میں کیا صورت رہے۔ برخوردار تصدق حسین کا چھوٹا لڑکا محمد حسین آٹھ سات روز ہوئے گذر گیا۔ اُن کی رخصت میں دس گیارہ دن اور باقی ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء

۲۰۶۔ برخوردار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط بہت دن سے نہیں آیا۔ اس لیے طبیعت متعلق ہے۔ اپنی خیر و عافیت جلدی لکھو۔ یہاں گرمی کی نہایت شدت ہے۔ رات دن آسمان سے خاک برستی ہے۔ بارش کا کہیں پتہ نہیں اور نہ کہیں سے بارش کی خبر آتی ہے۔ وہاں موسم کا کیا حال ہے۔ اس سے بھی مطلع کرو۔ اگر رخصت منظور ہوگئی ہو یا ہو جائے تو جب تک یہاں بارش نہ ہو آنے کا قصد نہ کرنا اور رخصت سے مستفید ہونے کے لیے یہاں کے خط کا انتظار کرنا۔

چوری کے مقدمہ میں جو ملزم گرفتار ہوئے تھے اور ڈپٹی کمشنر نے اُن کو کئی کئی برس کی قید کی سزا دی تھی وہ سب اپیل میں چھوٹ گئے مگر یہ بات تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ اصل مجرم یہی اشخاص تھے

تمہارے ماموں صاحب ابھی تک بدستور سراغرسانی کی فکر میں ہیں۔ اگر تمہارے پاس سکوں کے متعلق کوئی یادداشت ہو تو اُس کی رُو سے ورنہ اپنی یادداشت کے بموجب جسقدر سکوں کا حال معلوم ہو فوراً لکھ بھیجو تاکہ اگر کہیں سے کوئی سکہ برآمد ہو تو اُس کو پہچانا جاسکے اور ایک فہرست سرکار میں بھی داخل کردیجائے جواب بہت جلد لکھو۔ فرزند علی طال عمرہٗ کی تبدیلی شاہ جیونا ضلع جھنگ میں ہوگئی ہے مگر اُس نے وہاں پہنچ کر کوئی خط نہیں بھیجا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین حالی عفی عنہ۔ ۲۲ جون ۱۹۱۰ء

۴۱۰۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو۔ تمہارا کارڈ بہت دن کے بعد پرسوں پہنچا۔ بدریافت خیریت شکر الہٰی ادا کیا گیا۔ فرزند علی طال عمرہٗ نے استعفیٰ دیدیا ہے مگر باوجود گذرنے پندرہ بیس روز کے اب تک وہ یہاں نہیں پہنچے۔ اُن کا اسباب جو مال گاڑی میں روانہ کیا تھا غالباً آج وصول ہو جائے گا۔ یہ بھی خبر ہے کہ بعد استعفیٰ بھیجنے کے وہ چیف انجنیر کے دفتر سے اپنی آسامی پر مستقل مقرر ہو گئے ہیں۔ مگر نہ دفتر مذکور میں اُن کے استعفےٰ کی کچھ خبر ہے اور نہ اُن کو ابتک اپنے مستقل ہونے کی اطلاع ہے۔ لاہور سے اُس کا حال دریافت کیا گیا ہے شاید کل یا پرسوں تک جواب آئے۔

نظم مطلوبہ اب تک کبھی کی تیار ہو جاتی مگر بیس بائیس روز سے ڈاڑھ میں درد بشدت ہے اور اس کے سبب سے دماغ اور

آنکھوں پر سخت صدمہ ہے - کوئی کام جسمیں دماغ پر زور پڑے
نہیں ہو سکتا - ڈاڑھ نکلوانی چاہتا ہوں مگر یہاں کے ہاسپٹل
اسسٹنٹ کے ہاتھ میں رعشہ ہے اِس لیے کچھ نہیں ہو سکتا -
تم صاحب انسپکٹر بہادر سے یہ حال بیان کر دو - اگر وہ نظم بہت
جلد تیار کرانی چاہتے ہیں تو میں اپنے کسی دوست کو جو مجھ سے
بہتر اِس کام کو کر سکتے ہیں لکھوں - میرا ارادہ مولوی محمد سعید صاحب
مدرس اول عربی و فارسی بورڈ ہائی سکول دہلی کو لکھنے کا ہے
کہ وہ خود دہلی کے رہنے والے ہیں اور اردو - فارسی - عربی تینوں
زبانوں میں عمدہ مذاق اور دستگاہ رکھتے ہیں - اِس کے سوا
اگر انہوں نے اِس کام کے کرنے کا اقرار کیا تو اُن کی بنائی ہوئی
نظم کو میں خود بھی دیکھتا رہوں گا - صاحب موصوف سے یہ کہہ دینا
چاہیئے کہ اردو زبان میں ایک اوریجنل نظم کا لکھنا زیادہ آسان ہے
بہ نسبت اِس کے کہ انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا جائے - اِسکے
سوا یہ بھی کہہ دینا چاہیئے کہ جس قسم کے مضامین انگریزی میں بیان
کیے گئے ہیں اُن کا اُردو مقفّٰے نظم میں ادا کرنا بہت دشوار ہوگا - اگر
صاحب ممدوح اجازت دیں تو بلینک ورس میں یہ مضامین نظم
کئے جائیں ورنہ قافیہ کی قید کے ساتھ زبان کی خوبی باقی رہنی مشکل ہے
ایک اور بات لحاظ کے قابل ہے یعنی انگریزی کے بعضے بندوں کا
اردو ترجمہ بہت مختصر لفظوں میں آگیا ہے - اور بعضے بندوں کا
ترجمہ زیادہ الفاظ میں ادا ہوا ہے پس تاوقتیکہ کہیں کہیں اپنی
طرف سے کچھ اضافہ نہ کیا جائے گا اردو کے سب بند برابر نہ ہو سکینگے -

لیکن اگر مولوی محمد سعید صاحب نے اِس کام کے کرنے کا اِقرار کیا تو اُن کو اس کا معاوضہ دینا پڑے گا - اور اصل انگریزی نظم کا مسودہ بھی اُن کے پاس بھیجنا ہو گا تاکہ جس ترجمہ کے لفظ میں اُن کو کچھ شبہ ہو اُس کا مقابلہ انگریزی سے کر لیں -

اِس کا جواب مجھے جلدی لکھو اور رخصت کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہو اُس سے مطلع کرو - بڑے مکان پر میں نے چند روز سے مدد جاری کر دی ہے - زیادہ دعا -

سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے دعا و سلام پہنچے -

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۳ - اگست ۱۹۰۳ء

۴۱۱ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں دلی فرزند علی کو لے کر گیا تھا - اُس کو طرح طرح کی شکایتیں ہمیشہ رہتی ہیں اِس لیے حکیم اجمل خاں صاحب کے پاس لے گیا تھا - اُنھوں نے جو دوائیں تجویز کی ہیں اور جو اپنے پاس سے دی ہیں اُن کا استعمال ہوتا ہے - جمعہ کو وہاں سے آ کر تمھارا خط دیکھا - بیماری کا حال تم نے کچھ نہیں لکھا کہ وہاں کس قِسم کی بیماری ہے - اِس سے جلدی مطلع کرو - اور نیز یہ کہ راجہ جہانداد خاں صاحب کا نواسا کس بیماری میں مرا ہے ؟ تعجب ہے کہ رخصت کی تحریک تین مہینے سے ہو رہی ہے مگر کچھ فیصلہ نہیں ہوتا - پہلے تم نے یہ لکھا تھا کہ ایک مہینے کی رخصت منظور ہو گئی ہے مگر دوسرا اسسٹنٹ انسپکٹر رخصت پر گیا ہوا ہے وہ آ لے تو میں رخصت سے مستفید ہوں - اب تم نے تین ہفتہ کی

رخصت کی درخواست لکھی ہے - بہرحال جو کچھ ہو اب اگر آنے کا ارادہ ہے تو آنا چاہیئے - غالباً ڈائرکٹر صاحب نے تار کا جواب دے دیا ہوگا وہ تو آجکل دلی میں براج رہے ہیں اور غالباً دو مہینے تک وہاں قیام کریں گے - جیل خانہ میں ایک رفارمیٹری سکول قائم ہوتا ہے اُس کا اِنتظام کرنے گئے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے لاہور تار دیا ہوگا اور وہاں سے وہ بذریعہ ڈاک کے دہلی گیا ہوگا اِس سبب سے دیر ہوئی - بعد منظوری رخصت کے روانگی سے دو تین روز پہلے یہاں اطلاع دینا اور چونکہ رخصت قلیل ہو لاہور میں ایک آدھ روز سے زیادہ نہ ٹھہرنا - اخلاق حسین ستمبر کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں آویں گے - فرزند علی کی تقرری کچہری نہر پنجاب پر ہوگئی ہے مگر ابھی اُن کے نام حکم نہیں آیا - انشاء اللہ تعالیٰ آجکل میں آنے والا ہے - بھائی سید فیاض حسین صاحب بخیریت ہیں - اُن کے گھر میں بدستور علالت چلی جاتی ہے - باقی سب خرد و بزرگ بخیریت ہیں اور تم کو سلام و دعا کہتے ہیں - زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ

اگر یہاں آنے میں کچھ دیر ہو تو اِس خط کا جواب بہت جلدی لکھنا اور وہاں کی بیماری کا مفصل حال لکھنا - زیادہ دعا

پانی پت - ۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

۴۱۲ - برخوردار طال عمرہٗ - ستمبر بھی ختم ہونے کو آیا مگر تمہاری رخصت کا کچھ فیصلہ نہ ہوا - ظاہراً سردست رخصت منظور ہونا دشوار ہے کیونکہ دورہ کی تاریخ بہت قریب آگئی اور اگر ہفتہ عشرہ کے لیے

آ ئے بھی تو کیا فائدہ - بہرحال بہت جلد یہ لکھو کہ اب مزاج کی کیا کیفیت ہے ؟ اور راولپنڈی میں بیماری کا کیا حال ہے ؟ اور وبا کس قسم کی ہے کالرہ یا پلیگ ؟ اور اُس کے وقوعوں کی اوسط روزانہ کیا ہے ؟ تمہارا مکان شہر میں ہے یا چھاونی میں ؟ فرزند علی طالعمرہٗ پرسوں لاہور کو روانہ ہو گئے - نہر جناب پر پھر اُن کو سب اوورسیر کر دیا گیا ہے مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ کون سے سب ڈویژن میں اُن کو کام ملیگا - یہاں سب عزیز خرد و بزرگ اچھی طرح ہیں اور سب دعا اور ادآب کہتے ہیں - عبدالولی طالعمرہٗ کے مرض کا وہی حال ہے بلکہ پہلے کی نسبت کسی قدر ترقی پر ہے - کسی علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوا - اخلاق حسین طالعمرہٗ ۳۰ ستمبر تک یہاں مع الخیر بال بچوں سمیت آنیکا ارادہ رکھتے ہیں - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

۴۱۳ - برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ - امید ہے کہ تم مع الخیر راولپنڈی میں پہنچ گئے ہو گے - چودھویں صدی میں وہاں طاعون کی وہی ترقی لکھی ہے - معلوم نہیں کہ جو احتیاطیں اور انتظامات چھاونی میں کیے گئے تھے شہر میں بھی اُن کا عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں ؟ تم بغیر اشد ضرورت کے راولپنڈی میں بالکل نہ ٹھیرنا اور جبتک بضرورت وہاں رہنا ہو حسب ہدایت ڈاکٹر کے عملدرآمد رکھنا - اور اوپر کے مکان میں رہنا - میں نظمیں دیکھ رہا ہوں اور ساتھ کے ساتھ صاف بھی کراتا جاتا ہوں - غالباً پانچ چھ روز میں روانہ ہو سکیں گی تم بواپسی ڈاک یہ لکھو کہ رجسٹری کہاں بھیجی جائے ؟ یہاں بفضلہ تعالیٰ

خیریت ہے - پرسوں حامد علی اپنے متعلقین کو پہنچانے آئے تھے - کل واپس چلے گئے - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - (۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

اِس آیت کو اکثر پڑھتے رہا کرو وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ٥

۴۱۴ - برخوردار طالع مرزا - نظمیں نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۰ میں نے دیکھ بھی لیں اور صاف بھی ہو گئیں سو اُن کو آج کی ڈاک میں روانہ کرتا ہوں - نظم نمبر ۱۲ شاید کل پرسوں تک روانہ ہو سکے کیونکہ اُس کو از سرِ نو لکھنا ہے - تین نظمیں یعنی نمبر ۴ و ۹ ابھی تک دلّی سے نہیں آئیں اور نمبر ۱۱ آئی ہے مگر وہ اُردو زبان میں مشکل سے منتظم ہو سکتی ہے جب تک کہ اُس میں اپنی طرف سے کچھ تصرف نہ کیا جائے - بہتر تو یہ ہے کہ اسکو موقوف کیا جائے یا اور نظموں کی نسبت اُس میں زیادہ آزادی دی جائے - صاحب پر یہ بات ظاہر کر دینی چاہیئے کہ اُردو زبان کی نظم اب تک عشقیہ مضامین میں محدود رہی ہے - اِس میں مثل انگریزی کے عام حقائق و واقعات کا بیان کرنا نہایت دشوار ہے اور بغیر اسکے کہ اصل میں کچھ تغیر و تبدل نہ کیا جائے ہندوستانیوں کے مذاق میں وہ گوارا نہیں ہو سکتی مولوی محمد سعید صاحب نے جو بالفعل مولوی لطیف حسین خاں کی جگہ بورڈ ہائی سکول دہلی میں .... عربی و فارسی کے مدرس ہیں اور شاخ ٹکسٹ بک کمیٹی واقع دہلی کے سب سے زیادہ کارکن ممبر ہیں اُنہوں نے بعض نظمیں خصوصاً (روٹی کیونکر پکتی ہے ؟) ایسی عمدہ

لکھی ہیں کہ میں ہرگز ایسی نہ لکھ سکتا - میں نے ان نظموں میں جو کہیں
کہیں تصرف کیا ہے وہ صرف اس خیال سے کہ بچے اُن کو اچھی طرح
پڑھ سکیں اور کوئی کھٹک باقی نہ رہے یا کوئی بات سرکاری تعلیم
کے اصول کے خلاف نہ ہو - ورنہ زبان کی فصاحت کے لحاظ سے
اُسمیں ہرگز کہیں تغیر تبدل کی گنجائش نہ تھی - یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے
اگر نامناسب نہ ہو تو صاحب کو حرف بحرف سُنا دینا -

جن مضامین کا ترجمہ تم نے بھیجا ہے اُن کی تفصیل یہ ہے :-

(۱) مرغی اور بچے (۲) بلی اور چوہا (۳) جنگل
(۴) گھڑیاں اور گھنٹے (۵) سپاہی (۶) چٹھی رساں
(۷) سپنے (۸) روٹی کیونکر پکتی ہے (۹) موچی
(۱۰) دہقان بونا (۱۱) بڑھئی (۱۲) جولاہا

تمھارا اصل مسودہ اس لیے نہیں بھیجا کہ نقل کرنے کی تو اس وقت
فرصت اور گنجائش نہیں اور ابھی اُس میں کچھ مضامین نظم کرنے
باقی ہیں لیکن اگر اس کی ضرورت ہو تو لکھو تاکہ فوراً نقل کر کے روانہ
کی جائے - جب صاحب کی نظر سے یہ نظمیں گذر جائیں تو اُن کی پسند
ناپسند سے مجھے فوراً مطلع کرنا اور اب تم کو راولپنڈی میں بغیر
سخت ضرورت کے نہ ٹھیرنا چاہیئے ....

برخوردار عبدالولی کا علاج ڈاکٹر نند لال کر رہے ہیں - آج آٹھ روز سے
بفضلہ تعالیٰ کوئی دورہ نہیں ہوا - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ

اخلاق حسین اور .... بہت بہت دعا کہتے ہیں ....

ادآب کہتی ہے - پانی پت ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء

۴۱۵ - برخوردار طالعمرہٗ - نظموں کی رسید پہنچی - بدریافت خیریت شکرِ الٰہی ادا کیا گیا - یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے گذشتہ ہفتہ کی شب کو بفضلہ تعالیٰ .... طولعمرہٗ کے بھائی پیدا ہوا ہے - اب تک خدا کی عنایت سے بچّہ اور زچّہ بخیریت ہیں - آج بچہ کا سوتڈن ہے - برخوردار غلام الحسنین حیدر آباد سے قطع تعلق کر کے آ گئے ہیں - گاگرا اور حقّن دونوں پاس ہو گئے ہیں - حقّن کا حساب کا پرچہ بہ سبب ایک نمبر کی کمی کے مشتبہ تھا مگر اور مضمونوں میں اُس کے نمبر عمدہ تھے اس لیے اُس کو پاس کر دیا ہے .... اپنی خیریت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہو -

الطاف حسین از پانی پت

چکوال کے آگے کی تاریخوں سے ضرور مطلع کرنا ورنہ خط کتابت میں بڑی دقت ہو گی

۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء

۴۱۶ - برخوردار طالعمرہٗ - دعا کے بعد مدعا یہ ہے کہ تار پہنچا جس سے کسی قدر اطمینان ہوا مگر پورا پورا اطمینان اُس وقت ہو گا جب تمہارے ہاتھ کی مفصل تحریر آئے گی - بہت جلد یہ لکھو کہ اصل میں کیا شکایت تھی؟ اور فی الواقع بالکل رفع ہوئی یا نہیں؟ یہاں جب تک تمہارا جواب نہیں آیا سب زن و مرد نہایت پریشان رہے اور اب بھی پورا پورا اطمینان نہیں ہوا جبتک کہ خط نہ آوے

آئندہ دَورے کی تاریخیں جو کچھ قرار پائی ہوں اُن کو ضرور لکھ بھیجو اور یہ خیال نہ کرو کہ جہاں کئی روز قیام ہو اُن کو تو لکھو اور

جہاں ایک دو روز قیام ہو اُس کو نہ لکھو ....
اگر طبیعت زیادہ کمزور ہوگئی ہو پندرہ بیس روز کی سِک لیو لے لینی
چاہیئے اور اگر منظوری رخصت چاہو وہاں رہو چاہو یہاں چلے آؤ۔
مجھے بمبئی والے سخت تقاضے سے بلا رہے ہیں۔ سکرٹری اور
پریسیڈنٹ صاحب کے کئی خط آچکے ہیں۔ محسن الملک بھی اصرار
کر رہے ہیں۔ ظاہرا جانا پڑے گا۔ باقی خیریت ہے۔ عبدالولی کا
حال بدستور ہے کسی علاج سے کچھ فائدہ نظر نہیں آتا۔ زیادہ خیریت

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۹ نومبر ۱۹۰۳ء

۴۱۷۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ جس کارڈ میں تم نے جہلم کے
معائنہ کے بعد کی تاریخیں لکھی تھیں وہ تلف ہوگیا۔ اِس سبب سے
خط کا جواب بھیجنے میں تاخیر ہوئی۔ اب تم دوسرا کارڈ آئندہ کی تاریخیں
درج کرکے جلدی بھیجدو۔ یہاں بفضلہ خیریت ہے۔ بھائی فیاض حسین
صاحب کو پورے سو روپے دیدیئے گئے ہیں۔ تم اپنی یادداشت میں
درج کرلینا۔ بمبئی جانے کا ارادہ اب پختہ ہوگیا ہے۔ دسمبر کے
آخر عشرہ میں شاید ۲۱۔۲۲ تک روانگی کا قصد ہے۔ ابکی دفعہ
بہ نسبت گذشتہ جاڑوں کے کسی قدر میری حالت بہتر رہی ہے
بایں ہمہ اگر بمبئی اور علی گڈھ کے تقاضے مجبور نہ کرتے تو اتنا لمبا سفر
کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اِس کارڈ کا جواب اور اپنی خیروعافیت
جلدی لکھو۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۳ء

۴۱۸۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ معلوم نہیں کہ بڑے دن کی تعطیلیں

تمہارا یہاں آنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟ اس سے بہت جلد
اطلاع دو۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ر دسمبر اور ۲ر شوال کی شام کو
یہاں سے دہلی اور ۲۴ر دسمبر کو سات بجے شام کے راجپوتانہ
ریلوے کے ذریعہ سے بمبئی روانہ ہوں گا اور غالباً جنوری کی
چوتھی پانچویں تک واپس آجاؤں گا۔ ایک زمین جو شہر سے بہت
قریب ہے اور ہر طرح قابل اطمینان ہے رہن ہوتی ہے۔
بصلاح بھائی صاحب اُس کے رہن کا معاملہ کرنے کا ارادہ ہے
تین من سیکڑے پر رہن ہوتی ہے اور ہزار بارہ سو روپیہ اُسکے لیے
درکار ہوگا۔ امید ہے کہ تم بدفعات چار پانسو روپیہ کا انتظام کردوگے
باقی تمہاری امانت میں سے صرف کیا جائیگا۔ سو روپے کی تمہارے
گھر میں اشد ضرورت تھی وہ گھر میں دیدیے گئے ہیں۔ بڑے دنکی
تعطیل میں اخلاق حسین۔ تصدق حسین اور محب علی انشاء اللہ آئیں گے
غلام الثقلین بمبئی جاویں گے۔ غلام السبطین خیرپور سندھ کے ایک
لڑکے کے اتالیق مقرر ہو گئے ہیں اور اجمیر کے میو کالج میں رہیں گے۔
اُن کی بہن کا عقد ہو گیا ہے اور ۳ر شوال کو رخصت قرار پائی ہے۔
میں آجکل سخت عدیم الفرصت ہوں مگر سال گذشتہ کی نسبت بہت
اچھا ہوں۔ بمبئی میں قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا سکرٹری
کانفرنس لوکل کمیٹی بمبئی کی معرفت اپنی خیر و عافیت کا خط ضرور بھیجنا۔
زیادہ دعا۔ الطاف حسین حالی از پانی پت۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۳ء

۱۹۴۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا
یہ ہے کہ میں بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ۱۴ر جنوری کو یہاں پہنچا۔ [illegible] ہیں

کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوئی مگر دلی پہنچکر اس وجہ سے کہ بمبئی میں
خاصی گرمی تھی اور دلی میں نہایت درجہ کی سردی دفعتہً نزلہ کی تحریک
ہوگئی۔ دو تین روز زیادہ تکلیف رہی مگر اب تخفیف ہوتی جاتی ہے۔
تمہاری طرف سے سب کو نہایت تشویش ہے کیونکہ سترہ اٹھارہ
روز گذر گئے اور تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ لڑکیاں اور اُن کی والدہ
نہایت پریشان ہیں اور سب عزیزوں کا یہی حال ہے۔ زیادہ تر
اس وجہ سے کہ تم یہاں سے تنہا گئے تھے اور اب تک تمہارے
مع الخیر پہنچنے کی کچھ اطلاع نہیں ملی۔ چاہیئے کہ اس خط کے پہنچتے ہی
اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرو۔ چونکہ تمہارے دَورہ کی تاریخیں
معلوم نہیں ہیں اس لیے یہ خط معرفت ہیڈ ماسٹر صاحب گجرات کے
بھیجتا ہوں۔ اس خط کے جواب میں یہ بھی لکھنا کہ ضلع گجرات کا دَورہ
کب تک ختم ہوگا اور اخیر تک کون کونسی تاریخ کہاں کہاں مقام ہوگا
پھیوند کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں خاص قصبہ میں طاعون
پہنچ گیا ہے۔ اس سبب سے بہت تشویش ہے۔ ضلع گجرات کی
آب و ہوا کا حال بھی لکھنا اور نیز یہ کہ بعد گجرات کے کون کون سے
ضلع کا دورہ کرنا ہوگا اور اُن اضلاع میں پلیگ کا کیا حال ہے؟
تمہاری ممانی صاحبہ کی بھانجی .... مرضِ سل میں گذر گئی۔ اُن کو
اُس کے انتقال کا سخت صدمہ ہے۔ ایک خط تعزیت کا اُن کو
لکھ بھیجنا باقی حالات پھر لکھوں گا۔ بالفعل صرف تمہاری خیر و عافیت
مطلوب ہے۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۴ء

۴۲۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں ۳۰ جنوری کو دلی گیا تھا - حکیم محمود خاں مرحوم کے خاندان میں متعدد شادیاں تھیں مجھے بھی بلایا گیا تھا - دسویں فروری کو وہاں سے واپس آیا - بھائی فیاض حسین صاحب بھی گئے تھے مگر وہ مجھ سے تین چار روز پہلے چلے آئے تھے - تمہارا خط میں نے یہاں آکر پایا - بدریافتِ خیریت شکر الٰہی ادا کیا - اب تم معائنہ سیالکوٹ کے بعد کی تاریخیں جلدی لکھ کر بھیجو - اس خط کی نسبت بھی شبہ ہے کہ سیالکوٹ میں تم کو ملے گا یا نہیں؟ کل سو روپیہ کا منی آرڈر راولپنڈی سے مرسلہ ہیڈ کلرک تاراچند سادھو صاحب پہنچا ہے - تمہاری سابق تحریر کے موافق بھائی سید فیاض حسین صاحب کو یہ روپیہ دے دیا جائے گا - اب تک اُن سے ملاقات نہیں ہوئی - گھر پر بہر نوع خیریت ہے - عبدالولی کا حال بدستور ہے - کبھی زیادتی کبھی کمی - پھپوند کی طرف سے ہر وقت تشویش رہتی ہے وہاں سے ابھی تک پلیگ نہیں گیا - خدا سب کا حافظ و نگہبان رہے - مجھے ۲۳-۲۴ فروری کو علیگڑھ جانا پڑے گا - مسٹر آرنلڈ صاحب نے مستقلاً قطع تعلق کر کے ولایت جانا تجویز کیا ہے وہ انڈیا آفس کے کتب خانہ میں اسسٹنٹ لائبریرین مقرر ہو گئے ہیں - وہ ۲۵ کو [illegible] سے [illegible] علیگڑھ پہنچ جائیں گے - وہاں اُن کی رخصت کا ایک شاندار جلسہ کیا جائے گا دو روز وہاں ٹھہر کر ولایت کو روانہ ہو جائیں گے - اگرچہ [illegible] [illegible] کام سے [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]

اب سوائے سیالکوٹ کے کوئی اور ضلع دیکھنا باقی ہے یا نہیں
اور فرلو لینے کا کب تک ارادہ ہے - تمہاری صحت قابلِ اطمینان
نہیں ہے اور متواتر دماغی محنت کے بعد ایک معقول مدت تک
آرام لینا نہایت ضرور ہے - اس لیے جس وقت سال بھر کی فرلو کا
استحقاق دیکھو فوراً درخواست دے دو - اور اگر ممکن ہو تو جسقدر
رعایتی رخصت کا حق ہو اُس کو بھی فرلو میں شامل کرنا چاہیئے - زیادہ دعا
راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء

۴۲۱ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ
میں لاہور سے رات کو آیا ہوں - انجمن حمایتِ اسلام کا دو برس سے
سخت تقاضا تھا - ابکی دفعہ میرا بھی ارادہ مصمم ہو گیا تھا - مگر
جلسہ کی تاریخوں سے چند روز پہلے پھر تحریکِ نزلہ ہو گئی تھی - اس
لیے عذر لکھ بھیجا تھا مگر وہاں سے شیخ نظام الدین صاحب فنانشل
سکریٹری انجمن موصوف میرے لینے کو یہاں خود چلے آئے - اُسی
حالت میں مجبور جانا پڑا - وہاں دعوتوں کی اس قدر بھرمار ہوئی
کہ کل آٹھویں دن بڑی مشکل سے واپسی کا موقع ملا - تمہاری
طرف سے سخت نگرانی تھی اور مقام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے
خط لکھنا عبث معلوم ہوتا تھا - آج تمہارا منی آرڈر پہنچنے سے
فی الجملہ اطمینان تو ہوا مگر چونکہ منی آرڈر دیر میں مجھے ملا ہے اور
احتمال ہے کہ تم ڈسکہ کا معائنہ کر چکے ہو گے اس لیے اُمید نہیں کہ
یہ خط جلدی تمہارے پاس پہنچ جائے - اب مناسب یہ ہے کہ
جس وقت یہ خط تم کو ملے فوراً یہ لکھو کہ تاریخ تحریر جواب سے

آٹھ دس روز تک کہاں کہاں مقام ہوگا تاکہ مفصل اور ضروری حالات کا خط روانہ کیا جائے - یہ خط صرف مقامات دریافت کرنیکی غرض سے لکھا جاتا ہے .... ابھی پانی پت سے خط آیا ہے لکھا ہے کہ وبا کی طرف سے اب وہاں بالکل امن ہوگیا ہے اخلاق حسین ۱۶ یوم کی تعطیل میں یہاں آئے تھے - جب میں لاہور میں تھا اُس وقت وہ پانی پت واپس گئے ہیں - محمود اِس وقت بہت ستا رہا ہے اِس لیے خط بالکل بے ربط لکھا گیا ہے اور بڑی مشکل سے پورا ہوا ہے - زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہ

خط کا جواب بہت جلد بھیجو - پانی پت - ۹ اپریل ۱۹۰۴ء

۴۲۲ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ ایک خط پرسوں ڈسکہ کے پتہ سے ضلع سیالکوٹ میں بھیج چکا ہوں آج تمہارا خط وزیر آباد سے آیا جس کا جواب لکھتا ہوں - جو باتیں پرسوں لکھ چکا ہوں اُن کو بھی اعادہ کرنا پڑے گا کیونکہ پہلا خط معلوم نہیں کب تم کو ملے - میں حسب الطلب انجمن حمایت اسلام لاہور کو مع برادرم سید فیاض حسین صاحب کے گیا تھا - اور آٹھویں روز مع الخیر یہاں واپس آگیا - پانی پت میں خیریت ہے مگر گرد و نواح کی بستیوں میں مثل برست و فرید پور کے طاعون نمودار ہوگیا ہے - لاہور میں بھی زیادتی ہوتی جاتی ہے - پانی پت میں بفضلہ تعالیٰ اب امن ہے ....

اب تم یہ لکھو کہ دورہ ختم ہوگیا یا اب بھی کوئی ضلع باقی رہ گیا ہے

اور فرلو لینے کا ارادہ ہے یا نہیں؟ اور ہے تو کب تک درخواست دیجائے گی؟ لاہور میں برخوردار تصدق حسین اور خلیفہ عماد الدین کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ ایک یا دو گمنام تحریریں ڈائرکٹر صاحب کے پاس تمہاری شکایت کی پہنچی ہیں۔ اگرچہ ڈائرکٹر صاحب نے ابتک .... کچھ نوٹس نہیں لیا لیکن اگر اس کا رخنہ بند نہ کیا گیا تو بدخواہ لوگ اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ شکایت کا مضمون یہ سنا گیا ہے کہ .... اکثر طلبہ کے وارثوں سے رشوت تمہارے نام سے لیتا ہے اور وہ طلبہ پاس کر دیے جاتے ہیں اور خلیفہ صاحب کا خیال یہ ہے کہ کوئی .... جس کا نام شاید .... ہے اس کا بانی مبانی ہے۔ اطلاعاً یہ بات تمہارے کان میں ڈال دی گئی ہے۔ اگرچہ مجھے اُمید نہیں ہے کہ .... ایسی جرأت کر سکے کیونکہ وہ تم سے بہت ڈرتا ہے۔ اور ایسی کارروائی کرنا اُس سے تعجب معلوم ہوتا ہے لیکن پھر بھی مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ بطورِ خود اِس امر کی تفتیش کی جائے اور اگر اِس کی کچھ اصلیت معلوم ہو تو .... کو قطعاً ہمیشہ کے لیے برخاست کر دینا چاہیئے اور جب کبھی موقع ہو ڈائرکٹر صاحب سے مل کر اپنی صفائی کرنی چاہیئے۔ خلیفہ صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ ڈائرکٹر صاحب تمہاری نسبت بہت عمدہ خیالات رکھتے ہیں اور جتنے افسر گذشتہ ایجوکیشنل کانفرنس میں بمقام لاہور جمع ہوئے تھے اُن سب میں تمہارے کیرکٹر کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ معلوم نہیں یہ محض اُن کا قیاس ہے یا ڈائرکٹر صاحب نے کسی موقع پر اس کی تصریح کی ہے۔ زیادہ دعا۔ راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۲ / اپریل ۱۹۰۴ء

۴۲۳ - برخوردار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط اور چالیس اور پانچ ۴۵ کا منی آرڈر موصول ہوا - یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے - بھائی محمد علی صاحب اور ولایت علی جو سونی پت مدت سے گئے ہوئے تھے لڑکی کو پانی پت لے آئے ہیں - اُس کا ضعف حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور مرضِ اسہال بدستور موجود ہے خدا تعالیٰ اُس کو شفا دے - ہمارے مکان کے دالان اور سہ دری کی چیڑ کی کڑیوں کا بھی وہی انجام ہوا جو تمہارے کمرہ کی کڑیوں کا ہوا تھا - آجکل دونوں چھتیں اُدھڑ رہی ہیں اور اس گرمی میں دن بھر راج مزدور لگے رہتے ہیں - نقصان کے علاوہ تکلیف سب گھر والوںکو اس قدر ہے کہ کچھ ٹھکانا نہیں - غالباً پندرہ بیس روز تک یہ بکھیڑا رہے گا - تمہاری ممانی صاحبہ کو ایک عرصے سے افاقہ ہے - بھائی فیاض حسین بھی بفضلہ اچھی طرح ہیں - اِس کارڈ کے پہنچتے ہی یہ لکھو کہ راولپنڈی اور اُس کے علاقہ میں پلیگ کا اب کیا حال ہے اور رپورٹیں کب تک تیار ہو جائیں گی - نانو خاں کا مدعا علیہ یعنی عبد الرزاق بعلّت چوری قید ہو گیا ہے - لاہور - میرٹھ - انبالہ میں اب تک پلیگ کم نہیں ہوا - سب چھوٹے بڑے بہت بہت دعا اور آداب کہتے ہیں - جواب جلد ہی بھیجو - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - ۳۰ اپریل ۱۹۰۴ء

۴۲۴ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے واضح ہو کل مدت دراز کے بعد تمہارا خط پہنچا - بدریافت خیریت شکرِ الٰہی ادا کیا گیا - میں نے ایک کارڈ صرف یہ دریافت کرنے کے لیے کہ تم

راولپنڈی میں ہو یا نہیں آج چھ روز ہوئے روانہ کیا تھا ظاہرا
تمہارے پاس ابھی نہ پہنچا ہوگا۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں سب چھوٹے بڑے
بخیریت ہیں۔ فرزند علی طالعمرہٗ شملگی کے بنگلہ سے چار پانچ روز سے کر
لاہور آ گئے تھے وہاں اُن کے چچا کی یہ رائے ہوئی کہ اپیل کرنا
چاہیے۔ چنانچہ وہ اپنا اسباب اور آدمی یہاں بھیج کر خود تنہا
شملہ کو چلے گئے ہیں مگر آج تک نہ کوئی خط بھیجا ہے نہ خود واپس
آئے ہیں حالانکہ چار پانچ روز میں آنے کو کہلا بھیجا تھا اِس سبب سے
فی الجملہ تردد ہے۔ خطاب کی تحریک جہاں تک معلوم ہوا ہے برخوردار
تصدق حسین نے معرفت ڈائرکٹر صاحب کے دربار تاجپوشی سے
بہت پہلے کی تھی کیونکہ اُنھوں نے ڈائرکٹر صاحب کو دینے کے لیے
میرے پاس سے میری سب کتابیں اُسی زمانہ میں منگوائی تھیں۔
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر آرنلڈ نے ڈائرکٹر صاحب کو میرے
حالات سے بخوبی مطلع کر دیا تھا اور اِس باب میں برخوردار تصدق حسین
کی بہت کچھ تائید کی تھی کیونکہ خطاب کے شائع ہونے کے بعد اُنھوں نے
مجھے لکھا تھا کہ میں نے ڈائرکٹر صاحب اور آرنلڈ صاحب کو اسی معاملہ
کے متعلق ولایت چٹھیاں بھیجی ہیں۔ اگر ڈائرکٹر صاحب کے آنے میں
ابھی کچھ دیر ہو تو تم بھی ایک چٹھی بھیجدو۔ اِس سے پہلے سائم صاحب
کے زمانہ میں ماسٹر پیارے لال صاحب نے بھی میرے اور
مولانا نذیر احمد صاحب کے لیے ضرور تحریک کی تھی مگر اُس وقت
معلوم نہیں کیوں التوا ہوا۔ اگرچہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ ایک
بیب اعزاز ہے جس کی ہمارے ہم چشم آرزو رکھتے ہیں۔ مگر

سے مجھے تو ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے - تم جانتے ہو کہ میں کسی
حاکم یا افسر سے کبھی نہ ملتا تھا اور ایسے مواقع سے ہمیشہ الگ تھلگ
رہتا تھا مگر اب جب کوئی حاکم ضلع پانی پت میں آوے گا یا جب کوئی
نیا ڈپٹی کمشنر کرنال میں بدل کر آوے گا لا محالہ وہاں جانا پڑے گا
آج چوتھا روز ہے کہ ٹامسن صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال کی خدمت میں
حسب تحریر برخوردار تصدق حسین کے گیا تھا وہ چونکہ نہایت مہذب
اور خلیق ہیں بہت اچھی طرح ملے اور یہ بھی کہہ دیا کہ میں آج ہی
پانی پت جاتا ہوں وہاں تفصیلی ملاقات ہوگی چنانچہ وہ تین روز سے
یہاں آئے ہوئے ہیں اور کل ان کے ملنے کو جاؤں گا - انھوں نے
میری کتابوں کے دیکھنے کی بھی خواہش کی ہے وہ بھی ادھر
اُدھر سے مانگ تانگ کر لے جاؤں گا - یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
درگاہ قلندر صاحب اور کابلی باغ وغیرہ عمارات قدیمہ کے دیکھنے کے وقت
مجھے بھی بلایا جاوے گا - بھلا میں کہاں اور یہ دردِ سر کہاں ؟
میرٹھ سے .... بہت دن سے بلا رہی ہے وہاں جانا نہ یا وہ تو
اسی کشمکش کے سبب اب تک نہیں ہوا - ۲۶ جولائی کو صاحب ممدوح
کرنال چلے جائیں گے اس وقت یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے
یہاں سے دلی اور پھر علی گڑھ اور ۲۹ تک میرٹھ ان شاء اللہ تعالیٰ
پہنچوں گا - وہاں شاید آٹھ دس روز ٹھیرنا ہوگا - اس خط کا
جواب مجھے ضرور ضرور میرٹھ بھیجنا - یہاں سب عزیز بخیریت ہیں
اور سب چھوٹے بڑے دعا سلام اور آداب کہتے ہیں - زیادہ وعا
بھائی فیاض حسین صاحب کو آجکل آموں کے سبب دردِ سر کی ذرا

زیادہ شکایت ہے اور سب طرح سے خوش و خرم ہیں۔ رخصت کی درخواست جلد تر کرو۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۲ رجولائی سنہ ۱۹۰۴ء

۴۲۵ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا خط مدت دراز کے بعد عین انتظار میں آج پہنچا۔ بدریافت خیریت شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ تم نے جو اس سے پہلے رخصت کی درخواست بھیجنے کا ذکر لکھا تھا اس کارڈ میں اس کی منظوری آنے کا کچھ حال نہیں لکھا۔ اس سبب سے تردد رفع نہیں ہوا۔ اب جو کچھ لکھو اس میں اس کا ذکر بھی ضرور لکھنا۔ اخلاق حسین ایک ماہ کی رخصت لے کر اپنے گھر کے لوگوں کے علاج کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی رخصت قریب الانقضا ہے پندرہ روز کی رخصت اور منگائی ہے اور اکتوبر کی پندرھویں کو ایک مہینے کی تعطیل بھی ہونے والی ہے۔ تمہاری رخصت کے منظور ہونے کا ان کو بھی انتظار ہے۔ میں تم کو ایک خاص ضرورت کے لیے بہت دن سے خط لکھنا چاہتا تھا مگر ٹھیک پتا معلوم نہ ہونے کے سبب اب تک کچھ نہیں لکھ سکا تھا

نواب وقار الملک کے دو خط متواتر آئے ہیں۔ اور آج ان کی ایک چھپی ہوئی گشتی تحریر آئی ہے جو انھوں نے تمام ٹرسٹیوں کے نام جاری کی ہے۔ خلاصہ ان تمام تحریروں کا یہ ہے کہ وہ بعد .... کے مسٹر .... کے پرنسپل ہونے کے خلاف ہیں اور نیز ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ سید

محمد حسین ۔ مسٹر شاہ دین ۔ خان بہادر برکت علیخاں ۔ نواب فتح علی خاں ۔ خواجہ محمد یوسف شاہ وغیرہم کی بھی یہی رائے ہے مگر .... صاحب نے (جیسا کہ اُن کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے) ایک گشتی چٹھی تمام ٹرسٹیوں کے نام اس مضمون کی جاری کی ہے کہ میرے بعد مسٹر .... کا پرنسپل ہونا ضرور ہے۔ اور نواب محسن الملک ۔ مزمل اللہ خاں اور آفتاب احمد خاں صاحبان بھی بظاہر اُن کے ہمراہ ہیں ۔ حالانکہ دل سے وہ بھی اُن کا پرنسپل ہونا غالباً نہیں چاہتے ۔ نواب وقار الملک نے مجھے یہ بھی لکھا تھا کہ میرا خط خواجہ سجاد حسین کے پاس بھی بھیجدینا ۔ غرض جو گشتی تحریر تمام ٹرسٹیوں کے نام اُنھوں نے اب جاری کی ہے وہ غالباً تمہارے پاس پہنچ گئی ہوگی یا عنقریب پہنچ جائے گی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر .... صاحب کی چٹھی تمہارے پاس پہنچے تو اُس پر اپنی رائے لکھنے میں جلدی نہ کرنا ۔ جب تک کہ نواب وقار الملک کی تحریر تمہاری نظر سے نہ گذرلے ۔ اگر اُن کی تحریر تمہارے پاس نہ پہنچی ہو تو مجھے اپنے ٹھیک پتے سے کہ کن تاریخوں میں تم راولپنڈی میں ہوگے ؟ اور کب دوسرے ضلع میں جاؤگے اور وہاں کہاں کہاں کن کن تاریخوں میں قیام ہوگا بلد اطلاع دو تاکہ یہ تحریر تمہارے پاس بھیجدوں۔

میں ۲۲ اگست کو عبدالولی کو نے کر موضع بالو تحصیل کرنال میں لکھن رانگھڑ کے پاس گیا تھا جو مرگی علاج کرتا ہے اور کل وہاں سے واپس آیا ہوں ۔ اِس سے پہلے وہ اور اُسکی

والدہ اسی مطلب کے لیے میرے ہمراہ میرٹھ گئے تھے کیونکہ ڈاکٹر
رحیم اللہ صاحب نے بہت مدت سے تقاضا کر رکھا تھا کہ عبدالولی کو
مجھے دکھاؤ - پندرہ دن ہوئے وہاں سے واپس آنا ہوا تھا - مگر
وہاں سے واپس آنے کے بعد جبکہ وہ ڈاکٹر موصوف کی دوا کا
استعمال کر رہا تھا اُس کو نہایت سخت دورے ہوئے - اس لیے
وہ علاج ترک کر دیا گیا - اب دیکھیے اس علاج کا کیا نتیجہ ہوتا ہے
تم ایک خط خاص عبدالولی کے نام اس مضمون کا لکھ بھیجو کہ تمہارا
حال جو والد نے لکھا ہے اُس کو سنکر بہت خوشی ہوئی - امید ہے
کہ مکھن نے جو علاج تمہارا کیا ہے اُس سے تمام شکایتیں رفع ہو جائینگی
اول تو اگر اُس کے نام کوئی خط بھیجتا ہے اس سے اُس کو بہت مسرت
اور خوشی ہوتی ہے - دوسرے اس بات کا اُس کے دل پر بہت
عمدہ اثر ہوتا ہے کہ تمہارا مرض اب بالکل جاتا رہے گا - کیونکہ عصبی
امراض کی یہ خصوصیت ہے کہ صرف باتوں کا مریض پر نہایت قوی
اثر ہوتا ہے - اس لڑکے کی بیماری نے میری اور اُس کی ماں کی
زندگی تلخ کر دی ہے - یہ ایک پُر درد اور لمبی داستان ہے جو
تحریر میں نہیں آسکتی - جب تم بالخیر یہاں آؤ گے اُس وقت تمکو
سارے حالات معلوم ہوں گے - مکھن اور اُس کا بیٹا اللہ دیا جو
بالو کے سکول میں تمہارے سامنے پڑھتا تھا تم کو بار بار پوچھتے تھے
مکھن کے پاس بہت لوگ دور دور سے اس مرض کے علاج کیواسطے
آتے ہیں - وہ کوئی طبیب تو ہے نہیں مگر ایک زمانہ میں اُسی کو
یہی مرض تھا اور اکثر حکیموں کا علاج کر چکا تھا - ایک دفعہ جبکہ

اسکو دَورہ پڑ رہا تھا کوئی مسلمان فقیر آنکلا اُس نے وہیں جنگل سے ایک بوٹی لیکر اُس کا عرق اُس کی ناک کے دونو نتھنوں میں ڈالدیا اور تین دن تک یہی عمل کرتا رہا پھر اسکو اِس مرض کا دَورہ نہیں پڑا - فقیر نے آس کو بھی وہ بوٹی بتادی ہے اور اُسکے استعمال کی اجازت دے دی ہے - لوگ کہتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو اِس سے فائدہ ہوا ہے - خدا کرے عبدالولی کو بھی یہ دوا راس آجائے - بھائی فیاض حسین آج کرنال گئے ہوئے ہیں - شام کو انشاراللہ آجائیں گے - اُن کے گھر میں وہی حال بدستور ہے - باقی سب عزیز بخیریت ہیں - زیادہ دعا -

فرزند علی پندرہ بیس روز یہاں ٹھیر کر رام پور اپنے باپ کی خبر کو گئے ہیں -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۶ اگست ۱۹۰۴ء

۴۲۶ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ جیسا تمہاری اور برخوردار تصدق حسین کی تحریر سے معلوم ہوا ہے اُمید ہے کہ تم لاہور پہنچ گئے ہوگے اور انشاراللہ تعالیٰ اکتوبر کی پہلی دوسری تک مع الخیر یہاں پہنچ جاؤ گے - عبدالولی بہت بہت آداب عرض کرتے ہیں - تمہارے خط کا جواب لکھنے بیٹھے تھے مگر طبیعت کی نادرستی کی وجہ سے پورا نہ کر سکے - اور اِس بیچ میں بہت دیر تک روتا رہا - اُس کے واسطے ضرور کوئی چیز لانا - اوڑھنے پہننے کی کوئی چیز ہو تو بہتر ہے - اخلاق حسین کی بیوی اور لڑکی کے لیے چوڑیاں کسی قسم کا لیتے آنا - حقّن گاگر کے

اور نیز عبدالولی کے واسطے میرے نزدیک کوئی کپڑا کوٹ یا اچکن کے
قابل لانا بہتر ہوگا .... عبدالولی کا مرض روز بروز بڑھتا جاتا ہے
میں نے اس کا مفصل حال اول سے آخر تک مفصل لکھ کر اس کی چند
نقلیں مختلف مقامات میں مشہور اور نامور ڈاکٹروں کے پاس
بھیجی ہیں - ایک نقل اس خط کے ساتھ تمہارے پاس بھی بھیجتا ہوں
اگرچہ مجھے بہت ہی کم امید ہے کہ تم یا تصدق حسین اس کام کو انجام
دے سکو مگر .... کے کہنے سے یہ نقل بھیجتا ہوں - اگر ممکن ہو تو
وہاں کے کسی نامی یورپین ڈاکٹر کو یہ حال سنایا جائے اور اگر وہ
مریض کو لاہور بلانے پر آمادہ ہوگا تو وہ اور اسکی ماں اور شاید
فرزند علی بھی لاہور چلے آویں گے .... تم مع الخیر ادھر
آتے ہوئے انبالہ میں ضرور ایک آدھ روز ٹھیرنا کیونکہ .... اور
محمود تمہارے آنے کی بہت خوشیاں منا رہے ہیں -

میں انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں یکم اکتوبر کو ایک بجے دن کے
کرنال جاؤں گا اور ۲ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں خطاب
کی سند دیجائے گی - وہاں سے فارغ ہونے کے بعد انشاء اللہ
اسی روز چار بجے دن کے پانی پت واپس چلا آؤں گا - یا تو
ولایت علی کے مکان پر ٹھیروں گا اور یا شاید سید مصطفیٰ علی
صدر قانون گو کے ہاں قیام ہوگا - غالباً بھائی سید قیام حسین صاحب
بھی میرے ساتھ کرنال جائیں گے -

برخوردار خواجہ تصدق حسین اور احمد حسین اور منظور حسین
طاہر ہم کو دعا پہنچے - زیادہ دعا - راقم الطاف حسین عفی عنہ

۴۲۷- میں مع الخیر کل آٹھ بجے شب کے خانصاحب کے مکان پر پہنچا۔ علی الصباح ایک تار عزیزی خواجہ تصدق حسین کو اس مضمون کا دیا گیا کہ جو خط بھیجو وہ دہلی بھیجنا۔ تار بھیجنے کے بعد تمہارا لفافہ پہنچا۔ جس سے لاہور کی خیریت معلوم ہوئی اور نہایت اطمینان ہوا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد پانی پت آتا ہوں۔ ظاہرا حیدرآباد جانا ضرور ہوگا۔ مفصل حال زبانی بیان کروں گا۔ گھر میں سب کو دعا پہنچے بھائیصاحب کو اور تم کو سب اصحاب کی طرف سے سلام و دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء

۴۲۸- برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو آج صبح سے بفضلہ تعالیٰ یہاں برابر بارش ہو رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مینہ دُور دُور برسا ہوگا۔ اخلاق حسین ابھی تک نہیں آئے اُن کے انتظار میں ایک دو روز یہاں اور ٹھیرنا پڑے گا اور کل یہاں سے چلنا نہ ہوسکیگا .... طال عمرہا کے حال سے جلدی اطلاع دو کہ طبیعت نہایت فکرمند ہے۔ عبدالولی کا کارڈ ابھی لاہور سے آیا ہے سب طرح سے وہاں خیریت ہے۔ لکھنؤ کی قرویں ابھی بازار میں نہیں آئیں مگر آج یا کل پھر تلاش کروں گا۔ ورنہ میرن صاحب لکھنؤ جانے والے ہیں وہ انشاءاللہ وہاں سے لیتے آوینگے۔ گھر میں سب کو دعا اور بھائیصاحب کو بہت بہت سلام۔

الطاف حسین از دہلی۔ ۱۱ ستمبر ۵ سنہ ء

۴۲۹- برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو پرسوں تمہارا خط عین انتظار میں پہنچا۔ سب حالات معلوم ہونے سے اطمینان ہوا

تمہاری روانگی کے اگلے دن میری بائیں پسلی میں درد ہوگیا تھا
اب تک اُس کی کسک کسی قدر باقی ہے۔ کل اور پرسوں بالکل
آرام معلوم ہوتا تھا آج پھر کسی قدر تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ جس کا
سبب کسی قدر بے احتیاطی ہے۔ انشاء اللہ پوری پوری احتیاط
کے بعد جلد آرام ہو جائے گا۔ کل .... اور عبدالولی چار روز انبالہ میں
ٹھہر کر شام کی گاڑی میں یہاں پہنچ گئے اور کل شام ہی کی دلی کی
گاڑی میں اخلاق حسین دلی سے آگئے اور اسی گاڑی میں ....
مع بچوں کے اور .... مع حبیب کے اور بی بی .... اہلیہ محبوب علی
مرحوم اور دھومن بمعیت غلام الحسنین و منور علی انٹر میڈیٹ کلاس میں
سوار ہوکر پٹیالے روانہ ہوئے۔ میں درد کے سبب اُن کے ہمراہ
نہیں جا سکا۔ رزروڈ گاڑی کے واسطے ہر چند کوشش کی گئی مگر
معلوم ہوا کہ درگا پوجا کے میلے کے سبب دس بارہ روز تک نہیں
مل سکتی۔ ان سب کی طرف نہایت تعلق خاطر ہے۔ آج تار دیا ہے
شاید شام تک جواب آجائے۔ میں ان لوگوں کو سوار کرانے کیلئے
بہلی میں ریل پر جا رہا تھا۔ ریل کی سڑک پر .... اور .... اور
سیدین جس یکے میں سوار تھے وہ یکہ گر پڑا .... کے سر میں کسی قدر
چوٹ لگی تھی .... اور سیدین بال بال بچ گئے۔ دونوں برقع
اوڑھے سڑک کے ایک کنارے پر بیٹھی تھیں۔ ساتھ والے سب
اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ غرضکہ اُن کو گاڑی میں سوار کرا کے ریل تک
لے گئے بڑی خیر گذر گئی کہ .... یکے میں نہ تھی۔ بہرحال جب تک
وہاں سے خیریت کا تار یا خط نہ آئے اطمینان نہیں ہوسکتا۔

بھائی سید فیاض حسین کو ہر روز برابر بھی سر کے درد کی تکلیف ہوتی ہے
ارادہ ہے کہ پرسوں میں اور وہ بشرطِ خیریت کرنال جاکر امراؤ راجہ لال
صاحب سے ملیں اور اگر وہ دو چار روز وہاں ٹھیرنے کو کہیں تو وہاں
قیام کریں۔ انشاء اللہ جو کچھ وہاں قرار پائے گا تم کو جلد اطلاع
دیجائے گی۔ میرے نزدیک جب تک کوئی اوپریشن یا پلستر
وغیرہ کا استعمال نہ کیا جائیگا اس تکلیف کا جانا مشکل ہے۔ کھانے
پینے کی دواؤں سے کچھ نہ ہوگا۔ مشکل یہ ہے کہ بھائی صاحب اوپریشن
کے نام سے کانپتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں تمام تکلیفوں کو گوارا
کرتے ہیں۔

تم اپنے نئے عہدہ کے متعلق جو باتیں قابل اطلاع ہے
ہوا کریں ان سے بذریعہ لفافہ دار خط کے ہمیشہ اطلاع دیتے رہا کرو
معلوم نہیں کہ سفر خرچ پورا ملیگا یا اسمیں بھی کچھ کاٹ چھانٹ ہوگی
اور تم کب تک راولپنڈی میں قیام کروگے اور دورہ پر کب تک
جاؤگے۔ قائم مقامی کے زمانہ میں تنخواہ کس حساب سے ملے گی؟
راولپنڈی میں طاعون کی کیا کیفیت ہے؟ اخباروں سے تو
پنجاب میں تمام صوبوں کی نسبت کمی معلوم ہوتی ہے ....
ہر وقت غیر حاضر رہتا ہے۔ رات کو گھر سوتا ہے۔ دوپہر کی روٹی
لیجا کر تین بجے آتا ہے۔ اگر اس کا یہی حال رہا تو میں علیحدہ کردونگا
اگرچہ اب سکون آگیا ہے اور آدمی کی چنداں ضرورت نہیں رہی
لیکن اگر وہ نوکروں کی طرح رہے تو میں اسکو علیحدہ کرنا نہیں
چاہتا۔ یہ سب باتیں نانو خاں سے کہدینا۔ زیادہ دعا۔ لڑکیاں

اور اُن کی والدہ سب بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا۔

...... کا مزاج پہلے کی نسبت بہت اعتدال پر معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ آئندہ بھی یہی حال رہے۔ فقط۔ بہن کی طرف سے بہت بہت دعا اور بلا گردانی۔

خاکسار الطاف حسین عفی عنہ

تار کا جواب آگیا ہے اتنا تو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ سب بخیریت پہنچ گئے۔ مگر چند الفاظ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آئے۔ ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ کسی قدر تکلیف کے ساتھ پہنچے ہیں۔ خط سے مفصل حال معلوم ہوگا۔ عبدالولی کے سوا کوئی تار پڑھنے والا اسوقت نہیں ملا۔

پانی پت۔ ۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء

۳۴۰ ...... برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو۔ اول میری پسلی میں معمولی درد ہوا تھا۔ جب اُس کو فی الجملہ افاقہ ہوگیا تو دفعتہً کمر اور بازو اور سینہ پر بائیں جانب ننھے ننھے آبلے جیسے مکڑی مل جانے سے نمودار ہوگئے۔ مگر ایک آدھ روز بعد اُن میں سوزش اور درد ایسا شدت کا ہونے لگا کہ مکڑی مل جانے کا خیال جاتا رہا۔ ڈاکٹر محب اللہ جو نہایت نیک اور شریف آدمی ہے اور لاہور میں اسسٹنٹ سرجن کا امتحان پاس کیے ہوئے ہے اُس کا علاج شروع کیا گیا۔ اُس نے تقریباً بیس روپیہ کی دوائیاں انبالہ سے منگوا کر رکھ لی ہیں اور ہر روز دونوں وقت گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ پھنسیوں کو دھوتا اور مرہم لگاتا ہے۔ اگرچہ پھنسیوں کو آرام معلوم ہوتا ہے مگر درد

اور پشت اور مونڈھے میں کچھ ایسا موذی درد ہے کہ رات کو مطلق نیند نہیں آتی اور دن کو بھی بے چینی رہتی ہے۔ امید ہو کہ رفتہ رفتہ یہ تکلیف بھی جاتی رہے گی۔ مگر بھائی فیاض حسین کی تکلیف نے مجھے اپنی تکلیف بالکل بُھلادی ہے۔ دردِ سر کا جیسا اب اُن کو دَورہ ہوا ہے کبھی ایسا سخت اور طویل دَورہ نہیں ہوا۔ آج نو دس روز ہوگئے کسی وقت چین اور آرام نہیں۔ بھوک اور پیاس کے مارے بیتاب ہیں مگر نہ کھایا جاتا ہے نہ پیا جاتا ہے۔ اتنی حرکت نہیں کرسکتے کہ تھوک منہ سے زمین پر گرادیں .... آج اب تک میں نہیں جاسکا۔ سُنا ہو کہ رات سے آرام ہے مگر کچھ اعتبار نہیں۔ ڈاکٹر امراؤ راجہ لال کو کرنال سے بلایا تھا وہ اِس سبب سے نہیں آسکے کہ سول سرجن دَورہ پر جاتا تھا۔ اگر خدانخواستہ تکلیف رفع نہ ہوئی تو کرنال جانا پڑیگا اور گو میں وہاں جانے کے قابل نہیں ہوں مگر بغیر میرے وہ غالباً نہ جائیں گے .... کا حال بدستور ہے۔ ایک آدھ دَورہ صرع کا یہاں پہنچکر بھی ہوگیا تھا مگر جنون کے کئی دَورے ہوچکے ہیں .... میں اپنی بیماری کے سبب مجبور ہوں ورنہ کہیں دائیں بائیں نکل جاتا .... وغیرہ سب پٹیالے ٹھیرے ہوئے ہیں .... بالکل اچھی ہوگئی ہے .... کو بھی فی الجملہ آرام معلوم ہوتا ہے مگر .... کی حالت بدستور ہے۔ غلام الثقلین کئی روز پٹیالے میں ٹھیر کر اب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک مہینے کی رخصت لے رکھی ہے۔ غلام السبطین کے خطوط برابر لاہور سے آتے ہیں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ جب سے میں اور فیاض حسین بیمار ہوئے ہیں

اخلاق حسین دن بھر ہمیشہ یہیں رہتے ہیں - اکثر راتوں کو بھی اول اول یہیں سوتے تھے - باقی خیریت ہے - میں نے تمہارے اطمینان کیلئے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ورنہ ایک حرف لکھنے کو جی نہیں چاہتا اپنی خیریت سے جلدی اطلاع دو - زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۷ / اکتوبر ۱۹۰۵ء

۴۳۱ - برخوردار سعادت اطوار خواجہ سجاد حسین طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ لالہ بنارسی داس بی - اے - متوطن پانی پت جو علاقہ تحصیل گوجر خاں کے کسی خالصہ سکول میں سیکنڈ ماسٹر ہیں وہ ہمارے شفیق دوست لالہ تلسی رام صاحب ساہوکار کے نہایت قریب کے رشتہ دار ہیں - اُمید ہے کہ عنقریب معائنہ کے موقع پر وہ اپنے سکول میں تم سے ملیں گے - چونکہ تم اُن سے واقف نہ تھے اس لیے لالہ تلسی رام صاحب کی یہ خواہش تھی کہ لالہ بنارسی داس کے حال سے تم کو مطلع کر دیا جائے تاکہ ملاقات کے وقت تم اُن کو اپنے عزیز ہموطنوں کی طرح سمجھو - یہی مضمون بھائی میر فیاض حسین کی طرف سے تصور کرنا چاہیئے - اب خدا کے فضل سے انکی طبیعت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے مگر کچھ کچھ شکایتیں باقی ہیں جو انشاء اللہ عنقریب رفع ہو جائیں گی - میرا حال بھی پہلے کی نسبت بہت اچھا ہے تم خاطر جمع رکھنا - اس سے پہلے ایک مفصل خط لکھ چکا ہوں - اُس کے جواب کا ہر وقت انتظار رہتا ہے - زیادہ دعا

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۶ / نومبر ۱۹۰۵ء

۴۳۲ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے

مدعا یہ ہے کہ تمہارا کارڈ مقام سکھو تحصیل گوجرخان سے وصول ہوا ناسازی طبیعت کا حال معلوم ہونے سے قدرے تردد ہوا۔ اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ معلوم نہیں کہ جو خط میں نے سکھو میں بھیجا تھا اُس سے پہلے کا خط بھی پہنچا یا نہیں۔ اِس سے بھی مطلع کرنا بھائی سید فیاض حسین کی صحت بعنایتِ الٰہی بہت عمدہ ہے۔ ڈاکٹر محب اللہ اسسٹنٹ سرجن ساکن پانی پت جن کو ابھی کوئی مستقل جگہ نہیں ملی اور آجکل گھر پر مقیم ہیں۔ میرا اور بھائی فیاض حسین کا علاج اُنہوں ہی نے کیا ہے۔ میرا مرض بھی نئی طرح کا تھا جسکو ڈاکٹری کی کتابوں میں بہت دیر پا لکھا ہے اور فیاض حسین کا درد سر تو بظاہر لاعلاج معلوم ہوتا تھا۔ خصوصاً پینے کی دواؤں سے اُس کا زائل ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ ہم دونوں کو اُن کے علاج سے بہت بین فائدہ ہوا ہے۔ فیاض حسین کہتے ہیں کہ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس دوا سے جو برابر استعمال ہو رہی ہے اِس مرض کی انشاءاللہ بالکل بیخ کنی ہو جائے گی کیونکہ جو حالت اِس وقت درد کی ہے۔ کبھی صحت کے دنوں میں بھی اِس قدر تخفیف اور افاقہ نہیں ہوا تھا صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوا پٹھوں میں سے چن چن کر درد کو نکال رہی ہے۔ ایک حباب سی خلش کبھی کبھی محسوس ہوتی ہے اور وہ بھی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ مجھے کسی قدر درد مثانہ میں جہاں زخم ہو گیا تھا کبھی کبھی معلوم ہوتا ہے اور ایک رات کو نیند نہ آنے کی شکایت ہے۔ باقی شکایتیں رفع ہو گئی ہیں......... اور .... ابھی پٹیالہ ہی میں ہیں ایک اور ڈاکٹر .... کا علاج شروع

کیا گیا ہے جس کے علاج سے دونوں کو فائدہ بتلاتے ہیں۔ میں کئی دن سے وہاں جانے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر اس خوف سے کہ مبادا درد زیادہ ہو جائے اب تک نہیں جا سکا۔ عبدالولی کو کچھ دورے صرع کے خفیف خفیف ہونے لگے ہیں۔ ظاہرا دوا کشید کیے ہوئے پانی میں نہیں بنائی جاتی۔ اس لیے دو تین دن بعد اس کا عمل ضعیف ہو جاتا ہے۔ آج دہلی اسی امر کے متعلق خط لکھا گیا ہے۔ میر ا صاحب رضائی کی فرد تمہارے واسطے لکھنؤ سے لائے ہیں اور بطور ہدیہ کے تمہیں بھیجنا چاہتے ہیں۔ آج میں نے خط لکھ بھیجا ہے کہ فرد کا پارسل فوراً آزاد لینڈ ی روانہ کر دیجیے اور فرمائش کی ہوئی چیز کی قیمت نہ لینا قاعدہ کے خلاف ہے اس لیے اس کی قیمت اور پارسل کی روانگی کا خرچ مجھے فوراً لکھ بھیجیے۔ دیکھیے مانتے ہیں یا نہیں۔

دس گیارہ روز کا عرصہ ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر یہاں آئے تھے اور مجھے ملنے کے لیے خصوصیت سے بلایا تھا۔ کیونکہ وہ خود عام طور پر لوگوں سے اس دفعہ بالکل نہیں ملے تھے۔ بہت دیر تک نہایت مہربانی اور عنایت سے لائبریری اور دیگر مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ میں نے ان سے کہا کہ سکرٹری شپ کا کام مجھ سے نہیں ہو سکتا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ سید ظفر علی اور غلام الحسنین کو لائبریری میں بطور سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری کے مقرر کر دیا جائے۔ انہوں نے دونوں کو پسند کیا اور کہا کہ میں ان کو بخوبی جانتا ہوں۔ پھر کہا کہ مجھے پیٹرن بنانے کی نسبت جو آپ نے لکھا ہے میں بخوشی پیٹرن ہونا منظور کرتا ہوں

مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی ورمود تیک سکرٹری شپ سے علیحدہ
ہونا چاہتے ہیں پیٹرن یعنی ڈپٹی کمشنر کے مددگار رہیں مجھ کو افسوس
ہو رہا۔ کل اُن کی چٹھی میرے نام آئی ہے جسکی نقل اس خط کیساتھ
تمہارے دیکھنے کو بھیجتا ہوں .... بہر حال چونکہ جواب
دینا ضروری ہے اس لیے میں خود اپنے خیالات اردو میں لکھکر
کسی سے ترجمہ کرا کر بھیجدوں گا۔ پنڈت بالمکند نے ایک ہندی ناگری
کی کتاب تمہیں بھیجنے کو مجھے دی ہے اُس کو آج ہی روانہ کرتا ہوں
پہنچنے سے مطلع کرنا۔ زیادہ دعا۔ یہ ضرور لکھنا کہ راولپنڈی میں
کتنے دن قیام رہے گا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۴ نومبر ۱۹۰۵ء

۴۲۴ – برخوردار سعادت آثار سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے
مدعا یہ ہے کہ تمہارا خیریت نامہ کل یعنی اتوار کو پہنچا جسکو پڑھکر
نہایت اطمینان ہوا۔ میری حالت بعنایت الٰہی بہت اچھی ہے
البتہ ابھی تک بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ اخلاق بھی بعنایت الٰہی
اچھے ہیں۔ آج پانی پت سے بھائی نیاز حسین صاحب کا بھی خط
آیا ہے۔ دوسری چٹھی شکایت لکھی ہے جس کا نہایت افسوس ہے۔
میں اور میرے سب ہمراہی بطور سرکاری مہمانوں کے یہاں
مقیم ہیں۔ گاڑی اور کھانے وغیرہ کے خرچ کا اندازہ پچیس روپیہ
روزانہ ہے۔ گاڑی صبح سے آٹھ بجے رات تک حاضر رہتی ہے
جس کا کرایہ آٹھ روپیہ روزانہ دیا جاتا ہے۔ مدار المہام بہادر
توقع سے زیادہ عنایت کے ساتھ ملے۔ نہایت خلیق سادہ مزاج

اور لیاقت کے لحاظ سے یہاں کے اُمرا میں مستثنے ہیں۔ مجھے
یہاں حضور کے جشن چہل سالہ سالگرہ کی روئیداد لکھنے کے لیے
بلا لیا گیا ہے۔ جس میں کسی قدر حضور کے خاندان کا حال اور اُن کے
عہدِ حکومت کے بڑے بڑے کام بھی درج ہوں گے۔ ابھی
اُس کے لیے میٹریل جمع کیا جا رہا ہے۔ مولوی عبد الحق صاحب بی اے
اور ایک کاتب میری مدد کے لیے مجھے ملے ہیں۔ یہاں سے ملنے
والوں کا بہت ہجوم رہتا ہے۔ اس لیے ارادہ ہے کہ چند روز
کے لیے ہم سب وقار آباد میں جو یہاں سے دس بارہ میل
ریلوے لائن پر ایک خوش آب و ہوا مقام ہے جا کر قیام کریں
ظاہرا یہ کام کم سے کم چار پانچ مہینے میں ختم ہوگا۔ مگر پانی پت میں
کسی پر یہ بات ظاہر نہ ہونی چاہیے کیونکہ عبد الولی میرے
یہاں آنے سے بہت گھبرا رہا ہے۔ یہاں ڈاک اُس طرف کی بہت
دیر میں پہنچتی ہے۔ اور جب ہم وقار آباد میں چلے جائیں گے تو
شاید اس سے بھی زیادہ دیر میں پہنچے۔ خط کی آمد و رفت میں
نو دس گیارہ روز لگتے ہیں۔ پس جب تک کہ ہم حیدرآباد میں
مقیم ہیں تم کو چاہیے کہ خط لکھتے وقت اس بات کا اندازہ کر لیا کرو
کہ آج سے دس گیارہ روز بعد میرا مقام فلاں جگہ ہوگا اور مجھے
اُس مقام کا نام لکھ بھیجا کرو تاکہ بجرد تمہارا خط پہنچنے کے جواب
اُس مقام کے پتے سے بھیجا جایا کرے۔ مگر وقار آباد پہنچنے کے بعد
دوسرا انتظام کرنا پڑے گا جس سے میں تم کو اطلاع دوں گا۔
پانی پت میں بفضلہ تعالیٰ سب بخیریت ہیں البتہ .... کو خفیف

کھانسی کی شکایت باقی ہے اور .... کا حال بدستور ہے۔
غلام السبطین چند روز پانی پت ٹھیر کر لاہور واپس چلے گئے ہیں۔
میرن صاحب اور اخلاق حسین بہت بہت دعا کہتے ہیں۔
میرن صاحب کے لیے بھی مولوی عزیز مرزا صاحب نے نہایت معقول طور پر مدار المہام بہادر کی خدمت میں تحریک کر دی ہے۔ امید ہے کہ اُن کو حسبِ معمول سابق پانسو روپے مل جائیں گے۔
زیادہ دعا۔ نانو خاں کو بھی دعا کہہ دینا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از حیدر آباد۔ نظام کلب

۸ رجنوری ۱۹۰۶ء

۴۳۴۔ الطاف حسین کی طرف سے بعد دعا کے واضح ہو کہ یہاں سے کئی خط اخلاق حسین کے اور میرے تمہارے نام جا چکے ہیں مگر تمہارے خط سے کسی کا پہنچنا معلوم نہیں ہوتا۔ اُمید ہے کہ جو خط ڈنگ کے پتے سے بھیجا گیا ہے وہ آجکل میں تمہارے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ اُس کی اور اِس خط کی رسید سے ضرور مطلع کرنا یہاں چند موانع ایسے پیش آ گئے کہ مدار المہام بہادر سے ملاقات نہیں ہوئی۔ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے علاوہ حضور نظام کی صاحبزادی کا جسکو وہ اپنی تمام اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اور ۲۳ برس کی عمر تھی انتقال ہوگیا۔ اِس حادثہ سے پرنس کے آنے کی خوشی بھی غم سے بدل گئی۔ مگر امید ہے کہ جلد اجازت مل جائے گی لیکن تم خط ضرور بھیجنا۔ کیونکہ یہاں کی آجکل اور لیت و لعل سے اندیشہ ہے کہ روانگی وطن میں زیادہ

دیر نہ لگ جائے۔ نالو فتال کو دعا کہہ دینا۔ زیادہ دعا۔

حیدرآباد۔ نظام کلب۔ ۱۱ر فروری ۱۹۶۰ء

۴۳۵ — برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ میں مع برخوردار اخلاق حسین کے ۷ جون کو حیدرآباد سے چلا اور موضع ضلع جھانسی سے برخورداری ...... کو ہمراہ لے کر ۱۲ جون کو بوقت شام ہم سب پانی پت میں بخیر پہنچے اور بفضلہ تعالیٰ سب کو صحیح و سالم پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ تمہارا خط مدت دراز سے نہ حیدرآباد میں پہنچا اور جیسا کہ یہاں آکر سنا پانی پت میں بھی کوئی خط مدت سے نہیں آیا۔ پرسوں جو منی آرڈر وصول ہوا اس کے کوپن سے ضمناً تمہاری خیریت دریافت ہوئی اب اپنی خیر و عافیت مفصل لکھو اور یہ بھی ضرور لکھنا کہ بالفعل تم انسپکٹری کا کام کرتے ہو یا اسسٹنٹ انسپکٹری کا۔ اور لفٹیننٹ ...... جو ولایت گئے تھے وہ واپس آگئے یا نہیں؟ نیز مزاج کی کیفیت بھی تفصیل کے ساتھ مطلع کرو اور یہ کہ راولپنڈی میں کب تک قیام رہے گا۔ غلام الثقلین کے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ وہ اور اسکی ماں اور ...... اور سید بن طالب غرض ہم سب بخیریت ہیں اور چند روز سے اخلاق حسین کے ہاں گئے ہوئے ہیں۔ میں حیدرآباد سے تندرست نہیں آیا۔ دائیں آنکھ میں پانی اترتا معلوم ہوتا ہے۔ اسمیں برائے نام روشنی باقی رہ گئی ہے اور روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ پیشاب بہت بڑھ گیا ہے۔ ٹانگیں چلتے وقت لڑکھڑاتی ہیں۔ [illegible] ہاتھ میں تقریباً بیس روز سے بہت سخت درد رہتا ہے۔ کبھی کبھی

کم بھی ہو جاتا ہے مگر اکثر اوقات بیچین رکھتا ہے - چونکہ حیدر آباد میں ایک مہینے سے برابر چل چلاؤ لگا ہوا تھا اس لیے اُس کے علاج کا موقع نہیں ملا - اب کچھ تدبیر کی جائے گی - مجھے نواب محسن الملک نے بذریعہ تار اور خطوط کے لکھا تھا کہ حیدر آباد سے جاتے ہوئے علیگڈھ میں ٹھیر کر آگے جانا - مگر بوجہ ناسازی طبیعت اور نیز .... کی ہمراہی کے سبب علی گڈھ میں ٹھیرنا نہیں ہوا - اب ارادہ ہے کہ ذرا طبیعت درست ہو جائے اور ایک آدھ چھینٹا پڑ جائے تو علی گڈھ جاؤں اور نیز دہلی کے احباب سے بھی اب تک نہیں مل سکا - وہاں بھی ایک دو روز ٹھیرنا ہوگا - زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۱۶ جون ۱۹۰۶ء

۳۶۴ - تمہارا کارڈ بین انتظار میں پہنچا - بدریافت خیریت سب کو اطمینان ہوا - میں اب پہلے کی نسبت اچھا ہوں - دو چار دن کے لیے اتنا لمبا سفر کرنا میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہے خصوصاً برسات کے موسم میں چار پانچ دریا عبور کرنے باعث تشویش ہیں - خدا کو منظور ہے تو سال پورا ہونے کے بعد ایک مہینے کی رعایتی رخصت لے کر آنا - یہاں بفضلہ تعالیٰ سب عزیز بخیریت ہیں - عبدالولی کا علاج حیدر آباد کے ایک بید کی رائے سے جس نے اُن کے واسطے متعدد دوائیں دی ہیں ہو رہا ہے - دو تین ہفتہ بعد نتیجہ معلوم ہوگا بید حیدر آباد میں بہت مشہور ہے اور اُس نے بہت سے تعلقداروں کے علاج کیے ہیں - خدا اُس کے علاج سے شفا عنایت کرے -

تصدق حسین آجکل پانی پت دہلی پہنچ کر پیرزادہ محمد حسین صاحب کے

چارج لینے والے ہیں۔ اخلاق حسین بخیریت ہیں۔ دو ایک روز سے البتہ اُن کی طبیعت بے لطف ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت - ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء

۷۳۴ - برخوردار سعادت آثار سلمہم اللہ تعالیٰ - تمہارا خط عین انتظار میں پہنچا - تمہاری اور فرزند علی طالعمرہ کی خیر و عافیت دریافت کرکے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا - یہاں بفضلہ تعالیٰ سب عزیز بخیریت ہیں - میری طبیعت البتہ اب تک درست نہیں ہوئی - ہاتھ کا درد بدستور چلا جاتا ہے اور چونکہ معدہ صحیح نہیں ہے اور غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی - اس لیے ہاتھ کے درد کا علاج بھی نہیں ہوسکتا - ڈاکٹر کہتا ہے کہ اول معدہ کی اصلاح ہونی چاہیئے اگر یہی حال رہا تو شروع آسوج میں دہلی جانے کا ارادہ ہے۔ حکیم اجمل خاں صاحب بُلا بھی رہے ہیں - آخر اکتوبر یا شروع نومبر میں آنکھ بنوانے کا ارادہ ہے - لیکن اگر ہاتھ کے درد کا یہی حال رہا تو آنکھ بنوانی مشکل ہوگی - اگر تمہارا اِدھر آنے کا ارادہ مصمم ہو تو اطلاع دینی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ میں درد کی تکلیف کے سبب دلی چلا جاؤں - برخوردار غلام السبطین طالعمرہٗ خیرپور سے استعفا دیکر یہاں آگئے ہیں اور اب بشرکت .... وغیرہم کوئی کارخانہ پانی پت میں کھولنے کا ارادہ ہے مثل سٹیم پریس یا آٹا پیسنے کی چکی - بالفعل وہ دلی تصدق حسین کے پاس گئے تھے اور وہاں سے لکھنؤ روانہ ہوگئے ہوں گے - غلام الحسنین میونسپل کمیٹی میں تنخواہ دار سکرٹری مقرر ہوگئے ہیں اور اسکول سے دو برس کی مہلت مل گئی ہے۔

تنخواہ جو سکول میں پاتے تھے وہی کمیٹی میں بھی ملے گی۔ عبد الولی
آداب عرض کرتے ہیں اور تمہاری ہمشیر بہت بہت دعا کہتی ہیں۔
بھائی فیاض حسین صاحب بفضلہ تعالیٰ تندرست ہیں۔ سات
آٹھ مہینے بعد شاید آموں کے زیادہ استعمال سے سر میں پھر درد
کی تکلیف شروع ہوئی تھی مگر اب آرام ہے۔ زیادہ دعا۔
نانو خاں کو دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۲ر جولائی ۱۹۰۶ء

۴۳۴۸۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے
کہ پانی پت میں آجکل .... صاحب سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ اُن کے
ایک عزیز لالہ .... ہائی سکول ڈنگہ ضلع گجرات میں فارسی کے
مدرس اول ہیں۔ سب انسپکٹر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو
اُن کو کوئی ترقی کا موقع دیا جائے اور اُن کی بہبودی کا ہمیشہ
خیال رہے۔ مکرمی چودھری محمود علی خاں صاحب خلف چودھری
ہدایت علی خاں صاحب مرحوم اور اُن کے چھوٹے بھائی محرم علی
خانصاحب نمبردار اعلیٰ طرف راجپوتان لالہ .... کی حد سے زیادہ
سفارش کرتے ہیں۔ اس لیے میری بھی یہ خواہش ہے کہ لالہ ....
کے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا جائے اور اُن کی ترقی کا خیال رکھا جائے
اور اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ سب
عزیز بخیریت ہیں۔ میں ایک آدھ روز میں حکیم اجمل خانصاحب کو
اپنا حال دکھانے کے لیے دلی جانے والا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
ایک دو روز وہاں ٹھیر کر واپس آؤں گا۔ زیادہ دعا۔
راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۸ر اگست ۱۹۰۶ء

۵۳۴ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں برخوردار اخلاق حسین کی روانگی کے بعد صبح کے آٹھ بجے یہاں پہنچ گیا تھا اور جیسا کہ تار کے لفظوں سے سمجھا گیا تھا یہ خیال رکھتا تھا کہ تم پانی پت میں موجود ہو مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ تم راولپنڈی میں ہو - خدا کا شکر ہے کہ میرے یہاں پہنچنے سے پہلے رات کو تمہارا تار خیریت کا پہنچ چکا تھا جس سے تویش بالکل رفع ہوگئی - پھر میرے یہاں پہنچنے پر نانوخاں کا پوسٹ کارڈ جو تار سے بہت پہلے کا لکھا ہوا تھا پہنچا - اُس سے بھی بہت کچھ تسلی ہوئی - میری طرف سے نانوخاں کو دعا کے بعد ضرور کہہ دینا کہ تم نے بہت اچھا کام کیا کہ وہاں کے حالات سے برابر مطلع کرتے رہے - کل شام کو برخوردار اخلاق حسین اور حقن طال عمرہما کے مع الخیر پہنچنے کا تار بھی پہنچ گیا اور تم سب کی خیر وعافیت دریافت کرکے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا - میرے نزدیک اخلاق حسین کو جلد واپس آنا چاہیئے کیونکہ حقن کی تعلیم میں بڑا حرج واقع ہوگا اگر وہ حقن کو ساتھ نہ لیجاتے تو جب تک چاہتے ٹھہر سکتے تھے - اگر تمہارا ارادہ بھی جیسا کہ تم نے پہلے لکھا تھا چند روز کے لیے یہاں آنے کا ہو تو مجھے جلدی مطلع کرو - میں حکیم جی کی دوا صرف چار دن پینے پایا تھا کہ تمہاری علالت کا تار دیکھ کر وہاں سے واپس آنا پڑا - اب ننھے خاں صاحب اور حکیم صاحب کا سخت تقاضہ ہے کہ دلی پھر چلے آؤ تاکہ اطمینان کے ساتھ علاج ہو اسلیے میرا پھر دلی جانے کا قصد ہے - لیکن اگر تمہارے آنیکی امید ہوگی

تو چند روز وہاں جانا ملتوی رکھوں گا - کل برخوردار تصدق حسین بھی بتقریب تعطیل دیوانی یہاں آ گئے ہیں اور غالباً ۲۰ ستمبر تک یہاں ٹھیریں گے - وہ پرسوں میرے ساتھ ہی آتے تھے لیکن چونکہ سب کو وہاں کے تار کے مضمون سے یہ خیال تھا کہ تم پانی پت میں ہو اور اس لیے محمد اجمل خاں صاحب نے چلتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ اگر میری ضرورت ہو تو فوراً تار دینا میں ضرور آؤں گا - لہذا تصدق حسین اُن کو ساتھ لانے کے لیے وہاں ٹھیر گئے تھے - جب میں نے یہاں پہنچکر اُن کو تار دیا کہ حکیم صاحب کے تشریف لانیکی ضرورت نہیں ہے تب وہ وہاں سے روانہ ہوئے ہیں -

زیادہ دُعا یہاں بفضلہ تعالیٰ سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں .... ظالم ہا کے بچوں کو کچھ نہ کچھ چرک دھانس چلی جاتی ہے مگر خدانخواستہ کوئی زیادہ شکایت نہیں ہے - اخلاق حسین اور اشفاق حسین کو دعا پہنچے -

راقم الطاف حسین از پانی پت - ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

۴۴۰ - برخوردار سعادت آثار طال عمرہ - تمہارا خط عین انتظار میں پہنچا - تم میری طرف سے اطمینان رکھو - بلاشبہ ضعف کسی قدر ضرور ہے مگر کوئی خطرناک مرض نہیں ہے - چاولوں کا یا کھچڑی کا جب تک استعمال رہتا ہے طبیعت اچھی رہتی ہے - البتہ روٹی اور سالن کا کھانا نقصان کرتا ہے - میں جب تک کہ صحت کی طرف سے اطمینانِ کامل نہ ہوگا آنکھ ہرگز نہیں بنواؤں گا پانی پت کا رہنا میرے لیے بہت مضر ہے مگر کوئی صورت یہاں سے

نجات کی نہیں نکلتی - علاوہ اور مواقع کے یہاں سے اگر نکلوں تو
دلی کے سوا اور کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا - اور دلی میں یا تصدق حسین
کے ہاں ٹھیر سکتا ہوں یا ننھے خاں صاحب کے ہاں - اور مجھے
دونوں جگہ پورا پورا آرام ملنا مشکل ہے - خانصاحب بہت اصرار
کرتے ہیں کہ میرے ہاں ٹھیرو - اور تصدق حسین کے ہاں ٹھیرنے سے
ناراض ہوئے تھے اور مجھے بھی وہاں اکثر اعتبارات سے بہت آرام
ملے گا مگر مکان کی قلت اور ہر وقت مجمع کا رہنا یہ ایسی چیزیں ہیں
جو وہاں قیام کرنے سے روکتی ہیں - برخوردار تصدق حسین کے ہاں
اور سب طرح کا آرام توقع اور امید سے زیادہ ہے مگر اُن کے ہاں
دوا دارو اور کھانے پینے کا انتظام خاطر خواہ ہونا دشوار ہے - اُنکے
آدمی مہمانداری کے طریقوں سے ناواقف ہیں - اور میرے پاس
کوئی آدمی ایسا نہیں جو مجھے پورا پورا آرام دے - بلکہ صورت تو
دروازے پر بھی بیس پچیس روز سے کوئی آدمی نہیں - نہ گھر میں
کوئی عورت رہنا منظور کرتی ہے نہ ڈیوڑھی پہ کوئی آدمی نوکری
کرنا قبول کرتا ہے - بہرحال کچھ نہ کچھ انتظام عنقریب ہو جائے گا -
محبوب علی بھی حیدرآباد سے آنے کو طیار ہے - میرا ارادہ اُس کو
بُلا لینے کا ہے - باقی سب طرح سے خیریت ہے - تمہارا اسباب
مطلوبہ بھیجنے وغیرہ تیار ہے جہاں لکھو اور جب لکھو روانہ کیا جائے
یہ سب سامان پسنجر ٹرین میں روانہ کیا جائیگا ورنہ تمہارے پاس بہت
دیر میں پہنچیگا - سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے دعا و سلام پہنچے -
الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۸ ستمبر ۱۹۰۲ء

۱۴۴۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہ .... میں اب پہلے کی نسبت اچھا ہوں۔ برخوردار فرزند علی کو بھی کچھ شکائتیں ہیں اُن کے آنے کا منتظر ہوں۔ انشاء اللہ اُن کے یہاں پہنچنے پر میں اور وہ دہلی جائیں گے اور حکیم اجمل خانصاحب سے رجوع کرنے کا ارادہ ہے۔ مجھے جب تک معدہ اور کھانسی کی طرف سے پورا پورا اطمینان نہ ہوگا آنکھ بنوانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تم اپنی خیر و عافیت اور نقل و حرکت کے حالات سے جلد جلد مطلع کرتے رہو۔ بھائی فیاض حسین کو پھر دردِ سر کی شکایت ہونے لگی ہے۔ کبھی زیادہ اور کبھی کم تکلیف رہتی ہے۔ مگر بعنایتِ الٰہی اور سب طرح سے خوش و خرم ہیں۔ سب لڑکیاں اداب کہتی ہیں .... بھی انبالہ سے آگئی ہے۔ حامد علی چھ مہینے تک ضلع رہتک میں بندوبست کا کام سیکھیں گے۔ بالفعل اُن کی تعیناتی تحصیل سانپلہ ضلع رہتک میں ہوئی ہے۔ آجکل غلام الثقلین اور غلام السبطین پانی پت ہی میں موجود ہیں .... اور .... انشاء اللہ دونوں میں غلام الثقلین کے ہمراہ لکھنؤ جانے والی ہیں۔ غلام الحسنین چند ماہ سے میونسپل کمیٹی پانی پت میں تنخواہ دار سکرٹری مقرر ہو گئے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۸ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

۱۴۲۔ آج برخوردار محب علی کے خط سے معلوم ہوا کہ تمہاری طبیعت بدستور خدا نخواستہ ناساز چلی جاتی ہے اور کبھی کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ مگر تم نے یہاں کبھی اپنی طبیعت کا حال نہیں لکھا۔ اب چاہیئے کہ بواپسی ڈاک اپنے مزاج کی مفصل کیفیت لکھ بھیجو

یہاں بھی آجکل بخار وغیرہ کی شکایت بہت لوگوں کو ہے - حقن گاگر اور .... سب بیمار ہو چکے ہیں - حقن نہایت کمزور ہو گیا ہے - انسپکٹر صاحب آج آ گئے ہوں گے مگر وہ امتحان میں شریک ہونیکے قابل نہیں ہیں - عبد الولی کی طبیعت بدستور علیل ہے - اور کل سے اُس کو بخار بھی ہے - میری اور .... کی طبیعت بھی اچھی نہیں ہے مگر کوئی تردد کی بات نہیں ہے - جواب جلدی بھیجو اور لکھو کہ کب تک راولپنڈی قیام رہے گا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء

۴۴۳ - برخوردار طال عمرہٗ - میرے کارڈ کا جواب اب تک نہیں بھیجا - طبیعت متفکر ہے - اب بہت جلد جواب لکھو -

(۲) خواجہ لطیف احمد بی - اے نے نوکری چھوڑ کر میڈیکل کالج لاہور میں ڈیڑھ برس سے پڑھنا شروع کیا ہے - میں نے حقن کا میلانِ خاطر دیکھ کر اُن کو جو کچھ لکھا تھا اُس کے جواب میں اُن کا یہ خط آیا ہے جو بجنسہٖ بھیجا جاتا ہے - اسکو غور سے پڑھ کر جو کچھ تمہارے نزدیک حقن کے حق میں مناسب ہو اُس سے جلدی مطلع کرو - ٹدل پاس کرنے کے بعد اُس کا ارادہ اسکول چھوڑ دینے کا ہے - اور کسی ٹکنیکل سکول میں داخل ہونا چاہتا ہے -

(۳) غلام السبطین کا ارادہ مدت سے تجارت کرنے کا تھا - اسی وجہ سے اُنھوں نے نوکری چھوڑ دی ہے - اور آجکل وہ لکھنؤ میں ہیں ....

(۴) پنڈت بالمکند ایک سرٹیفکٹ تمہارا چاہتے ہیں۔ جسمیں خاص کر اُن کے طریقہ تعلیم کی تعریف ہو۔ اگر نامناسب نہ ہو تو کچھ لکھ بھیجو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ

۴۴۴۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ تمہارا منی آرڈر پہنچا۔ تمہاری ناسازیٔ طبیعت کی طرف سے دل متفکر رہتا ہے۔ اپنے مزاج کی کیفیت سے جلد جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ کے مطلع کرتے رہو اور جب کوہاٹ سے بنوں کا ارادہ کرو تو اپنی روانگی سے اور نیز اس بات سے کہ وہاں کتنے دن قیام ہوگا مطلع کرنا۔

مجھے نواب محسن الملک نے امیر صاحب کی آمد کے موقع پر نہایت تقاضے کے ساتھ علیگڈھ بلایا تھا اور کچھ فارسی اشعار بطور شکریہ کے لکھنے کی بھی فرمائش کی تھی۔ حالانکہ مجھے کھانسی اور زکام کی انہیں دنوں میں بہت شدت ہوگئی تھی اور تھانیسر کے جاتریوں کی واپسی شروع ہوگئی تھی کسی ٹرین میں جگہ ملنی ناممکن تھی مگر چونکہ یہ موقع پھر کبھی نصیب ہونیوالا نہ تھا اس لیے میں اور مولوی وحید الدین پندرھویں کی رات کو پونے دس بجے کی میل میں روانہ ہو گئے۔ خیر یہ تھی کہ میل تھانیسر میں نہیں ٹھیرتی اس لیے اسمیں جاتریوں کا ہجوم نہ تھا اور اتفاق سے اُس میں پنجاب کے ایسے لوگ سوار تھے جنھوں نے حد سے زیادہ ہمارے آرام کا انتظام کیا۔ غرضکہ سارا رستہ تا علی گڈھ بہت آرام سے

کتا۔ گاڑی وہاں تین بجے رات کے پہنچی۔ امیر صاحب کے
ہمراہیوں کے علاوہ تقریباً آٹھ سو مہمان بھی اور پبلک بارگوں اور
تمام نئے بورڈنگ ہوسوں اور ڈیروں خیموں میں فروکش تھے
ہمیں مشکل سے عبد القادر خاں ایم۔اے کے چھوٹے بھائی
محمد حسین خاں طالب علم کے کمرے میں جو ڈنٹی کورٹ میں واقع ہے
جگہ ملی۔ اب آگے مجھے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ کل علیگڈھ
انسٹیٹیوٹ گزٹ شائع ہوگیا ہے۔ اُس میں تمام حالات بہت
عمدگی سے لکھے گئے ہیں۔ اگرچہ ابکی دفعہ اخبار بہت دیر میں نکلا ہے
یعنی ایسے وقت کہ تمام روزانہ اخباروں میں علیگڈھ کے حالات
شائع ہوچکے ہیں لیکن جس تفصیل اور خوبی سے علیگڈھ گزٹ میں
حالات لکھے گئے ہیں ویسے اور اخباروں میں نہیں لکھے گئے۔
غالباً علی گڑھ گزٹ تمہارے پاس پہنچتا ہوگا۔ اگر نہ پہنچتا ہو تو
مجھے لکھو میں یہاں سے بھیجدوں۔ محسن الملک نے اِس
موقع پر غیر معمولی لیاقت ظاہر کی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ
اُن کی سعی مشکور ہوئی اور امید اور توقع سے بہت بڑھ کر
بالکل غیر متوقع کامیابی اُن کو حاصل ہوئی ہے۔ اُنہوں نے
مجھے یہ خدمت بھی سپرد کی ہے کہ ایک آرٹکل فارسی زبانمیں
امیر کی تشریف آوری کالج کے متعلق لکھ کر کسی اخبار میں
شائع کراؤں اور وہ پرچہ امیر کی نظر سے گذارا جائے۔ اگر
ممکن ہوا تو لکھوں گا مگر مکروہات میں اس قدر جکڑا ہوا ہوں کہ
کچھ نہیں کرسکتا .... زیادہ دعا

گھر میں سب طرح خیریت ہے۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۷ر جنوری ۱۹۰۷ء

۴۴۵- برخوردار طال عمرہٗ - تمہارا کوئی خیریت نامہ بہت دن سے نہیں آیا - میرا خط غالباً پہنچا ہوگا اُس کا جواب بھی نہیں آیا چونکہ آجکل سردی پھر چمک اُٹھی ہے اور اخبار سے معلوم ہوا کہ پشاور اور لالہ موسیٰ کے درمیان بہت اولے پڑے ہیں اور اُس کی سردی کا اثر لاہور تک پہنچا ہے۔ اِس لیے تمہاری طرف سے ہر وقت تشویش رہتا ہے کیونکہ وہ تمام اضلاع سردسیر ہیں - تم نے یہ بھی نہیں لکھا کہ کوہاٹ سے کب اور کس طرف روانہ ہوئے - صرف تمہارے پہلے خط کے موافق یہ خط بنوں بھیجا جاتا ہے - اپنی نقل و حرکت سے ہمیشہ اطلاع دیتے رہا کرو - بھائی فیاض حسین کو نزلہ اور کھانسی کی سخت تکلیف رہی مگر اب کسی قدر افاقہ ہے - باقی سب عزیز بخیریت ہیں اور سب چھوٹے بڑے بہت بہت دعا و سلام کہتے ہیں ....

.... زیادہ دعا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۴ر فروری ۱۹۰۷ء

۴۴۶- برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اِس خط کے پہنچتے ہی اولاً اپنی خیریت سے اِطلاع دو تمہارا خط بہت بہت دیر دیر میں آتا ہے - اِس سبب سے طبیعت ہمیشہ متعلق رہتی ہے - اگر زیادہ لکھنے کی فرصت نہ ہوا کرے تو پانچویں چھٹے روز ایک دو سطری کارڈ اپنی خیر و عافیت کا بھیجدیا کرو

تمہارے گھر کے لوگ بتقریب محرم اپنے باپ کے گھر آئے ہوئے ہیں
دونوں لڑکیاں بھی یہیں ہیں .... یہاں بفضلہ تعالیٰ
اب تک خیریت ہے۔ البتہ خواجہ کاظم حسین کی بہن جو میر محمد تقی
دہلوی سے منسوب تھیں وہ اور اُن کے دو جوان لڑکے اور ایک
بہو اور ایک بیٹی اور ایک بھائی خواجہ سجاد حسین اور اُنکی بیوی
اور ایک بیٹی غرضکہ ایک گھر کے ۸ آدمی پلیگ میں آٹھ دس
روز کے عرصہ میں فوت ہوگئے۔ اُن کے ہاں مہمان سونی پت سے
بیمار ہوکر آئے تھے۔ اُنہوں نے سارے خاندان میں آگ لگادی
اِس حادثۂ عظیم کے سوا عام طور پر اب تک قصبہ میں امن ہے۔
پانچ چار کیس جو اور اقوام میں ہوئے ہیں وہ بھی باہر کے آئے ہوئے
لوگ تھے۔ سردی کی شدت اب تک چلی جاتی ہے۔ اکثر ابر
رہتا ہے۔ مجھے کھانسی کی شدت کے سوا اور کوئی شکایت نہیں ہے
بھائی فیاض حسین کو اب تک کھانسی کی تو ایسی شدت نہیں ہے
مگر سر کے درد کی تکلیف زیادہ ہے۔ ابکی دفعہ وہ بہت ہی کمزور
ہوگئے ہیں۔ ایک مہینے سے زیادہ عرصہ ہوا کہ گھر سے باہر نہیں
نکلے۔ اُن کی طرف سے تشویش رہتی ہے۔ ایک خط اُن کی مزاج پرسی کا
ضرور اُن کے نام بھیجنا چاہیئے۔

ایک خاص بات تم کو لکھنے کی یہ ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں
ایک بزرگ چشتیہ خاندان کے غلام مصطفیٰ نام ہیں۔ اُن کی نسبت
نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ سلب مرض کرتے ہیں
اور ریا ابیما المزمل کے نہایت زبردست عامل ہیں مگر وہ اکثر اطراف

وجوانب میں بزرگوں کے مزارات پر پھرتے رہتے ہیں۔ تونسہ شریف میں عرس کے موقع پر جو کہ ماہ صفر میں ہوتا ہے اکثر جاتے ہیں اور سلطان جی کی سترھویں میں بھی کبھی کبھی آتے ہیں۔ جس وقت مع الخیر تم ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جاؤ تو اُن کا حال ضرور دریافت کرنا۔ بلکہ کچھ عجب نہیں کہ بنّوں میں بھی لوگ اُن سے واقف ہوں جو کچھ اُن کا حال ہو اُس سے مجھے ضرور مطلع کرنا۔ کیونکہ تمہاری بہن نے جب سے یہ حال سنا ہے اُس کو اِس بات کا بہت خیال ہے کہ عبدالولی کو انہیں دکھایا جائے۔ باقی حالات قرینِ خیریت ہیں۔

امیر صاحب کے شکریہ کے اشعار جو میں نے لکھے تھے وہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں چھپ گئے ہیں۔ اب اُن کی نقل بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۰ر فروری ۱۹۰۷ء

۴۲۷ـ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ آنکھ بنوانے کا اب اخیر موسم ہے۔ اگر اب بھی دیر کی گئی تو پھر اگلے برس پر بات جا پڑے گی .... اور غلام السبطین وغیرہ تو یہ چاہتے ہیں کہ لکھنؤ جا کر قدح کرایا جائے۔ وہاں ڈاکٹر عبدالرحیم اور ڈاکٹر اینڈرسن جنہوں نے بھائی فیاض حسین کی آنکھ بنائی تھی بڑے نامور اور مشاق اوپٹسٹ ہیں مگر وہاں جانے میں یہ تامل ہے کہ .... کو سخت تکلیف ہوگی۔ گھر میں کوئی عورت خادمہ نہیں ہے اور سب کاموں کا بوجھ اُس پر ہے

میرے ساتھ اخلاق حسین اور دو آدمی اور جائیں گے اور خاص میرے لیے پرہیزی کھانا پکیگا۔ کیونکہ کھانسی کی شکایت ابھی بالکل رفع نہیں ہوئی اور آنکھ بننے کے بعد کئی دن تک نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کینبے والے گھر میں اس حالت میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے سوا کسی قدر بُعدِ مسافت بھی وہاں جانے سے مانع ہے۔ ڈاکٹر امراؤ راجہ لال ملتان بدل گئے ہیں اور اُن کے ہموطن دوست اور ہم جماعت ڈاکٹر سریرام جو گوڑگانوہ یا ریواڑی میں تھے اور اب قصور میں بدل آئے ہیں اُنکی نسبت بھی مشہور ہے کہ آنکھ کا قدح کرنے میں نہایت مشاق ہیں۔ میں نے امراؤ راجہ لال سے بذریعہ خط کے پوچھا تھا۔ اُنھوں نے بہت اطمینان دِلایا ہے اور ڈاکٹر سریرام کی بہت تعریف لکھی ہے۔ اور صلاح دی ہے کہ اُن سے آنکھ بنواؤ۔ مولوی شبلی۔ مولوی عبد الحلیم شرر اور منشی رحمت اللہ رعد کی یہ رائے ہے کہ لکھنؤ میں ڈاکٹر عبد الرحیم سے آنکھ بنواؤ۔ اول تو اس باب میں تم اپنی رائے لکھو کہ لکھنؤ جانا چاہیئے یا قصور۔ میری طبیعت کا میلان اسی طرف ہے کہ قصور ہو آؤں مگر ابھی مصمم عزم کسی طرف کا نہیں ہے تم بواپسی ڈاک یہ لکھو کہ قصور جانا ہو تو وہاں ٹھیرنے کا ٹھکانا ہوسپٹل کے سوا بھی کوئی ہے یا نہیں؟ اگرچہ وہاں پہنچنے پر تو جان پہچان پیدا ہو جائیں گے مگر وہاں پہنچنے سے پہلے کوئی ایسا شخص ہونا چاہیئے جسکو اپنے آنے کی اطلاع دی جائے اور جب وہاں مکان کا بندوبست ہو جائے اُس وقت روانگی عمل میں آئے

ایک مرزا صاحب ہمارے دوست تھے جن کا اس وقت نام یاد نہیں آتا سو اُن کا تو انتقال ہوگیا ہے شاید اُنکے عزیزوں میں کوئی صاحب ایسے ہوں جو وہاں مکان اور آسائش کا انتظام کر سکیں - یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے - زیادہ دعا-

الطاف حسین

میرے نزدیک تم اگر قصور میں تمہارا کوئی دوست آشنا ہو تو اُن کو لکھ بھیجو کہ ایسا ایسا ارادہ ہے آپ مکان وغیرہ کا انتظام کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مجھے اُن کے پتے سے مطلع کر دو - اگر قصور جانا ٹھیرا تو میں اُن کو خط لکھ بھیجوں گا - زیادہ دعا -

از پانی پت - ۲۷ فروری ۱۹۰۷ء

۴۴۸ - برخوردار طالعمرہٗ - آج مدت کے بعد مسترنامہ پہنچا بدریافت خیر و عافیت شکرِ الٰہی ادا کیا گیا - تعجب ہے کہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب جو ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رہنے والے ہیں اور جن کا ذکر میں نے اپنے خط میں لکھ کر اُن کا حال دریافت کیا تھا کہ وہ کہاں ہیں اور اُن سے کیونکر ملاقات ہوسکتی ہے تم نے اُن کا کچھ حال نہیں لکھا - تمہاری بہن کو سخت شکایت ہے کہ ایک ذرا سی بات کا جواب نہ لکھا گیا - اب جہاں تک جلد ہوسکے اُن کا حال دریافت کر کے لکھو - میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ یا ایہا المزمل کے عامل مشہور ہیں اور سلبِ مرض کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں - مگر وطن میں بہت کم رہتے ہیں - اکثر مزاراتِ اولیاء اللہ پر جاتے رہتے ہیں اور اکثر عرسوں میں شریک ہوتے ہیں - تونسہ شریف میں

شاہ سلیمان صاحب کے عرس میں جو ماہ صفر میں ہوتا ہے اکثر جاتے ہیں
اور سلطان جی کی سترھویں میں بھی گاہ گاہ آتے ہیں۔ بہرحال جو کچھ
اُن کا حال تم کو معلوم ہو اُس سے بہت جلد مطلع کرو۔ میں انشاءاللہ تعالےٰ
کل بھائی فیاض حسین صاحب کے ہمراہ کرنال جاؤں گا۔ وہ مع
متعلقین کے سیول سرجن کے علاج کی غرض سے وہاں جاتے ہیں۔
دو چار دن میں بھی وہاں رہوں گا۔ میں نے کھانسی کی وجہ سے
اس سال آنکھ بنوانا ملتوی کر دیا ہے۔ تا سالِ دگر کہ خورد زندہ
کہ ماند۔ برخورداری .... اپنے شوہر کے ساتھ پرسوں
رات کو میل ٹرین میں لکھنؤ روانہ ہوگئی اور اُن کے مع الخیر پہنچنے کا
تار بھی آگیا ہے۔ باقی حالات پھر لکھوں گا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ
خیریت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۸ مارچ ۱۹۰۷ء

۴۴۹۔ گذشتہ ہفتہ کو بھائی فیاض حسین اور میں مع تمہاری
اہلیہ اور ممانی صاحبہ کے کرنال گئے تھے۔ آج میں اور تمہاری اہلیہ
واپس آگئے ہیں اور بھائی صاحب مع متعلقین علاج کے لیے ٹھیر گئے ہیں
اب اُن کے مرض میں بہت تخفیف ہے۔ مفصل حال پھر لکھا جائیگا۔
کرنیل ہینڈلے صاحب سیول سرجن جو معالج ہیں اُن کو میں نے بھی
اپنی آنکھ دکھائی تھی۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ سکاٹس ایمِلشن کا
استعمال کھانسی کے لیے کرنا چاہیے اور چونکہ گرمی میں کھانسی کم
ہو جاتی ہے (جیسی کہ اب کم ہونی شروع ہوگئی ہے) اس لیے
نصف اپریل گذرنے پر آنکھ بنوا لینی چاہیے۔ چونکہ دوسری آنکھ کی

روشنی بھی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے اور سالِ آئندہ تک اندیشہ ہے کہ مبادا اس کی روشنی بھی زائل ہو جائے۔ اس لیے یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسی سال قدح کرالیا جائے۔ یہ بات میں پھر لکھوں گا کہ لکھنؤ جانے کا ارادہ ہے یا قصور کا۔ بعض وجوہ سے لکھنؤ جانا بہتر معلوم ہوتا ہے اور بعض خیالات قصور جانے کے محرک ہیں۔ مگر بہر حال خلیفہ عماد الدین صاحب سے قصور میں ٹھیرنے کے متعلق اطمینان کر لینا چاہیئے۔ میرا خط جس میں کرنال جانیکا ارادہ لکھا تھا پہنچ گیا ہوگا۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کا حال بہت جلد دریافت کر کے لکھو۔ آج ۵ کا منی آرڈر وصول ہو گیا ہے۔ فرزند کی رخصت میں ۱۳-۱۴ دن باقی ہیں اور اخلاق حسین کی فرلو غالباً ۱۵ اپریل کو ختم ہو جائے گی۔ آجکل اُن کو کھانسی اور کسی قدر حرارتِ خفیف کی شکایت ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء

۴۵۰۔ خلیفہ صاحب کا خط دیکھا۔ آنکھ بنوانے کا پھر ارادہ ہو گیا ہے مگر لکھنؤ کے تقاضے غالباً وہاں جانے پر مجبور کریں گے۔ خلیفہ صاحب کو شکریہ کے بعد یہ لکھدو کہ قصور۔ لاہور یا آگرہ جہاں جانا قرار پائیگا آپ کو وہاں جانے سے بہت پہلے اطلاع دیجائیگی مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کا کچھ حال معلوم ہوا ہو تو لکھو۔ بھائی فیاض حسین کرنال ہی میں ہیں۔ ابھی کوئی بیّن فائدہ معلوم نہیں ہوتا سولوی وحید الدین کو محسن الملک نے بمشاہرہ سو روپے ماہوار انسٹیٹیوٹ گزٹ کی سب اڈیٹری پر رکھ لیا ہے۔ ۲۰-۳۲

روز سے وہ وہیں ہیں - چائے کو کئی دفعہ پوچھ چکے ہیں مگر چائے
اب تک یہاں نہیں پہنچی - فرزند علی مع الخیر ۲۴ - ۲۵ مارچ کو
اپنی نوکری پر چلے جائیں گے - منی آرڈر ۶۵ روپے کا پہنچ گیا-
اگر خدا کو منظور ہے تو میرا ارادہ ۷ - ۸ - اپریل تک لکھنؤ جانیکا ہے
غالباً اخلاق حسین میرے ساتھ جائیں گے اُن کی فرلو ۲۵ اپریل کو
منقضی ہو جائے گی - امید ہے کہ وہ اُدھر سے اُدھر ہی یَن پُوری
چلے جائیں گے - یہاں اب تک مہاوٹ کا سلسلہ جاری ہے -
کل بھی بارش ہوئی ہے اور اولے بھی پڑے - سردی زیادہ ہے
وہاں کا حال ضرور لکھنا کہ بارش اور آب وہوا کا کیا حال ہے - اگلی
دفعہ پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ طاعون کا زور شور ہے
یہاں بھی دو چار کیس روز جیسا کہ سُنا جاتا ہے ہوتے رہتے ہیں
زیادہ دعا - راقم الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء

۴۵۱ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ - بعد دعا کے معلوم ہو
کہ تمہارا خط پہنچا .... تم نے لکھا ہے کہ بلوچستان میں
مجھکو دَورہ میں جانا ہوگا .... یہ ضرور لکھنا کہ کون کونسے
مقام کا بلوچستان میں دورہ کرنا ہوگا اور کس سواری سے وہاں
جانا ہوگا - حقن اور گاگر کی نسبت سردست یہی مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اِس سال کے ختم ہونے تک اُن کو کہیں باہر نہ بھیجا جائے -
سالِ آئندہ جو کچھ خدا کو منظور ہوگا دیکھا جائیگا - یہاں بفضلہ تعالیٰ
ہر طرح خیریت ہے - طاعون اب تک یہاں بہت محدود رہا ہے
دو تین دِن سے موسم بالکل بدل گیا ہے - آنکھ بنوانے کا اب

روز بروز ضعیف ہوتا جاتا ہے - ظاہرا آئندہ اکتوبر یا نومبر سے پہلے قدح کرانے کا موقع نہ ملیگا - بھائی فیاض حسین بدستور کرنال میں ہیں - ایکدفعہ میں اور تمہاری اہلیہ پھر کرنال گئے تھے - اُن کو درد میں بہت افاقہ معلوم ہوتا ہے - پانچ دانت اُکھاڑے جا چکے ہیں اور سول سرجن صاحب کا ارادہ دو دانت اور اُکھاڑنیکا ہے ظاہرا دس پندرہ دن کرنال میں اور رہنا ہوگا - اگر میں لکھنؤ جاتا تو اخلاق حسین کو اپنے ساتھ لے جانیکا ارادہ تھا مگر اب غالباً وہ ۱۹ - ۲۰ اپریل تک پانی پت میں جائیں گے اور ارادہ یہ ہے کہ اگر میڈیکل سرٹیفکیٹ پر پوری پنشن ملنی ممکن ہوئی تو جاتے ہی پنشن کے ملنے کی درخواست کردیں گے - اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - اور یہ بھی لکھو کہ دورے سے کب تک فراغت ہوجاویگی سب اعزہ کی طرف سے سلام و دعا پہنچے - زیادہ دعا

خاکسار الطاف حسین حالی از پانی پت - ۳ اپریل ۱۹۰۷ء

۴۵۲ - تمہارا کارڈ پہنچا - خیر و عافیت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا - میرا حال بدستور ہے کل شام کو ڈاکٹر صاحب نے آنکھ کا امتحان کیا تھا - بعد امتحان کے اُنھوں نے بہت کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ تمہاری آنکھ بالکل درست ہوجائےگی مولوی عبداللہ خان صاحب سہارنپور سے آئے تھے - اور خلیفہ صاحب کے ہاں ٹھیرے تھے - آج صبح کو روانہ ہوگئے ہوں گے - نواب محسن الملک کی سخت علالت بیان کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ وہ آئندہ جلسۂ ٹرسٹیان میں ہرگز شریک نہ ہوسکیں گے - چونکہ

مولوی عبداللہ جان صاحب محسن الملک کے ساتھ ہر ایک رائے میں متفق ہیں اس لیے میرا ارادہ انہیں کے نام پر کسی روانہ کرنیکا ہے امید ہے کہ آج مع الخیر تم پشاور پہنچ گئے ہوگے۔ اپنی خیر و عافیت سے جلدی اطلاع دو۔ زیادہ دعا۔ مخفی آداب عرض کرتا ہے۔

الطاف حسین حالی از پٹیالہ۔ ۷ رمئی ۱۹۰۷ء

۴۵۳۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ میں اور سب میرے ہمراہی بخیریت ہیں۔ آنکھ کی حالت بدستور ہے۔ غالباً اگر ایک دو روز میں آنکھ کی روشنی میں ترقی نہ ہوئی تو ڈاکٹر صاحب ایک مختصر اوپریشن پھر کریں گے۔ ابھی تک حروف موٹے یا باریک بالکل نظر نہیں آتے۔ جیسا حال تم چھوڑ گئے تھے ویسا ہی اب تک چلا جاتا ہے۔ زیادہ دعا .... باقی خیریت ہے۔

الطاف حسین حالی۔ پٹیالہ راجندر ہاسپٹل۔ ۱۰ رمئی ۱۹۰۷ء

۴۵۴۔ برخوردار سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تمہاری طرف سے ابتک تردد رفع نہیں ہوا۔ اِس خیال سے کہ تم ہماری پریشانی کے خیال سے اصل حال نہیں لکھتے آج ایک تار میاں رضا اللہ کے نام اور دوسرا برخوردار تصدق حسین نے سعدالدین صاحب وکیل کے نام دیا ہے۔ نانو خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ بخار میں تو کمی ہے مگر کھانسی کی بہت شدت ہے۔ خدا اُس کا بھلا کرے کہ وہ اصل حال لکھ بھیجتا ہے۔ میرے نزدیک سب سے مقدم غذا اور پانی کا انتظام ہے۔ صبح کی اور شام کی چائے بالکل چھوڑ دینی چاہیئے۔ غذا میں بہت تقلیل کرنی چاہیئے۔ دونوں وقت پاؤ پاؤ سیر

گوشت کی سادی یخنی جسمیں قلیل نمک کے سوا اور کچھ نہ پڑے اور
انڈے وغیرہ سے پھاڑ کر اُس کا نسوت پانی نکال لیا جائے
پینی چاہیئے اور اگر ڈاکٹر اجازت دے تو دلیہ دودھ میں پکوا کر
بہت پتلا چمچوں سے پینے کے قابل پکوایا جائے - یا نان پاؤ دودھ
کے ساتھ اور تھوڑی مٹھاس ڈال کر کھانا چاہیئے - اور دو چار
روز ٹھنڈا پانی پینا بالکل چھوڑ دینا چاہیئے - اگر گرم پانی نہ پی سکو
تو پانی اَونٹوا کر اُسمیں دو چار پتیاں چائے کی اور ہلکی سی مٹھاس
ڈال کر پانی کی جگہ پینی چاہیئے - کل سے مجھے بھی از سرِ نو تحریک
شروع ہوئی ہے - چھاتی پر نزلہ کا حد سے زیادہ زور ہو رہا ہے
پیاس کی بے انتہا شدت ہے - مگر میں نے کل رات سے ٹھنڈا
پانی بالکل نہیں پیا اور غذا محض برائے نام کھائی ہے - اِس سے
طبیعت بہت ٹھیری ہوئی ہے اور امید ہے کہ ایک دو روز اگر یہی
کھانے پینے کا اِنتظام رہا تو بالکل شکایت رفع ہو جائے گی - کیونکہ
موسم گرم ہے - جاڑے کی طرح مرض طول نہیں پکڑیگا - بہرحال
دوا تو ڈاکٹر کی رائے سے پیو اور کھانے پینے کا اِنتظام بطور خود کرو
اور ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی جتا دو کہ نسخہ میں معدہ کی اصلاح کا بھی
خیال رکھیں - کھانسی اور نزلہ کی حالت میں کھانے اور پینے کی
احتیاط بہت مفید ثابت ہوئی ہے - اگرچہ مجھے بہت کم امید ہے کہ
تم میری تحریر پر عمل کروگے لیکن میرا فرض ہے کہ جو بات تمہارے
حق میں بہتر سمجھوں اُس کی اِطلاع کر دوں - نانو خاں کو تاکید کر دو
کہ ایک کارڈ ہر روز تمہاری خیر و عافیت کا لکھ بھیجا کرے - اگر

خدانخواستہ مرض میں تخفیف معلوم نہ ہو تو جس قدر رعایتی رخصت کا حق ہے اس قدر رخصت کی درخواست کر دینی چاہیئے - بھائی فیاض حسین کو کل سے کسی قدر افاقہ ہے مگر خفیف بخار اور کسی قدر کھانسی اور زیادہ تر گھبراہٹ اور ہاتھ پاؤں میں جلن موجود ہے زیادہ دعا - تمہارے گھر کے لوگ اور سب عزیز فکرمند ہیں جلد جلد اپنی خیر و عافیت بھجواتے رہو۔

الطاف حسین حالی از پانی پت - ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء

۴۵۵ - برخوردار طال عمرہٗ - کل نہایت تشویش اور انتظار کی حالت میں تمہارا کارڈ پہنچا - بدریافت خیریت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا - مگر چونکہ ابھی کچھ شکایتیں باقی ہیں اس لیے جلد جلد خیر و عافیت کی خبر آنی چاہیئے - بھائی فیاض حسین کو کسی روز افاقہ ہو جاتا ہے کسی روز حالت دگرگوں ہو جاتی ہے - اب کی دفعہ بیماری نے اُنکو بالکل نچوڑ ڈالا ہے - کچھ ضعیف سا ارادہ دلی جانے کا بھی ہے - میری حالت اُن سے تو بہت بہتر ہے مگر کھانسی بدستور ہے - اور ضعف کی کچھ انتہا نہیں - اکثر رات اور دن پلنگ ہی پر پڑے پڑے گذر جاتی ہے - ڈاکٹر صاحب نے ایک مہینے بعد عینک تجویز کرنے کیلئے پہاڑ پر بلایا ہے - لیکن معلوم نہیں کہ وہاں جانے کے قابل کب ہوں گا - تم جہاں تک ممکن ہو کھٹائی - اچار اور چٹنی وغیرہ سے پرہیز کرنا - نانو خاں اور عبد اللہ کو دعا - فرزند علی کا مدت سے کوئی خط نہیں آیا - اگر تمہیں اُسکی خیر و عافیت کی کچھ اطلاع ملی ہو تو فوراً لکھو یہاں سب پریشان ہیں - الطاف حسین حالی از پانی پت - ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

۴۵۶ - میں ۱۸ رجون سے دہلی میں عزیزی تصدق حسین کے مکان پر ہوں اور کل انشاء اللہ تمہارے ماموں بھی مع بیوی اور دختر کے آنے والے ہیں - مجھے سوائے ضعف کے کوئی شکایت نہیں ہے مگر بھائی فیاض حسین کی علالت کسی قدر بڑھ گئی ہے - اُمید ہے کہ اُن کو بھی جلد آرام ہو جائیگا - تم بہت جلد اپنی طبیعت کا حال لکھو کہ اب تو کوئی شکایت باقی نہیں ہے یہاں بہ نسبت پانی پت کے گرمی بہت زیادہ ہے - میں صرف بھائیصاحب کی وجہ سے ٹھیر رہا ہوں - ذرا اُن کا علاج شروع ہو جائے اور فائدہ کی صورت پیدا ہو جائے تو میں عینک کے واسطے کوہ کنڈا گھاٹ پر جو شملہ سے ورے ہے جاؤں گا - اور مہینا بیس روز وہاں قیام کروں گا - تم کو پھر لکھتا ہوں کہ اپنی خیر و عافیت بہت جلد لکھو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از دہلی - ۲۱ رجون ۱۹۰۷ء

۴۵۷ - برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ - تمہارا خیریت نامہ پہنچا شکرِ الٰہی ادا کیا گیا مگر اِس تحریر سے بھی پوری پوری تشفی نہیں ہوئی - حلق میں تکلیف کم و بیش موجود ہے اور تم یہ بھی لکھتے ہو کہ پہلے کی نسبت اب طبیعت اچھی ہے - یعنی بالکل آرام نہیں ہے - بہر حال کھانے پینے میں اب حد سے زیادہ اِحتیاط کرنی چاہیئے - شوربا کم مرچ کا اور خمیری روٹی جو وہاں عمدہ پکتی ہے یا نان پاؤ اور دودھ یا ساگو دانہ - تھوڑی خشکہ یا پلاؤ غرضکہ نرم اور سریع الہضم غذا کھانی چاہیئے - اور اپنے

حال سے جلد جلد اطلاع دینی چاہیئے - بھائی فیاض حسین ہفتہ گزشتہ کو مع بیوی اور سالی اور لڑکی کے یہاں پہنچ گئے ہیں - علاج ہو رہا ہے بظاہر مرض میں کمی ہوتی جاتی ہے - مگر پورا پورا اطمینان ہونے کے لیے کم سے کم ہفتہ یا عشرہ چاہیئے - مجھے یہاں گرمی کی بہت تکلیف ہے - پہاڑ پر جانیکا ارادہ کر رہا ہوں - لیکن فیاض حسین کی طرف سے جب تک کامل اطمینان نہ ہو یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا - میرا ضعف بتدریج کم ہوتا جاتا ہے مگر ابھی تک ننھے خاں صاحب کے مکان تک پیدل نہیں جا سکتا وہ اور منجھلے صاحب ہر روز تشریف لاتے ہیں - آدمی میرے ساتھ کوئی نہیں ہے - اگر پہاڑ پر جانا ہوا تو شاید عزیزی تصدق حسین سے حبیب کو مانگنا پڑے گا - گھر کے واسطے خرچ بھیجو تو تصدق حسین یا ماموں کے نام منی آرڈر بھیں بھیجنا -

غلام الحسنین اور محب علی .... اور بچوں کو لے کر لکھنؤ گئے ہوئے ہیں - آٹھ دس روز میں واپس آویں گے - اُنسے بتاکید کہہ دیا گیا ہے کہ برخوردار ی .... کو ساتھ لیتے آویں وہ وہاں بہت گھبرا رہی ہے .... پانی پت میں بخیریت ہے - .... زیادہ دعا - نانو خانم کو دعا کہہ دینا -

راقم الطاف حسین عفی عنہ - از دہلی کوچہ بلاقی بیگم - مکان جج محکمہ خفیفہ

۲۶ رجون ۱۹۰۷ء

۴۵۸ - میں پرسوں ساڑھے دس بجے دن کے کنڈاگھاٹ پہنچ گیا تھا - ڈاکٹر صاحب چائل میں ہیں - جناب خلیفہ صاحب نے

کل اُن کو میرے آنے کی اطلاع دیدی ہے - غالباً وہ خود ہی چائل سے یہاں آجائیں گے - شاید مجھے وہاں جانا نہ پڑے - کل پہلی ہی بار یہاں خوب بارش ہوئی - جس سے خاصی سردی ہوگئی ہے بھائی فیاض حسین کو میں نے قابلِ اطمینان حالت میں دِلّی چھوڑا ہے تمہارا حال بہت دن سے نہیں معلوم ہوا - طبیعت متعلق ہے - اپنی خیریت اور مفصل کیفیتِ مزاج سے اطلاع دو - مجھے غالباً پندرہ بیس روز یہاں ٹھہرنا پڑے گا - اُمید ہے کہ لڑکی لکھنؤ سے دہلی پہنچ گئی ہوگی - پانی پت میں خیریت ہے - ۹ر جولائی ۱۹۰۷ء

الطاف حسین از کنڈا گھاٹ - کوٹھی جناب خلیفہ صاحب

۴۵۹ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہٗ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں ۲۰ر جولائی کو کنڈا گھاٹ سے پانی پت میں آگیا ہوں پہاڑ پر زیادہ ٹھہرنا اس لیے تھا کہ میدان میں گرمی غیر معمولی طور پر نہایت سخت پڑ رہی تھی مگر جب یہاں بھی بارش ہونے لگی اور ٹرمیں چلنی موقوف ہوگئیں میں پہاڑ سے اُتر آیا - تمہارے خط کا جواب اب تک اس لیے نہیں لکھا گیا کہ تم نے پشاور سے دو تین دن بعد کوئٹے کی طرف جانے کو لکھا تھا - میں منتظر رہا کہ کسی دوسرے مقام سے خط آئے تو جواب وہاں بھیجوں - اب لاچار بعد انتظار کے پشاور ہی خط بھیجتا ہوں -

ڈاکٹر جیمس نے چائل سے آکر آنکھ پر مختلف گلاس لگائے آخر ایک گلاس ٹھیک لگ گیا - اُسی کے موافق اُنھوں نے کلکتہ سے عینک منگوائی ہے لیکن ہنوز وصول نہیں ہوئی - ایک

عمدہ عینک انہوں نے پہلے بھی کلکتہ سے خاص میرے لیے منگوائی تھی اور میرے پاس پانی پت ہی میں بھجوادی تھی مگر وہ بنی ہوئی آنکھ پر ٹھیک نہیں لگی تھی۔ دیکھیے جو عینک اب منگوائی گئی ہے وہ بھی ٹھیک لگتی ہے یا نہیں؟ بڑی مشکل یہ ہے کہ جب تک ٹھیک عینک نہ لگے لکھنے پڑھنے سے پرہیز کرنا لازم ہے اور یہ امر ناممکن ہے۔ کم سے کم پانچ چار ضروری خطوں کے جواب ہر روز لکھنے پڑتے ہیں۔ اخبار بھی دیکھے بغیر طبیعت نہیں مانتی۔

یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ بھائی فیاض حسین صاحب مع الخیر دلی سے مجھ سے پہلے ہی آگئے تھے۔ لاغری اور کمزوری تو بہت دنوں میں جائے گی مگر خدا کا شکر ہے کہ خفیف کھانسی کے سوا اب اور کوئی شکایت باقی نہیں ہے۔ چلنے پھرنے بھی لگے ہیں۔ کل ہمارے ہاں بھی آئے تھے۔ درحقیقت وہ ابکی دفعہ از سر نو زندہ ہوئے ہیں .... مع عبد الولی کے پرسوں گونڈا کو روانہ ہوگئی ہیں محمود کی سخت علالت کی خبر آئی تھی۔ خط کے پہنچتے ہی وہ اُس طرف روانہ ہوگئیں مگر خدا کا شکر ہے کہ اُن کی روانگی کے بعد جو خط وہاں سے آیا ہے اُس سے بہت افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ اخلاق حسین پانچ دن کی رخصت لائے تھے پرسوں وہ بھی مع تمام عیال و اطفال کے بہوپوند روانہ ہوگئے۔ حقن بھی پانسات روز کے لیے اُن کے ساتھ چلا گیا ہے گاگر کا لکھنا پڑھنا بہت دن ہوئے یہیں سے موقوف کرادیا گیا تھا۔ اُس کو اختلاج قلب کی شکایت ہوگئی تھی اور دماغ بھی اُسکا بہت کمزور ہے۔ اِس لیے چند روز اُس کو بیکار رکھنا مناسب سمجھا گیا ہے

برخوردار می .... تقریباً بیس روز ہوئے لکھنؤ سے مع الخیر واپس آگئی ہے اور پھپھی کے چلے جانے سے وہ میرے پاس آئی ہوئی ہے اور .... اپنے نانا کے ہاں آئی ہوئی ہے۔ اُن کی والدہ گھر پر ہیں فرزند علی بہت دن سے آنے کو لکھ رہے ہیں مگر ابھی آئے نہیں تم اِس خط کے دیکھتے ہی اپنی خیریت اور کوئٹہ کے سفر کا حال ضرور لکھنا۔ زیادہ دعا۔

راقم۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

۴۶۰۔ تمہارا کارڈ پہنچا۔ بدریافت خیریت شکر الٰہی ادا کیا گیا میں پرسوں بہت انتظار دیکھ کر مفصل خط معرفت ڈاکخانہ پشاور تمہارے نام روانہ کرچکا ہوں۔ امید ہے کہ وہاں سے کوئٹہ پہنچے گا۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ مفصل حالات اُس خط سے معلوم ہوں گے۔ حکیم صاحب سے ضرور ملنا اور میری طرف سے بعد تسلیم کے کہنا کہ بھائی فیاض حسین صاحب مع الخیر دلی سے آگئے ہیں۔ مگر اب تک کھانسی اور کمزوری کی شکایت چلی جاتی ہے۔ اگر آپ کے تشریف لانے میں کچھ دیر ہو تو اُن کے لیے کوئی دوا جو آپ مناسب سمجھیں عنایت فرمائیں۔ تم یہ لکھو کہ وہاں سے کب چلنے کا ارادہ ہے اور وہاں تک ریل ہے یا تانگہ میں جانا ہوتا ہے اور پشاور پہنچنے کی کب تک اُمید ہے۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۰۷ء

۴۶۱۔ برخوردار سعادت آثار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارے خط اور کارڈ کا جواب اب تک اس لیے نہیں لکھا تھا کہ

تم نے ۱۸ یا ۱۹ اگست تک دورے سے واپس آنیکا ارادہ لکھا تھا
چونکہ اب واپس آنے کا وقت قریب ہے اِس لیے آج جواب لکھتا ہوں
بھائی فیاض حسین کی حالت اب بہمہ وجوہ قابلِ اطمینان ہے
کھانسی بہت ہی کم رہ گئی ہے۔ صورت پر تندرستی اور توانائی
نمایاں ہے۔ خدا کے فضل سے چلتے پھرتے ہیں۔ غذا اور دوا کا
جو انتظام کر رکھا ہے اُس کے بہت پابند ہیں اور اِس پابندی سے
بیّن فائدہ معلوم ہوتا ہے ....
عینک اب تک میسر نہیں آئی۔ ڈاکٹر جیمس کی مہربانی اور
عنایت میں شک نہیں۔ ایک عینک پہلے کلکتہ سے منگوائی۔ جب وہ
آنکھ پر ٹھیک نہ لگی اور میں نے کنڈاگھاٹ جاکر اُن سے عینک کی
دوبارہ درخواست کی تو اُنھوں نے آنکھ کو پھر اچھی طرح دیکھ کر اور
مختلف گلاس لگا کر کلکتہ کو لکھا۔ وہاں سے آٹھ دس روز کا عرصہ ہوا
کہ دو عینکیں ایک سنہری اور دوسری نِکل کی کمانی کی ہر دو قیمتی
لعـہ کی ڈاکٹر صاحب کی معرفت یہاں پہنچیں مگر افسوس ہے کہ دونوں
میری آنکھوں پر نہ لگیں۔ چنانچہ کل خلیفہ صاحب کی معرفت ڈاکٹر
صاحب کو اطلاع دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ واپس کرنی پڑیں گی
اور پھر دوسری عینکوں کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اِس طولِ بیان سے
مقصد صرف اسقدر ہے کہ جب تک بنی ہوئی آنکھ پر ٹھیک عینک
نہ لگے ڈاکٹر صاحب نے لکھنے پڑھنے کو منع کر دیا ہے اور مجھے خود بھی
حالتِ موجودہ میں لکھنا پڑھنا نہایت شاق معلوم ہوتا ہے۔ نہایت
شدید ضرورت کے سوا خطوں کا جواب بھی کم لکھتا ہوں۔ دریں صورت

مسٹر آرنلڈ اور مسٹر مارسین کو تمہیں میری طرف سے انگریزی میں
چٹھیاں لکھ کر میرے پاس دستخطوں کے واسطے بھیجدو۔ میرے نزدیک
مارسین صاحب کے نام چٹھی لکھنی نہایت ضرور ہے اُن کو میرے
ساتھ ایک خاص تعلق ہے اور چٹھی میں اصل مطلب سے پہلے انڈیا کونسل
کی ممبری کی مبارکباد اور آنکھ بنوانے کے سبب سے اب تک مبارکباد
نہ لکھنے کا عذر اور مسز مارسین صاحبہ کو سلام درج ہونا چاہیئے۔ جب
وہ ولایت کو جانے لگے ہیں اُس وقت میں نے جو الوداعی نظم لکھ کر
اُن کو دی تھی اُس سے میاں بیوی دونوں کے دل پر بہت بڑا
اثر ہوا تھا۔ یہاں تک کہ مارسین صاحب آبدیدہ ہو گئے تھے اور
دونوں شکریہ کے اظہار میں بچھے جاتے تھے۔ بمبئی پہنچکر خاص طور پہ
شکریہ کی چٹھی مجھے جدا لکھی تھی اور ولایت میں ایم۔ اے۔ او
کالج ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں منجملہ تمام ٹرسٹیوں کے خلیفہ صاحب
اور منشی ذکار اللہ صاحب کا اور میرا ذکر عمدہ الفاظ میں کیا تھا۔ لہذا
اُن کے نام چٹھی کا لکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور غالباً مسٹر
عنایت اللہ کے حق میں زیادہ مفید ہو گا۔ آرنلڈ صاحب کو بھی اگر
ایک چٹھی علیحدہ لکھدو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اپنی خیریت سے اور اِس
بات سے کہ پشاور کب تک مع الخیر آنے کا ارادہ ہے جلدی مطلع کرو
زیادہ دعا۔ حکیم صاحب سے ملاقات ہو تو میری طرف سے تسلیم و نیاز
کہدینا۔ راقم۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۵ ر اگست ۱۹۰۷ء

۴۶۲۔ کل تمہارا کارڈ سیبی سے عین انتظار میں پہنچا۔ اُمید ہے
کہ تم مع الخیر پشاور میں پہنچ گئے ہو گے۔ اپنی خیریت اور دیگر ضروری

حالات سے جلدی مطلع کرو - یہاں سب طرح سے خیریت ہے
مگر بھائی فیاض حسین کو کھانسی کی شدت چلی جاتی ہے - یہ بھی
لکھنا کہ تمہارا ارادہ رخصت لینے کا کب تک ہے ؟ عبدالولی اور
حقی آداب عرض کرتے ہیں - زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۸ / اگست ۱۹۰۶ء

کلکتہ سے دو عینکیں آئی تھیں دونو آنکھ پر نہیں لگیں -

۴۶۳ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے
واضح ہو منی آرڈر تعدادی صـ ۵ کا اور دو کارڈ آگے پیچھے پہنچے -
بدریافت خیریت شکرِ الٰہی ادا کیا - تم نے زکام کی بھی شکایت لکھی ہے
اگرچہ مجھے اور .... کو اور نیز پیپوند میں اخلاق حسین کو بھی آجکل
یہی شکایت ہے - لیکن تمہارے زکام سے اب ڈر لگنے لگا ہے -
ایک نسخہ خیسانده کا لکھتا ہوں - اول پانچ چار روز اسکو استعمال کرو
جب بلغم پک جائے اور ناک سے اچھی طرح ریزش ہونے لگے تو
دوسرا نسخہ جو آگے لکھتا ہوں دو چار روز استعمال کرنا -

نسخہ خیسانده کا یہ ہے

گل بنفشہ	اصل السوس مقشر	عناب	سپستاں	تخم خطمی
۷ ماشہ	۵ ماشہ	۵ دانہ	۹ دانہ	۷ ماشہ

تخم خبازی	گاؤزبان	
۷ ماشہ	۵ ماشہ	رات کو گرم پانی میں بھگودیں - صبح کو کسی قدر ملوا کر اور چھنوا کے خمیرہ بنفشہ

(۴ تولہ) اُس میں اضافہ کر کے پی لیں۔

دوسرا نسخہ یہ ہے

خمیرہ گاؤزبان - چاندی کے ورق میں لپیٹ کر اول کھا لیں اور اُس کے بعد
تولہ

گاؤزبان ملٹھی مقشر ٹھنڈے پانی میں پسوا کر اُس کے شیرہ میں
۴ ماشہ ۴ ماشہ

شربتِ خشخاش ملا کر پی لیں۔
۲ تولہ

مجھے ڈاکٹر جیمس نے پھر پٹیالہ بلایا ہے۔ وہ ۱۵ ستمبر کو شاید ولایت روانہ ہو جائیں گے اور غالباً برس سوا برس بعد آئیں گے۔ دونوں عینکیں آنکھ پر نہیں لگیں۔ اسی لیے انھوں نے مجھے بلایا ہے۔ ان شاء اللہ ۱۰ ستمبر کو وہاں جاؤں گا۔ اور ایک دو روز بعد وہاں سے آ کر بھائی فیاض حسین صاحب کو ساتھ لے کر پھر دلی جاؤں گا۔ حکیم اجمل خاں صاحب نے اُن کو بلایا ہے اُن کو کھانسی اور کمزوری کی شکایت برابر چلی جاتی ہے۔ تم نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا کہ رخصت لینے کا کب تک ارادہ ہے؟ اب ضرور لکھنا۔ باقی حالات بدستور ہیں۔ تمام کنبے میں خیریت ہے زیادہ دعا۔ الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۷ء

۴۶۴۔ برخوردار طالع عمرہٗ۔ خط پہنچا۔ تمہارا اور اپنا اور سید احمد علی صاحب کا (جو یہاں ڈپٹی کلکٹر ہیں) ووٹ علیگڈھ روانہ کر دیا۔ نواب وقار الملک یہاں آئے تھے اور فرماتے تھے کہ

اگر ٹرسٹیوں کی کثرتِ رائے میری نسبت ہوئی اور گورنمنٹ نے بھی مجھ پر اعتماد کیا تو میں کالج کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ گذشتہ اتوار کو یہاں ایک عظیم الشان جلسہ نواب (محسن الملک) مرحوم کے ماتم کا ہوا تھا۔ بعد کارروائی جلسہ کے ایک رزولیوشن بہ اتفاق تمام حاضرین جلسہ اِس مضمون کا پاس کیا گیا کہ بجائے مرحوم کے نواب وقار الملک آنریری سکرٹری مقرر کیے جائیں۔ محسن الملک کی یادگار کے لئے چندہ بھی کچھ اوپر چھ سو روپے کا ہوا۔ اور ایک کمیٹی اِس مقصد کے لیے قائم کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سبحان علی صاحب آ گئے ہیں اور چار روز سے اُن کا علاج شروع ہے۔ بہت اُمید دلاتے ہیں۔ فرزند علی تمہارا خط آنے سے پہلے پانی پت اور وہاں سے گجرات کو روانہ ہو گئے۔ اُن کا ٹھیرانا مصلحت نہ تھا۔ باقی خیریت ہے بہن کی طرف سے دُعا۔

الطاف حسین از بریلی مکان ضمیر خاں رسالدار۔ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

۴۶۵ - برخوردار طالعمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ میں چند روز کے لیے لکھنؤ گیا تھا۔ رات کو نویں روز وہاں سے بریلی آیا ہوں۔ اب عنقریب پانی پت یا دہلی جانے کا قصد ہے۔ اور سب کو وہاں پہنچا کر مجھے علی گڈھ جانا پڑے گا۔ لوکل کمیٹی کراچی اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علی گڈھ نے غلطی سے اجلاس کراچی میں مجھے پریسیڈنٹ بنانا تجویز کیا ہے۔ ہر چند عذرات کیے گئے مگر مجھے اِس قدر مجبور کیا کہ اِنکار کرنے کا محل باقی نہ رہا۔ اِس لیے علیگڈھ جا کر چند روز وہاں قیام کرنا اور پریزیڈنشل ایڈریس

تیار کرنا پڑے گا جو میرے لیے ایک بالکل نیا اور نہایت دشوار کام ہے
اس موسم میں تمہارے بلوچستان جانے سے طبیعت نہایت فکرمند ہے
تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو سرد ہوا سے بچنے اور
سرد پانی سے بقدرِ امکان احتراز کرنے میں بہت مبالغہ کرنا چاہیئے۔
اور سر اور سینہ کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ پاجامہ ہر وقت
گرم پہنو اور گرم موزے ہر وقت پہنے رہو اور پانی کی جگہ جب تک
بلوچستان کی سرحد میں رہو اکثر چائے کا استعمال رکھو۔ اپنی طرف سے
احتیاط رکھنی ضرور ہے آگے جو خدا کی مرضی۔

یہاں اور پانی پت میں خیریت ہے .... میرے نام
جو خط لکھو علی گڈھ میں سائنٹفک سوسائٹی کے پتے سے معرفت
مولوی سید وحید الدین صاحب اڈیٹر علی گڈھ گزٹ کے بھیجنا۔ میں
اُن کو لکھ بھیجوں گا کہ میرے خطوط اپنے پاس امانت رکھیں ....
بہت بہت دعا کہتی ہیں اور برخوردار عبدالولی آداب عرض کرتا ہے
زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از بریلی۔ مکان ضمیر خاں رسالدار
۲۵ نومبر ۱۹۰۷ء

۴۶۶ ۔ برخوردار طالعمرہٗ ۔ تمہارا خیریت نامہ پہنچا۔ میں
کسی قدر علیل ہو گیا تھا۔ اس لیے جواب بھیجنے میں دیر ہوئی۔ اب
اچھا ہوں۔ ایڈریس کا تیار کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ کیونکہ ایک
عرصہ دراز سے لکھنے پڑھنے کی عادت بالکل نہیں رہی۔ نواب
وقار الملک آج رات کو تشریف لے آئے ہیں۔ کل [illegible] راللہ

سکرٹری شپ کا تصفیہ ہو جائیگا - یہاں سے غالباً بیس آدمی
بذریعہ گاڑیوں میں ۲۱ دسمبر کو روانہ ہوں گے - مولوی وحیدالدین
صاحب بھی ساتھ چلیں گے - اگر کچھ وقت نہ ہو تو تم بھی مع الخیر
۲۳ - ۲۴ دسمبر تک کراچی میں پہنچ جانا - تم سے ملنے کے بہت لوگ
مشتاق ہیں - حقّن غالباً پھپوند پہنچ گیا ہوگا - اُس کے باب میں جو
تجویز میں نے کی ہے مع الخیر کراچی میں تم سے بیان کروں گا - ورنہ
جب تم گھر سے پشاور پہنچ جاؤ گے اُس وقت لکھوں گا ....
.... زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از علیگڈھ سوسائٹی گارڈن - ۱۴ دسمبر ۱۹۰۷ء

۴۶۷ - ایک ملفوف خط اس سے پہلے پشاور بھیج چکا ہوں
امید ہے کہ تم مع الخیر پشاور پہنچ گئے ہوگے - ایک پوسٹ کارڈ اپنی
خیریت کا فوراً ڈاک میں ڈالو تاکہ ۲۱ دسمبر تک مجھے پہنچ جائے -
یہاں سے سکنڈ کلاس بذریعہ گاڑیوں میں سولہ سترہ آدمیوں کے
سوار ہونے کی امید ہے - نواب وقار الملک - غلام الثقلین اور شاید
غلام السبطین بھی دہلی سے ہمارے ساتھ ہوجائیں گے اور میجر
سید حسن علیگڈھ ہی سے ساتھ سوار ہوں گے - ہم انشاءاللہ ۲۱ دسمبر کو
رات کے نو بجے یہاں سے سوار ہوں گے اور ۲۳ کو رات کے آٹھ
نو بجے کراچی پہنچیں گے - مولوی وحیدالدین صاحب بھی آئیں گے
زیادہ دعا - الطاف حسین - ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

۴۶۸ - جاکرچہ برخوردار طال عمرہٗ - تمہاری خیریت معلوم ہوئی الحمدللہ
حکیم صاحب نے فرمایا ہے کہ رات کو سوتے وقت دودھ اور بادام کا

ہریرا گرم گرم پی کر سو رہا کریں - ۲۱ دانے بادام کے اور دودھ بقدر مناسب ہونا چاہیئے - بادام کی گریاں بہت سی نکلوا کر رکھ چھوڑو اُسمیں سے ۲۱ دانے ہر روز دودھ میں پسوا کر اور پھر زیادہ دودھ مِلا کر دھیمی آنچ میں ہلکا سا جوش دِلوا لیا کرو - اُس کے بعد پی لیا کرو رات کے کھانے میں کسی قدر تقلیل کرنی چاہیئے تاکہ ہریرا بارِ خاطر نہ ہو - گاؤزبان اور چائے کو منع کیا ہے - اگر خدانخواستہ ہریرا موافق نہ آئے تو اطلاع مجھے دینی چاہیئے مگر پانچ چار روز کے اِستعمال کے بعد - حقّن کو دہلی میں اینگلو عربک سکول میں داخل کرنیکا اِرادہ ہے اور وہیں بورڈنگ ہوس میں خواجہ لطیف احمد کے پاس کہ وہ وہاں تھرڈ ماسٹر مقرر ہو گئے ہیں رہا کرے گا - تم اپنی خیریت جلد ہی مطلع کرو - میں اِنشاء اللہ کل پانی پت جاؤں گا - زیادہ دعا

الطاف حسین از دہلی - ۵ جنوری ۱۹۰۸ء

۴۶۹ - برخوردار - اپنی خیر و عافیت سے بہت جلد اطلاع دو اور یہ لکھو کہ بادام کا ہریرا شروع کیا یا نہیں ؟ اور اِس سے کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے یا نہیں ؟ کرسمس کی تعطیل میں تمہارے یہاں نہ آنے کا سب کو نہایت افسوس ہے اور سب کو یہ خیال ہے کہ میں نے تم کو یہاں آنے سے منع کر دیا تھا اور خود تقاضہ کر کے کراچی میں بُلایا تھا - تم سب کے اطمینان کے لیے فوراً گھر پر خط لکھ بھیجو - حقّن کو اینگلو عربک سکول میں داخل کرا دیا ہے اور خواجہ لطیف احمد جو وہاں تھرڈ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مقرر ہو گئے ہیں اُن کی نگرانی میں وہیں چھوڑ دیا ہے - یہاں بفضلہ تعالیٰ سب

عمدہ بارش ہو رہی ہے - جواب بہت جلد بھیجو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۱ر جنوری ۱۹۰۸ء

۴۷۰ - برخوردار طال عمرہ - کل تمہارا کارڈ پہنچا - صحت و عافیت کا حال دریافت کرکے خدا کا شکر ادا کیا - جو دوا استعمال ہو رہی ہی اُس کو جب تک کہ ڈاکٹر صاحب نہ کہیں چھوڑنا نہیں چاہیئے اور نسخہ لکھوا کر اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہیئے اور ہر روز التزام کے ساتھ گھنٹہ آدھ گھنٹے آبادی سے باہر پھرنا ضرور چاہیئے - نالو خاں کا ارادہ کل رات کو روانہ ہونے کا تھا لیکن آج وہ عمدہ گھی خرید کر لیجانے کے لیے ٹھیر گیا - اُمید ہے کہ آج چھ بجے شام کے روانہ ہو جائے گا - حقن کو اینگلو عربک سکول میں داخل کردیا ہے اور وہیں کے بورڈنگ ہوس میں رہتا ہے - گاگر کو بھی وہیں داخل کرنیکا ارادہ ہے امید ہے کہ اخلاق حسین اُس کو محرم کی چھٹیوں میں اپنے ساتھ لائینگے فکر صرف اس قدر ہے کہ خواجہ لطیف احمد کے بھروسہ پر ان لڑکوں کو وہاں چھوڑا گیا ہے لیکن لطیف احمد کو جب کوئی عمدہ موقع ترقی کا ملے گا وہ فوراً چلے جائیں گے - اُن کے چلے جانے کے بعد کوئی قابل اطمینان انتظام اُن کی نگرانی کا ہونا مشکل ہے - بہرحال سردست تو یہ انتظام کردیا گیا ہے آئندہ خدا مالک ہے -

برخوردار عبد الولی کے واسطے میں نے ملا ابا تم سے ایک ویسی ہی چادر کے واسطے کہا تھا جیسی دو چادریں تم نے میرے اور ہاجرہ کے لیے بھیجی تھیں - اب اُس کا بہت سخت تقاضہ ہے اگر ممکن ہو تو اپنے کسی دوست کو لکھ بھیجو کہ وہ جلال پور جٹاں سے

ویسی ہی ایک چادر لے کر تمہارے پاس بھیجدیں اور جب تم اُس کو خود دیکھ کر اطمینان کرلو تب بذریعہ ریل کے یہاں بھجوادو۔

یہاں بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے ۔ تمہاری بہن اور لڑکیاں اور سب بچے اور عبدالولی ماوجب کہتے ہیں اور تم سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں ۔ زیادہ دعا۔

راقم ۔ الطاف حسین عفی عنہ

بھائی سید فیاض حسین صاحب کی طرف سے بہت بہت دعا پہنچے ۔ اُن کو کھانسی کی شکایت برابر چلی جاتی ہے اور مجھے بھی دو تین روز سے کھانسی کی زیادہ شدت ہو گئی ہے ۔ امید ہے کہ عنقریب جاتی رہے گی .... کو اب بارہ مہینے کھانسی رہنے لگی ہر اور یہی حال اخلاق حسین اور .... کا ہے ۔ اطلاعاً لکھا گیا۔

نانو خاں کے ہاتھ ایک پلنگ پوش ۔ چار سیر تھولی ۔ کچھ کتری ہوئی چھالیہ اور کتھے کی ڈلیاں بھیجی جاتی ہیں ۔ لکھنؤ کا چھپا ہوا پلنگ پوش یہاں اچھا نہیں ملا اور جو ملا وہ سفید زمین کا تھا جو جلد میلا ہو جاتا ۔ اس لئے یہیں کا چھپا ہوا بھیجد یا گیا ہے ۔ زیادہ دعا۔

پانی پت ۔ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۸ء

۱۷۴ ۔ جب سے نانو خاں گیا ہے تمہارا کوئی خیریت نامہ نہیں آیا سب متفکر ہیں اپنی خیر و عافیت سے جلد تر مطلع کرو ۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں اور تم کو دعا سلام اور آداب کہتے ہیں۔

افسوس ہے کہ پہلی طرف خواجہ کاظم حسین کا انتقال ہو گیا ۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا ... سے جیون زیادہ دعا ۔ راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت ۔ ۲ رفروری ... ء

۴۷۲ - برخوردار طالعمرہٗ - خط اور دوا کا پارسل پہنچا - دو میں سے ایک شیشا ٹوٹ گئی تھی - ایک جو باقی رہ گئی وہ .... استعمال کرتی ہے جو کچھ نتیجہ ہوگا اُس کی اطلاع دی جائے گی - اپنی خیر و عافیت جلد جلد بھیجتے رہو - سب عزیز سرحد کی موجودہ حالت کے سبب فکرمند رہتے ہیں - عبدالولی کی فرمائشی چادر اگر وصول ہوگئی ہو تو بھیجدو ورنہ اُس کے لیے تقاضا لکھ بھیجو وہ بہت متقاضی ہے یہاں سب عزیز بخیریت ہیں - غالباً آجکل میں محب علی آنیوالے ہیں اُن کو بہ نسبت پہلے کے تو آرام ہے مگر کچھ کچھ شکایتیں باقی ہیں - زیادہ دعا - الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۷ر فروری ۱۹۰۸ء

سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے آداب اور دعا پہنچے +

۴۷۳ - نامۂ شما رسید - بدریافت خیریتِ شما و ارادۂ درخواست گزرانیدن برائے رخصت ہمہ عزیزان از خرد و بزرگ بسیار خوشدل و مسرور شدہ اند - مردمانِ خانۂ شما مسہل گرفتہ بودند - دیروز جملہ مسہلات بہ خیر و عافیت ختم شدند و امروز صبیۂ خردِ شما نیز مسہل شروع کردہ است - امروز اولین مسہل ست دریں روزہا بہ سبب گرانیٔ نرخِ غلّہ و در پیشی شادی دختر برخوردار حامد علی و بعض دیگر اخراجاتِ غیر معمولی قدرے خرچ زیادہ مطلوب ست .... روزیکہ درخواستِ رخصت بفرستند فوراً اطلاع دہند - زیادہ دعا -

الطاف حسین حالی از پانی پت - ۲۴ر مارچ ۱۹۰۸ء

۴۷۴ جاگرچہ - برخوردار طال عمرہم - مسترنامۂ شما رسید - اینجا

بہمہ نوع خیریت ست - برخورداری و والدہ اش بخیر و عافیت
سہلاتِ خود را تمام کردند و نوعے شکایت ندارند و ہمہ عزیزاں
از خرد و بزرگ منتظر اند کہ شما کے درخواستِ رخصت میگذرانید
شنیدہ ام کہ بعد از فرستادن درخواست حسب قاعدہ پنج یا شش
ہفتہ حکم منظوری رخصت را منتظر باید بود - پس گذرانیدن درخواست
رخصت ہر قدر ممکن باشد عجلت باید کرد .... اخلاق حسین ہم
در نصف ماہ مئی رخصتِ یکماہ گرفتن میخواہند و فرزند علی ہم نوشتہ است
کہ عنقریب درخواستِ رخصت میدہم - زیراکہ ہر دو عزیز شنیدہ اند
کہ شما ارادۂ رخصت گرفتن دارید - جملہ عزیزاں ما وجب مے رسانند

الطاف حسین از پانی پت - ۹ر اپریل ۱۹۰۸ء

۴۷۵ - برخوردار! روز ہاست کہ خیریتِ شما معلوم نشدہ باید
بمجرد رسیدنِ ایں پرچہ از خیر و عافیتِ خود مطلع نمایند - اینجا ہمہ عزیزاں
بخیر اند و منتظر اند کہ رخصتِ شما تا کے منظور میشود و از دیدارِ شما کے
بر میخورند - برخوردار خواجہ غلام الثقلین از چند روز درینجا مقیم اند -
فردا یا پس فردا بہ لکھنؤ میروند - کارِ وکالت از مدتِ مدید ترک
کردہ اند و در فکر ہائے دور از کار غلطان و پیچان مے باشند - برادرم
سید فیاض حسین صاحب بفضلہ تعالیٰ ہر گونہ خیریت دارند - اما سرفہ
ہیجاں لاحقِ حال ست - ہمہ خرداں و بزرگاں آداب و دعا میرسانند
زیادہ دعا -

الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - یکم مئی ۱۹۰۸ء

۴۷۶ - آجکل یہاں گرمی بہت سخت ہے اور ... سے آپ بھی

چھیڑ چھاڑ ہے - میرے نزدیک بعد منظوری رخصت چند روز آنا ملتوی رکھیں - اخلاق حسین کو شروع اساڑھ تک آنے کو میں نے منع لکھ بھیجا ہے - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو - زیادہ دعا بھائی سید فیاض حسین صاحب بہت بہت دعا اور عبد الولی اداب کہتے ہیں -

۴۷۷ - آج تمہارا کارڈ پہنچا - بدریافتِ خیریت شکرِ الٰہی ادا کیا - یہاں ابھی تک کالرا کا خدشہ باقی ہے - کئی میتیں برادری میں ہو چکی ہیں - بھاوج .... صاحبہ بھی آج چار دن ہوئے گذر گئیں - دو ایک روز سے لوگ کہتے ہیں کہ وبا میں کمی ہے مگر ابھی اطمینان کے قابل حالت نہیں ہے - حامد علی اپنی لڑکی کی شادی کرکے بیوی اور بچّہ کو حصار لے گئے - وہاں وہ ایک ماہ سے تحصیلداری پر مامور ہیں - ابکی دفعہ گرمی نے مجھے سخت تکلیف دی ہے بہرحال شکر ہے - تم اپنی خیریت جلد جلد لکھتے رہو - زیادہ دعا -

الطاف حسین از پانی پت - ۳ رجون ۱۹۰۸ء

۴۷۸ - برخوردار طالعمرہٗ - میں آج ایک ضروری خط تمہیں لکھنے کو تھا کہ تمہارا خیریت نامہ عین انتظار میں پہنچا - تمہاری خیر و عافیت اور وبا کی کمی کا حال سنکر خدا کا شکر ادا کیا - میں تمہارے خط کا جواب پیچھے لکھوں گا - یہاں جو واقعہ کل گذرا ہے پہلے اس کا لکھنا ضرور ہے - عزیزی مقبول حسین داماد برادرم خواجہ ؟ جا کر چند صاحب پرسوں دن کی ریل میں پانی پت سے دہلی

آرہے تھے۔ جس گاڑی میں وہ سوار تھے اُس میں سرکاری ڈاک تھی۔ ڈاک میں دفعتہً آگ لگ گئی۔ اُن کا کمپارٹمنٹ بہت قریب تھا اور قریب تھا کہ آگ کی لپیٹ وہاں تک پہنچے۔ گاڑی رَو میں چلی جارہی تھی۔ گارڈ اور ڈرائیور کو اب تک کچھ خبر نہ تھی۔ مقبول حسین اُسی حالت میں کود پڑے۔ قصّہ طول طویل ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نو بجے رات کے دہلی کے شفاخانہ میں بحیثیت لاوارث انتقال کیا۔ اگلے دِن صبح کو پولیس میں اطلاع کی گئی۔ شدہ شدہ ایک بجے دِن کے برخوردار تصدق حسین کو خبر ملی کہ مقبول حسین پر یہ حادثہ گذرا ہے انہوں نے مہرولی میں لیاقت حسین کو اور پانی پت میں چچا کو تار بھیجے۔ خلاصہ یہ کہ رات کے دس بجے خواجہ میر درد کی باغیچی میں اُن کو دفن کیا گیا۔ اِس حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے ہاتھ لرزتے ہیں مرحوم نے چھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ چھوٹا جو دودھ پیتا ہے اُس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے اور دوسری بھی خطرہ کی حالت میں ہے .... پر شوہر کی زندگی میں بھی لیل و نہار نہایت عسرت کے ساتھ گذرتے تھے اب اُس کا اللہ ہی مددگار ہے۔ منظور حسین سلمہ اللہ کو اب کے سال کالج میں داخل کردیا گیا تھا مگر اب صورت ایسی آپڑی ہے کہ شاید اُس کو تعلیم سے دست بردار ہونا پڑے۔ بھائی فضل احمد پر اِس ضعیفی میں یہ حادثہ نہایت سخت گذرا ہے خدا اُن کی مدد کرے۔

میں پانچ روز سے دہلی میں علاج کی غرض سے آیا ہوا ہوں

اور اجمیری دروازہ میں عزیزی خواجہ لطیف احمد کے پاس کہ وہ عربی سکول میں ٹیچر بھی اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس بھی ہیں ٹھیرا ہوا ہوں یہاں اُن کی وجہ سے مجھے بہت آرام ملا ہے۔ دو دن سے ہوا میں بھی کسی قدر خنکی پیدا ہو چلی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بارش شروع ہو جائے۔ اب شملہ یا ایبٹ آباد جانا میرے لیے سخت دشوار ہے۔ دَوران سر کی شکایت بلاشبہ مجھکو ہے مگر میں امید کرتا ہوں کہ بارش ہو جانے پر بشرطیکہ پانی پت میں نہ جاؤں یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔ اول تو اب دماغ کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ مجمع اور سوسائٹی سے سخت گھبراتا ہوں اور جہانتک ممکن ہو تنہائی میں رہنا چاہتا ہوں اور خاص کر پانی پت میں رہنا تو میرے لیے گویا محال ہو گیا ہے۔

لکھنا تو بہت کچھ ہے مگر بالفعل اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں سر کی حالت زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہو اور جب مع الخیر ایبٹ آباد پہنچو تو فوراً خیریت سے اطلاع دینا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین عفی عنہ از دہلی۔ اینگلو عربک سکول۔ اجمیری دروازہ

۹ر جون ۱۹۰۸ء

۴۷۹ - برخوردار سعادت اطوار طالعمرہ۔ معلوم نہیں کہ تم مع الخیر ضلع ہزارہ میں پہنچ گئے یا ابھی پشاور ہی میں ہو۔ اسی لیے میں یہ خط پشاور ہی بھیجتا ہوں۔ امید ہے کہ تم جہاں ہو گے وہاں پہنچ جائے گا۔

مقبول حسین مرحوم کے انتقال کے بعد بڑی مشکل یہ
پیش آئی ہے کہ منظور حسین کو تعلیم دلائی جائے یا نوکر کرایا جائے
وہ اس سال بفضلہ تعالیٰ انٹرنس پاس کرنے کے بعد کالج میں داخل ہوگیا ہے
اور اُس کی والدہ اور خود وہ نہایت مصر ہیں کہ تعلیم جاری رہے
برخوردار تصدق حسین اور بھائی فضل احمد بھی یہی چاہتے ہیں ....
بالفعل تو یہی مناسب سمجھا گیا ہے کہ اُس کی تعلیم بدستور جاری
رکھی جائے .... لیاقت حسین کو بھائی کے مرجانے کا
سخت صدمہ ہوا ہے ۔ اُنھوں نے اسی غرض سے تین مہینے کی
رخصت لی ہے تاکہ بھائی کے پسماندوں کی ڈھارس بندھاتے
رہیں بلکہ اُن کا ارادہ یہاں تک ہے کہ نوکری چھوڑ کر کہیں ایک
میڈیکل ہال کھول لیں مگر ابھی کوئی معقول جگہ خیال میں نہیں آئی۔
یہاں کل سے موسم بدل گیا ہے ۔ ہوا سرد چلنے لگی ہے
رات کو کچھ ترشح بھی ہوا تھا ۔ وہاں کا حال ضرور لکھنا ۔ پانی پت میں
بفضلہ تعالیٰ اب بالکل وبا نہیں ہے ۔ میں حکیم اجمل خانصاحب کا
علاج کر رہا ہوں ۔ تصدق حسین کی رائے ہے کہ کرنل زیڈ احمد کا
علاج کرو ۔ مگر اسمیں بعض مشکلات ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ بارش
ہو جانے سے مرض میں ضرور تخفیف ہوگی ۔ تم اپنی خیر و عافیت سے
بواپسی ڈاک اطلاع دو ۔ میں ابھی پانسات روز یہاں اور
ٹھیروں گا ۔ زیادہ دعا ۔ خواجہ لطیف احمد تسلیم کہتے ہیں ۔
راقم الطاف حسین عفی عنہ از دہلی ۔ اجمیری دروازہ ۔ اینگلو عربک سکول
۱۹ر جون ۱۹۰۸ء

۴۸۰ - برخوردار! امید ہے کہ تم مع الخیر ایک دو روز میں پشاور پہنچ جاؤ گے اور عنقریب وہاں سے وطن کی روانگی کا ارادہ کرو گے۔ میں ابھی تک دلی ہی میں مقیم ہوں۔ اور غالباً تمہارے مع الخیر پانی پت پہنچنے تک اور ٹھیروں گا۔ تم بہت جلد اپنی خیر و عافیت اور تاریخ روانگی وطن سے اطلاع دو۔ یہاں بارش مطلق نہیں ہوئی۔ سخت لوئیں چل رہی ہیں۔ ظاہرا تمام شمالی ہندوستان میں قریب قریب یہی حال ہے۔ بفضلہ تعالیٰ پانی پت میں اب بیماری نہیں ہے۔ زیادہ دعا۔ نانو خاں کو دعا پہنچے۔

الطاف حسین از دہلی۔ اجمیری دروازہ۔ عربی سکول

۲۸ رجون ۱۹۰۸ء

۴۸۱ - برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ تمہارا کارڈ ایبٹ آباد سے پہنچا۔ امید ہے کہ تم مع الخیر اس کارڈ سے پہلے پشاور پہنچ جاؤ گے جب تک تم بخیریت پانی پت پہنچو گے میں یہیں ٹھیرا ہوں گا تاکہ تمہارے لیے کچھ آم لیتا آؤں۔ خدا کا شکر ہے نہایت شدید گرمی کے بعد پرسوں برسات کی سی کیفیت یہاں بھی پیدا ہو گئی ہے۔ اور آج کسی قدر مینہ بھی برسا ہے۔ تم ایک کارڈ پشاور سے چلتے وقت اور ایک مع الخیر پانی پت پہنچنے کے بعد فوراً بھیج دینا پانی پت میں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ حقن طاہرہ ۳۰ رجون سے بتقریب تعطیل گرما پھوند گیا ہوا ہے۔ غالباً ۱۱ رجولائی تک حقن اور اخلاق حسین یہاں آجائیں گے اور حقن کو یہاں چھوڑ کر انشاءاللہ تم سے ملنے کو پانی پت آویں گے۔ خواجہ لطیف احمد بھی چند روز

کے لیے پانی پت چلے گئے ہیں - میں اب تک اجمیری دروازہ مدرسہ ہی میں مقیم ہوں - یہاں مجھے آرام بہت ملا ہے - برخوردار تصدق حسین یا خانصاحب کے ہاں ایسا آرام ملنا ناممکن تھا - زیادہ دعا - مشتاق علی ولد عزیزی عاشق علی جو میرے ساتھ آیا ہے آداب کہتا ہے اور جناب میرنصاحب بھی بہت بہت سلام اور دعا کہتے ہیں -

راقم الطاف حسین - ۲۱ر جولائی ۱۹۰۸ء

۴۸۲ - برخوردار طالعمرہٗ - مجھے دوران سر کی شکایت زیادہ ہوگئی ہے - اسی واسطے علاج کے لیے یہاں آیا تھا - ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب کی دوا استعمال کرتا ہوں مگر اس کا اثر دیر میں معلوم ہو تو ہو ابھی حالت بدستور ہے - اسی شکایت کے سبب لکھنؤ بھی نہیں جا سکا - شاید ۲۹ر دسمبر تک یہاں سے چلنا ہو - امید ہے کہ ۱ر جنوری کی تم نے اجازت لے لی ہوگی - اگر ممکن ہو تو ایک دو روز کے لیے پانی پت بھی ہو جاؤ میں ایک دو روز دہلی ٹھیر کر انشاء اللہ پانی پت پہنچونگا - تمہارا تار اور خط پہنچ گیا - زیادہ دعا -

الطاف حسین از میرٹھ شہر - محلہ گدڑی - ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۸ء

۴۸۳ - اب تک اس انتظار میں کہ اطمینان ہو تو مفصل خط لکھوں بہت دن سے تم کو کچھ نہیں لکھا تھا - مگر بھائیصاحب انتقال سے فرصت بہت کم ملتی ہے - اس وجہ سے بالفعل صرف خیروعافیت لکھنے پہ اکتفا کرتا ہوں - انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب

مفصل خط لکھوں گا ۔ ماعہ کا منی آرڈر پہنچ گیا اور حسب ہدایت تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ بھائیصاحب مرحوم کی چھ ماہی ہو چکی ہے ۔ تمہارے متعلقین عنقریب اپنے گھر پر آنے والے ہیں ۔ اُن کے کہنے سے گھر پر پھر مدد لگوا رکھی ہے ۔ سب عزیز بخیریت ہیں ۔ اخلاق حسین پھپوند سے اب تک نہیں آسکے ۔ پشاور میں کبتک قیام رہے گا ۔ اِس کی جلد اطلاع دینا ۔ زیادہ دعا ۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۱۹ راپریل ۱۹۰۹ء

۴۸۴ ۔ برخوردار ! امید ہے کہ پشاور کے اِمتحان سے فارغ ہوگئے ہوگے ۔ اب بہت جلد اپنی خیریت سے اِطلاع دو اور یہ لکھو کہ وہاں سے اب کدھر جانے کا قصد ہے ۔ یہاں بلکہ اِس تمام نواح میں بارش اِس کثرت سے ہو رہی ہے کہ گویا برسات آگئی ہے ۔ کھیتوں کا سخت نقصان ہو رہا ہے ۔ وہاں بارش کا کیا حال ہے یہ ضرور لکھنا ۔ لاہور تک کا حال تو معلوم ہوگیا ہے کہ وہاں تک برابر یہی حال ہے ۔ زیادہ دعا ۔

خدا جانے نانو خاں نے اپنے گھر خرچ بھیجا یا نہیں ۔ اُسکی بیوی خرچ سے بہت تنگ تھی ۔ یہاں سب طرح خیریت ہے ۔

.... زیادہ دعا ۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۲۸ راپریل ۱۹۰۹ء

۴۸۵ ۔ برخوردار طال عمرہ ۔ کل نانو خاں کا کارڈ اُس کا لڑکا اپنے گھر سے لایا تھا جس میں تمہاری علالت کا حال درج تھا ۔ میں نے اِسی سبب سے کہ اتوار تھا ایک روپیہ کا تار ۱۰ بجے دن کے

لکھوا کر ریل پر بھیجا - اُسکی رسید بھی آگئی مگر اب چار بجنے کو ہیں اور
تار کو بھیجے ہوئے ۳۰ گھنٹے گذر چکے ہیں - اب تک جواب نہیں پہنچا -
لاچار اِس وقت دوسرا آرڈری تار روانہ کیا گیا ہے - چونکہ یہ تار
پوسٹ آفس کے ذریعہ سے بھیجا گیا ہے اِنشاء اللہ تعالیٰ اسکا جواب
جلدی آوے گا - اپنی خیریت جلدی لکھوا کر بھیجو - اور اگر تپ نے
خدانخواستہ مفارقت نہ کی ہو تو بیماری کی رخصت لے کر فوراً چلے آؤ
ڈاکٹری علاج سے اگر بخار فوراً نہیں جاتا تو علاج زیادہ مشکل ہو جاتا ہے
میں سمجھتا ہوں کہ اول تو تبدیلی آب و ہوا ہی سے طبیعت اصلاح پر
آجائے گی ورنہ دلی میں یونانی علاج کرایا جائیگا - اور لاہور سے
بھٹنڈا ریل میں سیدھے دلی آنا میں بھی وہیں آجاؤں گا..... زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت - ۳ رمئی ۱۹۰۹ء

۴۸۶ - برخوردار طال عمرہم - اپنی خیر و عافیت سے اور اِس
بات سے کہ اتفاقیہ رخصت منظور ہوئی یا نہیں اور اسطرف آنے کا
کب تک ارادہ ہے بہت جلد مطلع کرو - فرزند علی طالعمرہٗ آٹھ
دن کی رخصت لائے تھے - کل رات کو بمبئی میل میں مع اپنی اہلیہ
اور کلو کی بہو کے روانہ ہو گئے - برخوردار خواجہ تصدق حسین سلمہ اللہ بھی
پندرہ دن کی رخصت لائے ہیں - جون کی تیسری چوتھی تک ٹھیرینگے
یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے - زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت - ۲۵ رمئی ۱۹۰۹ء

۴۸۷ - برخوردار طالعمرہٗ - خوبانیوں کا پارسل بحفاظت تمام
پہنچا - ایک آدھ کے سوا کوئی دانہ نہیں بگڑا - اخلاق حسین کی اہلیہ

زیادہ بیمار ہوگئی ہیں اُن کے لانے کے لیے اِن شاء اللہ کل یا پرسوں
.... یہاں سے اور حقن دہلی سے روانہ ہوں گے۔ غلام الثقلین کی
علالت کا حال خدا جانے تم کو کسی نے لکھا یا نہیں۔ کل سے فی الجملہ
اطمینان ہوا ہے ورنہ مرض نہایت خطرناک تھا۔ مجھے بھی کھانسی
اور زکام کی ایسی شدت ہے کہ جاڑے میں کبھی ایسی نہیں ہوتی۔
غلام السبطین بھی یہیں ہیں۔ لکھنؤ سے خیر و عافیت کے خطوط برابر
آتے ہیں۔ عشیرہ میں اور سب طرح خیریت ہے۔ خواجہ عنایت علی
اور خواجہ صفدر علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد
مطلع کرتے رہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از پانی پت۔ ۹ر جون سنہ ۱۹۰۹ء

۴۸۸۔ برخوردار! بہت دن سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا
طبیعت متعلق ہے۔ عزیزی غلام الثقلین کی علالت کے سبب پندرہ
روز تک میں نہایت پریشان رہا۔ الحمدللہ کہ وہ صحت پاکر مع الخیر
میرٹھ روانہ ہوگئے ہیں مرض نہایت خطرناک تھا۔ خدا نے از سرِ نو
زندگی عطا کی ہے مگر ضعف بدرجۂ غائت ہوگیا ہے۔ سب کی رائے
کے برخلاف وہ اِس کمزوری کی حالت میں میرٹھ چلے گئے۔ غلام السبطین
بھی لکھنؤ سے آگئے تھے وہ بھی اُنہیں کے ساتھ چلے گئے۔ والدۂ
احتشام حسین کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کے
صغیر سن بچوں کے حال پر رحم فرمائے اور اُس کو شفا عنایت کرے
اخلاق حسین سخت پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ اُنکی حالت
بیماروں سے بدتر ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرے۔

کھوہار سے خیریت کے خطوط برابر چلے آتے ہیں - زیادہ دعا
الطاف حسین از پانی پت - ۱۷ جون ۱۹۰۹ء

۴۸۹ - برخوردار طالعہم - آج پھپوند کے خط سے معلوم ہوا کہ پرسوں جمعرات کی رات کو حقّن طول عمرہٗ کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہر ایک لحاظ سے یہ واقعہ نہایت جانکاہ ہے مگر صبر کے سوا کچھ چارہ نہیں - اخلاق حسین اپنی اہلیہ کی بیماری میں بیماروں سے بدتر ہوگئے ہیں - میں نے اُن کو بتاکید لکھا ہے کہ فوراً پنشن کی درخواست بھیجدو اور بچوں کو لے کر یہاں چلے آؤ - آجکل برخوردار .... اور اُس کی والدہ کو پھنسی پھوڑوں کی حد سے زیادہ تکلیف ہے امید ہے کہ جلد آرام ہوجائیگا - کھوہار سے خیر و عافیت کا خط آج ہی آیا ہے - باقی سب عزیز بخیریت ہیں - زیادہ دعا - اپنی خیر و عافیت سے جلدی مطلع کرو -

الطاف حسین از پانی پت - ۲۵ جون ۱۹۰۹ء

حقّن ادآب عرض کرتے ہیں +

۴۹۰ - برخوردار سلمہم اللہ - معلوم نہیں کہ یہ کارڈ تم کو پشاور میں ملیگا یا ایبٹ آباد میں - جہاں ملے فوراً اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرنا - غالباً تمہاری بھاوج کے انتقال کی خبر میں تم کو لکھ چکا ہوں مگر میری اطلاع کا کوئی جواب اب تک یہاں نہیں پہنچا اس لیے احتمال ہے کہ کارڈ تلف ہوگیا ہو - تمہارے بھائی پر یہ حادثہ بہت سخت گذرا ہے - اور درحقیقت یہ حادثہ ایسا ہی سخت ہے کیا مرحومہ کی عمر کے لحاظ سے کیا صغیر سن بچوں کے

لحاظ سے اور کیا شوہر کی حالت کے لحاظ سے - خدا اُس کو غریق رحمت کرے اور شوہر اور بچوں کو صبر عنایت کرے - ۱۰ر جولائی تک سبکو یہاں لانے کا ارادہ ہے - شیر خوار بچہ کے لیے یہ سفر موجب تشویش ہو خدا اُس کا اور سب کا حافظ و نگہبان ہے - زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت - یکم جولائی ۱۹۰۹ء

۷۹۱ - برخوردار طالعمرہٗ - منی آرڈر مالعہ کا آج پہنچ گیا علی گڈھ سے پچاس دانہ انبہ لنگڑا محمد شفیع صاحب کے بھیجے ہوئے جنکو میں نہیں جانتا پہنچے - تم نے ناحق تکلیف کی یہاں ہر قسم کا آم بہ افراط ملتا ہے - تمہارے گھر میں پھوڑے پھنسیوں کی سخت تکلیف رہی پرسوں جونکیں لگوائی ہیں جس سے نہایت ضعف ہو گیا ہے برخورداری .... طالعمرہا کو بھی یہی شکایت مگر اپنی والدہ سے کسی قدر کم بہت دن سے چلی جاتی ہے - برخوردار اخلاق حسین مع بچوں کے دسویں جولائی تک انشاء اللہ یہاں پہنچ جائیں گے - بالفعل اُن کو اور بچوں کو اسی طرف رکھنے کا ارادہ ہے - حقّن طالعمرہٗ اُن کو لینے کے لیے پھپوند پہنچ گیا ہے - اُس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق حسین کے دل پر مرحومہ کے انتقال کا بڑا گہرا اثر ہوا ہے - اُمید ہے کہ یہاں آکر کسی قدر اُن کا غم غلط ہو سکیگا -

(اُمید ہی کہ کالج کا اجنڈا تمہارے پاس پہنچ گیا ہوگا - میں نے اُن تمام رزولیوشنوں سے جو آنریری سکرٹری اور لوکل ٹرسٹیوں نے مرتب کیے ہیں اتفاق کیا ہے لیکن مجھے توقع نہیں ہے کہ یہ سب رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہو جائیں گے - زمینداران

و تعلقہ داران و عہدہ دارانِ سرکاری اور اُن کے علاوہ بعض دیگر
اصحاب بھی محض ایک وہمی وخیالی اندیشہ ناراضی ہزآنر بیٹرن کالج
کی بنا پر یقیناً اختلاف کریں گے اور اگر مخالفین کی رائے غالب ہوگئی
تو لوگوں کو سخت اندیشہ ہے کہ آنریری سکرٹری کہیں استعفا
نہ دیدیں - اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اگر تمام رزولیوشن
کثرتِ رائے سے پاس ہوگئے تو مسٹر آرچبولڈ استعفا دیے بغیر
نہ رہیں گے اور اِس موقع پر اُن کا استعفا دینا انگریز افسروں
اور حاکموں کے دل پر بُرا اثر کرے گا - لیکن پہلا اندیشہ دوسرے
اندیشہ سے میرے نزدیک زیادہ سخت ہے کیونکہ اگر ہزآنر کے
وہ مشورے مان لیے گئے جن کے قبول کرنے سے عذر کیا گیا ہے
تو سکرٹری بلکہ تمام ٹرسٹیوں کا عدم و وجود برابر ہو جائیگا - اور
محمدن کالج بمنزلہ ایک گورنمنٹ کالج کے ہو جائیگا - تم نے جو کچھ اپنی
رائے لکھی ہو اُس سے مجھے بھی مطلع کرنا .... زیادہ دعا

الطاف حسین عفی عنہٗ

پشاور سے روانہ ہونے کے بعد اپنی خیر و عافیت جلد جلد
بھیجتے رہنا ورنہ سب مشوش رہیں گے -

پانی پت - ۶ ر جولائی ۱۹۰۹ء

۴۹۲ - برخوردار طالعمرہٗ - تمہارا خط اور دیگر خطوط اسیوقت
پہنچے - سب عزیزوں کو مطمئن کردو - اِس موسم میں بشرطیکہ پُروا
ہوا نہ چلے آپریشن کرانے میں کوئی اندیشہ نہیں اور چونکہ اسوقت
آپریشن کرانے کی سخت ضرورت ہے اِس لیے اُس کو ملتوی

نہیں کیا جاسکتا۔ آسائش کا کافی انتظام ہوگیا ہے۔ اگر مصطفےٰ
اور حقن کو ابھی روانہ نہ کیا ہو تو اب فوراً روانہ کردو۔ اور میرے
کپڑے اور بکس وغیرہ پہلی تحریر کے موافق اور نیز برخورداری
.... اور اُس کے بچوں کے کپڑے ضرور بالضرور بھجوادو۔ برخوردار
اخلاق حسین کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آگے جیسی
تمہاری اور اُن کی خوشی ہو میرے نزدیک تو صرف برخوردار
حقن طولعمرہٗ کا آنا کافی ہے۔ اُن کے ساتھ مصطفےٰ کا آنا نہایت
ضرور ہے کیونکہ نانو خاں کو کل بتاریخ ۹ رمئی وقتِ شام کسی قدر
خربوزے دیگر منصم ارادہ روانہ کرنے کا ہے۔ میرے نام کی
جس قدر ڈاک تمہارے پاس جمع ہو وہ بھی ضرور بھیجدو۔ اور
چودہری جی سے کہدو کہ میرے نام کی ڈاک اشرف آباد دہلی کے
پتے سے برابر بھیجتے رہو۔ برخوردار عبدالولی اور سب عزیزوںکو
دعا وسلام پہنچے۔ گھر میں سب عزیز بخیریت ہیں۔

الطاف حسین حالی از لکھنؤ۔ اشرف آباد دہلی۔ ۸ رمئی ۱۹۱۱ء

میں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں پانی پت پہنچوں گا۔

۴۹۲۔ برخوردار طالعمرہٗ۔ آج نانو خاں کو مع خربوزوں کے
روانہ کرنے کا ارادہ تھا مگر چونکہ اب تک مصطفےٰ اور برخوردار
حقن طالعمرہٗ یہاں نہیں پہنچے اس لیے نانو خاں کے چلے جانے سے
بہت تکلیف ہو جاتی۔ چنانچہ اُس کو روانہ نہیں کیا گیا۔ اب دونوںکو
جلدی روانہ کردو۔ اُن کے آنے پر نانو کو روانہ کردیا جائے گا
انشاء اللہ کل شفاخانہ میں چلا جاؤں گا۔ وہاں جانے کے بعد

آپریشن کی تاریخ مقرر ہوگی ۔ سب لوگ بہر نوع مطمئن رہیں ۔
سب چھوٹے بڑوں کو دعا و سلام پہنچے ۔

الطاف حسین از لکھنؤ

میرے نام کے خط اشرف آباد دہلی کے پتے سے آنے چاہئیں ۔ ۹ مئی ۱۹۱۱ء

۴۹۴ ۔ برخوردار طالعمرہٗ ۔ امید ہے کہ تم مع الخیر اپنے کام پر پہنچ گئے ہوگے ۔ مجھے آج تیسرا دن ہے کہ آپریشن ہوا تھا ۔ خدا کے فضل سے اب تک بالکل اچھا رہا ہوں ۔ پٹی بدستور دونوں آنکھوں پر بندھی ہوئی ہے ۔ ڈاکٹر صاحب پرسوں پیر کے روز پٹی کھولنے کو کہتے ہیں ۔ آپریشن کا نتیجہ پٹی کھلنے پر ٹھیک ٹھیک معلوم ہوگا ۔ تم جلدی اپنی خیر و عافیت اور اپنے کام کی تفصیل لکھ بھیجو ۔ یہاں سے ہمیشہ ایک کارڈ تمہارے نام پہنچتا رہے گا ۔ برخوردار غلام السبطین ہر وقت میرے پاس رہتے ہیں اور ہر طرح کی آسائش و آرام میں کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ پٹیالہ کی نسبت یہاں مجھے بہت زیادہ آرام ملا ہے اور بہت سے ہمدرد اور مہربان پیدا ہوگئے ہیں ۔ خصوصاً ڈاکٹر صاحب بہت عنایت فرماتے ہیں ۔ تم ہر طرح اطمینان رکھو ۔ زیادہ دعا ۔ حشمت کو بھی دعا کہہ دینا ۔ نانوخاں کے یہاں ہونے سے مجھے بیحد آرام ملا ہے اور وہ بہت بہت سلام کہتا ہے ۔ جناب میر عوض علی صاحب کی طرف سے بہت بہت سلام پہنچے ۔

الطاف حسین از کنگز ہوسپٹل ۔ لکھنؤ ۔ ۱۳ مئی ۱۹۱۱ء

۴۹۵ ۔ برخوردار طالعمرہٗ ۔ آج ۱۵ مئی بروز دوشنبہ پٹی کھل گئی ۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ نگاہ میں کچھ ترقی ہوئی ہے یا

نہیں - آپریشن سے پہلے جو حال تھا اب بھی وہی حال ہے - لیکن
اصل حال تین چار روز میں معلوم ہوگا - اُس وقت فوراً اطلاع
دیجائے گی - نانو خاں کو پرسوں بروز پنجشنبہ شام کو پانی پت روانہ کیا جائیگا
تاکہ ایک دو روز پانی پت اپنے گھر پر ٹھیر کر ۲۰ ر یا ۲۱ ر تک جالندھر
تمہارے پاس پہنچ جائے - انشاءاللہ دورہ میں بہ فراغت تمہارے
ساتھ کانگڑہ جا سکیگا - مجھے کانگڑہ تک آنے میں بہت دقتیں معلوم
ہوتی ہیں - مجھے جب تک آپریشن کے نتیجہ کی طرف سے پورا پورا
اطمینان نہ ہوگا اُس وقت تک پانی پت نہیں جا سکتا - تم اپنی
خیر و عافیت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہو - برخوردار خواجہ مجب علی کو
دعا کہدینا - خلیفہ عماد الدین صاحب کی خدمت میں میری طرف سے
سلام و نیاز کہدینا - زیادہ دعا -

الطاف حسین - کنگز ہوسپٹل - لکھنو - ۱۵ ر مئی سنہ ۱۹۱۱ء

۴۹۶ - برخوردار طول عمرہٗ - بعد دعاء صلاحِ دارین مدعا
یہ ہے کہ الحمدللہ کہ میں مع برخوردار اخلاق حسین اور اُن کی بہن اور
برخوردار حقّن و نانو خاں و مصطفٰے کے ۸ ر جون کو لکھنؤ سے روانہ ہوکر
۹ ر جون سنہ ۱۱ء کو .... مع الخیر پانی پت پہنچ گئے - یہاں
غلط خبر پہنچنے سے تمہارے بھائی اور بہن لکھنؤ پہنچ گئے تھے - میں
بعنایتِ الٰہی اچھا ہوں - جو حالت آپریشن سے پہلے تھی وہی بدستور ہے
خدا کا شکر ہے کہ کوئی زائد تکلیف نہیں ہوئی - نانو خاں ہمارے
ساتھ آگیا ہے اُس کو فوراً روانہ کرنے کا ارادہ تھا مگر اس خیال سے
کہ جب تک مقام معلوم نہ ہو اُس کو منزلِ مقصود پر پہنچنے میں

ہو گی اسکو نہیں بھیجا گیا - تم بواپسی ڈاک لکھو کہ اُس کو یہاں سے
کس مقام پر روانہ کیا جائے - وجع مفاصل کا ایک بہت عمدہ
نایاب نسخہ مل گیا ہے - لکھنؤ میں اسکی نقل کرا لوں تو نانو خاں کے
ہاتھ روانہ کروں گا - اُس کو ضرور استعمال کرنا چاہیے - انشاءاللہ
ضرور نافع ہو گا - یہاں اور لکھنؤ میں سب بخیریت ہیں -

پانی پت - ۱۳ جون [illegible]

۴۹۷ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - مجھے
یہاں آئے ہوئے بارہ روز ہو چکے ہیں - اس عرصہ میں تمہارا کوئی
خط نہیں آیا سب عزیزوں کو تشویش ہے - یہاں پہنچ کر میں نے
فوراً نانو خاں کو روانہ کرنا چاہا تھا اور اُس کو خرچ وغیرہ دیدیا تھا
لیکن اُس نے یہ عذر کیا کہ مجھے کانگڑہ جانیکا کبھی اتفاق نہیں ہوا
اور خواجہ صاحب آجکل دورہ پر ہیں - اگر آپ پہلے یہ دریافت کرلیں
کہ نانو خاں کو کس مقام پر روانہ کیا جائے تو وہاں پہنچنے میں بہت
آسانی ہو گی - میں نے یہ سمجھ کر کہ جواب تین چار دن میں آجائیگا
فوراً ایک دریافت طلب کارڈ تمہارے نام بمقام دھرم سالہ
روانہ کر دیا - اُس کو بھیجے ہوئے غالباً بلکہ یقیناً دس دن سے کم
نہیں ہوئے - باوجود اس کے اب تک جواب نہیں آیا - چونکہ
اخلاق حسین مع تینوں لڑکوں اور ...... اور ...... کے بمقام [illegible]
عرس مولانا عبدالصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب میں لکھنؤ سے
آ سکے ہی چلے گئے تھے اور مجھے اب خط لکھنا بہت دشوار ہو گیا ہے
اور لڑکیوں سے خط لکھواتے ہیں [illegible] - [illegible]

اب تک تمہیں خط نہیں لکھوایا گیا۔ آخر جب انتظار حد سے گذر گیا تو آج خود ہی خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ مفصل حالات انشاء اللہ تعالیٰ برخوردار اخلاق حسین کے آنے پر لکھوا کر بھیجوں گا۔ بالفعل چند ضروری باتوں پر اکتفا کرتا ہوں:۔

(۱) بواپسیٔ ڈاک اطلاع دو کہ نانو خاں کو کس مقام پر روانہ کیا جائے؟ اور تم مع الخیر جالندھر کب تک پہنچو گے؟

(۲) یہاں سب عزیز بخیریت ہیں اور تمہاری خیریت کے پہنچنے کے منتظر ہیں۔

(۳) برخوردار غلام الثقلین کے کئی خط بمبئی۔ کراچی اور بصرہ سے آچکے ہیں۔ کل بصرہ سے بعد فراغ قرنطینہ دوسرا خط آیا ہے۔ امید ہے کہ وہ بغداد اور کاظمین پہنچ گئے ہوں گے۔ اب تک انکا سفر نہایت ہم جنس اور معقول مسافروں کی رفاقت میں بہت خوبی سے بسر ہوا ہے۔

(۴) کانگڑہ سے مع الخیر مراجعت کے بعد کس ضلع میں جانیکا ارادہ ہے؟

(۵) حشمت اور باورچی سے جو حال میں نوکر رکھا ہے کافی آرام ملا یا نہیں؟ زیادہ دعا۔ حشمت کو دعا کہدینا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۲۰ ر جون ۱۹۱۱ء

۴۹۸۔ برخوردار طالعہٗ۔ تم کو اور سب عزیزوں کو مبارک ہو کہ کل لاہور کے تار سے معلوم ہوا کہ برخوردار اخلاق حسین اور اُن کے دوست عزیز الحسن بفضلہ تعالیٰ امتحان انٹرنس میں کامیاب

ہو گئے۔ الحمد للہ! تمہارا خط کل عین انتظار کی حالت میں پہنچا۔ نانو
خاں سے کہہ دیا گیا ہے کہ تم ۲۶ جون تک ریاست منڈی میں پہنچ جاؤ
مگر دو تین دن سے اُس کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ امید ہے کہ ایک دو
دن میں آرام ہو جائیگا۔ اب نہایت غور طلب یہ امر ہے کہ حقن طولعمرہٗ کو
کس طرف متوجہ کیا جائے۔ اُن کا اور عزیز الحسن کا تو یہ منشار معلوم
ہوتا ہے کہ میڈیکل سکول آگرہ میں داخل ہو جائیں مگر مجھے اس میں
مشکلات معلوم ہوتی ہیں۔ ہوسپٹل اسسٹنٹ کلاس کی چار برس کی
پڑھائی ہے۔ بشرطیکہ سالانہ امتحانوں میں برابر کامیابی ہوتی رہے
قوائے جسمانی کے لحاظ سے بھی حقن کو میں ایسی محنتِ شاقہ اُٹھانیکے
قابل نہیں سمجھتا۔ عزیز الحسن کے قویٰ بہ نسبت حقن کے بہت بہتر
معلوم ہوتے ہیں۔ اِسکے سوا اکثر طالب علم لاشیں وغیرہ چیرنے کی
حالت میں کراہت کے سبب مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی بہت سی
مثالیں میری نظر سے گذری ہیں۔ آگرہ میں گرمی بہت سخت ہوتی ہے
یہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ اور کمزور آدمی کے لیے گرمی یا سردی کا
زیادہ ہونا دونو خطرناک ہیں لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ میری رائے ہے
اُسی کے مطابق عمل کیا جائے۔ اِس باب میں جو کچھ تمہاری رائے ہو
بہت غور کے بعد اُس سے مطلع کرو ...... برخوردار احقاق حسین
بہت بہت آداب عرض کرتے ہیں۔

پانی پت - ۲۳ جون ۱۹۱۱ء

۴۹۹ - برخوردار سعادت اطوار سلمہ اللہ تعالیٰ - الحمد للہ کہ
یہاں سب عزیز بخیریت ہیں اور تمہاری خیر و عافیت کل معلوم ہوئی...

آیا ہے اُس سے مفصل معلوم ہوئی - اِس بات کے معلوم ہونے سے
بہت اطمینان ہوا کہ ضلع کانگڑہ کے دَورہ میں پیادہ پا پھرنے کا اکثر
موقع ملا - ضرور اس سے فائدہ ہوا ہوگا - مگر پہاڑ کے دَورہ کے بعد
میدان میں گرمی بہت برداشت کرنی پڑے گی - خدا کرے کہ بارش
جلد ہو جائے - نانو خاں کی آنکھیں دُکھنے آگئی تھیں - آج اُس نے
آکر بیان کیا کہ آنکھوں کے دُکھنے کی شکایت جاتی رہی اور میں
جالندھر جاتا ہوں - غالباً تم بھی جیسا کہ کل کے کارڈ میں لکھا ہے
اِنشاء اللہ بہت جلد جالندھر پہنچ جاؤ گے - وجع مفاصل کا نسخہ آج
نقل کرا کر اصل تمہارے پاس بھیجتا ہوں - نقل اپنے پاس رکھ لی ہے
یہ نسخہ ڈاکٹر عبد الکریم کے بیان کے مطابق نہایت مجرب ہے - لندن میں
کوئی ڈاکٹر اِس کے بہت دام لیکر بیماروں کو دیتا تھا اور اِس کے اجزا
کسی کو نہیں بتاتا تھا - ایک فیاض آدمی نے اُس کو چھ ہزار
پونڈ دے کر اسکے اجزا ظاہر کرا دیے ہیں - شافیٔ مطلق تو خدا ہے
مگر اس کا فوراً استعمال شروع کر دینا چاہیئے - ایک معقول میعاد
تک اِس کو پینا چاہیئے - اِس کے متعلق اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو
تو مجھے لکھنا میں ڈاکٹر عبد الکریم کو لکھ بھیجوں گا -

اِس خط کے پہنچنے پر فوراً یہ لکھنا کہ اب دَورہ کے واسطے
کدھر جانے کا ارادہ ہے .... مجھے آنکھ کے درد کی شکایت
بدستور چلی جاتی ہے - شاید بارش ہونے کے بعد کچھ تخفیف ہو جائے
برخوردار حقی کے باب میں تمہارے جواب کا انتظار تھا کہ
اُس کو اب کیا کرنا چاہیئے - اُن کا دلی منشار تو یہ ہے کہ آگرہ سے

میڈیکل سکول میں داخل ہو جائیں جہاں چار برس پڑھنا پڑے گا وہ اِس باب میں مشورہ کے لیے دہلی گئے تھے وہاں اُنھیں یہی رائے دی گئی ہے کہ فوراً آگرہ جاکر داخل ہو جاؤ کیونکہ یکم جولائی کو وہاں اُمید وار لیے جائیں گے۔ اِس لیے تمہارے جواب کا اِنتظار کیے بغیر ہی وہ غالباً کل ۲۹ جون کو روانہ ہو جائیں گے اور اپنا حال تم کو براہِ راست آگرہ سے لکھ کر بھیجیں گے۔ سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے بہت بہت دعا پہنچے۔ برخوردار حامد علی تین ماہ کی سک لیو لے کر نرائن گڑھ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ زیادہ دعا

الطاف حسین حالی۔ پانی پت۔ ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء

۵۰۰۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ تمہارے خیریت نامے سب پہنچ گئے ۲۸ جون کا لکھا ہوا خط نانو خاں کی روانگی کے اِنتظار میں اب تک پڑا رہا مگر جب اُس کی طرف سے مایوسی ہوگئی اور اُسکی لیت ولعل ختم نہ ہوئی تو لاچار آج وہ خط مع نسخہ و جمع مفاصل روانہ کیا جاتا ہے اگرچہ نانو خاں نے نوکری سے اِنکار نہیں کیا مگر اُس کی آجکل سے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دہلی میں دربار کے کاروبار دیکھ کر وہاں کہیں تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لکھنؤ سے آکر وہ ۱۴ - ۱۵ روز تک برابر میرے پاس آتا رہا ...... مگر ۱۰ - ۱۲ روز سے اُس نے آنا جانا بالکل موقوف کر دیا ہے ...... آدمی کی تلاش درپیش ہے مگر اپنی ضرورتوں کے موافق تم خود ہی کام کا آدمی انتخاب کر سکتے ہو۔ لیکن یہاں بھی اُس کی تلاش اور فکر کی جا رہی ہے۔ میرے نزدیک اِس باب میں نیاز محمد خاں صاحب پلیڈر رئیس جالندھر سے ضرور مدد لینی چاہیئے۔

امید ہے کہ وہ کوئی معقول آدمی سر دست بہم پہنچا دیں گے۔ آگرہ میڈیکل
سکول میں چونکہ یکم جولائی کو امیدوار طالب علموں کا داخلہ سُنا گیا تھا۔
اِس واسطے حقّن اور عزیز الحسن وہاں داخل ہونے کی غرض سے گئے تھے
مگر کئی وجوہات سے وہاں داخل ہونا مناسب نہیں سمجھا اور واپس
چلے آئے۔ اب علیگڈھ میں ایف۔اے کے درجہ میں اگر ممکن ہوا تو
داخل ہونیکا ارادہ ہے۔ اِس کا مفصل حال برخوردار اخلاق حسین تمہیں
خود لکھیں گے اور کچھ عجب نہیں کہ وہ ایک دو دن کے لیے تم سے
ملنے کو چلے آویں۔ امید ہے کہ تم مع الخیر آجکل میں جالندھر پہنچ جاؤ گے
اِس خط کا جواب مع رسید نسخہ وجمع مفاصل جلد بھیجدو۔

برخوردار خواجہ غلام الثقلین کے چار خط کراچی۔ بصرہ۔ بغداد
اور کاظمین سے مشتمل بر خیر وعافیت آچکے ہیں۔ اب اِنشاء اللہ تعالیٰ
کربلائے معلیٰ اور نجفِ اشرف سے خط آنیوالا ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا۔

کل ۴ر جولائی ۱۹۱۱ء کو مولوی محمد اسمٰعیل خلف مولوی
سلامت اللہ مرحوم کا انتقال بعارضہ نمونیہ جو تقریباً دو مہینے سے
لاحق تھا ہوگیا ہے۔ جس کا افسوس تمام شہر کے ممتاز مسلمانوں کو
حد سے زیادہ ہوا ہے اور تین دن پہلے اُن کی بڑی بیٹی جو سِل کے
مرض میں مبتلا تھی اور جو علاج کے لیے کسولی پہاڑ پر بھیجی گئی تھی
اُس کا تابوت یہاں آیا تھا۔ یہ دونوں موتیں ایک ہی گھر میں نہایت
عبرتناک صورت سے وقوع میں آئی ہیں۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون
زیادہ دعا۔

الطاف حسین حالی از پانی پت۔ ۵ر جولائی ۱۹۱۱ء

۵۰۱ - برخوردار سلمہ اللہ تعالیٰ - آج عین انتظار میں تمہارا خط پہنچا جس سے معلوم ہوا کہ تم مع الخیر جالندھر پہنچ گئے ہو - مگر چوتھی یا پانچویں جولائی کو جو مفصل خط میں نے جالندھر کے پتے سے تمہارے نام بھیجا ہے اور جس میں نانو خاں کا مفصل حال درج ہے اور وجع مفاصل کا نسخہ بھی ملفوف ہے اُس کے پہنچنے کا کچھ حال تمہارے خط سے معلوم نہیں ہوتا - اگر وہ پہنچ گیا ہو تو اسکی رسید سے جلد مطلع کرو - ورنہ جو ضروری حالات اُس میں درج تھے پھر دوبارہ لکھے جائیں - گرمی کی یہاں بہت شدّت ہے - بارش کی کہیں سے خبر نہیں آتی - گرمی روز بروز ناقابل برداشت ہوتی جاتی ہے - مگر تمہاری طرف سے زیادہ تر گرمی کی تکلیف کا خیال اِس سبب سے بھی ہے کہ تم ابھی پہاڑی علاقہ کا دَورہ کرکے آئے ہو اور میدان میں اب تک برسات شروع نہیں ہوئی - برخوردار احتاق حسین کو علیگڈھ بھیجنے کا ارادہ ہے اور چونکہ ۱۶ر جولائی سے کالج بند ہو جائیگا اس سبب سے اُن کے وہاں بھیجنے میں دیر کرنی مناسب معلوم نہیں ہوتی - وہ غالباً کل علی گڈھ روانہ ہو جائیں گے - جو کچھ نتیجہ ہو گا اُس سے تم کو اطلاع دیجائے گی زیادہ دُعا - الطاف حسین حالی از پانی پت - ۸ر جولائی ۱۹۱۱ء

۵۰۲ - برخوردار طالعمرہٗ - آج سخت انتظار کی حالت میں تمہارا خط پہنچا - نصیب اعدا علالت کی کیفیت معلوم ہونے سے سخت افسوس ہوا مگر تعجب نہیں ہوا - کانگڑہ کے دَورہ کے بعد دفعتہً ایسے گرم موسم کی سختی برداشت کرنے سے مجھے پہلے ہی یہ نتیجہ نظر آتا تھا - بہرحال جہاں تک ممکن ہو گرمی کی گزند سے بچنا چاہیئے

اور اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - بہت سے اُمور دریافت طلب تھے جن کی نسبت کچھ نہیں معلوم ہوا - مثلاً جو باورچی نوکر رکھا تھا اُس سے کچھ آرام ملا یا نہیں ؟ حشمت کا کیا حال ہے وہ بیمار ہے یا اچھا ہوگیا ؟ نسخہ وجع مفاصل کا پہنچ گیا یا نہیں ؟ دلّی سے برخوردار تصدق حسین نے ایک کھانا پکانے والا برخوردار حامد علی کیساتھ تمہارے لیے یا فرزند علی کے لیے بھیجا تھا - چونکہ فرزند کو آدمی کے نہ ہونے سے سخت تکلیف تھی اس لیے اُس کو چار روز ہوئے چلیا نوالی بھیجدیا گیا ہے - لکھنؤ میں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے -
برخورداری کا خط پرسوں ہی میرے نام آیا ہے - غلام الثقلین کے خطوط کبھی آٹھویں کبھی پندرھویں روز پہنچتے رہتے ہیں - یہاں سب عزیز بخیریت ہیں - تمہارے گھر میں خرچ کی حد سے زیادہ ضرورت ہے - بہت دن سے اپنے باپ کے گھر پر مدد نگار بھی ہے خرچ زیادہ ہوگیا ہے - دو مہینے کا خرچ ایکساتھ بھیجنا چاہیئے - اخلاق حسین کل پھپوند گئے ہیں - الفاسس کی والدہ گذر گئی ہیں اُن کی تعزیت کو گئی ہیں - احتفاق حسین علیگڈھ کالج کی فرسٹ ایر کلاس میں داخل ہوگئے ہیں مگر تین مہینے کی تعطیل میں گھر آگئے ہوئے ہیں حافظ محمد یعقوب صاحب کا کارڈ اسی وقت پہنچا اُس میں لکھا ہے کہ "اللہ دیا صاحب کو خوب تلاش کیا کہیں پتہ نہیں ملا" - میں اس فقرہ کا مطلب نہیں سمجھا - میری طرف سے اُن کو سلام کہدینا - سب چھوٹے بڑے بہت بہت دعا اور سلام کہتے ہیں - ہوشیار پور حافظ جی کو ضرور لے جانا ؛ اور اگر وہاں آم دستیاب ہوں تو اُن کو خوب

کھلانا مگر تم بہت ہی کم کھانا۔ مجھے تو آم کھانے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ .... زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت - ۲۲ر جولائی ۱۹۱۱ء

۵۰۳ - برخوردار! کل حافظ یعقوب صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ تمہاری طبیعت ابھی صاف نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں کہ دست آنے کی کیا وجہ ہے؟ دو چار روز روٹی کھانی چھوڑ دو۔ کھچڑی یا دال خشکہ کھانا چاہیئے۔ غذا میں احتیاط کرنے سے سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ جب تک طبیعت اصلی حالت پر نہ آجائے ایک کارڈ ہر روز حافظ صاحب سے لکھوا کر بھیجد یا کرو۔ اگر آدمی کی ضرورت ہو تو فوراً لکھو کہ کس قسم کا آدمی درکار ہے باورچی یا خدمتگار؟ تاکہ یہاں یا دلی میں تلاش کرایا جائے۔ جو خط میں نے پرسوں یا اترسوں بھیجا ہے اُس کا مفصل جواب حافظ جی سے لکھوا کر ضرور بھیجدو۔ حافظ جی کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دینا۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت

کل غلام الثقلین کا اور خط بغداد سے آیا ہے بہمہ نوع خیریت ہے

۲۶ر جولائی ۱۱ء

۵۰۴ - برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ بہت دن سے تمہاری خیر و عافیت معلوم نہیں ہوئی طبیعت متعلق ہے اپنی خیریت سے جلدی مطلع کرو۔ یہاں سب عزیز بخیریت ہیں مگر بارش کے نہ ہونے سے سب لوگ پریشان ہیں خدا رحم فرمائے۔

حامل رقیمہ ہذا قاضی غفران احمد صاحب خلف قاضی نیاز محمد صاحب تقریباً ایک سال سے محکمہ بندوبست ضلع ہوشیار پور میں ملازم ہو گئے ہیں۔ فقیر افتخار الدین صاحب جو بالفعل وہاں مہتمم بندوبست ہیں انہوں نے اُن کی اہلیت کے خیال سے پانچ روپیہ ماہوار کی اُن کو ترقی بھی دی ہے۔ بالفعل تحصیل دوسوہہ ضلع مذکور میں یہ کام کرتے ہیں۔ غالباً چودھری ممتاز حسین خانصاحب تحصیلدار کی ماتحتی میں ہیں۔ فقیر صاحب سے اُن کا تعارف کرانے کے لیے میں نے بھی ایک بار اُن کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ تم بھی اُس طرف جاؤ تو فقیر صاحب اور دیگر عہدہ داران بندوبست سے جو تمہارے روشناس ہوں اُن کی تقریب کرا دینا۔ قاضی زادوں میں بظاہر یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے انٹرنس پاس کیا ہے۔ اور اپنے اقران و امثال میں نہایت شریف۔ ہونہار اور نیک چلن ہیں۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از پانی پت۔ ۱۶ر اگست ۱۹۱۱ء

۵۰۵۔ برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بہت دن ہو گئے نہ یہاں سے کوئی خط روانہ ہو سکا اور نہ تمہارے پاس سے کوئی تحریر آئی۔ طبیعت متفکر ہے۔ اِس کارڈ کے پہنچتے ہی اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرو۔ یہاں بوندا باندی کے سوا (اور وہ بھی کبھی کبھی) اب تک بارش نہیں ہوئی۔ ابر اکثر اوقات رہتا ہے مگر برستا نہیں۔ تم اپنے مزاج کی کیفیت سے تفصیل کے ساتھ اطلاع دو گھٹنوں کے درد کی اب کیا صورت ہے؟ اور معدہ کی شکایت

جاتی رہی یا نہیں ؟ .... تم نے سُنا ہوگا منشی ذکاء اللہ صاحب
مرحوم کی بیوی کا بھی انتقال ہوگیا۔ برخوردار غلام الثقلین عراق سے
۱۷ر جولائی کو مع الخیر ایران کو روانہ ہوئے تھے۔ مقام کرمانشاہ سے
اُن کا خط مورخہ ۲۳ر جولائی گذشتہ دوشنبہ کو آیا تھا۔ طہران پہنچنے کی
اب تک خبر نہیں آئی۔ آج بھی دوشنبہ ہے مگر کوئی خط نہیں آیا۔
اُن کی طرف سب عزیزوں کی طبیعت متعلق ہے۔ حافظ یعقوب صاحب
کا بھی بہت دن سے خط نہیں آیا خدا جانے اب کہاں ہیں ؟ سب
عزیزوں کی طرف سے ماوجب۔

الطاف حسین از پانی پت ۔ ۲۸ر اگست ۱۹۱۱ء

۵۰۶ ۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد دعا کے
واضح ہو کہ تم نے جو ایک کارڈ میں حکیم صادق علی صاحب سے ملنے کا
حال اور عبدالولی کی بابت اُن سے مشورہ لینے کا حال لکھا تھا
عبدالولی کی نظر سے گذرا تھا۔ چونکہ آجکل اُس کو صرع کے دورے
بہت کثرت سے ہوتے ہیں اِس واسطے اگر وہ کوئی ایسی بات سنتا ہے
جس سے اُس کو اپنے علاج کی کچھ امید ہو تو اُس کا بہت خیال رہتا ہے
جب سے تمہارا وہ کارڈ آیا ہے بار بار پوچھتا ہے کہ ماموں جان نے
پھر کچھ حال نہیں لکھا۔ اور آج جو حافظ یعقوب صاحب سے معلوم ہوا
کہ تمہارا چھٹیوں میں یہاں آنے کا ارادہ ہے تو اُس نے اور زیادہ
تقاضا شروع کیا کہ ماموں جان کو لکھدو کہ حکیم صادق علیصاحب سے
میرے لیے کچھ پوچھ کر آویں۔ حافظ صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
حکیم صاحب موصوف جالندھر میں اکثر آتے رہتے ہیں تو جس طرح ہو سکے

اُن سے ملنا یہاں آنے سے پہلے اور میری طرف سے بھی اُن کی خدمت میں بہت بہت تسلیم و نیاز عرض کردینا - عبدالولی کا حال بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے کیونکہ اُس کا حال تم کو معلوم ہی صرف قابلِ ذکر یہ بات ہے کہ اسکو عموماً ہر روز ایک دو معمولی دَورہ ہوتا ہے اور آٹھ سات روز بعد نہایت شدید دَورہ جیساکہ تمہاری سامنے بھی ایک آدھ دفعہ ہوا ہے ہوتا ہے - یہ شدید دَورہ خاصکر غسل کرنے کے بعد جسمیں کہ وہ بہت مشقت کرتا ہے اور دو تین گھنٹے میں نہاتا ہے اُسی روز یا دوسرے تیسرے روز ہوا کرتا ہے - اور یا جب کبھی پانچ چار روز برابر دَورہ نہیں ہوتا اسکے بعد اکثر شدید دَورہ ہوتا ہے - اس کی بابت حکیم صاحب سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر کوئی مجرب نسخہ یا تدبیر آپ کے نزدیک اُس کے حق میں مفید معلوم ہو تو اس سے مفصل اطلاع فرمادیں - اِس مرض کا بالکل زائل ہونا تو ناممکن معلوم ہوتا ہے لیکن اگر مرض میں تخفیف بھی کسی قدر ہوجاوے تو غنیمت ہے - بجائے ہر روز ایک آدھ دَورہ ہونے کے اگر دس پندرہ دن بعد بھی ہوجایا کرے تو غنیمت ہے - باقی خیریت ہی برخوردار غلام الثقلین کا خط گذشتہ پیر کو طہران سے آیا تھا - مگر جس وقت وہ طہران میں پہنچے تھے اُسیوقت تین چار سطریں پنسل سے لکھ کر بھیجدی تھیں - اب جو خط اُن کا آویگا تو اُس سے مفصل حالات معلوم ہوں گے - سب عزیز خیریت سے ہیں اور تمہارے آنے کے منتظر ہیں -

الطاف حسین از پانی پت - ۱۸ ر ستمبر ۱۹۱۱ء

۵۰۷ - برخوردار طالعمرہٗ - تمہارا خط بہت دن کے بعد پرسوں عید کے دن پانی پت پہنچا تھا - میں بعض ضرورتوں کیوجہ سے کل یہاں آ گیا ہوں - تم نے جو قلب کی شکایت لکھی ہے اِس سے طبیعت بہت مشوش ہے - برائے خدا اسکی تدبیر سے غافل نہ رہنا یہ شکایت اچھی نہیں ہے - غذا اور دوا کا انتظام حسبِ ہدایت ڈاکٹر کے نہایت پابندی کے ساتھ بہت دن تک برابر رکھنا چاہیئے اور شکایتیں جو جوڑوں کے درد کے متعلق تھیں اُن کا چنداں خیال نہیں ہے مگر دل پر جو غیر معمولی دباؤ رہتا ہے اُس کا زیادہ خیال ہے یہاں مدت کے بعد کل شام سے ایسی زور شور کی بارش ہونی شروع ہوئی ہے کہ چودہ گھنٹے سے برابر جاری ہے اور دم بدم بڑھتی جاتی ہے - غالباً یہ بارش دور دور ہوئی ہوگی اور کیا عجب ہے کہ جالندھر تک بھی اس کا اثر پہنچا ہو - برخوردار غلام الثقلین کا خط بھی پرسوں عید کے دن طہران سے آیا ہے - بفضلِ الٰہی وہ خیریت سے ہیں شاید مہینہ بیس روز طہران میں اور ٹھیریں پھر مشہد مقدس جو وہاں سے ساڑھے چار سو میل ہے جانے کا ارادہ ہے اور وہاں سے قسطنطنیہ اور پھر موسم حج میں حرمین شریفین میں آنے کا قصد ہے - خدا تعالیٰ بخیر و عافیت اُن کے سب ارادے پورے کرے اور مع الخیر وطن میں لائے - اپنی خیر و عافیت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو - جہاں تک ممکن ہو ایسے کام کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے جن سے طبیعت پر [illegible] اور حکیم صادق علی صاحب سے ایک دفعہ خود کپورتھلہ جا کر اپنی شکایتیں مفصل بیان کرو - ڈاکٹر بدر الدین صاحب جو غالباً لاہور میڈیکل

کالج میں پرنسپل ہیں۔ سنا ہے کہ وہ بہت عمدہ فزیشن ہیں۔ اگر ہو سکے تو ایک دفعہ اُن سے بھی ضرور ملنا چاہیئے۔ برخوردار اخلاق حسین پھپوند سے کل شام کو پانی پت جاتے ہوئے اِسی راہ سے گذری ہیں۔ برخوردار احقاق حسین و اکرام حسین اُن سے ریل پر ملنے گئے تھے۔ احقاق حسین دو چار دن کے واسطے میرے ساتھ چلے آئے ہیں۔ اگر بارش نے مہلت دی تو میں اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر پانچ چار دن میں پانی پت جاؤں گا۔ پانی پت میں سب بخیریت ہیں۔

الطاف حسین حالی از دہلی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء

۵۰۸۔ برخوردار طال عمرہٗ۔ بعد دعا کے مدعا یہ ہے کہ اِسی وقت برخوردار غلام الثقلین کا تار بمبئی سے آیا ہے وہ مع الخیر وہاں پہنچ گئے ہیں اور آئندہ شنبہ کو انشاءاللہ یہاں پہنچیں گے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ بڑی تشویش رفع ہوئی ہے۔ اُن کی بیوی بچے بھائی اور بہنیں اور سب عزیز سخت پریشان تھے۔ تمہارے کارڈ سے جو کل اخلاق حسین کے نام آیا ہے تشویش رفع نہیں ہوئی تھی۔ ظاہراً تعطیل میں تو آنا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ غالباً بعد انقضائے ایام تعطیل رعایتی رخصت لے کر جو شاید نصف ماہ سے زائد نہ ہوگی آنے کا قصد ہوگا یا فرلو کے زمانہ میں جو تم کو چند روز میعاد سے پہلے جانا پڑا تھا وہ دن شاید تم کو مل جائیں۔ بہر حال اس بات کا اطمینان ہونا چاہیئے کہ یہاں آنے کی کیا صورت ہوگی۔ زیادہ دعا

الطاف حسین از پانی پت۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء

دیگر آنکہ آج چوتھا روز ہے کہ برخوردار حامد علی نے تار دیکر

تم سے پوچھا تھا کہ کب آؤ گے ؟ اِس تار کا جواب اب تک کچھ نہیں آیا
جس سے سب کو تعجب ہے - اِس کا جواب اگر دو تو اُن کو نرائن گڈھ
میں دینا کیونکہ وہ کل ۸ محرم کو نوکری پر چلے جائیں گے -

۵۰۹ - برخوردار ! میں مع الخیر کل غازی آباد پہنچکر عقد میں
شریک ہوا اور آج ساڑھے سات بجے صبح کے یہاں آگیا ہوں اگر
تم کل شام کو مع الخیر وہاں سے چل سکو اور رات کو یہاں پہنچ جاؤ تو
پرسوں اتوار کو مہرولی جانے کا موقع خاصا نکل آویگا - سب عزیزونکو
میری طرف سے دعا پہنچے - آج میں نے بھی برخوردار سبطین کو لکھا ہے
کہ یا تو بھاوج کو پھر باغیں لے جاؤ یا یہاں لے آؤ - زیادہ دعا -
الطاف حسین از دہلی - بلاقی بیگم کا کوچہ - ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۰ - برخوردار طال عمرہم - میں کل یہاں آگیا ہوں - دلّی میں
میری طبیعت زیادہ بگڑنے لگی تھی - یہاں تبدیل آب و ہوا کے لیے
دو چار دن کو آیا تھا مگر یہاں لوگوں کی محبت کی وجہ سے زیادہ
ٹھیرنے کا ارادہ ہوگیا ہے - مکان اچھا مل گیا ہے - آب و ہوا اچھی ہے
مجھے اپنا اُردو کا کلام مرتب کرنا ہے - چونکہ یہاں تنہائی و تخلیہ ہے
اِس لیے اُمید ہے کہ دو ڈھائی مہینے میں مرتب ہو جائیگا .... کی
تسلی کردینا - اِس کام سے فارغ ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلد
آؤں گا - جسقدر اسباب کی ضرورت ہے - اُس میں سے کچھ تو
برخوردار تصدق حسین ساتھ لے آئے ہونگے - باقی کی فہرست علیحدہ
پرچہ پر بھیجتا ہوں - یہ سب اسباب حافظ یعقوب صاحب (اگر اُنکی
مرضی ہو) اور عطاء اللہ کے ساتھ دہلی روانہ کرادو - دہلی پہنچکر اور

وہاں سے اور اسباب لے کر وہ فرید آباد آجائیں گے - مگر دہلی پہنچتے ہی ایک کارڈ پر یہاں لکھ بھیجیں تا کہ مزدور اور یکے وقت معین پر اسٹیشن پر بھیج دیے جائیں - ریل سے قصبہ قریب دو میل کے ہے اور وہاں سواری نہیں ملتی - پکانیوالا کوئی آدمی ابھی نہیں ملا - مگر انشاء اللہ عنقریب مل جائیگا اُس وقت نانو خاں کو روانہ کروں گا اب تک میں عزیزی لیاقت حسین کے ہاں کھانا کھاتا ہوں - برخوردار اکرام بخیریت میرے سامنے دلی پہنچ گئے تھے - اُن کے باب میں ہیڈ ماسٹر سے پوچھونگا کہ آئندہ امتحان پر اُن کا نام بھیجوگے یا نہیں اگر اُنہوں نے بھیجنے کا یقین نہ دلایا تو میرے نزدیک اُن کو مدرسہ کی تعلیم چھوڑ دینی چاہیئے اور پانی پت جا کر عربی کی تکمیل کرنی چاہیئے -

برخوردار اخلاق حسین اور سب عزیزوں کو دعا پہنچے -

الطاف حسین عفی عنہ از فرید آباد ضلع دہلی - ۲۱ / اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۱ - برخوردار طالع ہم - ایک خط مع فہرست اسباب مطلوبہ کل روانہ کر چکا ہوں - اُس کی روانگی کے بعد چند چیزیں اور خیال میں آئی ہیں وہ بھی اسباب کے ساتھ روانہ کرنی چاہئیں ...... اسکے سوا تم ایک روز عطاء اللہ کو اپنے ساتھ لے کر بڑے کمرے میں جانا اور میری ضرورت کی جو چیزیں اُس کو معلوم ہوں گی وہ وہاں سے لے آویگا اگر تم ساتھ نہ جاؤ گے تو وہ وہاں نہ جائیگا - بید کے دونوں بکسوں میں میرے نہایت ضروری کاغذات ہیں اُن کو بہت احتیاط سے چاروں طرف سُتلی سے بندھوا کر بھیجنا اور حافظ جی کو اور عطاء اللہ کو تاکید کر دینا کہ ان دونوں بکسوں کی سب اشیا سے زیادہ چوکسی کریں -

نانوخاں کے دو کرتے اور دو پاجامے اُسکے گھر سے منگوا کر وہ بھی بھیجدینا

احمد فاطمہ طالعمرہا آکثر یاد آتی ہے ۔ امید ہے کہ عنقریب اُس کو پہلے سے بھی زیادہ تماشے کرتے ہوئے دیکھونگا ۔ محمود طالعمرہٗ کو دعا کے بعد کہدینا کہ مجھے تم سے اُمید ہے کہ خط کی درستی پر ایسی کوشش کروگے کہ انشاءاللہ بڑے دنکی تعطیل میں وہاں پہنچکر میں تم کو خوشنویس دیکھونگا ۔

برخوردار عبدالولی طالعمرہٗ کی دوا قریب ختم ہونے کے پہنچے تو دوا کلکتہ یا بمبئی سے لکھکر منگوا دینا اُسکی قیمت میں بھیجدونگا ۔ حقّن طالعمرہٗ معلوم نہیں کہ بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں یا چچا کے مکان پر رہتے ہیں ...... زیادہ دعا ۔ سب عزیزوں کو درجہ بدرجہ ماوجب پہنچے ۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از فرید آباد ۔ ضلع دہلی ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۲ ۔ برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ ۔ دو خط اس سے پہلے بھیج چکا ہوں ۔ آج پھر تکلیف دیتا ہوں ۔ میرا اٹیچی ۔ کیتلی ۔ چینی مٹی کی چا پیدان ۔ دودھ دان ۔ دو تھالی چھوٹے چینی کے ۔ چھوٹے بڑے چھری ۔ کانٹا ۔ کشتی ۔ چائے پوش ۔ لوٹا جو وہاں چھوڑ آیا ہوں ۔ الومینیم کے گلاس ۔ تام چینی کی رکابی ۔ تانبے کی دو رکابیاں ۔ دو پیالے ۔ بڑی پتیلی جسمیں یخنی کے واسطے پانی کر کے اسمیں الومینیم کی پتیلی یخنی پکانے کے واسطے ڈالدی جاتی تھی ۔ یہ سب چیزیں بھی اگر ممکن ہو تو بھیجدو (عزیز لیاقت حسین یخنی پینے کی بہت تاکید کرتے ہیں) چینی کے برتن جن کے ٹوٹنے کا ڈر ہو اُن کو گھاس کے ساتھ بید کے بکس میں رکھوا دینا ۔ شطرنجی کے بھیجنے کی ضرورت نہیں [illegible] کیونکہ عزیز موصوف نے اسکا کافی [illegible] کر دیا ہے [illegible]

میں نہ بلواتا مگر اسکے بغیر مجھے پورا آرام نہیں مل سکتا۔

تعمیر کا معاملہ سارا استری کی رائے پر نہ چھوڑنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کام بڑھادے اور رخصت کے زمانہ میں کام پورا نہ ہوسکے۔ جہانتک میرا خیال ہے کام بہت بڑھ گیا ہے اور بڑھتا جاتا ہے۔ چنائی کے بعد استرکاری میں بے انتہا وقت صرف ہوتا ہے۔

اگر روپے کی ضرورت ہو تو برخوردار تصدق حسین کی معرفت سیونگ بنک بنگال سے نکلوا لینا۔ وہ چک دستخط کے لیے میرے پاس بھیجدینگے سب چھوٹے بڑوں کو دعا۔ اگر لکھنؤ سے برخورداری کی خیریت کا کوئی خط آیا ہو تو مجھے لکھ بھیجنا۔ میرے پاس کوئی خط نہیں آیا۔ زیادہ دعا۔

راقم الطاف حسین عفی عنہ از فرید آباد۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۳ - برخوردار! تمہارا خیریت نامہ اسیوقت پہنچا۔ سب کی خیریت دریافت کرکے خدا کا شکر ادا کیا۔ چھوٹا سا ایک پاندان یا حُسن دان مع سروتہ اور دیگر سامان کے یہ بھی ساتھ لیتے آنا شطرنجی کو پہلے میں نے منع کردیا تھا مگر اب اُس کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ تمہارے کمرہ میں دو دیوان خواجہ حافظ کے ہیں۔ اُن میں سے جو محشّی ہے وہ لیتے آنا یا دوسرا۔ اور عطاء اللہ کی نظر میں سب ضروری چیزیں ہیں وہ سب چیزیں لیتا آویگا۔ یہاں کا ریلوے سٹیشن قصبہ سے بہت دور ہے اور وہاں سواری اکثر نہیں ملتی۔ بغیر اطلاع کے نہ چل پڑنا۔ سواری کا انتظام یہاں بہ آسانی ہو جائے گا۔ دہلی ایک روز ٹھیرنا چاہیے اور رمضانی آدمی کو دہلی اپنے ساتھ لانا۔ اور جو اشیاء برخوردار تصدق حسین کو لکھ کر منگوائی ہیں اُن کے علاوہ [illegible] ایک آدھ روپیہ کے فواکہ جو دستیاب ہوں

مثل سرخ کیلوں کے اور کو گئی کیلوں کے اور سیب اور امرود کے
یہ سب ساتھ لیتے آنا - پانچ چار عمدہ نان پاؤ اور ایک تھیلی شاہجہاںپوری
قند کی اگر بھائی نے ابھی خریدی نہ ہو تو مول لیتے آنا .... زیادہ دعا
الطاف حسین عفی عنہ از فرید آباد ضلع گوڑگانوہ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۴ - برخوردار طالع ہم - میں نے عطار اللہ کے لانے کو
کل نانو خاں کو دلی بھیجا تھا آج بارہ بجے دونو مع الخیر مع اسباب کے
بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں - آج بلٹی بھی وصول ہو گئی ہے - کل انشاء اللہ تعالی
نانو خاں کو ریل پر بھیجکر صندوق منگواؤنگا - تم مع الخیر ادھر آنیکا قصد
کرو تو ایک جانماز گھر میں سے منگوا کر یا اپنے ہاں سے ساتھ لیتے آنا
لکھنؤ سے برخورداری کا خط آج ہی آیا ہے بفضلہ تعالی اُس کی طبیعت
اچھی ہے مگر چند روز وہاں رہنا اور ضرور ہے - گھروں پر میری خیر و عافیت
کہلا بھیجنا اور سب چھوٹے بڑوں کو دعا پہنچا دینا - نانو خاں کے کپڑوں کو
میں نے لکھا تھا مگر اُس کا کوئی کپڑا نہیں آیا - دو جوڑے معمولی اور ایک
آدھ گرم کپڑا اُس کے ہاں سے منگوا کر ضرور ساتھ لانا - زیادہ دعا -
الطاف حسین از فرید آباد - ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۵ - برخوردار طالعہ - آج صندوق اسباب کا بھی صحیح
سلامت پہنچ گیا - مفصلہ ذیل چیزیں تم اپنے ساتھ لانا - لحاف - توشک
قالین - کھڑاویں - دستر خوان - بکس مسودات (اس بکس میں علاوہ مسودات کے
جو کتابیں تھیں وہ بھی ضرور لانا مثلاً رسالہ تذکیر و تانیث مجلد وغیرہ -
سفر السعادت یہاں مل گئی ہے اُس کو تم اپنے مطالعہ کے لیے رکھ لینا -
دیوان حافظ - دلی سے سیاہی [illegible] ایک بوتل بھی لیتے آنا - برخوردار

اکرام طالعرہ کے کرتے نانوخاں دلی ہیں دینے بھول گیا - اب انشاء اللہ تعالیٰ تم آؤگے تو یہاں سے لیتے جانا .... حافظ یعقوب کو جب موقع ہوگا اس وقت یہاں آنے کی تکلیف دوں گا مگر اب اُنکے قبائل آگئے ہیں شاید وہ نہ آسکیں - مجھے ابھی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے منشی الطاف حسین مدت ہوئی بلسبب گذشتہ بدل گئے ہیں مگر یہاں آتے رہتے ہیں - بہت لائق آدمی ہیں - برخوردار اخلاق حسین - عبدالولی اکرام حسین - انفاس حسین - محمود علی - احمد فاطمہ سلمہم اللہ کو اور گھر میں سب لڑکیوں کو نام بنام دعا کہدینا -

الطاف حسین از فرید آباد - ۳۰ راکتوبر ۱۹۱۲ء

۵۱۶ - برخوردار سلمہم اللہ تعالیٰ - بعد دعا کے واضح ہو کہ نانوخاں کئی روز پسلی اور گردہ کے درد میں مبتلا رہا اس لیے میں نے رمضانی کو دہلی سے بلالیا - اگرچہ اب نانوخاں کی حالت کسیقدر بہتر ہے لیکن اب دو آدمیوں کو رکھنا مناسب نہیں - لہذا کل نو بجے دن کی گاڑی میں وہ دہلی روانہ ہوگا اور کل ہی انشاء اللہ دہلی سے چلکر پانی پت پہنچے گا - پانسیر خالص مہندی اس کے ہاتھ بھیجتا ہوں - جنکے ہاں یہ مہندی بھیجو یہ کہلا بھیجنا کہ اسکو ساری رات لگی رہنے نہ دیں کیونکہ اس کا رنگ بہت تیز ہوگا اور دیر تک لگی رہی تو ہاتھ پاؤں پر بجائے سرخی کے سیاہی آجائے گی ....

برخوردار حسن کا خط گرم کپڑوں کے لیے خرچ کی طلب میں آیا تھا - میں نے برخوردار [illegible] علی کو لکھ بھیجا ہے کہ اُس کی مرضی کے موافق گرم کپڑے اُس کو جلد [illegible] اور جو کچھ خرچ ہو مجھے لکھ بھیجنا

محرم اور کرسمس کی تعطیل میں اُس کا ارادہ پانی پت آنے کا ہے۔
ایک علیحدہ لفافہ برخوردار اخلاق حسین کے نام کا بھی بھیجتا ہوں۔
اسمیں کاشی حلوائی والی دوکان کا کرایہ نامہ ہے .... اخلاق حسین سے
کہدینا کہ بکرید کے ختم ہونے پر اُس کا حساب کرکے بعد وضع خرچ
مرمت کے دوسہ ماہیوں کا کرایہ اُس سے وصول کرکے .... کو
دیدیں .... مجھے یہ بھی لکھنا کہ ٹرکی کے لیے پانی پت سے کتنا
چندہ ہوا اور وہ کہاں بھیجا گیا۔ سب خرد و کلاں کو دعا و سلام پہنچے
امید ہے کہ احمد فاطمہ طولعمرہا کی طبیعت اب اچھی ہوگی۔ محمود طالعمرہ سے
شکایت کر دینا کہ تم نے آجتک کوئی خط نہیں لکھا۔ برخوردار عبدالولی
سلمہ اللہ کے مزاج کا حال بھی لکھنا کہ اب کیا صورت ہے۔

الطاف حسین عفی عنہ از فرید آباد ضلع گوڑگانوہ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۱۲ء

کشاف تفسیر کی تین جلدیں جو لائبریری سے منگوائی تھیں وہ میری
میز پر رکھی تھیں معلوم نہیں کہ مولوی تجمل حسین لے گئے یا نہیں اگر وہ
نہ لے گئے ہوں تو اُن کو دے دینا +

۵۱۷ - (برخوردار! نانو خاں پہنچ گیا ہوگا۔ لکھنو سے اور
میرٹھ سے آج ہی خط آئے ہیں۔ الحمدللہ کہ غلام الثقلین انتخاب ہوگئے
سب کو مبارک ہو۔ والدہ سیدین بفضلہ تعالیٰ اب بالکل اچھی ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ نومبر کو لکھنؤ سے چلیں گے اور تھوڑی دیر دہلی
میں ٹھیر کر یکم دسمبر کو پانی پت پہنچنے کا ارادہ ہے۔ برخوردار اخلاق حسین کو
بعد دعا کے کہدینا کہ جاڑے میں کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ہاں
اکرام حسین طالعمرہ کو بھیجدیں تو بہتر ہے۔ معلوم نہیں وہ دہلی ہیں یا

پانی پت .... سب عزیزوں کو نام بنام میری طرف سے دعا کہہ دینا۔

الطاف حسین از فرید آباد۔ ۲۷ر نومبر ۱۹۱۲ء

۵۱۸۔ برخوردار طالعمرہم۔ تمہارا کارڈ عین انتظار میں پہنچا سب عزیزوں کی خیر و عافیت دریافت کرکے شکرِ الٰہی ادا کیا ....
میرا ارادہ اتوار کے دن صبح کے نو بجے یہاں سے چل کر دہلی پہنچنے کا ہے اور وہاں حمام میں نہا کر شام کو اس طرف واپس آنے کا ہے کیونکہ رات کو وہاں ٹھیرنے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اگر مع الخیر تم بھی آجاؤگے تو وہیں ملاقات ہوجائے گی یا شام کو تم بھی میرے ساتھ چلے آنا۔ اگر روئی کی ایک فتوحی جسمیں زیادہ روئی ہو بنواتے لاؤ تو مجھے بہت آرام ملے۔ بٹن چھوٹے نہ ہوں بڑے بڑے ہوں اور فتوحی زیادہ ڈھیلی نہ ہو۔ ابرہ کلبدار چھینٹ کا نہ ہو اور استر نقلی فلالین کا ہو ... ہے یا اور کوئی نرم کپڑا ہو۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از فرید آباد۔ ۳ر دسمبر ۱۹۱۲ء

۵۱۹۔ برخوردار طالعمرہٗ۔ اگر احمد فاطمہ اور اظہر عباس طالعمرہما کے ٹیکا اب تک نہ لگا ہو تو اب ضرور لگوا دینا چاہیئے۔ اگر تم دہلی آؤ تو یہ کام برخوردار غلام السبطین کے سپرد کر آنا۔ اگر ویکسی نیٹر ابھی نہ آئے ہوں تو کسی ڈاکٹر یا کمپونڈر سے لگوالینا چاہیئے۔ میں انشاء اللہ پرسوں دوپہر کے واسطے دہلی آؤں گا۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین از فرید آباد۔ روز جمعہ۔ ۶ر دسمبر ۱۹۱۲ء

۵۲۰۔ برخوردار طالعمرہٗ۔ میں پرسوں اتوار کو دہلی گیا تھا بعد غسل حمام کے کل دوپہر ... یہاں واپس آگیا۔ معلوم نہیں کہ تم

کیوں نہ آسکے ۔ اب جب آپکا ارادہ ہو ایک آدھ روز پہلے مجھے اطلاع دینا اور مع الخیر فرید آباد آؤ تو گیارہ بجے دن کے وہاں سے چلنا اور دلی سے ایک دن پہلے لکھ بھیجنا تاکہ اسٹیشن پر سواری کا انتظام کرا دیا جائے ۔ ڈاکٹر لیاقت حسین کی یہ رائے ہے کہ اگر بچو نکے اب تک ٹیکا نہ لگوایا ہو تو اب ہر گز نہ لگوانا ۔ کیونکہ سردی زیادہ ہو گئی ہے ۔ گرم کپڑا اُن کو پہنانا مشکل ہوگا اور نہ پہنانا مضر ہوگا کسی سخت بیماری کا اندیشہ ہے ۔ یا تو ٹیکہ شروع جاڑے میں لگتا اور یا اب اخیر موسم میں لگوانا چاہیئے ....سب چھوٹے بڑوں کو دعا و سلام ۔ برخوردار محمود طالعمرہٗ کے خط کا جواب انشا راللہ تعالیٰ عنقریب بھیجوں گا ۔

راقم الطاف حسین از فرید آباد ۔ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۱۲ء

۵۲۱ ۔ برخوردار سعادت اطوار سلمہم اللہ تعالیٰ ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا خیریت نامہ پہنچا ۔ سب عزیزوں کی خیر و عافیت دریافت کرکے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ۔ تعمیر کے طول پکڑنیکا خیال جو مجھے اول روز سے تھا وہی ظہور میں آیا ۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب میرے نزدیک اس کے سوا کچھ چارہ نہیں کہ معمار اور بڑھئی زیادہ مقدار میں لگا کر کام کو جسقدر جلد ممکن ہو ختم کرو ۔ پلاسٹر کے کام کو تم سرسری نہ سمجھو ۔ معمار سب کاموں سے زیادہ اس میں دیر لگاتے ہیں کیونکہ اگر جلدی کا تقاضا کرو تو کام بگڑتا ہے اور اگر تقاضا نہ کرو تو اسی بات کا اندازہ کرنا [illegible] ہے کہ کافی استکاری ہو گئی یا نہیں ۔ بہرحال اب تمہاری [illegible] نگرانی کی ضرورت ہے ۔ ورنہ رخصت ختم ہو جانے کے بعد [illegible] کام کو یونہیں چھوڑ کے

جانا پڑیگا۔ مجھے یہ ضرور لکھ بھیجو کہ میعاد رخصت کی کب منقضی
ہوگی؟ اب زیادہ رخصت کی درخواست کرنا کسی طرح مناسب
نہیں معلوم ہوتا۔ طوعاً و کرہاً جسطرح ہوسکے کام کو جاکر سنبھالنا
چاہیئے اگر خدانخواستہ کام حسب دلخواہ نہ ہوسکے اور صحت اجازت
نہ دے تو لاچار پنشن کی درخواست کردینی چاہیئے۔ مگر مجھے خدا کی
ذات سے امید ہے کہ دورہ سے طبیعت جلد بحال ہوجائیگی۔ احمد سلمہ
طالعمرہا کے حال سے ضرور مطلع کرنا کہ ٹیکا لگوانے کے بعد اُسکی طبیعت
کیسی رہی؟ کچھ زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی؟ یہ بھی لکھنا کہ برخورداری
.... طالعمرہا جب سے پانی پت آئی ہیں اُن کی طبیعت کا کیا حال ہے؟
سب چھوٹے بڑوں کو میری طرف سے دعا کہدینا۔ برخورداری ......
طالعمرہا سے بعد ... اُکے کہدو کہ میرا فرغل نکال کے جہاں جہاں وہ
مرمت کے قابل [illegible] کی مرمت کرکے برخوردار اخلاق حسین سلمہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ بھیجدینا۔ رمضانی جو میرا کھانا پکاتا ہے اُس کو دیا جاسکیگا۔
.... اگر برخوردار حامد علی صاحب سلمہم اللہ آگئے ہوں تو
میری طرف سے بہت بہت دعا کہدینا اور محمود طالعمرہ سے کہدینا کہ
تمہارے خط کا جواب انشاء اللہ تعالیٰ ... کے لکھونگا۔ زیادہ دعا

راقم الطاف حسین حالی از فرید آباد ضلع گوڑگانوہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

۵۲۲۔ ... ... اسلمہ اللہ تعالیٰ۔ تمہارا خیریت نامہ میرے پاس
دہلی پہنچ گیا تھا۔ میں ... بجے دن کے پانی پت آیا ہوں ایک
بفضلہ تعالیٰ اچھی طرح ... ہوں ... ری تحریر کے موافق پرسوں انشاءاللہ
تم سے ملنے کی امید ہے ... کا پرسوں دودھ چھڑا دیا ہے

سنا ہے کہ ایک رات اور ایک دن نہایت سخت گذرا ہے کل سے
وہ حال نہیں پر حد سے زیادہ نازک مزاج ہوگئی ہے۔ آج کل سے بھی
بہتر حالت ہے۔ اُس کی ماں اور نانی بڑے مکان میں ہیں۔ صبح سے
دو دفعہ میرے پاس آچکی ہے۔ آتے ہی پھر گھبرا کر چلی جاتی ہے۔ باقی
سب عزیز بخیریت ہیں۔ زیادہ دعا۔

الطاف حسین حالی از پانی پت ضلع کرنال۔ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء

حصّہ دویم

کتبہ شیخ ... پانی پتی